

صحیح

شریف

امام محمد تقی شریف نبوی مدظلہ العالی

۱۳۲۲ھ اخذیث نبوی کا روح پرور ایمان افروز ذخیرہ

ترجمہ: علامہ وحید الرحمن



۴۲۲ احادیث نبوی کا صحیح پڑھاؤ ایمان افزہ ذخیرہ

صحیح

مُشْتَرِف

بشرح صحیح نبوی علیٰ ہر حصہ

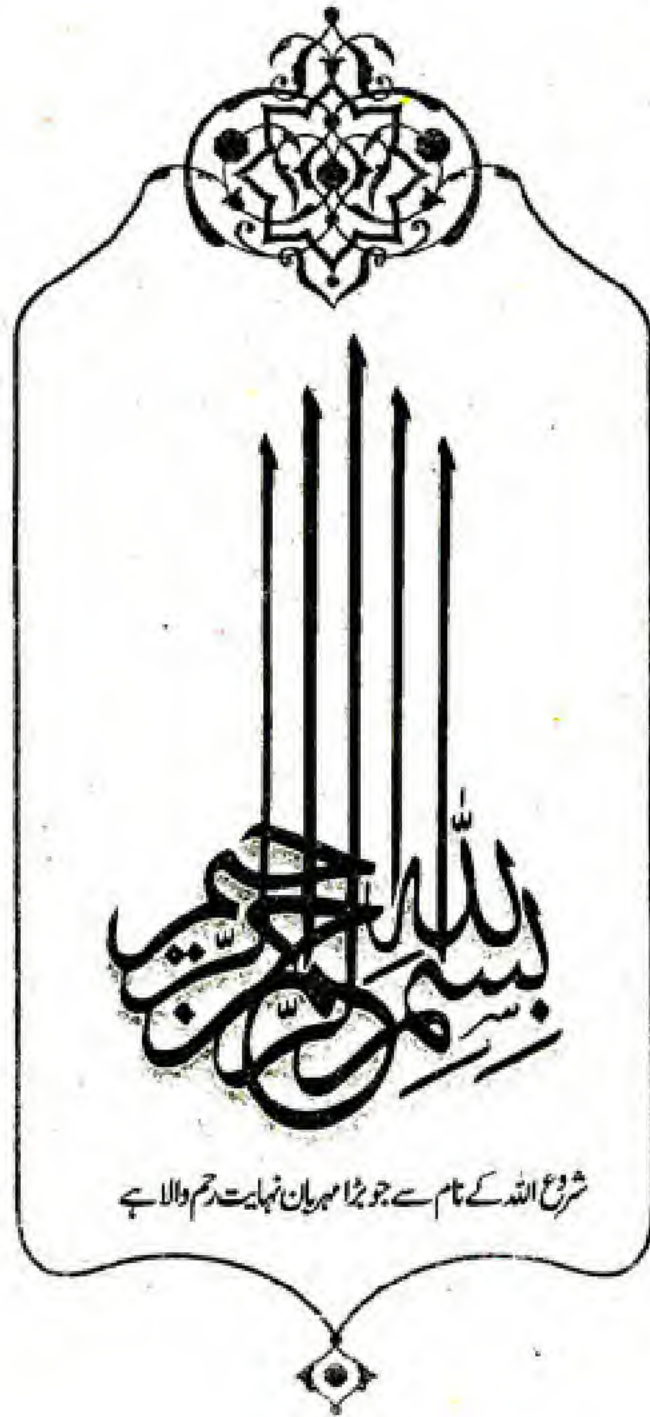
جلد



امام مسلم بن الحجاجؒ نے کئی لاکھ احادیث نبویؐ سے انتخاب فرما کر
مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:

علامہ وحید النعمانؒ



شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

فہرست صحیح مسلم مترجم مع شرح نووی جلد پنجم

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۴۴	یہودیوں کو ملک حجاز سے نکال دینا۔		کتاب الجہاد
۴۵	یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکالنے کا بیان	۱۱	جہاد اور سفر کا بیان۔
۴۵	جو عہد توڑ ڈالے اس کو مارتا درست ہے۔		امام امیروں کو لڑائی پر کیونکر بھیجے اور ان کو لڑائی کے طریقے کیونکر
۴۸	جہاد میں جلدی کرنا اور دونوں کام ضرور ہوں تو کس کو پہلے کرنا۔	۱۲	تلاوے۔
۴۹	انصار نے جو مہاجرین کو دیا تھا وہ ان کو واپس ہوتا۔		معاملہ میں آسانی پیدا کرنے اور نفرت کو ترک کرنے کے
	غنیمت کے مال میں اگر کھانا ہو تو اس کا کھانا درست ہے۔	۱۳	بارے میں
۵۱	دارالحرب میں	۱۳	عہد شکنی حرام ہے۔
	رسول اللہ کے خط کا بیان جو آپ نے شام کے بادشاہ ہرقل کو لکھا	۱۶	لڑائی میں کمر اور حیلہ درست ہے۔
۵۱	تھا اسلام لانے کے لیے	۱۶	جنگ کی آرزو کرنا منع ہے اور جنگ کے وقت مبر کرنا لازم ہے
۵۷	رسول اللہ ﷺ کے خط کا فر بادشاہوں کی۔	۱۷	دشمن سے بھڑتے وقت فتح کی دعا مانگنا۔
۵۷	جنگ خنین کا بیان۔	۱۸	لڑائی میں عورتوں اور بچوں کے مارنے کی ممانعت
۶۲	طاائف کی لڑائی کا بیان۔		رات کو اگر چھاپے ماریں اور عورتوں اور بچوں کا قتل درست ہے
۶۲	بدر کی لڑائی کا بیان۔	۱۸	بشرطیکہ عمدہ نہ ہو۔
۶۳	مکہ کے فتح ہونے کا بیان۔	۱۹	کافروں کے درخت کاٹنا اور جلانا درست ہے۔
۶۷	مکہ کے ارد گرد کو بتوں سے پاک کرنے کا بیان	۱۹	اس امت کے لیے خاص لوٹ کا حلال ہونا۔
۶۷	اس چیز کا بیان کہ فتح کے بعد کوئی قریشی باعدہ قتل نہ کیا جائے	۲۱	لوٹ کے بیان میں۔
۶۸	صلح حدیبیہ کا بیان۔	۲۳	قاتل کو مقتول کا سامان دلانا۔
۷۳	اقرار کا پورا کرنا۔	۲۸	قیدیوں کے ذریعے مسلمان قیدیوں کو آزاد کروانے کا بیان
۷۳	جنگ خندق کا بیان۔	۲۹	جو مال کافروں کا بغیر لڑائی کے ہاتھ آئے اس کا بیان۔
۷۶	جنگ احد کا بیان	۳۳	رسول اللہ ﷺ کا قول کہ جو مال ہم چھوڑ جائیں.....
۷۸	جس کو رسول اللہ ﷺ خود قتل کریں اس پر اللہ کا غصہ بہت سخت ہے۔	۳۹	غنیمت کا مال کیونکر تقسیم ہوگا۔
	رسول اللہ ﷺ نے کافروں اور منافقوں کے ہاتھ سے جو	۳۹	فرشتوں کی مدد و بدر کی لڑائی میں اور لوٹ کا مباح ہونا
۷۸	تکلیف پائی اس کا بیان۔	۴۲	قیدی کو باعدہ صفا اور بند کرنا۔

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۳۳	اگر امیر شرع کے خلاف کوئی کام کرے تو اس کو برا جانا چاہیے۔	۸۳	رسول اللہ ﷺ کی دعا اور منافقین کی تکالیف
۱۳۴	اچھے اور برے حاکموں کا بیان۔	۸۵	ابو جہل مردود کے مارے جانے کا بیان
۱۳۵	لڑائی کے وقت مسلمانوں سے بیعت لینا مستحب ہے۔	۸۵	کعب بن اشرف کا قتل۔
۱۳۸	جو شخص اپنے وطن سے ہجرت کر جائے پھر اس کو وہاں آن کر وطن بنانا حرام ہے۔	۸۷	خیر کی لڑائی کا بیان۔
۱۳۸	مکہ کی فتح کے بعد اسلام یا جہاد یا نیکی پر بیعت ہونا۔	۹۱	غزوہ احزاب کا بیان۔
۱۳۹	عورتیں کیونکر بیعت کریں۔	۹۳	ذی قرد وغیرہ لڑائیوں کا بیان۔
۱۵۰	بیعت کرنا سننے اور ماننے پر جہاں تک ہو سکے۔	۱۰۳	آیت و هو الذی کف یدیہم عنکم کے اترنے کا بیان۔
۱۵۱	آدی کب جوان ہوتا ہے۔	۱۰۴	عورتوں کا مردوں کے ساتھ لڑائی میں شریک ہونا۔
۱۵۱	قرآن مجید کافروں کے ملک میں لے جانا منع ہے۔	۱۰۵	جو عورتیں جہاد میں شریک ہوں ان کو انعام ملے گا۔
۱۵۲	گھوڑ روڑ کا بیان۔	۱۰۹	رسول اللہ ﷺ نے کتنے جہاد کیے۔
۱۵۳	گھوڑوں کی فضیلت۔	۱۱۱	ذات الرقاع کے جہاد کا بیان۔
۱۵۴	گھوڑوں کی کون سی قسمیں بری ہیں۔	۱۱۱	کافر سے جہاد میں مدد لینا منع ہے مگر ضرورت سے جائز ہے۔
۱۵۴	اللہ کی راہ میں جہاد کرنا		کتاب امارت
۱۵۶	اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی فضیلت۔	۱۱۳	خلیفہ قریش میں سے ہونا چاہیے۔
۱۵۸	اللہ کی راہ میں صبح یا شام کو چلنے کی فضیلت۔	۱۱۶	خلیفہ بنانا اور نہ بنانا۔
۱۵۹	جہاد کرنے والے کے درجوں کا بیان۔	۱۱۹	حکومت کی درخواست اور حرم کرنا منع ہے۔
	شہید کا ہر گناہ شہادت کے وقت معاف ہو جاتا ہے سوائے قرض کے	۱۲۰	بے ضرورت حاکم بننا اچھا نہیں ہے۔
۱۵۹	شہیدوں کی روضیں جنت میں ہیں۔	۱۲۱	حاکم عادل کی فضیلت اور حاکم ظالم کی برائی۔
۱۶۰	جہاد اور دشمن کو تاکتے رہنے کی فضیلت۔	۱۲۵	غنیمت میں چوری کرنا کیسا گناہ ہے۔
۱۶۱	قاتل اور مقتول کب جنت میں جائیں گے۔	۱۲۷	جو شخص سرکاری کام پر مقرر ہو وہ تھکنے لے۔
۱۶۳	جو شخص کسی کافر کو قتل کرے پھر نیک عمل پر قائم رہے۔		بادشاہ یا حاکم یا امام کی اطاعت واجب ہے اس کام میں جو گناہ نہ ہو۔
۱۶۳	اللہ کی راہ میں صدقہ دینے کا ثواب۔	۱۲۹	امام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔
۱۶۳	غازی کی مدد کرنے کی فضیلت۔	۱۳۵	جس خلیفہ سے پہلے بیعت ہو اسی کو قائم رکھنا چاہیے۔
۱۶۶	مجاہدین کی عورتوں کی حرمت کا بیان۔	۱۳۷	حاکموں کے ظلم اور بے جا ترجیح پر صبر کرنے کا بیان
۱۶۶	معذور پر جہاد فرض نہیں ہے۔		فتنہ اور فساد کے وقت بلکہ ہر وقت مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا چاہیے۔
۱۶۷	شہید کے لیے جنت ہونا۔	۱۳۸	جو شخص مسلمانوں کے اتفاق میں خلل ڈالے۔
	جو شخص اس لیے لڑے کہ اللہ کا دین غالب ہو وہ اللہ کی راہ میں	۱۳۳	جب دو خلیفہ سے بیعت ہو۔

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۰۴	ذبح یا قتل اچھی طرح کرنا چاہیے اور چھری کو تیز کر لینا چاہیے۔	۱۷۰	لڑتا ہے۔
۲۰۴	جانوروں کو باندھ کر مارنا منع ہے۔	۱۷۱	جو شخص نمائش اور دکھاوے کے لیے لڑے وہ جہنمی ہے۔
۲۰۶	کتاب قربانیوں کے بیان میں	۱۷۳	جو شخص جہاد کرے اور لوٹ کماے اس کا ثواب کم ہے۔
۲۱۰	قربانیوں کی عمر کا بیان۔	۱۷۳	ہر عمل کا ثواب نیت سے ہوتا ہے۔
۲۱۲	قربانی اپنے ہاتھ سے کرنا مستحب ہے۔	۱۷۴	اللہ کی راہ میں شہادت مانگنے کا ثواب۔
۲۱۳	ذبح ہر چیز سے بہتر ہے۔	۱۷۵	جو شخص بغیر جہاد یا نیت جہاد کے مر جائے اس کی برائی۔
	تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے کی ممانعت اور اس کے	۱۷۵	جو شخص بیمار یا عذر کی وجہ سے جہاد نہ کر سکے اس کا ثواب۔
۲۱۴	منسوخ ہونے کا بیان۔	۱۷۵	دریا میں جہاد کرنے کی فضیلت۔
۲۱۸	فرع اور عترہ کا بیان۔	۱۷۷	اللہ کی راہ میں پہرہ دینے کی فضیلت۔
	قربانی کرنے والا ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے قربانی تک بال اور	۱۷۸	شہیدوں کا بیان۔
۲۱۸	ناخن نہ کتروائے۔	۱۷۹	تیر مارنے کا ثواب۔
	جو اللہ کے سوا اور کسی کی تعظیم کے لیے جانور ذبح کرے وہ ملعون		رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم
۲۲۰	ہے اور ذبیحہ حرام ہے۔	۱۸۰	رہے گا۔
	کتاب شرابوں کے بیان میں	۱۸۲	جانوروں کی بھلائی کا خیال رکھنا۔
۲۲۲	خمر کی حرمت کا بیان	۱۸۳	سفر ایک عذاب ہے۔
۲۲۷	شراب کا سرکہ بنانا حرام ہے۔	۱۸۳	مسافر اپنے گھر میں نہ لوٹے۔
۲۲۷	شراب سے علاج کرنا حرام ہے۔		کتاب شکار اور ذبیحوں کے بیان میں الخ
۲۲۸	بکجور کی شراب بھی خمر ہے۔	۱۸۵	سدا ہائے ہوئے کتوں سے شکار کرنے کا بیان۔
۲۲۸	بکجور اور انکور ملا کر بھگونا مکروہ ہے۔		ہر دانت والے درندے اور ہر پنجہ والے پرندے کی حرمت کا
	مرتبان اور توبے اور بزل لکھی برتن وغیرہ میں غیذ بنانے کی	۱۸۹	بیان۔
۲۳۱	ممانعت الخ۔	۱۹۱	دریا کے مردے کا مباح ہونا۔
۲۳۷	ہر نیشلانی والی شراب خمر ہے۔ اور ہر خمر حرام ہے۔	۱۹۴	شہری گدھوں کا گوشت حرام ہے۔
۲۳۹	جو شخص دنیا میں شراب پئے اور توبہ نہ کرے۔	۱۹۷	گھوڑوں کا گوشت حلال ہے۔
۲۴۰	جس غیذ میں تیزی نہ آئی اس میں نشہ ہوا وہ حلال ہے۔	۱۹۷	گاوہ کا گوشت حلال ہے۔
۲۴۳	دودھ پینے کا بیان۔	۲۰۲	نڈی کھانا درست ہے۔
۲۴۴	برتن کو ڈھانپ دینے اور اور باتوں کا بیان۔	۲۰۲	خرگوش حلال ہے۔
۲۴۷	کھانے اور پینے کے آداب کا بیان۔		شکار کے لیے اور دوڑنے کے لیے جو سامان ضروری ہو وہ
۲۵۰	کھڑے ہو کر پانی پینے کا بیان۔	۲۰۳	درست ہے۔ لیکن چھوٹی چھوٹی کنکریاں پھینکنا درست ہے۔
۲۵۱	پانی پیتے وقت برتن کے اندر سانس لینا مکروہ ہے۔		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۹۱	مونہ جھونا کپڑا پہن لینا اور لباس میں تواضع کرنا۔	۲۵۲	دودھ یا پانی اور کوئی چیز شروع کرنے والے کے داہنی طرف سے تقسیم کرنا۔
۲۹۲	قالین یا سوزینوں کا بیان۔	۲۵۳	کھانے کے آداب کا بیان۔
۲۹۳	حاجت سے زیادہ بچھونے اور لباس بنانا منع ہے۔	۲۵۶	اگر مہمان کے ساتھ کوئی طفلی ہو جائے تو کیا کرے۔
۲۹۳	غدر سے کپڑا الٹا کرنا حرام ہے۔	۲۵۷	اگر مہمان کو یقین ہو کہ میزبان کسی دوسرے شخص کے ساتھ لے جانے سے ناراض نہ ہوگا تو ساتھ لے جاسکتا ہے۔
۲۹۵	کپڑوں وغیرہ پر اترنا اور اکڑ کر چلنا حرام ہے۔	۲۶۳	شور بے اور کدو کا بیان۔
۲۹۶	سونے کی انگوٹھی مرد کو حرام ہے۔	۲۶۳	کھجور کھاتے وقت گھٹلیاں علیحدہ رکھنا مستحب ہے۔
۲۹۸	رسول اللہ ﷺ نے عجم کے بادشاہوں.....	۲۶۳	کھجور کے ساتھ گلڑی کھانا۔
۲۹۸	انگوٹھیاں پھینکنے کا بیان	۲۶۵	جب لوگوں کے ساتھ کھانا ہو تو دودھ لقمے یا دودھ کھجوریں ایک ہی بارت کھائے
۲۹۹	ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں انگوٹھی	۲۶۶	کھجور یا اور غلہ وغیرہ بال بچوں کے لیے جمع کر رکھنا۔
۲۹۹	وسطی اور اس کے ساتھ والی.....	۲۶۶	مدینہ کی کھجور کی فضیلت۔
۳۰۰	جوتی پہننا مستحب ہے۔	۲۶۷	کھمبی کی فضیلت الخ۔
۳۰۰	پہلے داہنا جوتا پہنے اور پہلے بائیں اتارے اور صرف ایک جوتا پہن کر چلنا مکروہ ہے۔	۲۶۸	راک کے پھل کی فضیلت۔
۳۰۱	ایک ہی کپڑا سارے بدن پر اوڑھنے اور احتیاط سے ممانعت۔	۲۶۸	سرکہ کی فضیلت۔
۳۰۲	چت لینے اور چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھنے سے منع کرنے کا بیان	۲۶۹	لہسن کا کھانا درست ہے۔
۳۰۲	مرد کو زعفران لگانا یا زعفران میں رنگا ہوا کپڑا پہننا منع ہے۔	۲۷۱	مہمان کی خاطر داری کرنا چاہیے۔
۳۰۳	بڑھاپے میں بالوں پر خضاب کرنا مستحب ہے۔	۲۷۷	تھوڑے کھانے میں مہمانی کرنے کی فضیلت۔
۳۰۴	جانور کی صورت بنانا حرام ہے۔	۲۷۷	مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافرسات آنتوں میں۔
۳۱۱	سفر میں گھٹنا اور کتار رکھنے کی ممانعت۔	۲۷۹	کھانے کا عیب نہیں بیان کرنا چاہیے۔
۳۱۲	تانت کا ہار اونٹ کے گلے میں ڈالنے کی ممانعت۔	۲۸۰	اور زینت کے بیان میں۔
۳۱۲	جانور کے منہ پر مارنے اور داغ لگانے کی ممانعت۔	۲۸۰	مرد یا عورت کسی کو چاندی یا سونے کے برتن میں کھانا اور پینا درست نہیں۔
۳۱۳	سوا آدمی کے ہر ایک جانور کو داغ دینا درست ہے۔	۲۸۰	چاندی اور سونے کے استعمال کا بیان۔
۳۱۴	قرع کی ممانعت۔	۲۸۹	مرد کو ریشم پہننا خارش وغیرہ کسی عذر سے درست ہے۔
۳۱۴	راستوں میں بیٹھنے کی ممانعت۔	۲۹۰	کسم کارنگ مرد کے لیے درست نہیں۔
۳۱۴	بالوں میں جوڑ لگانا اور لگوانا وغیرہ کی حرمت۔	۲۹۱	یسمن کی چادروں کی فضیلت۔
۳۱۸	ان عورتوں کا بیان جو بانی ہوئی ہیں لیکن بیچ ہیں۔ الخ		
۳۱۸	فریب کا لباس پہننے وغیرہ کی ممانعت۔		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۳۶	زیادہ حق دار ہے۔		کتاب آدب کے بیان میں
۳۳۶	تجربہ از اجنبی عورت کے پاس نہ جائے۔	۳۳۰	ابوالقاسم کنیت رکھنے کی ممانعت۔
	اگر اجنبی عورت راہ میں تھک گئی ہو تو اس کو اپنے ساتھ سوار کر لینا	۳۳۳	برے ناموں کا بیان۔
۳۳۷	درست ہے۔	۳۳۳	برے ناموں کا بدل ڈالنا مستحب ہے۔
	تین آدمی ہوں تو ان میں سے دو چپکے چپکے سرگوشی نہ کریں۔ بغیر	۳۳۵	شہنشاہ نام رکھنے کی حرمت۔
۳۳۹	تیسرے کی رضامندی کے۔	۳۳۵	بچے کے منہ میں کچھ چبا کر ڈالنے کا اور اور چیزوں کا بیان۔
۳۵۰	علاج اور بیماری اور منتر کا بیان۔	۳۳۹	جس کا بچہ نہ ہوا ہو اس کو اور کس کو کنیت رکھنا درست ہے۔
۳۵۱	باب جادو کے بیان میں۔	۳۳۹	غیر کے لڑکے کو بیٹا کہنا۔ الخ
۳۵۳	زہر کا بیان۔	۳۳۰	اجازت چاہنے کے بیان میں۔
۳۵۳	بیمار پر منتر پڑھنا۔		جب کوئی باہر سے پکارے اور اندر سے پوچھیں کون ہے تو اس
۳۵۵	نظر اور منہ اور زہر کے لیے منتر کرنا مستحب ہے۔	۳۳۳	کے جواب میں اپنا نام لے۔ الخ
۳۵۸	قرآن یا دعا سے منتر کرنا اور اس پر اجرت لینا درست ہے۔	۳۳۳	غیر کے گھر جھانکنا حرام ہے۔
۳۵۹	دعا کے وقت اپنا ہاتھ درد کے مقام پر رکھنا۔	۳۳۵	جو نظر اچانک پڑ جائے۔
۳۶۰	نماز میں شیطان کے دوسرے پناہ مانگنا۔		کتاب سلام کا بیان
۳۶۰	ہر بیماری کی ایک دوا ہے اور دوا کرنا مستحب ہے۔	۳۳۶	سوار پیدل کو سلام کرے۔ الخ
۳۶۳	منہ میں دوا ڈالنے کی کراہت کا بیان	۳۳۶	راہ میں بیٹھنے کا حق یہ ہے کہ سلام کا جواب دے۔
۳۶۵	تلمیذ کا بیان جو مریض کے دل کو خوش کرتا ہے	۳۳۷	مسلمان کا حق سلام کا جواب دینا بھی ہے۔
۳۶۶	طاعون اور بدقالی اور کہانت کا بیان۔	۳۳۸	یہود اور نصاریٰ کو خود سلام نہ کرے۔
	بیماری کا لگ جانا اور بد شکونی اور ہامہ اور صفرا اور نوہ اور	۳۴۰	بچوں کو سلام کرنا مستحب ہے۔
	غول یہ سب لغو ہیں اور بیمار کو تندرست کے پاس نہ	۳۴۰	یہ بھی اجازت مانگنے کی ایک شکل ہے کہ پردہ اٹھائے۔
۳۷۲	رکھے۔	۳۴۱	عورتوں کو ضروری حاجت کے لیے باہر نکلنا درست ہے۔
	بدقال اور نیک قال کا بیان اور کن چیزوں میں نحوست		اجنبی عورت کے پاس تنہائی میں بیٹھنا اور اس کے پاس جانا حرام
۳۷۵	ہے۔	۳۴۲	ہے۔
۳۷۷	کہانت کی حرمت اور کاہنوں کے پاس جانے کی حرمت۔		جو شخص کسی عورت کے ساتھ خلوت میں اور دوسرے کسی شخص کو
۳۷۸	جذامی سے پرہیز کرنے کا بیان۔		دیکھے تو اس سے کہہ دے کہ میری بیوی یا محرم ہے تاکہ اس کو
۳۸۱	سانپوں کے مارنے کا بیان۔	۳۴۳	بدگمانی نہ ہو۔
۳۸۶	گرگٹ کا مارنا مستحب ہے۔		جو شخص مجلس میں آئے اور صف میں جگہ پائے تو بیٹھ جائے ورنہ
۳۸۷	چیونٹی کے مارنے کی ممانعت۔	۳۴۵	بیچھے بیٹھے۔
۳۸۸	بلی کے مارنے کی ممانعت۔		جب کوئی اپنی جگہ سے کھڑا ہو پھر لوٹ کر آئے تو وہ اس جگہ کا

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۸۹	کتاب شعر کے بیان میں	۳۸۹	جانوروں کو پلانے اور کھلانے کی فضیلت
۳۹۰	چوسر کھیلنا حرام ہے۔	۳۹۰	زمانے کو برا کہنے کی ممانعت۔
۳۹۸	کتاب خواب کے بیان میں۔	۳۹۱	انگور کو کرم کہنے کی ممانعت۔
۴۰۲	رسول اللہ ﷺ کے اس قول کا بیان	۳۹۲	عبدیالمتہ یا موتی یا سیدان لفظوں کے بولنے کا بیان۔
۴۰۳	بری اور شیطانی خواب کو نہ بیان کرنے کا بیان	۳۹۳	یہ کہنا کہ میرا نفس پلید ہو گیا ہے مکروہ ہے۔
۴۰۴	خوابوں کی تعبیر کا بیان	۳۹۴	مشک بیان اور خوشبو کو پھیر دینے کی ممانعت۔



کتاب الجہاد والسير

جہاد اور سفر کا بیان

باب: جن کافروں کو دین کی دعوت پہنچ چکی ہو ان پر بغیر دعوت دیئے حملہ کرنے کا بیان

بَابُ جَوَازِ الْبَاغَرَةِ عَلَى الْكُفَّارِ الَّذِينَ بَلَغَتْهُمْ دَعْوَةُ الْإِسْلَامِ مِنْ غَيْرِ تَقَدُّمِ الْبَاغْلَامِ بِالْبَاغَرَةِ

۳۵۱۹- ابن عون سے روایت ہے میں نے نافع کو لکھا کہ لڑائی سے پہلے کافروں کو دین کی دعوت دینا ضروری ہے؟ انہوں نے جواب میں لکھا کہ یہ حکم شروع اسلام میں تھا (جب کافروں کو دین کی دعوت نہیں پہنچی تھی) اور جناب رسول اللہ ﷺ نے بنی مصطلق پر حملہ کیا اور وہ غافل تھے ان کے جانور پانی پی رہے تھے آپ نے قتل کیا ان میں سے جو لڑے اور باقی کو قید کیا اور اسی دن جویریہ بنت حارث کو پکڑا۔ نافع نے کہا یہ حدیث مجھ سے عبد اللہ بن عمرؓ نے بیان کی وہ اس لشکر میں شریک تھے۔

۴۵۱۹- عَنْ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ قَدْ أَغَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُونَ وَأَنْعَمَتْهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبَى سَبْيَهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يَحْيَى أَحْسِبُهُ قَالَ جَوْبَرِيَّةُ أَوْ قَالَ الْبَتَّةُ ابْنَةُ الْحَارِثِ وَحَدَّثَنِي هَذَا الْحَدِيثَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِي ذَلِكَ الْحَيْثُ.

(۳۵۱۹) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جن کافروں کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو ان پر یکایک حملہ کرنا غفلت کی حالت میں درست ہے اور اس مسئلہ میں تین مذہب ہیں۔ ایک تو یہ کہ مطلقاً اطلاع دینا ضروری ہے۔ دوسرے یہ کہ مطلقاً اطلاع دینا ضروری نہیں یہ اس سے بھی زیادہ ضعیف ہے یا باطل ہے۔ تیسرے یہ کہ اگر ان کو دعوت نہ پہنچی ہو تو اطلاع دینا واجب ہے ورنہ مستحب ہے اور یہی صحیح ہے اور یہی مذہب ہے لیث اور شافعی اور ابو ثور اور ابن منذر کا اور اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ عربوں کو غلام اور لونڈی بنانا درست ہے کیونکہ بنی مصطلق عرب ہیں خزاعہ کی اولاد اور یہی قول ہے شافعی کا جدید اور مالک اور ابو حنیفہ اور اوزاعی کا اور ایک جماعت کے نزدیک عرب غلام اور لونڈی نہیں ہو سکتے اور یہی قول تدیم ہے شافعی کا۔

۴۵۲۰- عَنْ ابْنِ عَوْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ وَقَالَ
جُوَيْرِيَّةُ بِنْتُ الْحَارِثِ وَلَمْ يَشْكُ.

بَابُ تَأْمِيرِ الْأَمَامِ الْأَمْرَاءِ عَلَى الْبُعُوثِ
وَوَصِيَّتِهِ إِيَّاهُمْ بِآذَابِ الْغَزْوِ وَغَيْرِهَا

۴۵۲۱- عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ
أَمَلَاهُ عَلَيْنَا بِأَمْلَاءِ.

۴۵۲۲- عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَمَرَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ
سَرِيَّةٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّتِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَمَنْ مَعَهُ
مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَمِيرًا ثُمَّ قَالَ ((اغْزُوا بِاسْمِ اللَّهِ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ اغْزُوا وَلَا
تَغْلُوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تَمْتَلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا
وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْغُمْهُمْ
إِلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالِ فَأَيَّتُهُنَّ مَا أَجَابُوكَ
فَأَقْبِلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْغُمْهُمْ إِلَى
الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَأَقْبِلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ
ثُمَّ ادْغُمْهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ
الْمُهَاجِرِينَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَلَهُمْ
مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ

۴۵۲۰- حضرت ابن عون سے بھی مذکورہ بالا حدیث اس سند
سے مروی ہے۔

باب: امام امیروں کو لڑائی پر کیونکر بھیجے اور ان کو لڑائی
کے طریقے کیونکر بتلاوے
۴۵۲۱- سفیان نے کہا کہ اس نے ہمیں حدیث لکھوائی۔

۴۵۲۲- بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب کسی کو امیر مقرر کرتے لشکر پر یا سریہ پر (سریہ کہتے
ہیں چھوٹے ٹکڑے کو اور بعضوں نے کہا سریہ میں چار سو سوار
ہوتے ہیں جو رات کو چھپ کر جاتے ہیں) تو خاص اس کو حکم
کرتے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا اور اس کے ساتھ والے مسلمانوں
کو حکم کرتے بھلائی کرنے کا۔ پھر فرماتے جہاد کرو اللہ تعالیٰ کا نام
لے کر اللہ کے راستہ میں لڑو اس سے جس نے نہ مانا اللہ کو۔ جہاد
کرو اور چوری نہ کرو لوٹ کے مال میں اور اقرار نہ توڑو اور مثلہ نہ
کرو (یعنی ہاتھ پاؤں تاک کان نہ کاٹو) اور مت مارو بچوں کو (جو
نا بالغ ہوں اور لڑائی کے لائق نہ ہوں) اور جب اپنے دشمن سے
ملے مشرکوں سے تو بلا ان کو تین باتوں کی طرف پھر ان تین
باتوں میں سے جو مان لیں تو بھی قبول کرو اور باز رہ ان سے (یعنی
ان کو مارنے اور لوٹنے سے) پھر بلا ان کو اسلام کی طرف (یہ ایک

(۴۵۲۲) ☆ نووی نے کہا کہ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب وہ اسلام لاویں تو ان کو مدینہ مبارک کی طرف ہجرت کرنا بہتر ہے اگر وہ ہجرت
کر لیں تو مہاجرین کے برابر ہو جاویں گے غنیمت اور صلح کے حصہ میں نہیں تو وہ مثل عام لوگوں کے جو جنگل اور دیہات میں رہتے ہیں رہیں
گے جو نہ جہاد کرتے ہیں نہ ہجرت ان پر اسلام کے احکام جاری ہو گئے پر غنیمت میں اور صلح کے مال سے حصہ نہ پاویں گے البتہ زکوٰۃ کے مال سے
اگر وہ مستحق ہوں تو حصہ پاویں گے امام شافعی نے کہا ہے کہ مساکین وغیرہ کو صدقات میں سے حصہ ملے گا جن کو صلح کے مال میں سے حصہ نہیں
اور صلح کا مال لشکر والوں کے لیے ہے اور ان کو صدقات میں سے نہ ملے گا اور ان کی دلیل یہی حدیث ہے لیکن مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک
دونوں مال برابر ہیں اور ہر ایک دونوں قسموں میں صرف ہو سکتے ہیں اور ابو عبیدہ نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے یہ حکم اوائل اسلام میں تھا پر اس کی
دلیل نہیں۔ ابھی مختصر اللہ

أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنْهَا فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَغْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَسَلَّهِمُ الْجِزْيَةَ فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ فَأَقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنَ بِاللَّهِ وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوا أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَلَكِنْ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ فَإِنْكُمْ أَنْ تُخَفِّرُوا ذِمَّتَكُمْ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكُمْ أَهْوَنُ مِنْ أَنْ تُخَفِّرُوا ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوا أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ فَلَا تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ وَلَكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَذَرِي أَتَصِيبُ حُكْمَ اللَّهِ فِيهِمْ أَمْ لَا) قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ وَزَادَ إِسْحَقُ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ قَالَ فَذَكَرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لِمُقَاتِلِ بْنِ حَبَّانَ قَالَ يَحْيَى يَعْنِي أَنَّ عُلُقَمَةَ يَقُولُهُ لِابْنِ حَبَّانَ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ هَيْصَمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرَّرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

بات ہوئی ان تین میں سے) اگر وہ مان لیں تو قبول کر اور باز رہ ان سے۔ پھر بلا ان کو اپنے ملک سے نکل کر مہاجرین مسلمانوں کے ملک میں رہنے کے لیے اور کہہ دے ان سے اگر وہ ایسا کریں گے تو جو مہاجرین کے لیے ہے وہ ان کے لیے بھی ہو گا اور جو مہاجرین پر ہے وہ ان پر بھی ہو گا (یعنی نفع اور نقصان دونوں میں مہاجرین کی مثل ہو گئے) اگر وہ اپنے ملک سے نکلنا منظور نہ کریں تو کہہ دے ان سے وہ جنگلی مسلمانوں کی طرح رہیں اور جو اللہ کا حکم مسلمانوں پر چلتا ہے وہ ان پر بھی چلے گا اور ان کو لوٹ اور صلح کے مال سے کچھ حصہ نہ ملے گا پر جس صورت میں وہ مسلمانوں کے ساتھ لڑیں (کافروں سے تو حصہ ملے گا) اگر وہ اسلام لانے سے انکار کریں تو ان سے جزیہ (محصول فیکس) مانگ۔ اگر وہ جزیہ دینا قبول کریں تو مان لے اور باز رہ ان سے اگر وہ جزیہ بھی نہ دیں تو اللہ سے مدد مانگ اور لڑ ان سے اور جب تو کسی قلعہ والوں کو گھیرے اور وہ تجھ سے خدا لیا اس کے رسول کی پناہ مانگیں تو خدا اور رسول کی پناہ نہ دے لیکن اپنی اور اپنے یاروں کی پناہ دے۔ کس لیے کہ اگر تم سے اپنی اور اپنے یاروں کی پناہ ٹوٹ جائے تو بہتر ہے اس سے کہ اللہ اور اس کے رسول کی پناہ ٹوٹے اور جب تو کسی قلعہ والوں کو گھیرے اور وہ تجھ سے یہ چاہیں کہ خدا تعالیٰ کے حکم پر تو ان کو باہر نکالے تو مت نکال تو ان کو خدا کے حکم پر بلکہ نکال ان کو اپنے حکم پر اس لیے کہ تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تجھ سے ادا ہوتا ہے یا نہیں۔

امام نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جزیہ ہر ایک کافر سے لینا درست ہے عربی ہوا عجمی یا کتابی ہوا مجوسی یا مشرک وغیرہ مالک اور اوزاعی کا یہی مذہب ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک سب کافروں سے جزیہ قبول کیا جاتا ہے مگر حرب بن شریح اور مجوس سے اور شافعی کے نزدیک جزیہ قبول نہ ہو گا مگر اہل کتاب سے یا مجوس سے عربی ہوا عجمی۔ اب اختلاف ہے جزیہ کی مقدار میں امام شافعی کے نزدیک کم سے کم ایک دینار ہے سال بھر میں مال دار ہوا مفلس اور زیادہ جو ٹھہر جائے اور مالک کے نزدیک وہ سونے والوں پر چار دینار ہیں اور چاندی والوں پر چالیس درہم ہیں ہر سال میں اور امام ابو حنیفہ اور احمد کے نزدیک مالدار پر اڑتالیس درہم ہیں اور متوسط پر چوبیس اور فقیر پر بارہ۔ اجماعی۔

۳۵۲۳- حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ ﷺ کسی امیر لشکر کو روانہ فرماتے تو اس کو بلا کر اسے نصیحت فرماتے۔ باقی حدیث سفیان کی حدیث کے مثل ہے۔

۳۵۲۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔
باب: معاملہ میں آسانی پیدا کرنے اور نفرت کو ترک کرنے کے بارے میں

۳۵۲۵- ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب کسی کو اپنے اصحاب میں سے کوئی کام دے کر بھیجتے ہیں تو فرماتے خوشخبری سناؤ اور نفرت مت دلاؤ اور آسانی کرو اور دشواری مت ڈالو۔

۳۵۲۶- حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ نے ان کو اور معاذ کو بھیجا یمن کی طرف تو فرمایا آسانی کرو اور دشواری اور سختی مت کرو اور خوش کرو اور نفرت مت دلاؤ اور اتفاق سے کام کرو پھوٹ مت کرو۔

۳۵۲۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ نہیں ہے کہ اتفاق سے کام کرو پھوٹ مت کرو۔

۳۵۲۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسانی کرو اور سختی مت کرو اور آرام دو اور نفرت مت دلاؤ۔

باب: عہد شکنی حرام ہے

۳۵۲۹- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۵۲۳- عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا أَوْ سَرِيَّةً دَعَاهُ فَأَوْصَاهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ.

۴۵۲۴- عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا بَابُ فِي الْأَمْرِ بِالتَّيسِيرِ وَتَرْكِ التَّنْفِيرِ

۴۵۲۵- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ قَالَ ((بَشِّرُوا وَلَا تُنْفَرُوا وَبَسِّرُوا وَلَا تُعْسِرُوا)).

۴۵۲۶- عَنْ أَبِي بُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا ((تُعْسِرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنْفَرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا)).

۴۵۲۷- عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ ((وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا)).

۴۵۲۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَسِّرُوا وَلَا تُعْسِرُوا وَسَكِّنُوا وَلَا تُنْفَرُوا)).

بابُ تَحْرِيمِ الْغَدْرِ

۴۵۲۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

(۳۵۲۵) ☆ تاکہ لوگ دین اسلام کو جلدی جلدی قبول کریں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقط وعید کو بیان کرنا اور صرف لوگوں کو ڈرانا اور وہ دلا نا اچھا نہیں بلکہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور کرم اور بخشش کو بھی بیان کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح نابالغ لڑکوں اور نو مسلموں اور گنہگاروں پر آسانی کرنی چاہیے اور یہ بیان کرنا چاہیے کہ توبہ سب گناہوں کو میٹ دیتی ہے اور اسلام سب گناہوں کو بخو کر دیتا ہے۔

(۳۵۲۹) ☆ امام نووی نے کہا عرب کا قاعدہ تھا کہ مشہور کرنے کے لیے بازار میں جھنڈا کھڑا کرتے۔ دغا باز وہی ہے جو وعدہ کرے پھر اس کو پورا نہ کرے اور اس حدیث سے دغا بازی کی حرمت نکلی خاص کر اس شخص کے لیے جو حاکم ہو کیونکہ اس کی دغا بازی سے ہزاروں لقمے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ فَقِيلَ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ بَنٍ فُلَانٍ)).

۴۵۳۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

۴۵۳۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ الْغَادِرَ يَنْصَبُ اللَّهُ لَهُ لَوَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقَالُ أَلَا هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ)).

۴۵۳۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۴۵۳۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ)).

۴۵۳۴- عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ((يُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ)).

۴۵۳۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ يُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ)).

۴۵۳۶- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ)).

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خدا تعالیٰ جمع کرے گا سب اگلے اور پچھلوں کو قیامت کے دن ہر ایک دغا باز عہد توڑنے والے کا جھنڈا اونچا کیا جائے گا پھر کہا جاوے گا یہ دغا بازی ہے فلا نے کی جو فلا نے کا بیٹا ہے۔

۴۵۳۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۵۳۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۵۳۲- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے ہر دغا باز کے لیے ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن۔

۴۵۳۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۵۳۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ یہ فلا نے کی دغا بازی ہے۔

۴۵۳۵- حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا ہر دغا باز کا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن جس سے وہ پہچانا جاوے گا۔ کہا جاوے گا یہ دغا بازی ہے فلا نے کی۔

۴۵۳۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغا باز کا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن جس سے اس کی شناخت ہوگی۔

لہذا خلق اللہ کو نقصان پہنچتا ہے۔ قاضی عیاض نے کہا کہ دونوں دغا بازیاں مراد ہو سکتی ہیں ایک امام اور حاکم کی جو اپنی رعیت سے دغا بازی کرے یا اور کافروں سے یا جو امانت اللہ تعالیٰ نے اس کو دی ہے اس کا حق ادا نہ کرے یعنی عدل و انصاف نہ کرے خلق اللہ کو آسائش اور راحت نہ دیوے ان کے جان و مال اور حق پر ناحق ستم کرے۔ دوسرے رعیت کی امام کے ساتھ کہ وہ بیعت کو توڑ ڈالیں اور بلا وجہ شرعی اس کی مخالفت کریں۔

۴۵۳۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ عِنْدَ اسْتِثْنَاءِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ))

۴۵۳۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لَهُ بِقَدْرِ غَدْرِهِ أَلَا وَلَا غَادِرَ أَكْثَرُ غَدْرًا مِنْ أَمِيرٍ عَامَّةٍ))

بَابُ جَوَازِ الْخِدَاعِ فِي الْحَرْبِ
۴۵۳۹- عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْحَرْبُ خِدْعَةٌ))

۴۵۴۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْحَرْبُ خِدْعَةٌ))

بَابُ كَرَاهَةِ تَمَنِّي لِقَاءِ الْعَدُوِّ وَالْأَمْرِ بِالصَّبْرِ عِنْدَ اللَّقَاءِ

۴۵۴۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَمْنُوا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا))

۴۵۴۲- عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ كِتَابِ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى فَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ

۴۵۳۷- ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغا باز کے سرین پر ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن۔

۴۵۳۸- حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا ہر دغا باز کے لیے ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن جو بلند کیا جاوے گا اس کی دغا بازی کے موافق اور کوئی دغا باز اس سے بڑھ کر نہیں جو خلق اللہ کا حاکم ہو کر دغا بازی کرے۔

باب: لڑائی میں مکر اور حیلہ درست ہے
۴۵۳۹- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لڑائی مکر اور حیلہ ہے۔

۴۵۴۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے جیسی اوپر گزری۔

باب: جنگ کی آرزو کرنا منع ہے اور جنگ کے وقت صبر کرنا لازم ہے

۴۵۴۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت آرزو کرو دشمن سے ملنے کی اور جب ملو تو صبر کرو۔

۴۵۴۲- ابو النضر سے روایت ہے اس نے کتاب پر بھی عبد اللہ بن ابی اوفی کی جو قبیلہ اسلم سے تھے اور صحابی تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ انہوں نے لکھا عمر بن عبید اللہ کو جب وہ

(۴۵۳۸) کیونکہ اس کی دغا بازی سے ایک عالم کو نقصان پہنچتا ہے برخلاف غریب کی دغا بازی کے کہ اس سے ایک یا دو شخصوں کو نقصان پہنچتا ہے۔

(۴۵۴۰) یعنی جنگ میں عقلمندی اور مکر ضروری ہے اور یہ دغا بازی نہیں ہے کیونکہ دغا اس کو کہتے ہیں جو قول دے کر توڑے اور فریب اور مکر اور چیز ہے وہ کافروں کے ساتھ درست ہے۔ امام نووی نے کہا ہے کہ حدیث سے جھوٹ بولنا تین مقاموں میں درست ہے ایک لڑائی میں اور مراد اس جھوٹ سے گناہ ہے اور ظاہر یہ ہے کہ حقیقتاً جھوٹ بھی درست ہے۔

(۴۵۴۱) اور اشتغال سے لڑو اور میدان سے نہ بھاگو۔

گئے خارجیوں کے پاس جو حرو را میں رہتے تھے (ان سے لڑنے کو) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن دنوں میں دشمن سے ملاقات ہوئی انتظار کیا یہاں تک کہ جب آفتاب ڈھل گیا تو آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو! مت آرزو کرو دشمن سے ملنے کی اور اللہ تعالیٰ سے سلامتی چاہو جب تم دشمن سے ملو تو صبر کرو اور یہ سمجھ لو کہ جنت تلوار کے سائے کے نیچے ہے پھر آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے اللہ! کتاب کے اتارنے والے اور بادل کے چلانے والے اور جتھوں کو بھگا دینے والے بھگا دے ان کو اور ہماری مدد کر ان کے سامنے۔

باب: دشمن سے بھڑتے وقت فتح کی دعا مانگنا

۳۵۴۳۔ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے بد دعا کی احزاب پر (جس دن کافروں کی کئی جماعتیں آپ سے لڑنے آئی تھیں) ۵ھ میں اور آپ خندق میں تھے تو آپ نے فرمایا اے اللہ! اتارنے والے کتاب کے! جلد حساب لینے والے! بھگا دے ان جتھوں کو۔ یا اللہ! بھگا دے ان کو ہلا دے ان کو۔ ۳۵۴۴۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۳۵۴۵۔ ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۳۵۴۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے احد کے دن یا اللہ! اگر تو چاہے تو کوئی تیری پرستش کرنے والا نہ رہے گا زمین میں۔

بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ حِينَ سَارَ إِلَى الْخُرُورِيَّةِ يُخْبِرُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ يَنْتَظِرُ حَتَّى إِذَا مَالَتْ الشَّمْسُ قَامَ فِيهِمْ فَقَالَ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْأَلُوا اللَّهَ الْعَاقِبَةَ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلِّالِ السُّيُوفِ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِي السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْنَاهُمْ وَانصُرْنَا عَلَيْهِمْ))

بابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ بِالنَّصْرِ عِنْدَ لِقَاءِ الْعَدُوِّ

۴۵۴۳۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ ((اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اللَّهُمَّ اهْزِمْنَاهُمْ وَزَلِّلْنَاهُمْ))

۴۵۴۴۔ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ خَالِدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((هَازِمِ الْأَحْزَابِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ اللَّهُمَّ))

۴۵۴۵۔ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رَوَاتِهِ ((مُجْرِي السَّحَابِ))

۴۵۴۶۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ ((اللَّهُمَّ إِنَّكَ إِنْ تَشَاءَ لَا تُعَبِّدُ فِي الْأَرْضِ))

(۳۵۴۶) ☆ اس میں تسلیم ہے امر الہی کی اور رد ہے قدر یہ پر جو کہتے ہیں شر کا خالق اللہ نہیں نہ اس کی تقدیر سے ہوتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے بدر کے دن یہ فرمایا اور شاید دونوں دن فرمایا ہو۔

بَابُ تَحْرِيمِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ فِي الْحَرْبِ

باب: لڑائی میں عورت اور بچوں کے مارنے کی ممانعت

۴۵۴۷۔ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت پائی گئی ایک لڑائی میں رسول اللہ ﷺ کی جس کو مار ڈالا تھا تو آپ نے منع کیا عورتوں اور بچوں کے مارنے سے۔
۴۵۴۸۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۴۵۴۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ امْرَأَةً وَجَدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَقْتُولَةً فَأَنكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ
۴۵۴۸۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَجَدْتُ امْرَأَةً مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَغَازِي فَهَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ

بَابُ جَوَازِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ فِي الْبَيَاتِ مِنْ غَيْرِ تَعَمُّدٍ

باب: رات کو اگر چھاپا ماریں تو عورتوں اور بچوں کا قتل درست ہے بشرطیکہ عمدہ نہ ہو

۴۵۴۹۔ صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا مشرکین کی اولاد کا جب رات کے چھاپے میں مارے جائیں اسی طرح عورتیں ان کی تو آپ نے کہا وہ ان میں داخل ہیں۔

۴۵۴۹۔ عَنْ الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الذَّرَارِيِّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُبْتَغُونَ فَيُصِيبُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ فَقَالَ ((هُمْ مِنْهُمْ))

۴۵۵۰۔ صعب بن جثامہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم رات کے چھاپے میں مشرکوں کی اولاد کو بھی مار ڈالتے ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ بھی مشرکوں میں داخل ہیں۔

۴۵۵۰۔ عَنْ الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُصِيبُ فِي الْبَيَاتِ مِنَ الذَّرَارِيِّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَالَ ((هُمْ مِنْهُمْ))

۴۵۵۱۔ صعب بن جثامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا اگر سوار رات کو حملہ کریں اور مشرکوں کے بچے مارے جائیں؟ آپ نے فرمایا وہ بھی ان کے باپوں میں سے

۴۵۵۱۔ عَنْ الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ لَوْ أَنَّ حَيْلًا أَغَارَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصَابَتْ مِنْ أُنْبَاءِ

(۴۵۴۷) ☆ نووی نے کہا اجماع ہے علماء کا کہ عورتوں اور بچوں کو نہ مارنا چاہیے بشرطیکہ وہ لڑتے نہ ہوں اور جو لڑتے ہوں تو قتل کئے جاویں۔ اسی طرح ضعیف بوزحوں کا مارنا بھی ناجائز ہے بشرطیکہ وہ مشورہ نہ دیتے ہوں ورنہ قتل کئے جاویں اور نصرانی درویشوں کے مارنے میں اختلاف ہے مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک نہ مارے جاویں گے اور امام شافعی کے نزدیک قتل کئے جاویں گے۔

(۴۵۴۹) ☆ یعنی دنیا کے حکم میں ان کا شمار کافروں میں ہے تو رات کو جب اندھیرا ہو اور شناخت نہ ہو سکے تو بڑوں کے ساتھ اگر عورتیں اور بچے بھی قتل ہو جاویں تو کسی پر گناہ نہیں۔ اور آخرت میں کفار کی اولاد میں اختلاف ہے لیکن صحیح مذہب یہ ہے کہ وہ جہنمی ہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ جہنمی ہیں۔ تیسرے یہ کہ کچھ معلوم نہیں۔

الْمُشْرِكِينَ قَالَ ((هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ))

بَابُ جَوَازِ قَطْعِ أَشْجَارِ الْكُفَّارِ

وَتَحْرِيقِهَا

۴۵۵۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ زَادَ قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمُحٍ فِي حَدِيثِهِمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ((مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْرِجَ الْفَاسِقِينَ))

۴۵۵۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَحَرَّقَ وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرٌ

۴۵۵۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ

بَابُ تَحْلِيلِ الْغَنَائِمِ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ خَاصَّةً

۴۵۵۵- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((غَزَا نَبِيُّ

ہیں (یعنی مشرکوں میں سے)۔

باب: کافروں کے درخت کاٹنا اور جلانا

درست ہے

۳۵۵۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کی کھجوروں کے درخت جلوادیے اور کاٹ ڈالے جن کو بویرہ کہتے تھے۔ تب اللہ نے آیت اتاری کہ جو درخت تم نے کاٹے یا چھوڑ دیا ان کو کھڑا ہوا اپنی جڑوں پر وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا اس لیے کہ رسوا کرے گناہگاروں کو۔

۳۵۵۳- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کے درخت کٹوا ڈالے اور جلوادیے۔ اور حسان بن ثابتؓ کا یہ شعر اسی باب میں ہے۔ ترجمہ اس کا یہ ہے کہ سہل ہو بنی لوی کے شریفوں اور سرداروں پر جلانا بویرہ کا جس کی انگارڑ رہی تھی (بنی لوی سے مراد قریش ہیں)۔

۳۵۵۴- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کے کھجوروں کے درخت جلوادیے۔

باب: اس امت کے لیے خاص لوٹ کا حلال ہونا

۳۵۵۵- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جہاد کیا پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر نے تو اپنے لوگوں سے کہا میرے ساتھ وہ مرد نہ چلے جس نے نکاح کیا اور وہ چاہتا ہو کہ اپنی عورت سے صحبت کرے اور ہنوز اس نے صحبت نہیں کی اور نہ وہ

(۳۵۵۲) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ کافروں کے درخت کاٹنا جلانا اسی طرح انکے باغ یا کھیت تلف کرنا درست ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی اور احمد اور احناف کا۔ اور ابو بکر صدیقؓ اور لیث اور اوزاعی اور ابو ثور کے نزدیک درست نہیں۔

(۳۵۵۵) ☆ یہ پیغمبر حضرت یوشع بن نونؑ تھے حضرت موسیٰؑ کے خلیفہ شام کے ملک میں اریحا شہر میں لڑائی ہوئی تھی جمعہ کے دن خدا تعالیٰ نے ان کی دعا سے آفتاب کو روک رکھا یہاں تک کہ فتح ہو گئی۔ نوویؒ نے کہا یہ روکنا اس طرح پر تھا کہ آفتاب پھیر دیا گیا اپنے اگلے مقام پر یا ٹھہر گیا اسی جگہ جہاں تھا یا اس کی حرکت دیر میں ہونے لگی اور یہ سب باتیں معجزہ ہیں اور ہمارے پیغمبرؐ کے لیے بھی دوبار آفتاب روکا گیا ہے ایک تو خندق کے روز جب عصر کی نماز قضا ہو گئی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آفتاب کو پھیر دیا یہاں تک کہ عصر کی نماز پڑھی۔ ذکر کیا اس کو طحاوی نے اور کہا کہ تھ

مِنَ النَّبِيِّاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتَّبِعْنِي رَجُلٌ قَدْ
مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَنْبِيَ بِهَا وَلَمَّا
يَبْنِ وَلَا آخَرَ قَدْ بَنَى بُنْيَانًا وَلَمَّا يَرْفَعُ سُقْفَهَا
وَلَا آخَرَ قَدْ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خِلْفَاتٍ وَهُوَ
مُنْتَظَرٌ وَلِأَدَمَا قَالَ فَغَزَا فَأَذْنَى لِلْقَرْيَةِ حِينَ
صَلَاةِ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ
أَنْتِ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ اللَّهُمَّ احْبِسْنَهَا عَلَيَّ
شَيْئًا فَحُبِسَتْ عَلَيْهِ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ
فَجَمَعُوا مَا غَنِمُوا فَأَقْبَلَتِ النَّارُ لِتَأْكُلَهُ فَأَبَتْ
أَنْ تَطْعَمَهُ فَقَالَ فِيكُمْ غُلُولٌ فَلْيَبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ
قَبِيلَةٍ رَجُلٌ فَبَايَعُوهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ
فَقَالَ فِيكُمْ الْغُلُولُ فَلْيَبَايِعْنِي قَبِيلَتِكَ فَبَايَعَتْهُ
قَالَ فَلَصِقَتْ بِيَدِ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فَقَالَ فِيكُمْ
الْغُلُولُ أَنْتُمْ غَلَلْتُمْ قَالَ فَأَخْرَجُوا لَهُ مِثْلَ رَأْسِ
بَقَرَةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَوَضَعُوهُ فِي الْمَالِ وَهُوَ
بِالصَّعِيدِ فَأَقْبَلَتِ النَّارُ فَأَكَلَتْهُ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ

شخص جس نے مکان بنایا ہو اور ہنوز اس کی چھت بلند نہ کی ہو اور نہ
وہ شخص جس نے بکریاں یا گائے بھن اوٹنیاں خریدی ہوں اور وہ ان
کے بننے کا امیدوار ہو (اس لیے کہ ان لوگوں کا دل ان چیزوں میں
لگا رہے گا اور اطمینان سے جہاد نہ کر سکیں گے) پھر اس پیغمبر نے
جہاد کیا تو عصر کے وقت یا عصر کے قریب اس گاؤں کے پاس پہنچا
(جہاں جہاد کرنا تھا) تو پیغمبر نے سورج سے کہا تو بھی تابعدار ہے
اور میں بھی تابعدار ہوں یا اللہ! اس کو روک دے تھوڑی دیر
میرے اوپر (تاکہ ہفتہ کی رات نہ آجائے کیونکہ ہفتہ کو لڑنا حرام
تھا اور یہ لڑائی جمعہ کے دن ہوئی تھی) پھر سورج رک گیا یہاں
تک کہ اللہ تعالیٰ نے فتح دی ان کو۔ پھر لوگوں نے اکٹھا کیا جو لوٹنا تھا
اور انگار (آسمان سے) آئے اس کے کھانے کو لیکن اس نے نہ
کھایا۔ پیغمبر نے کہا تم میں سے کسی نے چوری کی ہے (جب تو یہ نذر
قبول نہ ہوئی) تو تم میں سے ہر گروہ کا ایک آدمی بیعت کرے مجھ
سے۔ پھر بیعت کی سب نے۔ ایک شخص کا ہاتھ جب پیغمبر کے
ہاتھ سے لگا تو پیغمبر نے کہا تم لوگوں میں چوری معلوم ہوتی ہے
تو تمہارا قبیلہ مجھ سے بیعت کرے۔ پھر اس قبیلے نے بیعت کی تو

لہذا اس کے راوی ثقہ ہیں۔ دوسرے معراج کی صبح کو جب آپ نے قافلہ آنے کی خبر دی تھی آفتاب نکلتے ہی۔ اس کو یونس ابن بکیر نے سیرۃ
ابن اسحاق کی زیادت میں نقل کیا ہے۔ اور حضرت یوشع بن نون نے نئے پیاہے لوگوں کو اور جانور اور مکان والوں کو جہاد میں نہ لیا کیونکہ ان کا دل
لگا رہے گا اور ان سے جہاد بخوبی نہ ہو سکے گا۔ معلوم ہوا کہ جہاد فارغ البال لوگوں سے خوب ہوتا ہے اور اگلی امتوں میں معمول تھا کہ قربانی
اور غنیمت کے مال کو آسمانی آگ جلا دیتی اور یہی نشانی تھی قبول کی اور غنیمت کا مال لینا ان کو حلال نہ تھا امت محمدی کو حلال ہو گیا۔

مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث کے ظاہر سے یہ نکلتا ہے کہ آفتاب زمین کے گرد گردش کرتا ہے اور قدیم یونانی حکیموں کا بھی یہی
خیال تھا اور مسلمانوں کی ریاضی میں جو انھوں نے یونانیوں سے حاصل کی یہی ثابت ہوا ہے اور ایک طائفہ حکماء کا اور حال کے اہل ہیات کا یہ قول
ہے کہ زمین گردش کرتی ہے اور اگر یہی قول صحیح ہو تو جس شمس سے یہ مراد ہے جس ارض ہو گیا اور صورت گویا جس شمس ہو گیا کیونکہ شمس ظاہر
میں چلتا معلوم ہوتا ہے جیسے ریل یا کشتی پر سے تمام پہاڑ اور مکان چلتے نظر آتے ہیں۔ اب یہ جس تھم جانے سے ہوا یا پھیل جگہ چلے جانے سے یا
دیر میں حرکت کرنے سے ہر طرح ممکن ہے اور اس کے متعلق کچھ بھی حدیث میں نہیں بلکہ کتاب آسمانی یعنی توراۃ شریف میں موجود ہے۔
پھر جو امر ممکن ہے اس پر اللہ تعالیٰ کو قدرت ہے اور یہ عجیب حماقت کی بات ہے کہ خدائے تعالیٰ کو ان سب چیزوں کی حرکت دینے کے اور ایک
مقررہ راہ پر چلانے اور توپ کے گولے سے کئی حصہ زیادہ تیز پھرانے کی قدرت ہو پھر ٹھہرانے یا روکنے کی قدرت نہ ہو۔ ایسے خیال وہ لوگ لہ

لَا حُدَّ مِنْ قَبْلِنَا ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا))

دو یا تین آدمیوں کا ہاتھ پیغمبر کے ہاتھ سے لگا تو پیغمبر نے کہا تم
نے چوری کی ہے پھر انھوں نے بیل کے سر کے برابر سونا نکال کر
دیادہ بھی اس مال میں رکھا گیا (جو جلانے کے لیے رکھا تھا) زمین پر
اور انگارے آئے اس کے کھانے کو اور کھا گئے اس کو۔ اور ہم سے
پہلے کسی کے لیے لوٹ درست نہیں ہوئی اور ہم کو درست ہوئی
اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکھی تو حلال
کر دیا ہمارے لیے لوٹ کو۔

باب: لوٹ کا بیان

۴۵۵۶۔ مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں
نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ میں نے خمس میں سے ایک تلواری پھر
رسول اللہ کے پاس آیا اور عرض کیا یہ تلواری مجھ کو بخش دیجئے؟
آپ نے انکار کیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری یَسْأَلُونَكَ عَنِ
الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ (یعنی پوچھتے ہیں تجھ سے
لوٹ کے مالوں کو تو کہہ لوٹ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور اس کے
رسول کے لیے ہے)۔

بَابُ الْأَنْفَالِ

۴۵۵۶- عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخَذَ أَبِي مِنَ الْخُمْسِ سَيْفًا فَأَتَى
بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَبْ لِي
هَذَا فَأَبَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسْأَلُونَكَ عَنِ
الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ.

۴۵۵۷۔ مصعب بن سعد سے روایت ہے انھوں نے سنا اپنے
باپ سے کہا کہ میرے باب میں چار آیتیں اتریں ایک بار ایک
تلواری مجھے ملی لوٹ میں وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لائی گئی میں
نے کہا یا رسول اللہ! وہ مجھے عنایت فرمائیے؟ آپ نے فرمایا اس کو
رکھ دے۔ پھر میں کھڑا ہوا تو رسول اللہ نے فرمایا رکھ دے اس کو

۴۵۵۷- عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَزَلَتْ فِيَّ أَرْبَعُ آيَاتٍ أَصَبْتُ سَيْفًا
فَأَتَى بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَفَّلْنِيهِ
فَقَالَ ضَعْنُهُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((ضَعْنُهُ
مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ)) ثُمَّ قَامَ فَقَالَ نَفَّلْنِيهِ يَا

تو رہتے ہیں جن کی عقلیں ضعیف ہیں یا جو بخوبی غور نہیں کرتے ورنہ جس پروردگار نے اتنے بڑے بڑے عالم جو زمین سے ہزاروں لاکھوں
جسے بڑے ہیں پیدا کئے اور وہ سب اپنی مقررہ راہوں میں گھوم رہے ہیں اور ممکن نہیں کہ کوئی اپنے مقام سے رتی برابر اوھر اوھر بٹے یا دوسرے
سے لڑ جاوے کیا اس سے یہ نہیں ہو سکتا کہ ان کو تمام دیوے یا ان کی حرکت خیف کر دیوے۔ افسوس ان لوگوں نے خدا کی قدرت اور طاقت
پر غور نہیں کیا ورنہ وہ ایسی بیوقوفی کا خیال کبھی نہ کرتے اور شیطان کے اس دھوکے میں نہ پڑتے۔

(۴۵۵۷) سعد نے یہاں ایک ہی آیت کو بیان کیا اور اس آیت میں اختلاف ہے۔ بعضوں نے کہا منسوخ ہے اس آیت سے واعلموا
ان ما غنمتم من شئ فان لله خمسہ وللرسول۔۔۔۔۔ اخیر تک۔ اور پہلی آیت کا منسوخ یہ تھا کہ لوٹ سب رسول اللہ کی ہے پھر لڑ

رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ((ضَعُهُ)) فَقَامَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَفْلِيهِ أَزُجْعَلُ كَمَنْ لَا غَنَاءَ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((ضَعُهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ)) قَالَ فَزَلْتُ هَذِهِ آيَةً يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ.

۴۵۵۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً وَأَنَا فِيهِمْ قَبْلَ نَحْدٍ فَعَزِمُوا إِبِلًا كَثِيرَةً فَكَانَتْ سُهُمَانَهُمْ اثْنَا عَشَرَ بَعِيرًا أَوْ أَحَدَ عَشَرَ بَعِيرًا وَنَفَلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا.

۴۵۵۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً قَبْلَ نَحْدٍ وَفِيهِمْ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَّ سُهُمَانَهُمْ بَلَغَتْ اثْنِي عَشَرَ بَعِيرًا وَنَفَلُوا سِوَى ذَلِكَ بَعِيرًا فَلَمْ يُغَيِّرْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۴۵۶۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَرِيَّةً إِلَى نَحْدٍ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَأَصْبَنَّا إِبِلًا وَغَنَمًا فَلَبَغَتْ سُهُمَانُنَا اثْنِي عَشَرَ بَعِيرًا وَنَفَلْنَا بَعِيرًا بَعِيرًا.

۴۵۶۱- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

جہاں سے تو نے لی ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! یہ تلوار مجھے دیدیجئے؟ کیا میں اس شخص کی طرح رہوں گا جو نادار ہے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رکھ دے اس کو جہاں سے تو نے لی ہے تب یہ آیت اتری یَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ۔

۳۵۵۸۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سر یہ بھیجا میں بھی اس میں تھا نجد کی طرف وہاں بہت سے اونٹ لوٹ میں آئے تو ہر ایک کے حصہ میں بارہ بارہ یا گیارہ گیارہ اونٹ آئے اور ایک ایک اونٹ انعام میں ملا۔

۳۵۵۹۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۳۵۶۰۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۳۵۶۱۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

ظہر دوسری آیت سے ایک خمس اس کا اللہ اور اس کے رسول کے لیے ظہر اور چار خمس مجاہدین کے اور یہی قول ہے ابن عباسؓ کا اور ایک جماعت کا۔ اور بعضوں نے کہا یہ آیت محکم ہے اور امام کو اختیار ہے کہ غنائم میں سے جس کو جس قدر چاہے انعام دیوے اور بعضوں نے کہا یہ آیت خاص سر لیا کے لوٹ میں ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ پھر آپ نے وہ تلوار سعد کو دے دی اور فرمایا اللہ نے مجھ کو دی اور میں نے تجھ کو دی۔ (نووی)

(۳۵۵۸) نوویؒ نے کہا انعام یعنی نفل پر اجماع ہے علماء کا لیکن اختلاف ہے کہ یہ نفل کہاں سے دیا جاوے گا؟ آیا اصل لوٹ سے یا اس کی چار خمس میں سے یا خمس کے خمس میں سے۔ اور شافعی کے تینوں قول ہیں اور صحیح یہ ہے کہ وہ خمس کے خمس میں سے دیا جاوے گا اور یہی مذہب ہے ابن مسیب اور مالک اور ابو حنیفہؒ کا اور حسن بصری اور اوزاعی اور احمد۔ اور ابو ثور کے نزدیک لوٹ میں دیا جاوے گا اور نفل امام کی رائے پر منحصر ہے جن لوگوں کو مناسب سمجھے دیوے۔ چنانچہ ابن عمرؓ نے جو یہ کہا کہ انعام میں سے ایک ایک اونٹ اس سے بھی غرض ہے کہ جو لوگ انعام کے مستحق تھے ان کو ملانے کہ سب لوگوں کو سر یہ کے۔ (نووی مختصراً)

۴۵۶۲- عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

۴۵۶۲- ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۵۶۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَقَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَقَلًا سِوَى نَصِيبِنَا مِنَ الْخُمْسِ فَأَصَابَنِي شَارِفٌ وَالشَّارِفُ الْمُسِينُ الْكَبِيرُ.

۴۵۶۳- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے سوا ہمارے حصہ کے خمس میں سے زیادہ دیا تو میرے حصہ میں ایک شارف آیا۔ شارف کہتے ہیں بڑے مسن اونٹ کو۔

۴۵۶۴- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنِي عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَقَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ رَجَاءٍ

۴۵۶۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۵۶۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ كَانَ يُنْفِلُ بَعْضَ مَنْ يَنْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوَى قَسَمِ عَامَةِ الْحَيْشِ وَالْخُمْسِ فِي ذَلِكَ وَاجِبٌ كُلُّهُ.

۴۵۶۵- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بعض سر یہ والوں کو زیادہ دیتے بہ نسبت اور تمام لشکر والوں کے اور خمس ان سب مالوں میں واجب تھا۔

بَابُ اسْتِحْقَاقِ الْقَاتِلِ سَلَبِ الْقَتِيلِ

باب: قاتلوں کو مقتول کا سامان دلانا

۴۵۶۶- عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ جَلِيسًا لِأَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ وَأَقْتَصُّ الْحَدِيثَ.

۴۵۶۶- ابو محمد انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ مصاحب تھے ابو قتادہ کے کہا کہ ابو قتادہ نے بیان کیا پھر ذکر کیا حدیث کو جیسے آگے آتی ہے۔

۴۵۶۷- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

۴۵۶۷- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی روایت ہے جیسے آگے آتی ہے۔

۴۵۶۸- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا اتَّفَقْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ حَوْلَةٌ قَالَ فَرَأَيْتُمْ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاسْتَدْرَتُ إِلَيْهِ حَتَّى أَتَيْتُهُ مِنْ

۴۵۶۸- ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے جس سال حنین کی لڑائی ہوئی۔ جب ہم لوگ دشمنوں سے بھڑے تو مسلمانوں کو شکست ہوئی (یعنی کچھ مسلمان بھاگے اور رسول اللہ اور کچھ لوگ آپ کے ساتھ میدان میں جھے رہے)۔ پھر میں نے ایک کافر کو دیکھا وہ ایک مسلمان پر چڑھا تھا (اس کے مارنے کو)

☆ (۴۵۶۶) یہاں امام مسلم نے عادت کے خلاف کیا کہ حدیث بیان کرنے سے پہلے اس کے متابعات کو ذکر کیا۔

☆ (۴۵۶۸) یعنی مقتول کا سامان قاتل کو ملے گا یہ آپ نے رغبت دینے کے لیے فرمایا تاکہ لوگ لڑائی کے لیے مستعد ہوں اور کافروں کو ماریں۔ نوویؒ نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے اس حدیث کے معنی میں تو شافعی اور مالک اور اوزاعی اور لیث اور ثوری اور ابو ثور اور احمد اور اسحاق اور ابن جریر کے نزدیک تمام لڑائیوں میں مقتول کا سامان قاتل ہی کو ملے گا خواہ حاکم نے ایسا حکم دیا ہو یا نہ دیا ہو اور امام ابو حنیفہ اور مالک رحمہما

میں گھوم کر اس کی طرف آیا اور ایک مار لگائی مونڈھے اور گردن کے بیچ میں۔ اس نے مجھ کو ایسا دہلایا کہ موت کی تصویر میری آنکھوں میں پھر گئی۔ بعد اس کے خود مر گیا اور اس نے مجھ کو چھوڑ دیا میں حضرت عمر سے ملا انہوں نے کہا لوگوں کو کیا ہو گیا (جو ایسا بھاگ نکلے)؟ میں نے کہا خدا تعالیٰ کا حکم ہے پھر لوگ لوٹے اور رسول اللہ بیٹھے۔ آپ نے فرمایا جس نے کسی کو مارا ہو اور وہ گواہ رکھتا ہو تو سامان اس کا وہی لیوے۔ ابو قتادہؓ نے کہا یہ سن کر میں کھڑا ہوا پھر میں نے کہا میرا گواہ کون ہے بعد اس کے میں بیٹھ گیا۔ پھر آپ نے دوبارہ ایسا ہی فرمایا میں کھڑا ہوا پھر میں نے کہا میرے لیے کون گواہی دے گا۔ میں بیٹھ گیا پھر تیسری بار آپ نے ایسا ہی فرمایا۔ میں کھڑا ہوا آخر رسول اللہؐ نے پوچھا کیا ہوا تجھے اے ابو قتادہؓ! میں نے سارا قصہ بیان کیا۔ ایک شخص بولا سچ کہتے ہیں ابو قتادہؓ یا رسول اللہؐ! اس شخص کا سامان میرے پاس ہے تو راضی کر دیجئے ان کو کہ اپنا حق مجھے دے دیں۔ یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کہا نہیں خدا کی قسم ایسا کبھی نہیں ہو گا اور رسول اللہؐ کبھی قصد نہ کریں اللہ تعالیٰ کے شیروں میں سے ایک شیر کا جو لڑتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے اسباب تجھے دلانے کے لیے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ابو بکرؓ سچ کہتے ہیں (اس حدیث سے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ انھوں نے رسول اللہؐ کے سامنے فتویٰ دیا اور آپ نے ان کے فتویٰ کو سچ کہا) تو دیدے ابو قتادہؓ کو وہ سامان پھر اس نے وہ سامان مجھ کو دے دیا۔ ابو قتادہؓ نے کہا میں نے اس سامان میں سے زرہ کو بیچا اور اس کے بدل ایک باغ خرید ابنو سلمہ کے محلہ میں اور یہ پہلا مال ہے جس کو میں نے کمایا اسلام کی حالت میں۔ اور

وَرَأَاهُ فَضَرَبَتْهُ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ وَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمًّا وَحَدَّثَ مِنهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ مَا لِلنَّاسِ فَقُلْتُ أَمَرَ اللَّهُ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا وَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ يَبْنَةُ فَلَهُ سَلْبُهُ)) قَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ الثَّلَاثَةَ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ)) فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَلْبُ ذَلِكَ الْقَتِيلِ عِنْدِي فَأَرْضِيهِ مِنْ حَقِّهِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ لَأَ هَا اللَّهُ إِذَا لَا يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أَسَدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنْ اللَّهِ وَعَنْ رَسُولِهِ فَيُعْطِيكَ سَلْبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((صَدَقَ فَأَعْطِيهِ إِيَّاهُ)) فَأَعْطَانِي قَالَ فَبِعْتُ الدَّرْعَ فَأَتَيْتُ بِهِ مَحْرَفًا فِي بَنِي سَلَمَةَ فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأْتَلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَلَّا لَا يُعْطِيهِ أَضْيَعٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَيَدْعُ أَسَدًا مِنْ أَسَدِ اللَّهِ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأْتَلْتُهُ.

لہ کے نزدیک یہ سامان مال قیمت میں شریک کیا جاوے گا اور اس میں سب کا حصہ ہو گا مگر جب حاکم حکم ایسا دیوے تو قاتل ہی کو ملے گا۔ نوویؒ نے کہا صحیح مسلم کے نسخوں میں ضعیف ہے ضاد معجمہ اور عین سے جو تغیر ہے خلاف قیاس ضعیف کی اور ضعیف گفتار کو کہتے ہیں اور بعض نسخوں میں صبیح ہے صادمہ اور عین معجمہ سے جس کے معنی بدرنگ یا وہ ایک چڑیا ہے اور مقصود اس سے تحقیر ہے اس شخص کی بمقابلہ ابو قتادہ کے۔

لیث کی روایت میں یہ ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کہا ہر گز نہیں رسول اللہ ﷺ یہ اسباب کبھی نہ دیں گے قریش کی ایک لومڑی کو کبھی نہ چھوڑیں گے ایک شیر کو اللہ کے شیروں میں سے۔

۳۵۶۹۔ عبدالرحمن بن عوفؓ سے روایت ہے میں بدر کی لڑائی میں صف میں کھڑا ہوا تھا میں نے اپنے دائیں اور بائیں طرف دیکھا تو دونوں طرف کے لڑکے نظر آئے تو جوان اور کم عمر۔ میں نے آرزو کی کاش! میں ان سے زور آور شخص کے پاس ہوتا (یعنی آرزو بازو اچھے قوی لوگ ہوتے تو زیادہ اطمینان ہوتا)۔ اتنے میں ان میں سے ایک نے مجھے دبایا اور کہا اے چچا! تم ابو جہل کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا ہاں اور تیرا کیا مطلب ہے ابو جہل سے اے بیٹے میرے بھائی کے! اس نے کہا میں نے سنا ہے کہ ابو جہل رسول اللہ کو برا کہتا ہے، قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر میں ابو جہل کو پاؤں تو اس سے جدا نہ ہوں جب تک ایک نہ مرے جس کی موت پہلی آئی ہو۔ عبدالرحمن نے کہا مجھ کو تعجب ہوا اس کے ایسا کہنے سے کہ بچہ ہو کر ابو جہل جیسے قوی ہیکل کے مارنے کا ارادہ رکھتا ہے پھر دوسرے نے مجھ کو دبایا اور ایسا ہی کہا۔ تھوڑی دیر نہیں گزری تھی کہ میں نے ابو جہل کو دیکھا وہ پھر رہا ہے لوگوں میں، میں نے ان دونوں لڑکوں سے کہا یہی وہ شخص ہے جس کو تم پوچھتے تھے۔ یہ سنتے ہی وہ دونوں دوڑے اور تلواریں سے اسے مارا یہاں تک کہ مار ڈالا پھر دونوں لوٹ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور یہ حال بیان کیا آپ نے پوچھا تم میں سے

۴۵۶۹۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ قَالَ يَسَا أَنَا وَأَقِفُ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ نَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي فَإِذَا أَنَا بَيْنَ غُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثَةً أَسْتَأْنَهُمَا تَمَنَيْتُ لَوْ كُنْتُ بَيْنَ أَضْلَعٍ مِنْهُمَا فَعَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمَّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ وَمَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ أُحْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا قَالَ فَتَعَجَّبْتُ لِذَلِكَ فَعَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ مِثْلَهَا قَالَ فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَزُولُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ أَلَا تَرَيَانِ هَذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي تَسْأَلَانِ عَنْهُ قَالَ فَأَبْتَدَرَاهُ فَضَرَبَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا حَتَّى قَتَلَاهُ ثُمَّ أَنْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَتَيْكُمَا قَتْلَهُ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُ فَقَالَ ((هَلْ مَسَحْتُمَا)) سَيْفَيْكُمَا قَالَا لَا فَتَنَظَرُ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ ((كِلَاكُمَا قَتَلَهُ)) وَقَضَى بِسَلْبِهِ لِمُعَاذِ بْنِ

(۳۵۶۹) ☆ نوڈی نے کہا اگرچہ دونوں شخص ابو جہل کے مارنے میں شریک تھے پر معاذ بن عمروؓ نے پہلے زخم کاری لگایا ہو گا اور ابو جہل اس زخم کی وجہ سے گر کر مرا ہو گا تو آپ نے اس کا سامان معاذ بن عمروؓ ہی کو دلایا کیونکہ درحقیقت قاتل وہی تھا گو دوسرے نے بھی بعد کو زخمی کیا ہو اور یہ فرمایا تم دونوں نے مارا تو دونوں کا دل خوش کرنے کو فرمایا یہ ہمارا مذہب ہے اور امام مالک کے نزدیک امام کو اختیار ہے جس کو چاہے مقتول کا سامان دیوے۔ اور امام بخاریؒ کی ایک روایت میں ہے کہ ابو جہل کے قاتل عفرہ کے دونوں بیٹے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے اس کو مارا اور شاید سب قتل میں شریک ہوں۔

عَمْرُو بْنُ الْحَمُوحِ وَالرَّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ
الْحَمُوحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ.

کس نے مارا؟ ہر ایک بولنے لگا میں نے مارا۔ آپ نے فرمایا کیا تم
نے اپنی تلواریں صاف کر لیں؟ وہ بولے نہیں۔ جب آپ نے
دونوں کی تلواریں دیکھیں اور فرمایا تم دونوں نے اس کو مارا ہے۔
پھر اس کا سامان معاذ بن عمرو بن جموح کو دلایا اور وہ دونوں لڑکے
نہیں تھے ایک معاذ بن عمرو بن جموح اور دوسرے معاذ بن عفرہ۔

۴۵۷۰- عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ حِمِيرٍ رَجُلًا مِنَ الْعَدُوِّ فَأَرَادَ
سَلْبُهُ فَمَنْعَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَكَانَ وَالِيًا عَلَيْهِمْ
فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَوْفُ
بْنُ مَالِكٍ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لِحَالِدٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ
تُعْطِيَهُ سَلْبَهُ قَالَ اسْتَكْبَرْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
(ادْفَعْهُ إِلَيْهِ) فَمَرَّ خَالِدٌ بِعَوْفٍ فَحَرَّ بِرِدَائِهِ
ثُمَّ قَالَ هَلْ أَنْجَزْتُ لَكَ مَا ذَكَرْتُ لَكَ مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَغْضِبَ فَقَالَ لَا
تُعْطِيهِ يَا خَالِدُ لَا تُعْطِيهِ يَا خَالِدُ هَلْ أَنْتُمْ
تَارِكُونَ لِي أَمْرًا نِي إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ
رَجُلٍ اسْتَرْعَى إِبِلًا أَوْ غَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَيَّنَ
سَقِيهَا فَأَوْرَدَهَا حَوْضًا فَشَرَعَتْ فِيهِ فَشَرَبَتْ
صَفْوَهُ وَتَرَكَتْ كَذَرَهُ فَصَفْوَهُ لَكُمْ وَكَذَرَهُ

۴۵۷۰۔ حضرت عوف بن مالک سے روایت ہے حمیر (ایک
قبیلہ ہے) کے ایک شخص نے دشمنوں میں سے ایک شخص کو مارا
اور اس کا سامان لینا چاہا لیکن خالد بن ولید نے (جو سردار تھے لشکر
کے رسول اللہ کی طرف سے) نہ دیا اور وہ حاکم تھے تو عوف بن
مالک رسول اللہ کے پاس آئے اور آپ سے یہ حال بیان کیا۔ آپ
نے خالد سے فرمایا تم نے اس کو سامان کیوں نہ دیا؟ خالد نے کہا وہ
سامان بہت تھا یا رسول اللہ (تو میں نے وہ سب دینا مناسب نہ
جانا)۔ آپ نے فرمایا دے دے اس کو۔ پھر حضرت خالد حضرت
ابن عوف کے سامنے سے نکلے اور اس نے ان کی چادر کھینچی اور کہا
جو میں نے بیان کیا تھا رسول اللہ سے وہی ہونا (یعنی خالد کو
شرمندہ کیا کہ آخر تم کو سامان دینا پڑا)۔ یہ سن کر رسول اللہ غصے
ہوئے اور فرمایا اے خالد مت دے اس کو۔ اے خالد مت دے
اس کو کیا تم چھوڑنے والے ہو میرے سرداروں کو۔ تمہاری ان کی
مثال ایسی ہے جیسے کسی نے اونٹ یا بکریاں چرانے کو لیں پھر چرایا
ان کو اور ان کی پیاس کا وقت دیکھ کر حوض پر لایا۔ انہوں نے پینا

(۴۵۷۰) ☆ یہ واقعہ غزوہ موتہ کا ہے جو ۸ھ میں ہوا۔ رسول اللہ نے زید بن حارثہ کو تین ہزار لشکر کا سردار کر کے شام کے ملک میں بھیجا
اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہوں تو جعفر طیار سردار ہیں اور اگر جعفر بھی شہید ہوں تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہیں۔ چنانچہ موتہ میں جو شام میں
ایک قریہ ہے لڑائی ہوئی اور اتفاق سے تینوں سردار شہید ہوئے۔ آخر خالد بن ولید مسلمانوں کی صلاح سے سردار ہوئے۔ آٹھ تلواریں ان کی
لاتے لڑتے ٹوٹ گئیں خوب لڑے تب خدائے تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی حالانکہ نصاریٰ کا لشکر شمار میں ایک لاکھ تھا اور مسلمان تین ہزار تھے
حضرت نے عوف کے طعن سے جو خالد کو رنج ہوا وہ دفعہ کیا اور ان کی بات رکھ لی تاکہ مسلمان سرداروں کی اطاعت کریں اور سرداروں کا رعب
باقی رہے۔ نووی نے کہا اس میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ حضرت نے ذی حق کے حق کو کیسے روکا؟ اور اس کا جواب یہ ہے کہ شاید آپ نے لڑ

عَلَيْهِمْ

شروع کیا پھر صاف صاف پی گئیں اور تلچھٹ چھوڑ دیا تو صاف
(یعنی اچھی باتیں) تو تمہارے لیے ہیں اور بری باتیں سرداروں پر
ہیں (یعنی بدنامی اور مواخذہ ان سے ہو)۔

۳۵۷۱۔ عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں
جو لوگ زید بن حارثہ کے ساتھ گئے ان کے ساتھ گیا غزوہ موتہ
میں اور میری مدد یمن سے بھی آئی تھی۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی
طرح جیسے اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ عوف نے کہا اے خالد! تم
کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سامان قاتل
کو دلایا ہے۔ خالد نے کہا بے شک مگر مجھے یہ سامان بہت معلوم
ہوتا ہے۔

۳۵۷۲۔ سلمہ ابن الاکوع سے روایت ہے ہم نے جہاد کیا رسول
اللہ کے ساتھ ہوازن کا جو ۸ھ میں ہوا۔ ایک دن ہم صبح کاناشہ کر
رہے تھے رسول اللہ کے ساتھ اتنے میں ایک شخص آیا لال اونٹ
پر سوار اس کو بٹھایا پھر ایک قسم اس کی کمر پر سے نکالا اور اس سے
باندھ دیا۔ بعد اس کے آیا اور لوگوں کے ساتھ کھانا کھانے لگا اور
ادھر ادھر دیکھنے لگا (وہ جاسوس (گوسندہ) تھا کافروں کا) اور ہم
لوگ ان دنوں ناتواں تھے اور بعضے پیدل بھی تھے (جس کے پاس
سواری نہ تھی) اتنے میں ایک ایک دوڑا اور اپنے اونٹ کے پاس آیا
اور اس کا قسم کھولا اس کو بٹھایا پھر آپ اس پر بیٹھا اور اونٹ
کو کھڑا کیا اونٹ اس کو لے کر بھاگا (اب چلا کافروں کو خبر دیئے
کے لیے)۔ ایک شخص نے اس کا پیچھا کیا خاک رنگ کی اونٹنی پر۔

۴۵۷۱- عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ
خَرَجْتُ مَعَ مَنْ خَرَجَ مَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فِي
غَزْوَةِ مُوتَةَ وَرَافَقَنِي مَدَدِي مِنَ الْيَمَنِ وَسَاقَ
الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحْوِهِ
غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ عَوْفٌ فَقُلْتُ يَا
خَالِدُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى
بِالسَّلْبِ لِلْقَاتِلِ قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي اسْتَكْرَهْتُ.

۴۵۷۲- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ
غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هُوَازِنَ فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَضَحَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى حِمَلٍ أَحْمَرَ
فَأَنَاحَهُ ثُمَّ انْتَزَعَ طَلْقًا مِنْ حَقْبِهِ فَقَبِدَ بِهِ الْحِمْلَ
ثُمَّ تَقَدَّمَ يَتَعَدَّى مَعَ الْقَوْمِ وَجَعَلَ يَنْظُرُ وَفِينَا
ضَعْفَةٌ وَرَقَّةٌ فِي الظَّهْرِ وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ إِذْ خَرَجَ
بَشْتَدٍ فَأَتَى حِمْلَهُ فَأَطْلَقَ قَيْدَهُ ثُمَّ أَنَاحَهُ وَقَعَدَ
عَلَيْهِ فَأَنَارَهُ فَاشْتَدَّ بِهِ الْحِمْلُ فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ عَلَى
نَاقَةٍ وَرَقَاءَ قَالَ سَلَمَةُ وَخَرَجْتُ أَشْتَدُّ فَكُنْتُ
عِنْدَ وَرَكِ النَّاقَةِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ

تلق بعد کو دیا ہو لیکن اس وقت نہ دیا تاکہ خالد کو رنج نہ ہو دوسرے یہ کہ آپ نے اس کا بدل قاتل کو کچھ اور دلایا ہو جس سے وہ اس سامان کے
چھوڑنے پر راضی ہو گیا ہو اور اس میں مصلحت بھی تھی اتنی۔

(۳۵۷۲) اس حدیث سے یہ نکلا کہ جاسوس حربی کا قتل درست ہے اور اس پر اتفاق ہے اور جاسوس ذمی کا بھی قتل مالک اور اوزاعی کے
نزدیک درست ہے اس لیے کہ جاسوسی سے اس کا عہد ٹوٹ گیا اور جمہور کے نزدیک عہد نہ ٹوٹے گا اور جاسوس مسلمان کو سزا دیں گے اکثر کا یہی
قول ہے اور مالکیہ کے نزدیک اس کو قتل کریں گے۔ (نودی مختصراً)

وَرِكَ الْحَمَلِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِحِطَامِ
الْحَمَلِ فَأَنْخَسْتُهُ فَلَمَّا وَضَعْتُ رُكْبَتَهُ فِي الْأَرْضِ
اخْتَرَطْتُ سَيْفِي فَضَرَبْتُ رَأْسَ الرَّجُلِ فَنَدَرَ ثُمَّ
جِئْتُ بِالْحَمَلِ أَقْوَدُهُ عَلَيْهِ رَحْلُهُ وَسِلَاحُهُ
فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ قَالُوا ابْنُ
الْأَكْوَعِ قَالَ لَهُ سَلْبُهُ أَجْمَعُ.

سلمہ نے کہا میں پیدل دوڑتا چلا پہلے میں اونٹنی کے سرین کے پاس
تھا (جو اسکے تعاقب میں جا رہی تھی) میں اور آگے بڑھا یہاں تک
کہ اونٹ کے سرین کے پاس آگیا اور آگے بڑھا یہاں تک کہ
اونٹ کی ٹکیل میں نے پکڑ لی اس کو بٹھایا۔ جو نبی اونٹ نے اپنا گھٹنا
زمین پر ٹیکا میں نے تلوار سونپی اور اس مرد کے سر پر ایک وار کیا وہ
گر پڑا۔ پھر میں اونٹ کو کھینچتا ہوا اس کے سامان اور ہتھیار سمیت
لے کر آیا۔ رسول اللہؐ لوگوں کے ساتھ تھے جو آگے تشریف
لائے تھے (میرے انتظار میں) مجھ سے ملے اور پوچھا کس نے مارا
اس مرد کو؟ لوگوں نے کہا اکوع کے بیٹے نے۔ آپ نے فرمایا اس کا
سب سامان اکوع کے بیٹے کا ہے۔

بَابُ التَّنْفِيلِ وَفِدَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِالْأَسَارَى

باب: قیدیوں کے ذریعے مسلمان قیدیوں کو آزاد کروانے کا بیان

٤٥٧٣- عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا
فَزَارَةَ وَعَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ أَمْرُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَلَمَّا كَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمَاءِ
سَاعَةً أَمَرَنَا أَبُو بَكْرٍ فَعَرَّسَنَا ثُمَّ شَنَّ الْغَارَةَ
فَوَرَدَ الْمَاءَ فَقَتَلَ مَنْ قَتَلَ عَلَيْهِ رَسَبِي وَأَنْظَرُ إِلَى
عُنُقِ مِنَ النَّاسِ فِيهِمْ الذَّرَارِيُّ فَحَشِيتُ أَنْ
يَسْبِقُونِي إِلَى الْحَبْلِ فَرَمَيْتُ بِسَهْمٍ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ
الْحَبْلِ فَلَمَّا رَأَوْا السَّهْمَ وَقَفُوا فَجِئْتُ بِهِمْ
أَسْوَفُهُمْ وَفِيهِمْ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ عَلَيْهَا قَشْعٌ
مِنْ أَدَمٍ قَالَ الْقَشْعُ النُّطْعُ مَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا مِنْ
أَحْسَنِ الْعَرَبِ فَسَقَتُهُمْ حَتَّى أَتَيْتُ بِهِمْ أَبَا بَكْرٍ
فَنَقَلَنِي أَبُو بَكْرٍ ابْنَتَهَا فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَمَا

۳۵۷۳۔ سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ ہم نے جہاد کیا فزارہ
سے (جو ایک قبیلہ ہے مشہور عرب میں) اور ہمارے سردار
حضرت ابو بکر صدیقؓ تھے۔ رسول اللہؐ نے ان کو امیر بنایا تھا ہم پر
جب ہمارے اور پانی کے بیچ میں ایک گھڑی کا فاصلہ رہا (یعنی اس
پانی سے جہاں فزارہ رہتے تھے) حکم کیا ہم کو ابو بکرؓ نے ہم پھیلی
رات کو اتر پڑے پھر ہر طرف سے حکم کیا حملے کا اور پانی پر پہنچے۔
وہاں جو مارا گیا وہ مارا گیا اور چھ قید ہوئے اور میں ایک ٹکڑے کو
تاک رہا تھا جس میں بچے اور عورتیں تھیں (کافروں کی)۔ میں ڈرا
کہیں وہ مجھ سے پہلے یہاں تک نہ پہنچ جاویں۔ میں نے ایک تیر مارا
ان کے اور پہاڑ کے بیچ میں۔ تیر کو دیکھ کر وہ ٹھہر گئے۔ میں ان
سب کو ہانکتا ہوا لایا ان میں ایک عورت فزارہ کی جو چمڑا پہنتی تھی
اس کے ساتھ ایک لڑکی تھی نہایت خوبصورت میں ان سب کو

(۳۵۷۳) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے فدیہ کا جواز نکلا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت کے بدلے مردوں کا چھڑانا جائز ہے اور ماں بیٹی میں

جدائی کرنا درست ہے جب بیٹی جوان ہو۔ اتنی مختصر۔

حضرت ابو بکرؓ کے پاس لایا انہوں نے وہ لڑکی انعام کے طور پر مجھ کو دے دی۔ جب ہم مدینہ میں پہنچے اور ابھی میں نے اس لڑکی کا کپڑا تک نہیں کھولا تھا تو جناب رسول اللہؐ مجھ کو بازار میں ملے اور فرمایا اے سلمہ! وہ لڑکی مجھ کو دیدے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! قسم اللہ کی وہ مجھ کو بھلی لگی ہے اور میں نے اس کا کپڑا تک نہیں کھولا۔ پھر دوسرے دن مجھ کو رسول اللہؐ بازار میں ملے اور فرمایا اے سلمہ! وہ لڑکی مجھ کو دے دے تیرا باپ بہت اچھا تھا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! وہ آپ کی ہے قسم خدا کی میں نے تو اس کا کپڑا تک نہیں کھولا۔ پھر رسول اللہؐ نے وہ لڑکی مکہ والوں کو بھیج دی اور اس کے بدلے کئی مسلمانوں کو چھڑایا جو مکہ میں قید ہو گئے تھے۔

باب: جو مال کافروں کا بغیر لڑائی کے ہاتھ

آئے اس کا بیان

۳۵۷۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس بستی میں تم آئے اور وہاں ٹھہرے تو تمہارا حصہ اس میں ہے اور جس بستی والوں نے خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کی یعنی لڑائی کی تو پانچواں حصہ اس کا اللہ اور رسول کا ہے اور باقی چار حصے تمہارے ہیں۔

۳۵۷۵۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا بنی نضیر کے مال ان مالوں میں سے تھے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دیئے اور مسلمانوں نے ان پر چڑھائی نہیں کی گھوڑوں اور

كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَلَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ فَقَالَ يَا سَلَمَةُ هَبْ لِي الْمَرْأَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَدْ أَغْجَبَنِي وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا ثُمَّ لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ فِي السُّوقِ فَقَالَ لِي يَا سَلَمَةُ هَبْ لِي الْمَرْأَةَ لِلَّهِ أَبُوكَ فَقُلْتُ هِيَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَاللَّهِ مَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَبَعَثَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ فَقَدَى بِهَا نَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا أَسِيرُوا بِمَكَّةَ.

بَابُ حُكْمِ الْفَيْءِ

۴۵۷۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَيْمًا قَرِيْبَةً أَتَيْتُمُوهَا وَأَقَمْتُمْ فِيهَا فَسَهْمُكُمْ فِيهَا وَأَيْمًا قَرِيْبَةً عَصَتْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ خُمْسَهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ)).

۴۵۷۵۔ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ بِحَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ

(۳۵۷۴) ☆ اس حدیث میں بیان ہے مال فئی اور غنیمت کا یعنی جو ملک بدون جنگ کافروں نے خالی کر دیا یا صلح سے قابو میں آیا وہ سب کا سب مال ہے بیت المال کا اس کو فئی کہتے ہیں اس میں غازیوں کا حصہ مقرر نہیں لیکن اگر وہ وہاں جا کر ٹھہریں تو بطور عطا کے حصہ پائیں گے اس واسطے کہ مصارف بیت المال میں غازی بھی داخل ہیں۔ اور جو ملک جنگ سے فتح ہو اس میں پانچواں حصہ بیت المال کا ہے اور باقی چار حصے غازیوں کے۔ اس کو غنیمت کہتے ہیں (تحتہ الاخبار)۔ نووی نے کہا شافعی کے نزدیک فئی میں بھی غنیمت واجب ہے جیسے غنیمت میں واجب ہے اور باقی علماء نے اختلاف کیا ہے کہ فئی میں غنیمت نہیں ہے۔ ابن منذر نے کہا شافعی کے ان سے پہلے کوئی فئی میں غنیمت کا قائل نہیں ہوا۔

(۳۵۷۵) ☆ نووی نے کہا ایک سال کا خرچ نکالتے لیکن سال پورا ہونے سے پہلے وہ صرف ہو جاتا نیک کاموں میں۔ اسی وجہ سے لفظ

فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاصَّةٌ فَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَنَةً وَمَا بَقِيَ يَجْعَلُهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسَّلَاحِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

۴۵۷۶- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۴۵۷۷- عَنْ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ مَالِكَ بْنَ أَرْوَسٍ حَدَّثَهُ قَالَ أُرْسِلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَجِئْتُهُ حِينَ تَعَالَى النَّهَارُ قَالَ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِهِ جَالِسًا عَلَى سَرِيرٍ مُفَضَّيًّا إِلَيَّ رُمَالِهِ مُتَكِيًا عَلَى وَسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ فَقَالَ لِي يَا مَالُ إِنَّهُ قَدْ دَفَّ أَهْلُ أُتَيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ وَقَدْ أَمَرْتُ فِيهِمْ بِرَضَخِ قَحْضِهِ فَأَقْبِسْنَهُ بَيْنَهُمْ قَالَ قُلْتُ لَوْ أَمَرْتُ بِهَذَا غَيْرِي قَالَ حُذِّهِ يَا مَالُ قَالَ فَجَاءَ يَرْفَأُ فَقَالَ هَلْ لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدِ فَقَالَ عُمَرُ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمَا فَقَالَ عَبَّاسُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفْضَلَ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا الْكَاذِبِ الْأَثِمِ

۴۵۷۷- زہری سے روایت ہے کہ مالک اس کے بیٹے نے حدیث بیان کی ان سے مجھے حضرت عمرؓ نے بلا بھیجا میں ان کے پاس دن چڑھے آیا وہ اپنے گھر میں تخت پر بیٹھے تھے گدی پر اور کوئی فرش اس پر نہ تھا اور تکیہ لگائے ہوئے تھے ایک چمڑے کے تکیہ پر۔ انہوں نے کہا اے مالک! تیری قوم کے کئی گھروالے دوڑ کر میرے پاس آئے میں نے ان کو کچھ تھوڑا دلادیا ہے تو ان سب کو بانٹ دے۔ میں نے کہا کاش یہ کام آپ اور کسی سے لیوں۔ انہوں نے کہا تو لے لے اے مالک اتنے میں یرفأ (ان کا عرض بیگے اور خدمت گار) آیا اور کہنے لگا اے امیر المؤمنین! عثمان بن عفانؓ اور عبدالرحمن بن عوفؓ اور زبیرؓ اور سعدؓ حاضر ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا اچھا ان کو آنے دے۔ وہ آئے پھر یرفأ غلام آیا ور کہنے لگا عباسؓ اور علیؓ آنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا اچھا ان کو بھی اجازت دے۔ عباسؓ نے کہا اے امیر المؤمنین! میرا اور اس جھوٹے گنہگار دغا باز چور کا فیصلہ کر دیجئے اور ان کو اس نئے سے

جب آپؐ نے وفات پائی تو آپ کی زرہ جو کے بدل گرو تھی اور تین دن آپ نے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

(۴۵۷۷) ☆ یہ چاروں لفظ یعنی جھوٹا گنہگار دغا باز چور حضرت علیؓ کو کہے اور اس کی تاویل یوں کی ہے کہ یہ شرط کے طور ہیں اور شرط محذوف ہے یعنی اگر حضرت علیؓ انصاف نہ کریں اور حق پر راضی نہ ہوں تو وہ ایسے ہو گئے یا بطور پیار کہے جیسے باپ بیٹے کو کہتا ہے۔ کیوں کہ عباسؓ چچا تھے اور مثل باپ کے تھے۔ امام مازنیؒ نے کہا کہ حضرت علیؓ کی شان بہت بڑی ہے اور ان میں ان چاروں اوصاف میں سے کوئی وصف نہ تھا بلکہ وہ سچے راست باز نیک امانت دار تھے گو ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ معصوم تھے بلکہ معصوم صرف رسول اللہؐ تھے یا جس کو آپؐ نے معصوم کہا اور ہم کو حکم ہے صحابہ کرام کے ساتھ نیک گمان کرنے کا اور ہر ایک بری بات سے ان کو پاک سمجھنے کا اور اگر تاویل نہ ہو سکے تو یہ کہیں گے کہ راویوں نے جھوٹ کہا اور یہ تاویل بھی ہو سکتی ہے کہ ایک امر ایک کے نزدیک خطا ہوتا ہے اور دوسرے کے نزدیک نہیں ہوتا جیسے مالکی نیز پینے والے کو ناقص الدین کہے پر حنفی اس کو کامل الدین سمجھے گا ایسے ہی ہو سکتا ہے کہ حضرت عباسؓ حضرت علیؓ کی کارروائی کو غلط سمجھتے ہوں لیکن حضرت علیؓ اس کو ٹھیک سمجھتے ہوں۔ اتنی مختصراً

راحت دیجئے۔ مالک بن اوس نے کہا میں جانتا ہوں کہ ان دونوں نے (یعنی حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ نے) عثمانؓ اور عبدالرحمنؓ اور زبیرؓ اور سعدؓ کو اس لیے آگے بھیجا تھا کہ وہ حضرت عمرؓ سے کہہ کر فیصلہ کراویں۔ حضرت عمرؓ نے کہا ٹھہرو میں تم کو قسم دیتا ہوں اس خدا کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہم پیغمبروں کے مال میں وارثوں کو کچھ نہیں ملتا اور جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے؟ سب نے کہا ہاں ہم کو معلوم ہے۔ پھر حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا میں تم دونوں کو قسم دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے؟ ان دونوں نے کہا بے شک ہم جانتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا اللہ تعالیٰ نے رسول اللہؐ کے ساتھ ایک بات خاص کی تھی جو اور کسی کے ساتھ خاص نہیں کی فرمایا اللہ نے جو دیا اپنے رسول کو گاؤں والوں کے مال میں سے وہ اللہ اور رسول کا ہی ہے (مجھے معلوم نہیں کہ اس سے پہلے کی آیت بھی انہوں نے پڑھی یا نہیں)۔ پھر حضرت عمرؓ نے کہا تو رسول اللہؐ نے تم لوگوں کو بنی نضیر کے مال بانٹ دیئے اور قسم خدا کی آپ نے مال کو تم سے زیادہ نہیں سمجھا اور نہ یہ کیا کہ آپ لیا ہو اور تم کو نہ دیا ہو یہاں تک کہ یہ مال رہ گیا اس میں سے رسول اللہؐ ایک سال کا اپنا

الغادر الحائین فقال القوم اجل يا امير المؤمنين فاقضى بينهم وارخهم فقال مالك بن اوس يحيل الي انهم قد كانوا قدموهم لذلك فقال عمر اتيدا انشدكم بالله الذي ياذنه تقوم السماء والارض اتعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ((لا نورث ما تركنا صدقة)) قالوا نعم ثم اقبل على العباس وعلي فقال انشدكما بالله الذي ياذنه تقوم السماء والارض اتعلمان ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ((لا نورث ما تركناه صدقة)) قالوا نعم فقال عمر ان الله جل وعز كان خص رسول الله صلى الله عليه وسلم بخاصة لم يخص بها احدا غيره قال ما افاء الله على رسوله من اهل القرى فليله وللرسول ما اذرى هل قرأ الآية التي قبلها ام لا قال فقسّم رسول الله صلى الله عليه وسلم بينكم اموال بني النضير فوالله ما استأثر عليكم ولّا أخذها دونكم حتى بقي هذا المال فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأخذ منه نفقة

حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ کو یہ حدیث معلوم تھی تو پھر انہوں نے کیوں جھگڑا کیا؟ علماء نے اس کا جواب دیا ہے کہ ان دونوں کا جھگڑا تقسیم کے لیے تھا وہ یہ چاہتے تھے کہ جائیداد دونوں میں بٹ جاوے اور ہر ایک اپنے حصہ میں وہی کرتا رہے جیسے رسول اللہؐ کرتے تھے پر حضرت عمرؓ نے اس کی تقسیم ناجائز رکھی اس وجہ سے کہ جب بہت زمانہ گزر جاوے تو لوگ اس کو میراث نہ سمجھنے لگیں خاص کر ایسی حالت میں کہ بیٹی کا حصہ چچا کے ساتھ آدھوں آدھ ہوتا ہے تو کوئی خیال کرے گا کہ یہ تقسیم بطور ترکہ کے تقسیم کی تھی اور جب حضرت علیؓ کی خلافت ہوئی تو انہوں نے بھی اس کو تقسیم نہیں کیا بلکہ صدقہ کے طور پر قائم رکھا اور سفاح نے اس شخص کو جس نے حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ کا ظلم فدک کے باب میں بیان کیا تھا یہی جواب دیا کہ کیا حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ نے بھی تجھ پر ظلم کیا ہے جب وہ چپ ہو گیا اور سفاح نے اس کو سخت اور ست کہا۔

سَنَةِ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ أَسْوَةَ الْمَالِ ثُمَّ قَالَ
أَتَشَدُّكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي يَأْذِنُهُ تَقُومُ السَّمَاءُ
وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمُونَ ذَلِكَ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ نَشَدَ
عَبَّاسًا وَعَلِيًّا بِمِثْلِ مَا نَشَدَ بِهِ الْقَوْمَ أَتَعْلَمَانِ
ذَلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُمَا
تَطْلُبُ مِيرَاثَكَ مِنْ ابْنِ أُخِيكَ وَيَطْلُبُ هَذَا
مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أُبَيْهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا
نُورُثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ)) فَأَرَأَيْتُمَاهُ كَاذِبًا
أَيْمًا غَادِرًا خَائِنًا وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ لَصَادِقٌ بَارٌّ
رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تُوُفِّيَ أَبُو بَكْرٍ وَأَنَا وَلِيُّ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَلِيُّ أَبِي
بَكْرٍ فَأَرَأَيْتُمَانِي كَاذِبًا أَيْمًا غَادِرًا خَائِنًا وَاللَّهُ
يَعْلَمُ إِنِّي لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ
فَوَلَّيْتُمَا ثُمَّ جِئْتَنِي أَنْتَ وَهَذَا وَأَنْتُمَا جَمِيعٌ
وَأَمْرُكُمَا وَاحِدٌ فَقُلْتُمَا ادْفَعْنَاهَا إِلَيْنَا فَقُلْتُ إِنَّ
شَيْئًا دَفَعْنَاهَا إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدُ
اللَّهِ أَنْ تَعْمَلَا فِيهَا بِالَّذِي كَانَ يَعْمَلُ رَسُولُ

خرج نکال لیتے اور جو بچ رہتا وہ بیت المال میں شریک ہوتا۔
حضرت عمرؓ نے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں اس اللہ تعالیٰ کی جس نے
حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں تم یہ سب جانتے ہو یا نہیں؟
انہوں نے کہا ہاں جانتے ہیں۔ پھر قسم دی عباسؓ اور علیؓ کو ایسی ہی
انہوں نے بھی یہی کہا۔ پھر حضرت عمرؓ نے کہا جب رسول اللہ کی
وفات ہوئی تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کہا میں ولی ہوں جناب
رسول اللہؐ کا تو تم دونوں اپنا ترکہ مانگنے آئے عباسؓ تو اپنے بھتیجے کا
ترکہ مانگتے تھے (یعنی رسول اللہؐ عباس کے بھائی کے بیٹے تھے)
اور حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ اپنی بی بی کا حصہ ان کے باپ کے مال
سے چاہتے تھے (یعنی حضرت فاطمہ زہراؓ کا جو بی بی تھیں حضرت
علیؓ کی اور بیٹی تھیں حضرت رسول اللہؐ کی) ابو بکرؓ نے یہ جواب دیا
کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو
ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے تم نے ان کو جھوٹا گنہگار دغا باز چور
سمجھا اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ سچے نیک ہدایت پر تھے حق لے
تالیع تھے پھر حضرت ابو بکر صدیقؓ کی وفات ہوئی اور میں ولی ہوا
رسول اللہؐ کا اور ابو بکر کا تم نے مجھ کو بھی جھوٹا گنہگار دغا باز چور سمجھا
اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں سچا ہوں، نیک ہوں، ہدایت پر ہوں،
حق کا تالیع ہوں میں اس مال کا بھی دلی رہا پھر تم دونوں میرے پاس
آئے اور تم دونوں ایک ہو اور تمہارا حکم بھی ایک ہے (یعنی اگرچہ
تم ظاہر میں دو شخص ہو مگر اس لحاظ سے کہ قرابت رسول دونوں

لہ یہاں بھی وہی تاویل ہے جو اوپر حضرت عباسؓ کے قول کی گزری جو انہوں نے حضرت علیؓ کے لیے کہا تھا میں وہی انتظام کرتا ہوں گا جو
جناب رسول اللہؐ کرتے تھے۔ اب دیکھنا چاہیے کہ شیعہ جو حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ پر طعن کرتے ہیں کہ انہوں نے باغ فدک وغیرہ
میں حضرت فاطمہ زہراؓ کا حق نہ دیا اور اس کو دہاڑ کھایا یہ طعن کس قدر نامعقول ہے کیونکہ حضرت ابو بکرؓ نے جو حدیث حضرتؓ سے سنی تھی اس
کے خلاف کیسے عمل کر سکتے تھے؟ البتہ اگر حضرت ابو بکر صدیقؓ اس مال کو خود کھا جاتے یا اپنے تصرف میں لاتے اور حضرتؓ کے گھر بار پر صرف
نہ کرتے تو بھی طعن کا موقع ہوتا اور اتنی عقل ان بیوقوفوں کو نہیں آتی کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ مکہ اور مدینہ اور یمن اور طائف اور خیبر اور نجد
اور شام کے حاکم ہو چکے تھے جو لاکھوں کروڑوں روپیہ حاصل کا مالک تھا اور جس کی سلطنت اتنی وسیع ہو اور وہ اس میں رتی برابر بے ایمانی لہ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذْتُمَاهَا بِذَلِكَ
قَالَ أَكْذَلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ ثُمَّ جِئْتُمَانِي
لِأَقْضِي بَيْنَكُمَا وَلَا وَاللَّهِ لَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا
بَغَيْرِ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ فَإِنْ عَجَزْتُمَا
عَنْهَا فَرُدَّاهَا إِلَيَّ.

میں موجود ہے مثل ایک شخص کے ہو) تم نے یہ کہا کہ یہ مال
ہمارے سپرد کر دو۔ میں نے کہا اچھا اگر تم چاہتے ہو تو میں تم کو دے
دیتا ہوں اس شرط پر کہ تم اس مال میں وہی کرتے رہو گے جو جناب
رسول اللہ کیا کرتے تھے۔ تم نے اسی شرط سے یہ مال مجھ سے لیا پھر
حضرت عمرؓ نے کہا کیوں ایسا ہی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں حضرت عمرؓ
نے کہا پھر تم دونوں اب میرے پاس آئے ہو فیصلہ کرانے کو اور قسم
اللہ کی میں سو اس کے اور کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں قیامت تک
البتہ اگر تم سے اس مال کا بندوبست نہیں ہو تا تو مجھ کو پھر دے دو۔

۴۵۷۸- عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ
الْحَدَثَانِ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ
إِنَّهُ قَدْ خَضَرَ أَهْلُ آيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ بَنَحُو حَدِيثَ
مَالِكٍ غَيْرَ أَنْ فِيهِ فَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً
وَرُبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ يَحْبِسُ قُوتَ أَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً ثُمَّ
يَجْعَلُ مَا بَقِيَ مِنْهُ مَجْعَلُ مَالِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

باب: رسول اللہ ﷺ کا قول کہ جو مال ہم چھوڑ جائیں
اس کا کوئی وارث نہیں بلکہ وہ صدقہ ہوتا ہے۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ

۳۵۷۹- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کی بیبیوں نے
حضرت عثمانؓ کو حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس بھیجنا چاہا اپنا ترکہ
مانگنے کے لیے رسول اللہ کے مال سے حضرت عائشہؓ نے کہا ان
سے کیا جناب رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث
نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے۔

۴۵۷۹- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ
ﷺ حِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرَدْنَ أَنْ
يَتَّعْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَيَسْأَلَنَّهُ
مِيرَاثَهُنَّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
عَائِشَةُ لَهُنَّ الْيَسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا
نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ))

تہ نہ کرے اور سب مسلمانوں کا برابر حصہ دیوے وہ چند درخت کھجور کے لیے کیے بے ایمانی کرے گا علاوہ اس کے حضرت عمر فاروقؓ نے اپنی
خلافت میں وہ سب مال حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کے سپرد کر دیے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کی
نیت معاذ اللہ اس مال کو غصب کرنے کی نہ تھی اس لیے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ ہر امر میں حضرت عمر فاروقؓ کی رائے پر چلتے تھے۔

۴۵۸۰- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرْسِلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَقَدْ كَرِهَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمْسٍ خَيْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تُورَثُ مَا تَرَكَنا صَدَقَةً إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ)) وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانِي أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَيَّ فَاطِمَةَ شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ قَالَ فَهَجَرْتُهُ فَلَمْ تُكَلِّمُهُ حَتَّى

۴۵۸۰- ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے حضرت فاطمہ زہراؓ رسول اللہؐ کی صاحبزادی نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس کسی کو بھیجا اپنا ترکہ مانگنے کو رسول اللہؐ کے ان مالوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے دیئے آپ کو مدینہ میں اور فدک میں اور جو کچھ بچتا تھا خیبر کے فتنے میں سے۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے اور حضرت محمدؐ کی اولاد اسی مال میں سے کھادے گی اور میں تو قسم خدا کی رسول اللہؐ کے صدقہ کو کچھ بھی نہیں بدلوں گا اس حال سے جیسے رسول اللہؐ کے زمانہ مبارک میں تھا اور میں اس میں وہی کام کروں گا جو جناب رسول اللہؐ کرتے تھے۔ غرضیکہ حضرت ابو بکرؓ نے انکار کیا حضرت فاطمہؓ کو کچھ دینے اور حضرت فاطمہؓ کو غصہ آیا انہوں نے حضرت ابو بکرؓ سے ملاقات چھوڑ دی اور بات نہ کی یہاں تک کہ وفات ہوئی ان کی (نوویؒ نے کہا یہ ترک ملاقات وہ ترک نہیں جو شرع میں حرام ہے اور وہ یہ ہے کہ ملاقات کے وقت سلام نہ کرے یا سلام کا جواب نہ دے) اور وہ رسول اللہؐ کے بعد صرف چھ مہینہ زندہ رہیں۔ (بعضوں نے کہا آٹھ مہینے یا نو مہینے

(۴۵۸۰) ☆ نوویؒ نے کہا حضرت علیؓ نے جو بیعت میں دیر کی اس کی وجہ خود حضرت علیؓ نے اس راہیت میں بیان کر دی اور حضرت ابو بکرؓ نے ان کا عذر قبول کیا اور باوجود اس کے کہ حضرت علیؓ نے بیعت میں دیر کی ابو بکرؓ کی بیعت میں کچھ خلل نہیں ہوتا اس لیے کہ بیعت کی صحت کے لیے سب لوگوں کا بیعت کرنا ضروری نہیں بلکہ جس قدر لوگ علماء اور رؤسا اور معتبر آدمیوں میں سے بیعت کر لیں آسانی سے وہی کافی ہے بشرطیکہ دوسرے معتبر لوگ خلاف نہ کریں اور حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کا خلافت نہیں کیا تھا مگر عذر کی وجہ سے صرف انہوں نے دیر کی اور وہ عذر یہ تھا کہ باوجود ان کی جلالت قدر اور عظمت شان کے ان کو مشورہ میں شریک نہیں کیا اس وجہ سے ان کو رنج ہوا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ کا جلدی کرنا خلافت کے لیے اس وجہ سے تھا کہ وہ نہایت ضروری ہو گیا تھا اور دیر کرنے میں ڈر تھا کہ کہیں اور کوئی فتنہ اٹھ نہ کھڑا ہو اور اسی واسطے رسول اللہؐ کے دفن پر بھی اس کو مقدم کیا۔ (انتہی مختصراً)

حضرت عمر فاروقؓ کا آنا ان کو ناپسند تھا اس لیے کہ حضرت عمر فاروقؓ کے مزاج مبارک میں سختی اور صفائی تھی وہ ڈرے کہیں حضرت ابو بکر صدیقؓ کی مدد کے لیے کوئی سخت بات کہہ بیٹھیں اور بنی ہاشم کے دلوں کو جو رسول اللہؐ کی وفات سے رنج میں تھے اور زیادہ رنج ہو اور مصلحت فوت ہو جاوے کیونکہ حضرت علیؓ نے ان کو ابو بکرؓ کے ساتھ بیعت کر لینے پر راضی کر لیا تھا اور حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو اکیلے جانے سے منع کیا اس خیال سے کہ وہ نرم دل ہیں اور صابر تو بنی ہاشم ان کو اکیلا پا کر کچھ سخت نہ کہہ بیٹھیں اور شاید اس کی وجہ سے لڑے

تُوفِّيتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ فَلَمَّا تُوفِّيتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَيْلًا وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهَا عَلِيٌّ وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِنَ النَّاسِ وَجْهَةٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ فَلَمَّا تُوفِّيتْ اسْتَكْرَمَ عَلِيُّ وَجْهَهُ النَّاسِ فَالْتَمَسَ مُصَاحِبَةً أَبِي بَكْرٍ وَمُبَايَعَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ بَايِعَ تِلْكَ الْأَشْهُرَ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ آتِنَا وَلَا يَأْتِنَا مَعَكَ أَخَذَ كَرَاهِيَةً مَحْضَرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا تَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَخَذَكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَمَا عَسَاهُمْ أَنْ يَفْعَلُوا بِي إِنِّي وَاللَّهِ لَأَتِيَنَّهُمْ فَدْخُلَ عَلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ فَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَضِيلَتَكَ وَمَا أَعْطَاكَ اللَّهُ وَلَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَأَفَهُ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَكِنَّكَ اسْتَبَدَّدْتَ عَلَيْنَا بِالْأَمْرِ وَكُنَّا نَحْنُ نَرَى لَنَا حَقًّا لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُ أَبَا بَكْرٍ حَتَّى فَاضَتْ عَيْنَا أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ وَالَّذِي

یاد دہینے یا ستر دن) بہر حال تین تاریخ رمضان مبارک اللہ مقدس کو انہوں نے انتقال فرمایا۔ جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے خاوند حضرت علی بن ابی طالبؓ نے ان کو رات کو دفن کیا اور حضرت ابو بکرؓ کو خبر نہ کی (اس سے معلوم ہوا کہ رات کو دفن کرنا بھی جائز ہے اور دن کو افضل ہے اگر کوئی عذر نہ ہو) اور نماز پڑھی ان پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اور جب تک حضرت فاطمہ زہراؓ زندہ تھیں تب تک لوگ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف مائل تھے (بوجہ فاطمہ کے)۔ جب وہ انتقال کر گئیں تو حضرت علیؓ نے دیکھا لوگ میری طرف سے پھر گئے۔ انہوں نے حضرت ابو بکرؓ سے صلح کر لینا چاہا اور ان سے بیعت کر لینا مناسب سمجھا اور ابھی تک کئی مہینے گزرے تھے انہوں نے بیعت نہیں کی تھی حضرت ابو بکرؓ سے تو حضرت علیؓ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو بلا بھیجا اور یہ کہلا بھیجا کہ آپ اکیلے آئیے آپ کے ساتھ کوئی نہ آوے کیونکہ وہ حضرت عمرؓ کا آنا پسند کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے کہا قسم خدا کی تم اکیلے ان کے پاس نہ جاؤ گے۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا وہ میرے ساتھ کیا کریں گے قسم خدا کی میں تو اکیلا جاؤں گا۔ آخر حضرت ابو بکرؓ ان کے پاس گئے اور حضرت علیؓ نے تشہد پڑھا (جیسے خطبہ کے شروع میں پڑھتے ہیں) پھر کہا ہم نے پہچانا اے ابو بکرؓ تمہاری فضیلت کو اور جو اللہ

تھ ابو بکرؓ کا دل پھر جاوے اور دوسرا فساد اٹھ کھڑا ہو اور حضرت عمرؓ کے سامنے دونوں طرف والوں پر عرب رہتا تھا اور حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضرت عمرؓ کی قسم کو توڑ دیا کیونکہ قسم کا پورا کرنا جب ہی ضروری ہے کہ اس سے کوئی فساد پیدا نہ ہو۔

حضرت ابو بکرؓ نہایت نرم دل اور بردبار اور رقیق القلب تھے ان کو ذرا سی بات میں رونا آ جاتا جب حضرت علیؓ نے اپنی قربت اور رشتہ داری اور اپنی فضیلت جو رسول اللہؐ نے بیان فرمائی تھی بیان کی ان کی آنکھیں بھر آئیں اور اسی وقت حضرت علیؓ نے بھی حضرت ابو بکرؓ سے بخوبی بیعت کی۔ صحابہ کرامؓ کا بھی یہی حال تھا اللہ تعالیٰ ان کی شان میں فرماتا ہے اشداء علی الکفار رحماء بینہم سخت ہیں کافروں پر اور ملائم ہیں آپس میں۔ رہی یہ بات کہ حضرت ابو بکرؓ سے حضرت فاطمہ زہراؓ ناراض ہو گئیں تو حضرت ابو بکرؓ کا اس میں کچھ قصور نہ تھا بلکہ انہوں نے حضرت کی حدیث سنائی اور مال کا خرچ اسی طرح قائم رکھا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرچ فرماتے تھے حضرت ابو بکرؓ نے یہ نہیں لیا

نَفْسِي بِيَدِهِ لِقَرَابَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي وَأَمَّا الَّذِي شَحَرَ بَنِي وَبَنِيكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَالِ فَإِنِّي لَمْ آلْ فِيهَا عَنْ الْحَقِّ وَلَمْ أَتْرُكْ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيهَا إِلَّا صَنَعْتُهُ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا بَكْرُ مَوْعِدُكَ الْعَنِيَّةُ لِلْبَيْعَةِ فَلَمَّا صَلَّى أَبُو بَكْرٍ صَلَاةَ الظُّهْرِ رَفِيَ عَلَى الْمَنْبَرِ فَتَشَهَّدَ وَذَكَرَ شَأْنَ عَلِيٍّ وَتَخَلَّفَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ وَعُذْرَهُ بِالَّذِي اعْتَذَرَ إِلَيْهِ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَعَظَّمَ حَقَّ أَبِي بَكْرٍ وَأَنَّهُ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِي صَنَعَ نَفَاسَةً عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَلَا إِنْكَارًا لِلَّذِي فَضَّلَهُ اللَّهُ بِهِ وَلَكِنَّا كُنَّا نَرَى لَنَا فِي الْأَمْرِ نَصِيبًا فَاسْتَبَدَّ عَلَيْنَا بِهِ فَوَجَدْنَا فِي أَنْفُسِنَا فُسْرًا بِذَلِكَ الْمُسْلِمُونَ وَقَالُوا أَصَبَتْ فَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى عَلِيٍّ قَرِيبًا حِينَ رَاجَعَ الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَ.

نے تم کو دیا اور ہم رشک نہیں کرتے اس نعمت پر جو اللہ نے تم کو دی (یعنی خلافت اور حکومت) لیکن تم نے اکیلے اکیلے یہ کام کر لیا اور ہم سمجھتے تھے کہ ہمارا بھی حق ہے اس میں کیونکہ ہم قرابت رکھتے تھے رسول اللہ سے۔ پھر برابر حضرت ابو بکرؓ سے باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی آنکھیں بھر آئیں۔ جب حضرت ابو بکرؓ نے گفتگو شروع کی تو کہا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جناب رسول اللہؐ کی قرابت کا لحاظ مجھ کو اپنی قرابت سے زیادہ ہے اور یہ جو مجھ میں اور تم میں ان باتوں کی بابت (یعنی فدک اور نصیر اور خمس خیر وغیرہ) اختلاف ہوا تو میں نے حق کو نہیں چھوڑا اور میں نے وہ کوئی کام نہیں چھوڑا جس کو میں نے دیکھا رسول اللہؐ کو کرتے ہوئے بلکہ اس کو میں نے کیا۔ حضرت علیؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا اچھا آج سہ پہر کو ہم آپ سے بیعت کریں گے۔ جب حضرت ابو بکرؓ ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے تو منبر پر چڑھے اور تشہد پڑھا اور حضرت علیؓ کا قصہ بیان کیا اور ان کے دیر کرنے کا بیعت سے اور جو عذر انہوں نے بیان کیا تھا وہ بھی کہا پھر دعا کی مغفرت کی اور حضرت علیؓ نے تشہد پڑھا اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کی فضیلت بیان کی اور یہ کہا کہ میرا دیر کرنا بیعت میں اس وجہ سے نہ تھا کہ مجھ کو حضرت ابو بکرؓ پر شک ہے یا انکی بزرگی اور فضیلت کا مجھے انکار ہے بلکہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ اس خلافت میں ہمارا بھی حصہ ہے اور حضرت ابو بکرؓ نے اکیلے بغیر صلاح کے یہ کام کر لیا اس وجہ سے ہمارے دل کو یہ رنج

ظہر کیا کہ وہ مال و دولت دبا لیتے یا اپنے صرف میں لاتے آپ کے بیویوں اور رشتہ داروں کو نہ دیتے۔ اگر ابو بکر صدیقؓ کی ایسی نیت ہوتی تو اپنا روپیہ اور مال حضرت پر آپ کی زندگی میں کیوں شمار کرتے اور صحابہ کرام ان کی خلافت کو کیوں منظور کرتے بائیں ہمہ حضرت ابو بکرؓ حضرت علیؓ کے بلانے پر اکیلے انکے پاس چلے گئے حضرت عمر فاروقؓ نے منع بھی کیا لیکن نہ مانا۔ اگر واقعی ان حضرات کے دلوں میں عداوت یا دشمنی ہوتی تو اس طرح ایک دوسرے سے نہ ملتے جلتے یہ سب رافضیوں کا طوفان ہے جو صحابہ کرام کی شان میں ایسے بے ادبی کے الفاظ نکالتے ہیں اور اس کا بدلہ بہت قریب ہے۔

ہوا۔ یہ سن کر مسلمان خوش ہوئے اور سب نے حضرت علیؑ سے کہا تم نے ٹھیک کام کیا۔ اس روز سے مسلمان حضرت علیؑ کی طرف مائل ہو گئے جب انہوں نے واجبی امر کو اختیار کیا۔

۳۵۸۱۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضرت فاطمہ زہراؑ اور حضرت عباسؑ دونوں حضرت ابو بکرؓ کے پاس آئے اپنا حصہ مانگتے تھے رسول اللہؐ کے مال میں سے اور وہ اس وقت طلب کرتے تھے فدک کی زمین اور خیبر کا حصہ ابو بکر صدیقؓ نے کہا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہؐ سے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری اس میں یہ ہے کہ پھر حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ کھڑے ہوئے اور حضرت ابو بکرؓ کی بڑائی بیان کی اور ان کی فضیلت اور سبقت اسلام کا ذکر کیا پھر ابو بکرؓ کے پاس گئے اور ان سے بیعت کی۔ اس وقت لوگ حضرت علیؑ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے آپ نے ٹھیک کیا اور اچھا کیا اور اس وقت سے لوگ ان کے طرفدار ہو گئے جب سے انہوں نے واجبی بات کو مان لیا۔

۳۵۸۲۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ابو بکرؓ سے اپنا حصہ مانگا رسول اللہ ﷺ کے ترکہ سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا تھا۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے تو یہ فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے اور حضرت فاطمہؑ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد صرف چھ مہینے تک زندہ رہیں اور وہ اپنا حصہ مانگتی تھیں خیبر اور فدک اور مدینہ کے صدقہ میں سے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ نے نہ دیا اور یہ کہا کہ میں کوئی کام جس کو رسول اللہ ﷺ کرتے تھے چھوڑنے والا نہیں میں ڈرتا ہوں کہیں گمراہ نہ ہو جاؤں۔ پھر مدینہ

۴۵۸۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا حَبِيبُذِ يَطْنَبَانِ أَرْضَهُ مِنْ فَدَكٍ وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ لَهُمَا أَبُو بَكْرٍ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ عَقِيلٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ فَعَظَمَ مِنْ حَقِّ أَبِي بَكْرٍ وَذَكَرَ فَضِيلَتَهُ وَسَابِقَتَهُ ثُمَّ مَضَى إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَبَايَعَهُ فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالُوا أَصَبَتْ وَأَحْسَنْتَ فَكَانَ النَّاسُ قَرِيبًا إِلَى عَلِيٍّ حِينَ قَارَبَ الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَ

۴۵۸۲۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تُورَثُ مَا تَرَكَنَا صَدَقَةً)) قَالَ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَفَذَكَ وَصَدَقْتَهُ بِالْمَدِينَةِ فَأَتَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذَلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ إِنِّي أَخْشَى أَنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيعَ فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَعَلَبَهُ عَلَيْهَا عَلِيٌّ وَأَمَّا خَيْبَرَ وَفَذَكَ فَأَمْسَكَهُمَا عُمَرُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتَا لِحَقُوقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ وَأَمْرُهُمَا إِلَى مَنْ رَزَى الْأَمْرُ قَالَ فَهُمَا عَلَى ذَلِكَ إِلَى الْيَوْمِ

۴۵۸۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَنْوَنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ))

۴۵۸۴- عَنْ أَبِي الزُّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۴۵۸۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً))

کا صدقہ حضرت عمرؓ نے اپنے زمانے میں حضرت علیؓ اور عباسؓ کو دے دیا لیکن حضرت علیؓ نے عباسؓ پر غلبہ کیا (یعنی اپنے قبضہ میں رکھا) اور خیبر اور فدک کو حضرت عمرؓ نے اپنے قبضہ میں رکھا اور یہ کہا کہ یہ دونوں صدقہ تھے رسول اللہ ﷺ کے جو صرف ہوتے آپ کے حقوق اور کاموں میں جو پیش آتے آپ کو اور یہ دونوں اس کے اختیار میں رہیں گے جو حاکم ہو مسلمانوں کا پھر آج تک ایسا ہی رہا (یعنی خیبر اور فدک ہمیشہ خلیفہ وقت کے قبضہ میں رہے۔ حضرت علیؓ نے بھی اپنی خلافت میں ان کو تقسیم نہیں کیا۔ پس شیعوں کا اعتراض حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم پر لغو ہو گیا)۔

۴۵۸۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے وارث ایک دینار بھی بانٹ نہیں سکتے جو چھوڑ جاؤں اپنی عورتوں کے خرچ کے بعد اور منتظم کی اجرت کے بعد بچے تو وہ صدقہ ہے۔

۴۵۸۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۵۸۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے۔

(۴۵۸۳) ☆ نوویؒ نے کہا جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ کل انبیاء علیہم السلام کا یہی حکم ہے کوئی ان کا وارث نہیں ہوتا اور حسن بصریؒ سے یہ منقول ہے کہ یہ ہمارے پیغمبرؐ سے خاص ہے اس لیے کہ حضرت زکریاؑ نے دعا کی "یٰرَبِّیْ وَبِیْرُثْ مِنْ اِلَیَّ بِعَقُوبٍ" اور مراد اس سے مال کی وراثت ہے ورنہ آگے کی آیت "وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَرَائِي" صحیح نہیں ہوتی کیونکہ موالی کا خوف وراثت نبوت اور علم پر نہیں ہو سکتا۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے "وَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ" اور صواب جمہور کا مذہب ہے اور دونوں آیتوں سے مراد وراثت نبوت ہے۔ اور منتظم سے مراد وہ شخص ہے جو ان مالوں کا بندوبست کرے یا خلیفہ وقت اگر وہ خود انتظام کرے۔ قاضی عیاضؒ نے کہا رسول اللہ کے مال یہ تھے ایک تو سات باغ بنی نصیر کے جو یہودی کی وصیت کی رو سے آپ کے ملک میں آئے تھے جب وہ مسلمان ہوا احد کے دن۔ دوسری وہ زمین جو انصار نے آپکو دی۔ تیسرے بنی نصیر کا مال جب وہ مدینہ سے نکالے گئے اور بغیر لڑے بھڑے وہ ہاتھ آیا۔ چوتھے آدھا حصہ فدک کا جو صلح کی رو سے ظہر لیا تھا خیبر کی فتح کے بعد۔ پانچواں تہائی وادی القرئی کی چھٹی دو قلعہ خیبر کے وطن اور سلام جو صلح سے لیے گئے۔ ساتویں خیبر کے خمس میں سے حصہ۔ یہ سب آپ کی املاک تھیں کسی اور کا حق اس میں نہ تھا آپ ان مالوں کو صرف کرتے اپنے اور اہل و عیال پر اور مسلمانوں کی ضرورتوں میں اور ہمیشہ یہ صدقات کے طور پر رہنا چاہیے اور کسی کو ان کی ملک حرام ہے۔

باب: غنیمت کا مال کیوں کر تقسیم ہوگا

۳۵۸۶۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غنیمت کے مال میں سے دو حصے گھوڑے کو دلائے اور ایک حصہ آدمی کو۔

۳۵۸۷۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں غنیمت کا ذکر نہیں۔

بَابُ كَيْفِيَّةِ قِسْمَةِ الْغَنِيمَةِ بَيْنَ الْحَاضِرِينَ
۴۵۸۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ فِي النَّفْلِ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا.
۴۵۸۷- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي النَّفْلِ.

باب: فرشتوں کی مدد بدر کی لڑائی میں اور مباح ہونا لوٹ کا

۳۵۸۸۔ حضرت عمرؓ سے روایت ہے جس دن بدر کی لڑائی ہوئی تو جناب رسول اللہؐ نے مشرکوں کو دیکھا وہ ایک ہزار تھے اور آپ کے اصحاب تین سو انیس تھے۔ جناب رسول اللہؐ نے مشرکوں کو دیکھا اور قبلہ کی طرف منہ کیا پھر دونوں ہاتھ پھیلائے اور پکار کر دعا کرنے لگے اپنے پروردگار سے (اس حدیث سے یہ نکلا کہ دعا میں قبلہ کی طرف منہ کرنا اور ہاتھ پھیلانا مستحب ہے) یا اللہ! پورا کر جو تو نے وعدہ کیا مجھ سے۔ یا اللہ! دے مجھ کو جو وعدہ کیا تو نے مجھ سے۔ یا اللہ! اگر تو تباہ کر دے گا اس جماعت کو مسلمانوں کی تو پھر نہ پوجا جاوے گا تو زمین میں (بلکہ جھاڑ پہاڑ پوجے جاویں

بَابُ الْإِمْدَادِ بِالْمَلَائِكَةِ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَإِبَاحَةِ الْغَنَائِمِ
۴۵۸۸- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ أَلْفٌ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَتِسْعَةٌ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَبِيلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ فَحَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ ((اللَّهُمَّ أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي اللَّهُمَّ آتِ مَا وَعَدْتَنِي اللَّهُمَّ إِنْ تَهْلِكْ هَذِهِ الْعَصَابَةُ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تَعْبُدْ فِي الْأَرْضِ)) فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ مَاذَا

(۳۵۸۶) ☆ تو سوار کے تین حصہ ہوئے اور پیدل کا ایک حصہ اور یہی قول ہے ابن عباسؓ اور مجاہد اور محمد حسن اور ابن سیرین اور عمر بن عبد العزیز اور مالک اور اوزاعی اور ثوری اور لیث اور شافعی اور ابو یوسف اور احمد اور اسحق اور ابو عبید اور ابن جریر اور جمہور علماء کا اور ابو حنیفہؒ نے کہا کہ سوار کے دو حصہ ہیں اور پیدل کا ایک حصہ ہے اور جو کوئی اپنے ساتھ کئی گھوڑے لاوے تو ایک ہی گھوڑے کا حصہ پاوے گا۔ جمہور کا یہی قول ہے اور اوزاعی اور ثوری اور لیث اور ابو یوسف کے نزدیک دو کا حصہ ملے گا۔ تو دوی ملخصاً۔

(۳۵۸۸) ☆ بدر کی لڑائی سب سے پہلی لڑائی ہے جو مسلمانوں نے کی اور بدر ایک پانی کا نام ہے اور ایک گاؤں ہے چار منزل پر مدینہ سے۔ ابن قتیبہؒ نے کہا بدر کنواں تھا کسی کا اور اس کے مالک کا نام بدر تھا پھر وہ کنویں کا نام ہو گیا۔ ابو یوسفؒ نے کہا وہ بنی غفار میں سے ایک شخص کا نام تھا اور بدر کی لڑائی جمعہ کے دن سترھویں رمضان المبارک کو ہوئی ۲ھ مقدس میں۔ اور حافظ ابن القاسم نے استاد سے تاریخ دمشق میں روایت کیا کہ وہ پیر کے دن ہوئی لیکن اس کی اسناد میں کئی شخص ضعیف ہیں۔ حافظ نے کہا کہ محض یہی ہے کہ یہ لڑائی جمعہ کے دن ہوئی اور صحیح بخاری میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ بدر کا دن گرمیوں کا دن تھا۔ (نووی)

يَدِيهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتَّى سَقَطَ رِذَاؤُهُ عَنْ مَنْكِبَيْهِ فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ رِذَاءَهُ فَأَلْقَاهُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ التَزَمَهُ مِنْ وَرَائِهِ وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَفَاكَ مُنَاشِدَتَكَ رَبِّكَ فَإِنَّهُ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِالْفَلَاحِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ فَأَمَدَّهُ اللَّهُ بِالْمَلَائِكَةِ قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ فَحَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ يَشْتَدُّ فِي أَثَرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ أَمَامَهُ إِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهُ وَصَوْتُ الْفَارِسِ يَقُولُ أَقْدِمَ حَيِزُومَ فَنَظَرَ إِلَى الْمُشْرِكِ أَمَامَهُ فَحَرَّ مُسْتَلْقِيًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ حَطِمَ أَنْفَهُ وَشَقَّ رَحْهَهُ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ فَاحْضَرَّ ذَلِكَ أَجْمَعُ فَجَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ بِذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((صَدَقْتَ ذَلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَقَتُلُوا)) يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ وَأَسْرُوا سَبْعِينَ قَالَ أَبُو

گے) پھر آپ برابر دعا کرتے رہے اپنے ہاتھ پھیلانے ہوئے یہاں تک کہ آپ کی چادر مبارک مونڈھوں سے اتر گئی۔ حضرت ابو بکرؓ آئے اور آپ کی چادر مونڈھے پر ڈال دی پھر پیچھے سے لپٹ گئے اور فرمایا اے نبی اللہ تعالیٰ کے بس آپ کی اتنی دعا کافی ہے اب اللہ تعالیٰ پورا کرے گا وعدہ جو کیا آپ سے تب اللہ نے یہ آیت اتاری اذ تستغيثون ربكم فاستجاب لکم اخیر تک یعنی جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے اور اس نے قبول کی دعا تمہاری اور فرمایا میں تمہاری مدد کروں گا ایک ہزار فرشتے سے لگاتار۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مدد کی آپ کی فرشتوں سے۔ ابو زمیل نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابن عباسؓ نے کہ اس روز ایک مسلمان ایک کافر کے پیچھے دوڑ رہا تھا جو اس کے آگے تھا اتنے میں کوڑے کی آواز اس کے کان میں آئی اوپر سے اور ایک سوار کی آواز سنائی دی اوپر سے وہ کہتا تھا بڑھ اے حیزدم (حیزدم اس فرشتے کے گھوڑے کا نام تھا)۔ پھر جو دیکھا تو وہ کافر چت گر پڑا اس مسلمان کے سامنے۔ مسلمان نے جب اس کو دیکھا کہ اس کی ناک پر نشان تھا اور اس کا منہ پھٹ گیا تھا جیسے کوئی کوڑا مارا ہے اور وہ سب سبز ہو گیا تھا (کوڑے کے زہر سے) پھر مسلمان انصاری رسول اللہؐ

لے اس حدیث سے رد ہو گیا وحدۃ الوجود کا جو سمجھتے ہیں کہ معاذ اللہ جھاڑ پہاڑ سب خدا ہیں ان کے نزدیک بت پوجنا بھی ضد اللہ تعالیٰ کا پوجنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا آپ سے ایک چیز کا دو چیزوں میں سے قافلے کا یا لشکر کا۔ قافلہ تو چلا گیا لیکن لشکر سے مقابلہ ہوا ہر چند آپ کو یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو گا لیکن آپ نے مسلمانوں کی تسلی اور تشفی کے لیے دوبارہ دعا کی۔ ہر چند اللہ جل جلالہ کا ایک حکم یا ایک فرشتہ ان سب کافروں کو تباہ کرنے کے لیے کافی تھا پر اس کو یہ منظور ہوا کہ مسلمان جن کو اپنی کمی کا رنج تھا خوش ہو جاویں اپنی تعداد بڑھنے سے کیونکہ اب مسلمان فرشتوں سمیت ایک ہزار تین سو انیس ہو گئے۔ یا پروردگار کو یہ منظور ہوا کہ فرشتے آدمیوں کی طرح لڑیں اسی طاقت سے جو آدمی میں ہوتی ہے۔

ابن ہشام نے اپنی سیرت میں باسناد صحیح ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ ایک شخص نے بنی غفار میں سے ان سے کہا میں اور میرا ایک چچا زاد بھائی دونوں مشرک تھے۔ بدر کے دن ایک پہاڑ پر چڑھ گئے اس انتظار میں کہ دیکھیں کس کی شکست ہوتی ہے تو ہم لوٹنے والوں کے ساتھ شریک ہوں۔ ہم پہاڑ پر ہی تھے کہ ایک ابر کا ٹکڑا ہمارے نزدیک آیا اس میں گھوڑوں کی آواز آرہی تھی۔ میں نے سنا ایک بے والا کہہ رہا تھا بڑھ حیزدم۔ یہ حال دیکھ کر میرے بھائی کا دل دہل گیا اور وہ اسی جگہ مر گیا میں بھی مرنے کے قریب ہو گیا پر اپنے تئیں سنبھالا۔ ابن اسحاقؒ

زُمَيْلٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا أَسْرُوا الْأَسَارَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا بَكْرٌ وَعُمَرُ ((مَا تَرَوْنَ فِي هَؤُلَاءِ الْأَسَارَى)) فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هُمْ بَنُو الْعَمِّ وَالْعَشِيرَةِ أَرَى أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُمْ فِدْيَةً فَتَكُونُ لَنَا قُوَّةٌ عَلَى الْكُفَّارِ فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُمْ لِلْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا تَرَى يَا ابْنَ الْخَطَّابِ)) قُلْتُ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَرَى الَّذِي رَأَى أَبُو بَكْرٍ وَلَكِنِّي أَرَى أَنَّ تُمْكِنًا فَتَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ فَتُمْكِنَ عَلَيْنَا مِنْ عَقِيلٍ فَيَضْرِبَ عُنُقَهُ وَتُمْكِنَ مِنْ فُلَانٍ نَسِيْبًا لِعُمَرَ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ فَإِنَّ هَؤُلَاءِ أَيْمَةُ الْكُفْرِ وَصَنَادِيدُهَا فَهَوِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَلَمْ يَهُوَ مَا قُلْتُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ قَاعِدَيْنِ يَتَكَيَّانِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَكِي أُنْتَ وَصَاحِبُكَ فَإِنْ وَجَدْتُ بُكَاءَ بَكِيْتُ وَإِنْ لَمْ

کے پاس آیا اور قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا تو بچ کہتا ہے یہ مدد تیسرے آسمان سے آئی تھی آخر مسلمانوں نے اس دن ستر کافروں کو مارا اور ستر کو قید کیا۔ ابو زمیل نے کہا ابن عباسؓ نے کہا جب قیدی گرفتار ہو کر آئے تو رسول اللہؐ نے ابو بکرؓ اور عمرؓ سے کہا تمہاری کیا رائے ہے ان قیدیوں کے بارے میں؟ ابو بکرؓ نے کہا اے اللہ کے رسول یہ ہماری برادری کے لوگ۔ ہیں اور کنبے والے ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ ان سے کچھ مال لے کر چھوڑ دیجئے جس سے مسلمانوں کو طاقت ہو کافروں سے مقابلہ کرنے کی اور شاید ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت کرے اسلام کی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا تمہاری کیا رائے ہے اے خطاب کے بیٹے؟ انہوں نے کہا نہیں قسم اللہ کی یا رسول اللہ! وہ رائے نہیں ہے جو ابو بکر صدیقؓ کی رائے ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ آپ ان کو میرے حوالے کیجئے ہم ان کی گردنیں ماریں تو عقیل کو حضرت علیؓ کے حوالے کیجئے وہ ان کی گردن ماریں اور مجھے میرا فلاں عزیز دیجئے میں اس کی گردن ماروں کیونکہ یہ لوگ کفر کے مہری ہیں۔ پر رسول اللہؐ کو حضرت ابو بکر صدیقؓ کی رائے پسند آئی اور میری رائے پسند نہیں آئی۔ جب دوسرا دن ہوا تو میں رسول اللہؐ کے پاس آیا آپ اور ابو بکرؓ دونوں بیٹھے رو رہے تھے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! آپ اور آپ

نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبد اللہ بن ابی بکرؓ نے انہوں نے سنا بعض بنی ساعدہ سے انہوں نے ابو اسید مالک بن ربیعہ سے وہ بدر کی لڑائی میں شریک تھے ان کی آنکھ جاتی رہی تھی۔ وہ کہتے تھے اگر میں بدر میں ہوتا اور میری بیٹائی ہوتی تو میں تم کو وہ گھائی بتلا دیتا جس میں سے فرشتے نکلے تھے مجھے اس میں کسی طرح کا شک نہیں ابن اسحاقؓ نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابو اسحاقؓ بن یسارؓ نے انہوں نے بنی مازن بن نجار کے کئی آدمیوں سے سنا انہوں نے ابو داؤد مازنی سے وہ بدر کی لڑائی میں موجود تھے انہوں نے کہا میں بدر کے دن ایک مشرک کا پیچھا کر رہا تھا اس کے مارنے کے لیے مگر میرے پیچھے بے پہلے اس کا سر گر پڑا جب میں نے جانا کہ اس کو کسی اور شخص نے مارا۔ ابن اسحاقؓ نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی اس شخص پر جس پر میں تہمت نہیں کرتا (یعنی وہ ثقہ تھا) اس نے سنا مقس سے اس نے عبد اللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا فرشتوں کے سر پر بدر کے دن سفید عمامے تھے جو نکلے ہوئے تھے پیٹھ تک اور حمین کے دن سرخ عمامے تھے۔ ابن ہشامؓ نے کہا مجھ سے بعض اہل علم نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا عمامے تاج ہیں عرب کے اور بدر کے دن فرشتوں کے سر پر بھی سفید عمامے تھے پیٹھ تک لٹکائے ہوئے تھے

أَجِدُ بُكَاءَ تَبَاكَيْتُ لِبُكَائِكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَبْكِي لِلَّذِي عَرَضَ عَلَيَّ أَصْحَابُكَ مِنْ أَخَذِهِمُ الْفِدَاءَ لَقَدْ عَرِضَ عَلَيَّ عَذَابُهُمْ أَذْنَى مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ)) شَجَرَةٌ قَرِيبَةٌ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ لِنَبِيِّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُنْجَنَ فِي الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ فَكُلُّوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا فَأَحْلَ اللَّهُ الْغَنِيمَةَ لَهُمْ.

بَابُ رِبْطِ الْأَسِيرِ وَخَبْسِهِ وَجَوَازِ الْمَنْ

عَلَيْهِ

۴۵۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْلًا قَبْلَ نَجْدٍ فَحَافَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثِمَامَةُ بْنُ أَنَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثِمَامَةُ)) فَقَالَ عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ إِنْ تَقَتْلَ تَقْتُلَ ذَا دِمٍ وَإِنْ تُنْعِمَ تُنْعِمَ عَلَيَّ شَاكِرٌ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ

کے ساتھی کیوں روتے ہیں؟ اگر مجھے بھی رونا آئے گا تو روؤں گا ورنہ رونے کی صورت بناؤں گا آپ دونوں کے رونے سے۔ رسول اللہ نے فرمایا میں روتا ہوں اس واقعہ سے جو پیش آیا تمہارے ساتھیوں کو فدیہ لینے سے میرے سامنے ان کا عذاب لایا گیا اس درخت سے بھی زیادہ نزدیک (ایک درخت تھا رسول اللہ کے پاس پھر اللہ نے یہ آیت اتاری ”ما کان لنبی ان یکون له اسری“ اخیر تک یعنی نبی کو یہ درست نہیں کہ وہ قیدی رکھے جب تک زور نہ توڑ دے کافروں کا زمین میں۔

باب: قیدی کو باندھنا اور بند کرنا اور اس کو مفت

چھوڑ دینا جائز ہے

۴۵۸۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے کچھ سواروں کو نجد کی طرف بھیجا وہ ایک شخص کو پکڑ کر لائے جو بنی حنیفہ میں سے تھا اور اس کا نام ثمامہ بن اثال تھا وہ سردار تھا یمامہ والوں کا۔ پھر لوگوں نے اس کو باندھ دیا مسجد کے ایک ستون سے۔ رسول اللہ اس کے پاس گئے اور فرمایا اے ثمامہ! تیرے پاس کیا ہے؟ وہ بولا میرے پاس بہت کچھ ہے اگر آپ مجھ کو مار ڈالیں گے تو ایسے شخص کو ماریں گے جو خون والا ہے اور اگر آپ احسان کریں گے تو ایسے شخص پر احسان کریں گے جو شکر

لے مگر حضرت جبرائیل کے سر پر زرد عمامہ تھا۔ اتھی

اس حدیث سے حضرت عمرؓ کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کبھی کم درجے والے کی رائے بڑے درجے والے کی رائے سے بہتر ہوتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت کی ہر رائے وحی سے نہ تھی مگر آپ کو اپنی رائے کی غلطی وحی سے معلوم ہو جاتی دوسرے کسی کو یہ وجہ نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت نبی برحق تھے ورنہ اپنی رائے کی غلطی کیوں ظاہر فرماتے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے آدمیوں کی شکل پر بن سکتے ہیں اور حضرت جبرائیلؑ کبھی کبھی وحی کی شکل پر آیا کرتے فقط۔

(۴۵۸۹) نوویؒ نے کہا اس سے یہ نکلا کہ قیدی کو باندھنا اور اس کو بند کرنا درست ہے اور مسجد میں کافر کا آنا درست ہے۔ اور شافعی کا مذہب یہ ہے کہ مسلمان کی اجازت سے کافر کو مسجد میں جانا درست ہے خواہ وہ کتابی ہو یا مشرک اور عمر بن عبدالعزیز اور قنادہ اور مالک کے نزدیک درست نہیں۔ اور ابو حنیفہ کے نزدیک کتابی کو درست ہے مشرک کو درست نہیں اور ہماری دلیل سب کے مقابل میں یہ حدیث ہے اور یہ لے

مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ ((مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ)) قَالَ مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تَنْعِمَ تَنْعِمَ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى كَانَ مِنْ الْغَدِ فَقَالَ ((مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ)) فَقَالَ عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تَنْعِمَ تَنْعِمَ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ فَأَنْطَلِقَ إِلَى نَخْلٍ)) قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاعْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى الْأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهِكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ كُلِّهَا إِلَيَّ وَاللَّهُ مَا كَانَ مِنْ دِينٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ فَأَصْبَحَ دِينُكَ أَحَبَّ الدِّينِ كُلِّهِ إِلَيَّ وَاللَّهُ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ فَأَصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ الْبِلَادِ كُلِّهَا إِلَيَّ وَإِنْ خِيلَكَ أَخَذْتَنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْعُمْرَةَ

گزاری کرے گا اور جو آپ روپیہ چاہتے ہیں تو مانگئے جو آپ چاہیں گے ملے گا۔ رسول اللہ نے اس کو رہنے دیا پھر تیسرے دن آپ تشریف لائے اور پوچھا کیا ہے تیرے پاس اے ثمامہ! اس نے کہا وہی جو میں آپ سے کہہ چکا ہوں اگر آپ احسان کرو گے تو احسان ماننے والے پر کرو گے اگر مار ڈالو گے تو اچھی عزت والے کو مار ڈالو گے اگر روپیہ چاہتے ہو تو جتنا مانگو ملے گا۔ پھر آپ نے اس کو رہنے دیا۔ اسی طرح دوسرے دن پھر تشریف لائے اور پوچھا تیرے پاس کیا ہے اے ثمامہ! اس نے کہا وہی جو میں آپ سے کہہ چکا احسان کرتے ہو تو کرو میں شکر گزار رہوں گا مارتے ہو تو مارو لیکن میرا خون جانے والا نہیں مال چاہتے ہو تو جتنا مانگو دوں گا۔ رسول اللہ نے فرمایا اچھا چھوڑ دو ثمامہ کو۔ وہ مسجد کے قریب ایک کھجور کے درخت کی طرف گیا اور غسل کیا پھر مسجد میں آیا اور کہنے لگا اشہدان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبده ورسوله اے محمد! قسم خدا کی تم سے زیادہ کسی کامنہ میرے لیے برا نہ تھا اور اب تمہارے منہ سے زیادہ کسی کامنہ مجھے محبوب نہیں ہے قسم خدا کی آپ کے دین سے زیادہ کوئی دین میرے نزدیک برانہ تھا اور آپ کا دین اب سب دینوں سے زیادہ مجھے محبوب ہے، قسم خدا کی کوئی شہر آپ کے شہر سے زیادہ مجھے برانہ معلوم ہوتا تھا اب آپ کا شہر سب شہروں سے زیادہ مجھے پسند ہے آپ کے سواروں نے مجھ

لہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مشرک نجس ہیں وہ مسجد حرام میں نہ جاویں وہ خاص ہے حرم سے اور حرم میں کافر کا جانا درست نہیں۔ انتہی یعنی اس کا بدلہ اور لوگ لیں گے۔ غرض یہ ہے کہ میں کوئی غریب شخص نہیں ہوں جو میری جان کی کوئی پروا نہ کرے بلکہ رئیس ہوں اگر آپ ماریں گے تو میرا بدلہ اور لوگ لیں گے۔ اور بعضوں نے کہا اس کا معنی یہ ہے کہ اگر آپ ماریں گے تو اس کو ماریں گے جس کا ماننا درست ہو گیا یعنی آپ کو اس کا استحقاق حاصل ہے اور بعض روایتوں میں "ذاذم" ہے یعنی صاحب حرمت اور عزت کو ماریں گے مگر یہ روایت ضعیف ہے۔

نووی نے کہا ہمارے اصحاب کا یہ قول ہے کہ جب کافر مسلمان ہونا چاہے تو فوراً مسلمان ہو جاوے غسل کے لیے دیر نہ کرے اور کسی کو درست نہیں ہے کہ اس کو غسل تک دیر کرنے کی اجازت دے بلکہ پہلے مسلمان ہو جائے پھر غسل کرے اور غسل واجب ہے لہ

کو پکڑ لیا، میں عمرے کو جاتا تھا اب کیا کروں؟ رسول اللہ نے اس کو خوش کیا اور حکم کیا عمرہ کرنے کا۔ جب وہ مکہ پہنچا تو لوگوں نے کہا تو نے دین بدل ڈالا۔ اس نے کہا نہیں بلکہ میں مسلمان ہوا رسول اللہ کے ساتھ، قسم خدا کی یمامہ سے ایک دانہ گیہوں کا تم تک نہ پہنچے گا جب تک رسول اللہ اجازت نہ دے دیں۔

۳۵۹۰۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

فَمَاذَا تَرَى فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ قَائِلٌ أَصَبَوْتَ فَقَالَ لَا وَلَكِنِّي أَسْلَمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا وَاللَّهِ لَا يَأْتِيَكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةٌ حِنْطَةٍ حَتَّى يَأْذَنَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۴۵۹۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْلًا لَهُ نَحْوَ أَرْضِ نَجْدٍ فَحَاضَتْ بِرَحْلِ يُقَالُ لَهُ ثَمَامَةُ بْنُ أَنَالٍ الْحَنْفِيُّ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ إِنْ تَقَتَّلْنِي تَقْتُلْ ذَا دَمٍ

بابُ إِجْلَاءِ الْيَهُودِ مِنَ الْحِجَازِ

۴۵۹۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ)) فَخَرَحْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَاهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَوَادَاهُمْ فَقَالَ ((يَا مَعْشَرَ يَهُودَ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا)) فَقَالُوا قَدْ بَلَغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ أُرِيدُ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ أُرِيدُ فَقَالَ لَهُمُ الثَّالِثَةُ فَقَالَ ((اعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنِّي أُرِيدُ أَنْ أَجْلِيَكُمْ مِنْ هَذِهِ

باب: یہودیوں کو ملک حجاز سے نکال دینا

۳۵۹۱۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ہم مسجد میں بیٹھے تھے اتنے میں رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا یہودیوں کے پاس چلو۔ ہم آپ کے ساتھ گئے یہاں تک کہ یہود کے پاس پہنچے رسول اللہ کھڑے ہوئے اور ان کو پکارا اور فرمایا اے یہود کے لوگو! مسلمان ہو جاؤ۔ انہوں نے کہا آپ نے پیام پہنچا دیا (اللہ کا) اے ابوالقاسم! رسول اللہ نے فرمایا میں یہی چاہتا ہوں، پھر رسول اللہ نے فرمایا اے یہودیو! مسلمان ہو جاؤ۔ وہ کہنے لگے آپ نے پیغام پہنچا دیا اے ابوالقاسم! رسول اللہ نے فرمایا میں یہی چاہتا ہوں (کہ تم اقرار کرو خدا کے پیام پہنچ جانے کا)۔ پھر آپ نے تیسری بار یہی کہا اور فرمایا جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم

تیرا اگر کفر کی حالت میں وہ جنبی ہوا ہو اگرچہ غسل بھی کر چکا ہو۔ اور بعضوں کے نزدیک اگر غسل کر چکا ہو کفر میں تو غسل واجب نہیں اور مالکیہ کے نزدیک کسی حال میں غسل واجب نہیں اور اسلام سے جنابت کا حکم ساقط ہو جاوے گا جیسے گناہ ساقط ہو جاتے ہیں اور اس پر اعتراض یہ ہے کہ وضو واجب ہے بالا جماع اور حدیث کا اثر اسلام سے ساقط نہیں ہوتا اور اگر وہ کفر کی حالت میں جنبی ہی نہ ہوا ہو تو غسل مستحب ہے اور امام احمد کے نزدیک واجب ہے اور حضرت نے تین روز تک ثمامہ کو نالا تاکہ اس کے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہو جائے اور وہ خوب غور کر لے اور عمرہ کا حکم اس کے لیے استحباباً دیا نہ کہ وجوباً۔ اسی مختصراً

لَأَرْضٍ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا
فَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ))

۴۵۹۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ يَهُودَ بَنِي النَّضِيرِ
وَقُرَيْظَةَ حَارَبُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَجْلَى رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ بَنِي النَّضِيرِ وَأَقْرَ قُرَيْظَةَ وَمَنْ عَلَيْهِمْ
حَتَّى حَارَبَتْ قُرَيْظَةَ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَتَلَ رِجَالُهُمْ
وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ
الْمُسْلِمِينَ إِلَّا أَنَّ بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَنَهُمْ وَأَسْلَمُوا وَأَجْلَى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَهُودَ الْعَدِينَةَ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنِقَاعَ
وَهُمْ قَوْمُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ
وَكُلَّ يَهُودِيٍّ كَانَ بِالْمَدِينَةِ.

۴۵۹۳- عَنْ مُوسَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ هَذَا
الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَكْثَرُ وَأَتَمُّ.

بَابُ إِخْرَاجِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى مِنْ
جَزِيرَةِ الْعَرَبِ

۴۵۹۴- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
((لَا تُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ
الْعَرَبِ حَتَّى لَا أَدْعَ إِلَّا مُسْلِمًا)).

۴۵۹۵- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.
بَابُ جَوَازِ قِتَالِ مَنْ نَقَضَ الْعَهْدَ وَجَوَازِ
إِنْزَالِ أَهْلِ الْحِصْنِ عَلَى حُكْمِ حَاكِمِهِ

کو اس ملک سے باہر نکالوں تو جو شخص اپنے مال کو بیچ سکے وہ بیچ ڈالے
اور نہیں تو یہ سمجھ لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

۳۵۹۲- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے بنی نضیر اور قرظہ کے
یہودی رسول اللہ ﷺ سے لڑے۔ آپ نے بنی نضیر کے
یہودیوں کو نکال دیا اور قرظہ کے یہودیوں کو رہنے دیا بلکہ ان پر
احسان کیا۔ پھر قرظہ اس کے بعد لڑے (اور حضرتؓ سے دعا بازی
کی جنگ احزاب میں مشرکوں کے ساتھ ہو گئے) تب آپ نے
ان کے مردوں کو مار ڈالا اور ان کی عورتوں اور بچوں اور مالوں کو
مسلمانوں میں بانٹ دیا مگر جو رسول اللہؐ سے مل گئے تھے آپ نے
ان کو امن دیا وہ مسلمان ہو گئے اور نکال دیا رسول اللہؐ نے مدینہ
سے یہود کو بالکل بنی قینقاع کو جو عبد اللہ بن سلام کی قوم تھی
اور بنی حارثہ کو اور ہر ایک یہودی کو جو مدینہ میں تھا۔

۳۵۹۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکالنے
کا بیان۔

۳۵۹۴- حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ میں نکال دوں گا یہود اور نصاریٰ کو
عرب کے جزیرہ سے یہاں تک کہ نہیں رہنے دوں گا اس میں مگر
مسلمانوں کو۔

۳۵۹۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

باب: جو عہد توڑ ڈالے اس کو مارنا درست ہے
اور قلعہ والوں کو کسی عادل شخص کے فیصلے پر

(۳۵۹۴) ☆ جزیرہ اس کو کہتے ہیں جس کے چاروں طرف پانی ہو اور عرب کے تین طرف سمندر ہے اس لیے بصورت جزیرہ ہے۔ نووی
نے کہا ذی کفر جب عہد توڑ ڈالیں تو وہ حربی ہو جاتے ہیں اور امام کو اختیار ہے ان میں سے جس کو چاہے قید کرے اور جس کو چاہے مفت چھوڑ
دے اور چھوڑنے کے بعد اگر وہ لڑے تو عہد ٹوٹ جاوے گا۔ انجمنی

عَدَلَ أَهْلُ لِلْحُكْمِ

اتار نادریست ہے

۴۵۹۶۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قریطہ کے یہودی سعد بن معاذ کے فیصلہ پر اترے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو بلا بھیجا۔ وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے جب مسجد کے قریب پہنچے رسول اللہ نے انصار سے فرمایا اٹھو! اپنے سردار کی طرف یا اپنی قوم کے بہتر شخص کی طرف۔ پھر فرمایا کہ یہ لوگ بنی قریظہ کے تمہارے فیصلہ پر اترے ہیں قلعہ سے۔ سعد نے کہا ان میں جو لڑائی کے لائق ہیں ان کو تو قتل کیجئے اور ان کے بچوں اور عورتوں کو قید کیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق یا بادشاہ (اللہ تعالیٰ) کے حکم کے موافق یا فرشتے حضرت جبرائیل کے حکم کے موافق (جیسا وہ خدا کی طرف سے لایا تھا) فیصلہ کیا۔

۴۵۹۷۔ شعبہ سے اسی کی مثل مروی ہے اور اس نے اپنی حدیث میں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے اللہ کے حکم پر فیصلہ کیا اور ایک دفعہ یوں فرمایا کہ بادشاہ کے حکم پر فیصلہ کیا۔

۴۵۹۶۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ نَزَلَ أَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدٍ فَأَتَاهُ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ ((قُومُوا إِلَيَّ سَيِّدُكُمْ)) أَوْ خَيْرِكُمْ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ)) قَالَ تَقْتُلُ مُقَاتِلَتَهُمْ وَتَسْبِي ذُرِّيَّتَهُمْ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللَّهِ وَرَبِّمَا قَالَ ((قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ)) وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ الْمُثَنَّى وَرَبِّمَا قَالَ ((قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ)).

۴۵۹۷۔ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللَّهِ وَقَالَ ((مَرَّةً لَقَدْ حَكَمْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ)).

(۴۵۹۶) ☆ قریظہ حلیف تھے اس کے اور اس انصار کا ایک بڑا قبیلہ تھا جس کے سردار سعد بن معاذ تھے۔ جب قریظہ نے جنگ خندق میں حضرت سے دعا کیا اور کافروں کے شریک ہو کر مسلمانوں کو مارا تو حضرت نے اس جنگ کے ختم ہونے پر بنی قریظہ کا محاصرہ کیا وہ ایک قلعہ میں تھے۔ جب ان کو تکلیف ہوئی تو اس شرط سے قلعہ خالی کیا کہ سعد بن معاذ جو فیصلہ ہمارے حق میں کر دیں وہ ہم کو منظور ہے۔ نووی نے کہا اس حدیث سے پنجائت کا ثبوت نکلتا ہے جس کو تحکیم کہتے ہیں اور یہ باتفاق اسلام درست ہے سوا خارج کے اور جب حکم فیصلہ کر دیوے تو اس کا حکم لازم ہے اب امام کو یا جن لوگوں نے اس کو حکم کیا اس کے فیصلہ سے پھر نادریست نہیں البتہ حکم سے پہلے پھر سکتے ہیں۔ اٹھی

اس لیے کہ سعد زخمی تھے اور بغیر مدد کے ان کا گدھے پر سے اترنا دشوار تھا اور یہ قیام تعظیم کے لیے نہ تھا اس لیے کہ رسول اللہ نے فرمایا مت کھڑے ہو جیسے عجم کے لوگ کھڑے ہو آکرتے ہیں۔ نووی نے کہا کہ جمہور علماء نے اس کو قیام تعظیم پر محمول کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ علماء اور فضلاء کی تعظیم کے لیے کھڑے ہونا جب وہ آویں مستحب ہے۔ قاضی عیاض نے کہا یہ وہ قیام نہیں ہے جو منع ہے بلکہ منع وہ قیام ہے کہ کوئی شخص بیٹھا ہو اور لوگ اس کے سامنے کھڑے رہیں جب تک وہ بیٹھا ہے (جیسے ہند کے امیروں کے دربار میں ہوتا ہے) نووی نے کہا اگر آنے والا صاحب فضیلت ہو تو اس کی طرف کھڑا ہونا مستحب ہے۔ اور اس باب میں کئی حدیثیں آئی ہیں اور اس کی ممانعت میں کوئی صریح حدیث نہیں آئی اور میں نے اس مسئلہ کو الگ ایک رسالہ میں بیان کیا ہے۔ (اٹھی مختصراً)

۴۵۹۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْعَرِيقَةِ رَمَاهُ فِي الْأَكْحَلِ فَضْرَبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَمَةً فِي الْمَسْجِدِ يَعُودُهُ مِنْ قَرِيبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السَّلَاحَ فَاغْتَسَلَ فَأَنَاءَهُ جَبْرِيلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ وَضَعْتَ السَّلَاحَ وَاللَّهِ مَا وَضَعْنَاهُ أَخْرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ فَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فَقَاتَلَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَزَلُوا عَلَى حُكْمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُكْمَ فِيهِمْ إِلَى سَعْدٍ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقَاتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْ تُسَبَى الذَّرِيَّةُ وَالنِّسَاءُ وَتُقَسَمَ أَمْوَالُهُمْ.

۴۵۹۹- عَنْ هِشَامٍ قَالَ قَالَ أَبِي فَأَخْبَرْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۴۶۰۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ سَعْدًا قَالَ وَتَحَجَّرَ كَلِمُهُ لِلْبَرَاءِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَجَاهِدَ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَبُوا رَسُولَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوهُ اللَّهُمَّ فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَأَنْفِئِنِّي أَجَاهِدُهُمْ فِيكَ اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَإِنْ كُنْتُ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَأَجْعُرْهَا

۳۵۹۸- ام المومنین عائشہ سے روایت ہے سعد بن معاذ کو خندق کے دن ایک شخص نے جو قریش میں سے تھا عرفہ (اس کی ماں کا نام ہے) کا بیٹا ایک تیر مارا وہ تیر ان کی اکل (شریان) میں لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کے لیے مسجد میں ایک خیمہ لگا دیا (اس سے معلوم ہوا کہ مسجد میں سونا اور بیمار کا رہنا درست ہے) وہیں نزدیک سے ان کو پوچھ لیتے۔ جب آپ خندق کی لڑائی سے لوٹے تو ہتھیار رکھ دیے اور غسل کیا پھر حضرت جبرائیل آپ کے پاس آئے اپنا سر جھکتے ہوئے غبار سے اور کہا آپ نے ہتھیار اتار ڈالے اور ہم نے تو قسم خدا کی ہتھیار نہیں رکھے چلو ان کی طرف۔ آپ نے فرمایا کدھر؟ انہوں نے اشارہ کیا بنی قریظہ کی طرف۔ پھر لڑے ان سے رسول اللہ اور وہ قلعہ سے اترے آپ کے فیصلہ پر راضی ہو کر آپ نے ان کا فیصلہ سعد پر رکھا (کیونکہ وہ حلیف تھے سعد کے)۔ سعد نے کہا میں یہ حکم کرتا ہوں کہ ان میں جو لڑنے والے ہیں وہ تو مار دیئے جاویں اور بچے اور عورتیں قیدی بنیں اور ان کے مال تقسیم ہو جاویں۔

۳۵۹۹- ہشام نے اپنے باپ عروہ سے سنا انہوں نے کہا مجھے خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد سے فرمایا تو نے بنی قریظہ کے باب میں وہ حکم دیا جو اللہ عزوجل کا حکم تھا۔

۳۶۰۰- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے سعد بن معاذ کا زخم سوکھ گیا اور اچھا ہونے کو تھا۔ انہوں نے دعا کی یا اللہ! تو جانتا ہے کہ مجھے تیری راہ میں جہاد کرنے سے ان لوگوں کے ساتھ جنہوں نے تیرے رسول کو جھٹلایا اور نکالا کوئی چیز زیادہ پسند نہیں ہے۔ یا اللہ! اگر قریش کی لڑائی ابھی باقی ہو تو مجھے زندہ رکھ میں ان سے جہاد کروں گا۔ یا اللہ! میں سمجھتا ہوں کہ ہماری ان کی لڑائی تو نے ختم کر دی اگر ایسا ہے تو اس زخم کو کھول دے اور میری موت اسی میں کر (یہ آرزو ہے شہادت کی اور موت کی آرزو نہیں ہے

وَاجْعَلْ مَوْتِي فِيهَا فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَيْتِي فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ مَعَهُ حَيْمَةَ مِنْ بَنِي غِفَارٍ إِلَّا وَالْدَّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا أَهْلَ الْحَيْمَةِ مَا هَذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قَبْلِكُمْ فَإِذَا سَعْدٌ جُرْحُهُ يَغْدُ دَمًا فَمَاتَ مِنْهَا.

جو منع ہے) پھر وہ زخم پہنے لگا ہنسی کے مقام سے یا گردن سے یا اسی رات کو پہنے لگا (یہ جب ہے کہ حدیث میں من لیلۃ ہو۔ قاضی عیاض نے کہا یہ صحیح ہے) اور لوگ نہیں ڈرے مگر مسجد میں ان کے ساتھ ایک خیمہ تھا بنی غفار کا خون اس طرف پہنے لگا تب وہ بولے اے خیمہ والو! یہ کیا ہے جو تمہاری طرف سے آرہا ہے؟ (معلوم ہوا کہ سعد کا زخم بہہ رہا ہے) آخر اسی زخم میں مرے (اور اللہ تعالیٰ نے شہادت دی)۔

۴۶۰۱- عَنْ هِشَامٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَانْفَجَرَ مِنْ لَيْتِي فَمَا زَالَ يَسِيلُ حَتَّى مَاتَ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ فَذَاكَ حِينَ يَقُولُ الشَّاعِرُ

۴۶۰۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ زخم اسی رات کو جاری ہو گیا اور جاری رہا یہاں تک کہ وہ مر گئے؟ اتنا زیادہ ہے کہ شاعر نے اسی باب میں یہ تمن شعر کہے ہیں۔ ان کا ترجمہ یہ ہے۔ اے سعد! بیٹے معاذ کے قریطہ اور نصیر کیا ہوئے؟ قسم تیری عمر کی کہ سعد جس صبح کو تم مصیبت اٹھا رہے ہو خاموش ہے اے اوس (جو حلفاء تھے قریطہ کے) تم نے اپنی ہانڈی خالی چھوڑ دی اور قوم کی ہانڈی (یعنی خزانہ دوسرے قبیلہ کی) گرم ہے۔ اہل رہی ہے۔ نیک نفس ابو حباب نے (عبداللہ بن ابی بن سلول منافق نے جس نے رسول اللہ سے ہی قبیقاع کے یہود کی سفارش کی اور آپ نے اس کی سفارش قبول کی) کہہ دیا ہے ٹھہرے رہو قبیقاع والو اور مت جاؤ حالانکہ وہ لوگ شہر میں ایسے ذلیل تھے جیسے میطان (ایک پہاڑ کا نام ہے) میں پتھر ذلیل ہیں۔ غرض اس سے یہ ہے کہ سعد بنی قریطہ کی سفارش پر مستعد ہوں اور ان کو بچاویں۔

أَلَا يَا سَعْدُ سَعْدُ بَنِي مُعَاذٍ فَمَا فَعَلْتَ قُرَيْطَةَ وَالنَّضِيرَ لَعَمْرُكَ إِنَّ سَعْدَ بَنِي مُعَاذٍ غَدَاةٌ تَحْمَلُوا لَهُوَ الصَّبْرُ تَرَكْتُمْ قِدْرَكُمْ لَا شَيْءَ فِيهَا وَقَدَرُ الْقَوْمِ حَامِيَةٌ تَفُورُ وَقَدْ قَالَ الْكَرِيمُ أَبُو حُبَابٍ أَقِيمُوا قَبِيَقَاعَ وَلَا تَسِيرُوا وَقَدْ كَانُوا يَبْلُدُهُمْ ثِقَالًا كَمَا ثَقُلَتْ بِمِيطَانَ الصُّحُورُ

باب: جہاد میں جلدی کرنا اور دونوں کام ضروری ہوں تو کس کو پہلے کرنا

بَابُ الْمُبَادَرَةِ بِالْغَزْوِ وَتَقْدِيمِ أَهَمِّ الْأُمُورِ الْمُتَعَارِضِينَ

۴۶۰۲- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے جب آپ غزوہ احزاب سے لوٹے تو آپ کے منادی نے پکارا کوئی ظہر کی نماز نہ

۴۶۰۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَادَى فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ

پڑھے جب تک بنی قریظہ کے محلہ میں نہ پہنچے۔ بعض لوگ ڈرے ایسا نہ ہو کہ نماز قضا ہو جاوے انہوں نے وہاں پہنچنے سے پہلے پڑھ لی اور بعضوں نے کہا کہ ہم نہیں پڑھیں گے مگر جہاں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے اگرچہ نماز قضا ہو جاوے۔ پھر آپ دونوں گروہوں میں سے کسی گروہ پر فضا نہیں ہوئے۔

باب: انصار نے جو مہاجرین کو دیا تھا وہ ان کو واپس ہونا جب اللہ تعالیٰ نے غنی کر دیا مہاجرین کو

انصَرَفَ عَنِ الْأَخْزَابِ ((أَنْ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُ الظُّهْرِ إِلَّا فِي بَيْتِي قَرِيبَةً)) فَتَحَوَّفَ نَاسٌ فَوُتَ الْوَقْتُ فَصَلُّوا دُونَ بَيْتِي قَرِيبَةً وَقَالَ آخَرُونَ لَا نُصَلِّي إِلَّا حَيْثُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَإِنْ فَاتَنَا الْوَقْتُ قَالَ فَمَا عَنَّفَ وَاحِدًا مِنَ الْفَرِيقَيْنِ.

بَابُ رَدِّ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى الْأَنْصَارِ
مَنَاحِيَهُمْ مِنَ الشَّجَرِ وَالشَّمْرِ حِينَ اسْتَغْنَوْا عَنْهَا بِالْفَتْوحِ

۴۶۰۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ مِنْ مَكَّةَ الْمَدِينَةَ قَدِمُوا وَلَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ وَكَانَ الْأَنْصَارُ أَهْلَ الْأَرْضِ وَالْعَقَارِ فَقَاسَمَهُمُ الْأَنْصَارُ عَلَى أَنْ أُعْطَوْهُمْ أَنْصَافَ ثَمَارِ أَمْوَالِهِمْ كُلِّ عَامٍ وَيَكْفُونَهُمُ الْعَمَلَ وَالْمُتُونَةَ وَكَانَتْ أُمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهِيَ تُدْعَى أُمَّ سَلِيمٍ وَكَانَتْ أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ كَانَ أَحَاً لِأَنَسٍ لِأُمِّهِ وَكَانَتْ أُعْطَتْ أُمُّ أَنَسٍ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عِذَاقًا لَهَا فَأَعْطَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمُّ أَيْمَنَ مَوْلَاتُهُ أُمُّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قِتَالِ أَهْلِ خَيْبَرَ وَانصَرَفَ إِلَى الْمَدِينَةِ رَدَّ

۴۶۰۳۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب مہاجرین مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ کو آئے تو وہ خالی ہاتھ تھے اور انصار کے پاس زمین تھی اور درخت تھے (یعنی کھیت بھی تھے اور باغ بھی) تو انصار نے مہاجرین کو اپنا مال بانٹ دیا اس طور سے کہ آدھا میوہ ہر سال ان کو دیتے اور وہ کام اور محنت کرتے۔ انس بن مالک کی ماں جن کا نام ام سلیم تھا اور وہ عبد اللہ بن ابی طلحہ کی ماں بھی تھیں جو انس کے مادری بھائی تھے انہوں نے رسول اللہ کو اپنا ایک درخت دیا کھجور کا رسول اللہ نے وہ ام ایمن کو دیا جو آپ کی لونڈی تھیں آزاد کی ہوئی اور اماں تھیں اسامہ بن زید کی (اس سے معلوم ہوا کہ ام سلیم نے وہ درخت آپ کو مثل ہیہ کے دیا تھا اور وہ صرف میوہ کھانے کو دیتیں تو آپ ام ایمن کو کیے دیتے)۔ ابن شہاب نے کہا کہ خبر دی مجھ کو انس بن مالک نے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبیر کی لڑائی سے فارغ ہوئے

تھ لوگ ظہر پڑھ چکے تھے اور بعض نہیں تو جنہوں نے نہیں پڑھی تھی ان کو حکم ہوا ظہر بنی قریظہ میں پڑھنے کا اور جو پڑھ چکے تھے ان کو یہ حکم ہوا کہ عصر کی نماز وہاں پہنچ کر پڑھو۔ اسی مختصراً

(۴۶۰۳) یعنی مساقاة کے طور پر اور بعضوں نے بغیر محنت کے یوں بھی قبول کر لیا۔ اس حدیث سے انصار کی فضیلت ثابت ہوئی کہ انہوں نے اپنے بھائی مسلمانوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا اور اللہ تعالیٰ ان کی شان میں فرماتا ہے: وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَيَجْعَلُونَ مِنْ هَاجِرِ الْيَهُودِ خَيْرَ نَكَبٍ۔

الْمُهَاجِرُونَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَبَاتِحَهُمُ الَّتِي كَانُوا
مَنْحُوهُمْ مِنْ إِمَارِهِمْ قَالَ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
إِلَى أُمِّي عِذَاقَهَا وَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمَّ أَيْمَنَ
مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ مِنْ
شَأْنِ أُمِّ أَيْمَنَ أُمِّ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهَا كَانَتْ
وَصِيفَةً لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَكَانَتْ مِنْ
الْحَبَشَةِ فَلَمَّا وَلَدَتْ أَمِينَةَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ
مَا تُوفِّيَ أَبُوهُ فَكَانَتْ أُمُّ أَيْمَنَ تَحْضِنُهَا حَتَّى
كَبِرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَعْتَقَهَا ثُمَّ أَنْكَحَهَا زَيْدَ
بْنَ حَارِثَةَ ثُمَّ تُوفِّيَتْ بَعْدَ مَا تُوفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
بِحُمْسَةِ أَشْهُرٍ

۴۶۰۴- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا
وَقَالَ حَامِدٌ وَابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ
يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النُّحْلَاتِ مِنْ
أَرْضِهِ حَتَّى فُتِحَتْ عَلَيْهِ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ فَجَعَلَ
بَعْدَ ذَلِكَ يُرِدُّ عَلَيْهِ مَا كَانَ أُعْطَاهُ قَالَ أَنَسٌ
وَبِإِنَّ أَهْلِي أَمَرُونِي أَنْ أَتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ مَا كَانَ أَهْلُهُ أُعْطَوْهُ أَوْ بَعْضُهُ
وَكَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُعْطَاهُ
أُمُّ أَيْمَنَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَعْطَانِيهِنَّ فَجَاءَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَجَعَلَتْ الثُّوبَ فِي
عُنُقِي وَقَالَتْ وَاللَّهِ لَا نُعْطِيكَهُنَّ وَقَدْ أُعْطَانِيَهُنَّ
فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمُّ أَيْمَنَ
أَتُرَكِّيهِ وَلَكِ كَذَا وَكَذَا وَتَقُولُ كَذَا وَالَّذِي لَا
إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَجَعَلَ يَقُولُ كَذَا حَتَّى أُعْطَاهَا
عَشْرَةَ أَمْثَالِهِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ عَشْرَةِ أَمْثَالِهِ

اور مدینہ کو لوٹے تو مہاجرین نے انصار کو ان کی دی ہوئی چیزیں
پھیر دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی میری ماں کو
ان کا درخت پھیر دیا اور ام ایمن کو اس کی جگہ اپنے باغ سے دے
دیا۔ ابن شہاب نے کہا ام ایمن جو اسامہ بن زیدؓ کی ماں تھیں وہ
لوٹتی تھیں حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب کی (جو والد ماجد تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) اور وہ حبش کی تھیں جب آمنہ
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جتنا آپ کے والد کی وفات
کے بعد تو ام ایمن آپ کو کھلاتیں یہاں تک کہ آپ بڑے
ہوئے تب آپ نے ان کو آزاد کر دیا۔ پھر ان کا نکاح زید بن
حارثہ سے پڑھا دیا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات
کے پانچ مہینے بعد مر گئیں۔

۴۶۰۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو کوئی اپنی زمین
کے درخت حضرت کو دیتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فتح کیا قریظہ
اور نصیر کو، آپ نے شروع کیا پھیر دینا ہر ایک کو جو دیا تھا اس
نے۔ انسؓ نے کہا میرے لوگوں نے مجھے بھیجا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس کہ آپ سے مانگوں وہ جو میرے لوگوں نے
آپ کو دیا تھا سب یا تھوڑا اس میں سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے وہ ام ایمن کو دے دیا تھا۔ میں آپ کے پاس آیا اور مانگا
آپ نے وہ مجھے دے دیا۔ اتنے میں ام ایمن آئی اور اس نے کپڑا
میرے گلے میں ڈالا اور کہنے لگیں قسم اللہ کی ہم تو وہ تجھے نہ دیں
گے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اے ام ایمن دے دے اس کو اور میں
تجھے یہ دوں گا۔ وہ یہی کہتی تھی ہر گز نہ دوں گی قسم اللہ کی جس
کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ آپ فرماتے تھے چھوڑ دے میں
تجھے یہ دوں گا یہ دوں گا یہاں تک کہ آپ نے ام ایمنؓ کو اس مال
کا دس گنا یا دس گنا کے قریب دیا۔

باب: غنیمت کے مال میں اگر کھانا ہو تو اس کا کھانا درست ہے دارالحرب میں

بَابُ جَوَازِ الْأَكْلِ مِنْ طَعَامِ الْغَنِيمَةِ فِي دَارِ الْحَرْبِ

۴۶۰۵۔ عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے ایک تھیلی پائی چربی کی خیر کے دن۔ میں نے اس کو دبا لیا اور کہنے لگا اس میں سے تو میں آج کسی کو نہ دوں گا پھر مڑ کر جو دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ سن کر) تبسم فرما رہے تھے میرے اس کہنے پر۔

۴۶۰۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَصَبْتُ جِرَابًا مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ فَالْتَزِمْتُهُ فَقُلْتُ لَا أُعْطِي الْيَوْمَ أَحَدًا مِنْ هَذَا شَيْئًا قَالَ فَالْتَفَتْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَبَسِّمًا.

۴۶۰۶۔ عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک تھیلی جس میں کھانا تھا اور چربی تھی خیر کے روز ہماری طرف کسی نے پھینکی میں دوڑا اس کے لینے کو پھر جو دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں میں نے شرم کی آپ سے۔

۴۶۰۶۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ يَقُولُ رُمِيَ إِلَيْنَا جِرَابٌ فِيهِ طَعَامٌ وَشَحْمٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَوَيْبَتْ لَأَخُذَهُ قَالَ فَالْتَفَتْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ جِرَابٌ مِنْ شَحْمٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الطَّعَامَ.

باب: رسول اللہ کے خط کا بیان جو آپ نے شام کے بادشاہ ہرقل کو لکھا تھا اسلام لانے کے لیے

بَابُ كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ

۴۶۰۷۔ عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے ابو سفیانؓ نے ان سے منہ در منہ بیان کیا کہ میں اس مدت میں جو میرے اور رسول اللہ

۴۶۰۷۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ مِنْ فِيهِ إِلَى فِيهِ قَالَ

(۴۶۰۵) ☆ قاضی عیاضؒ نے کہا اجماع کیا ہے علماء نے کہ اہل حرب کا کھانا کھالینا درست ہے جب تک مسلمان دارالحرب میں ہوں بقدر حاجت کے خواہ امام سے اذن لیا ہو یا نہ لیا ہو مگر زہری کے نزدیک اذن لینا ضروری ہے۔ مگر بیچنا کسی کے نزدیک درست نہیں اگر بیچے تو اس کی قیمت غنیمت کے مال میں شریک ہوگی۔ اسی طرح جانور پر سواری کرنا کپڑے پہننا ہتھیار سے کام لینا لڑائی میں درست ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اہل کتاب جس جانور کو کاٹیں اس کی چربی کھالینا درست ہے گو چربی یہود پر حرام تھی اور یہی مذہب ہے مالک اور ابو حنیفہ کا اور شافعی اور جمہور علماء کا اور اشہب اور ابن قاسم اور بعض حنابلہ کے نزدیک حرام ہے اور یہ بھی نکلا کہ اہل کتاب کے ذبح درست ہیں اور اس پر اجماع ہے اہل اسلام کا سوا شیعوں کے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ ہر طرح ان کا ذبیحہ درست ہے خواہ وہ بسم اللہ کہیں یا نہ کہیں اور بعضوں کے نزدیک بسم اللہ کہنا ضروری ہے لیکن اگر وہ مسیح کے نام پر کاٹیں یا کسی گرجا کے تودہ حلال نہ ہو گا ہمارے نزدیک اور یہی قول ہے جمہور کا۔ (نووی)

(۴۶۰۷) ☆ ہرقل بکسر ہا و فتح را و سکون قاف نام تھا بادشاہ روم کا اور خطاب اس کا قیصر ہے اور بعضوں نے ہرقل بکسر ہا سکون را و کسر قاف پڑھا ہے اور زہری نے صحاح میں یہی نقل کیا ہے۔ بصری بضم با ایک شہر ہے درمیان شام اور حجاز کے۔ بلکہ یہ خیال تھا کہ شاید بنی اسرائیل نے

کے بیچ میں ٹھہری تھی (یعنی صلح حدیبیہ کی مدت جو ۶ھ میں ہوئی) روانہ ہوا۔ میں شام کے ملک میں تھا اتنے میں رسول اللہ کی کتاب پہنچی ہر قل کو یعنی روم کے بادشاہ کو اور وجہ کبھی وہ کتاب لے کر آئے تھے۔ انہوں نے بصری کے رئیس کو دی اور بصری کے رئیس نے ہر قل کو دی۔ ہر قل نے کہا یہاں کوئی ہے اس شخص کی قوم کا جو پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں ابوسفیان نے کہا میں بلایا گیا اور بھی چند آدمی تھے قریش کے، ہم ہر قل کے پاس پہنچے اس نے ہم کو اپنے سامنے بٹھلایا اور پوچھا تم میں سے کون رشتہ میں زیادہ نزدیک ہے اس شخص سے جو اپنے تئیں پیغمبر کہتا ہے؟ ابوسفیان نے کہا میں۔ (یہ ہر قل نے اس واسطے دریافت کیا کہ جو نسب میں زیادہ نزدیک ہو گا وہ بہ نسبت دوسروں کے آپ کا حال زیادہ جانتا ہو گا) پھر مجھے ہر قل کے سامنے بٹھلایا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھلایا بعد اس کے اپنے ترجمان کو بلایا۔ (جو زبان دوسرے ملک کے لوگوں کی بادشاہ کو سمجھاتا ہے) اور اس سے کہا کہ ان لوگوں سے کہہ کہ میں اس شخص سے (یعنی ابوسفیان سے) اس شخص کا حال پوچھوں گا جو اپنے تئیں پیغمبر کہتا ہے، پھر اگر وہ جھوٹ بولے تو تم اس کا جھوٹ بیان کر دینا۔ ابوسفیان نے کہا قسم اللہ کی اگر مجھے یہ ڈرنہ ہوتا کہ یہ

انطلقت في المدفؤ التي كانت بيني وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فبيننا أنا بالشام إذ جاء بكتاب من رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى هرقل يعني عظيم الروم قال وكان دحية الكلبي جاء به فدفعه إلى عظيم بصرى فدفعه عظيم بصرى إلى هرقل فقال هرقل هل هاهنا أحد من قوم هذا الرجل الذي يزعم أنه نبي قالوا نعم قال فدعيت في نفر من قریش فدخلنا على هرقل فأجلسنا بين يديه فقال أياكم أقرب نسبا من هذا الرجل الذي يزعم أنه نبي فقال أبو سفيان فقلت أنا فأجلسوني بين يديه وأجلسوا أصحابي خلفي ثم دعا ترجمانيه فقال له قل لهم إني سأئل هذا عن الرجل الذي يزعم أنه نبي فإن كذبت فكذبوه قال فقال أبو سفيان وأبى الله لو لم أخافه أن يزور علي الكذب لكذبت ثم قال لترجمانيه سله كيف حسبه فيكم قال قلت

لہ میں پیدا ہوں جیسے اور پیغمبر بہت سے بنی اسرائیل میں ہو چکے یا شام کے ملک پیدا ہوں یا اور کسی دولتمند ذی علم قوم میں۔ اس زمانہ میں عرب قوم نہ مالدار تھی نہ ذی علم اور دوسری قومیں عرب کے لوگوں کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتی تھیں ان کو سوالوٹنے، آپس میں لڑنے، جھگڑنے کے اور کوئی شغل نہ تھا۔ آخر اللہ جل جلالہ نے اپنی قدرت کو دکھلانا چاہا اور ایسی قوم میں آپ کو پیدا کیا جہاں گمان بھی نہ تھا یہ بھی ایک بڑی دلیل ہے آپ کی نبوت کی اور ایک بڑی نشانی ہے خدا کی قدرت کی۔ یعنی یہ لوگ مجھے جانے نہ دیں گے بلکہ ایسا قصد کرتے ہی مجھے روکیں گے اور میرے مارنے کے فکر میں ہو گئے ورنہ میں ضرور جاتا اور آپ سے ملتا نووی نے کہا یہ عذر اس کا درست نہ تھا بلکہ اس نے سلطنت اور حکومت کو پسند کیا اور دین اسلام اختیار نہ کیا نووی نے کہا اس کتاب سے بہت سی باتیں نکلتی ہیں ایک تو کافروں کو اسلام کی طرف بلانا لڑائی سے پہلے اور یہ جب واجب ہے اگر ن کو اسلام کی دعوت نہ پہنچی ہو اور جو پہنچ گئی ہو تو وہ مستحب ہے۔ دوسرے یہ کہ خبر واحد پر عمل واجب ہے اس لیے کہ وجہ کبھی ایک شخص اس کتاب کو لے گئے تھے اور اس پر اجماع ہے۔ تیسرے یہ کہ کتاب کا شروع کرنا بسم اللہ سے مستحب ہے اور حمد الہی سے بھی ذکر الہی مراد ہے۔ چوتھی یہ کہ خط میں پہلے کاتب کا نام لکھنا پھر مکتوب الیہ کا مسنون ہے اور اس مسئلہ میں اختلاف ہے لیکن اکثر علماء کا یہی ہے

لوگ میرا جھوٹ بیان کریں گے (اور میری ذلت ہوگی) تو میں جھوٹ بولتا (کیونکہ مجھے آپ سے عداوت تھی)۔ پھر ہر قل نے اپنے ترجمان سے کہا اس سے پوچھ کہ اس شخص کا (یعنی حضرت محمدؐ کا) حسب کیا ہے یعنی خاندان۔ ابوسفیان نے کہا میں نے کہا ان کا حسب تو ہم میں بہت عمدہ ہے۔ ہر قل نے کہا ان کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ ہر قل نے کہا کبھی تم نے ان کو جھوٹ بولتے سنا اس دعویٰ سے پہلے (یعنی نبوت کے دعویٰ سے)؟ میں نے کہا نہیں۔ ہر قل نے کہا اچھا ان کی پیروی بڑے بڑے رئیس لوگ کرتے ہیں یا غریب لوگ؟ میں نے کہا غریب لوگ ہر قل نے کہا ان کے تابعدار بڑھتے جاتے ہیں یا کم ہوتے جاتے ہیں؟ میں نے کہا بڑھتے جاتے ہیں ہر قل نے کہا ان کے تابعداروں میں سے کوئی ان کے دین میں آکر اور پھر اس دین کو برا جان کر پھر جاتا ہے یا نہیں؟ میں نے کہا نہیں۔ ہر قل نے کہا تم نے ان سے لڑائی بھی کی ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ ہر قل نے کہا ان کی تم سے کیونکر لڑائی ہوئی ہے (یعنی کون غالب رہتا ہے)؟ میں نے کہا ہماری ان کی لڑائی ڈولوں کی طرح کبھی ادھر کبھی ادھر ہوتی ہے جیسے کنویں سے ڈول پانی کھینچنے میں ایک ادھر آتا ہے اور ایک ادھر اور اسی طرح لڑائی میں کبھی ہماری فتح ہوتی ہے کبھی ان کی فتح ہوتی ہے وہ ہمارا نقصان کرتے ہیں ہم ان کا نقصان کرتے ہیں۔ ہر قل نے کہا وہ اقرار کو توڑتے ہیں؟ میں نے کہا نہیں پھر

هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّبِعُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَتَّبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ ضَعَفَاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضَعَفَاؤُهُمْ قَالَ أَيْرِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيدُونَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخَطَةٌ لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ تَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِحَالًا يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ لَا نَذَرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا قَالَ فَوَاللَّهِ مَا أُمَكِّنِي مِنْ كَلِمَةٍ أَدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ قَالَ فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ لِيَرْجُمَانِي قُلْ لَهُ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهِ فَرَعَمْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو حَسَبٍ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي أَحْسَابٍ قَوْمِيهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِي آبَائِهِ مَلِكٌ فَرَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ وَسَأَلْتُكَ عَنْ أَتْبَاعِهِ

ترجمہ قول ہے کہ پہلے کاتب کو اپنا نام لکھنا مستحب ہے اور ایک جماعت نے پہلے مکتوب الیہ کا نام بھی لکھنے کی اجازت دی۔ اور زید بن ثابتؓ نے معاویہؓ کے خط میں پہلے معاویہ کا نام لکھا تھا۔ اور لقمانہ پر مکتوب الیہ کا نام یوں لکھے الی فلاں اور القاب میں افراط و تفریط نہ کرے کیونکہ حضرت نے ہر قل کو صرف روم کا رئیس لکھا اور زیادہ مبالغہ اس کی تعریف میں نہیں کیا۔ اتنی مختصر نہ یہ آپ نے طریقہ سکھایا اپنی امت کو کہ کافروں پر اس اس طور سے سلام کریں تاکہ درحقیقت ان پر سلام نہ ہو اور ان کو سلام معلوم ہو ایسا ہی جس مجلس میں کفار اور مسلمان دونوں موجود ہوں اور وہاں کوئی مسلمان آوے تو یوں ہی کہے سلام علی من اتبع الهدی۔ بخاری کی روایت میں ”یریسین“ ہے اور اس کے معنی میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں مراد ان سے کاشکار اور رعایا ہیں یعنی اگر تو مسلمان نہ ہو گا تو تیری وجہ سے رعایا بھی نہ ہو گئے اور ان سب کا گناہ بھی تیرے اوپر پڑے گا۔ ترجمہ

أَصْعَفَاؤُهُمْ أَمْ أَشْرَافُهُمْ فَقُلْتُ بَلْ ضَعُفَاؤُهُمْ
وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ
تَهْمُونُهُ بِالْكَذِبِ قُلْ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ
فَرَعَمْتُ أَنْ لَا فَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدْعَ
الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى
اللَّهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَحَدًا مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ
بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَهُ سَخَطُهُ لَهُ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا
وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ بِشَاشَةِ الْقُلُوبِ
وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ فَرَعَمْتُ
أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ
وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ فَرَعَمْتُ أَنَّكُمْ قَدْ
قَاتَلْتُمُوهُ فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سَبْحًا
يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ
تُبْتَلَى ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ
يَغْدِرُ فَرَعَمْتُ أَنَّهُ لَا يَغْدِرُ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لَا
تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ
فَرَعَمْتُ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ
قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ أَتَمَّ بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ قَالَ ثُمَّ
قَالَ بِمِ يَأْمُرُكُمْ قُلْتُ يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ
وَالصَّلَاةِ وَالْعَفَافِ قَالَ إِنْ يَكُنْ مَا تَقُولُ فِيهِ
حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ
وَلَمْ أَكُنْ أَظُنُّهُ مِنْكُمْ وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمْتُ أَنِّي

ابھیک مدت کے لیے ہمارے اور ان کے درمیان اقرار ہوا ہے
دیکھئے وہ اس میں کیا کرتے ہیں (یعنی آئندہ شاید عہد شکنی کریں)
ابوسفیان نے کہا خدا کی قسم مجھے اور کسی باب میں اپنی طرف سے
کوئی فقرہ لگانے کا موقعہ نہیں ملا سو اس بات کے (تو میں نے اس
میں عداوت کی راہ سے اتنا بڑھا دیا کہ یہ جو صلح کی مدت اب ٹھہری
ہے شاید اس میں وہ دعا کریں)۔ ہر قل نے کہا ان سے پہلے بھی
ان کی قوم یا ملک میں کسی نے پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا؟ میں نے کہا
نہیں۔ تب ہر قل نے اپنے ترجمان سے کہا تم اس شخص سے یعنی
ابوسفیان سے کہو میں نے تجھ سے ان کا حسب و نسب پوچھا تو
تو نے کہا کہ ان کا حسب بہت عمدہ ہے اور پیغمبروں کا یہی قاعدہ
ہے وہ ہمیشہ اپنی قوم کے عمدہ خاندانوں میں پیدا ہوئے ہیں۔ پھر
میں نے تجھ سے پوچھا کہ ان کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ
گزر رہا ہے تو نے کہا نہیں یہ اس لیے میں نے پوچھا کہ اگر ان کے
باپ دادوں میں کوئی بادشاہ ہوتا تو یہ گمان ہو سکتا تھا کہ وہ اپنے
بزرگوں کی سلطنت چاہتے ہیں۔ اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ ان
کی پیروی کرنے والے بڑے لوگ ہیں یا غریب لوگ تو تو نے کہا
غریب لوگ اور ہمیشہ پہلے پہل پیغمبروں کی پیروی غریب لوگ
ہی کرتے ہیں کیونکہ بڑے آدمیوں کو کسی کی اطاعت کرتے
ہوئے شرم آتی ہے اور غریبوں کو نہیں آتی۔ اور میں نے تجھ سے
پوچھا کہ نبوت کے دعویٰ سے پہلے تم نے کبھی ان کا جھوٹ دیکھا
ہے تو تو نے کہا نہیں اس سے میں نے یہ نکالا کہ جب وہ لوگوں پر
طوفان نہیں باندھتے تو اللہ جل جلالہ پر کیوں طوفان جوڑنے لگے

اور یہ بھی کی روایت میں صاف "اکارین" کا لفظ موجود ہے جس کے معنی یہ ہی ہیں مزار عین کے۔ اور بعضوں نے کہا مراد یہود اور نصاریٰ ہیں
جو پیروکار ہیں عبد اللہ بن اریس کے اور اریس (روسیہ) اسی طرف منسوب ہیں۔ بعض کہتے ہیں اریسین سے مراد وہ بادشاہ ہیں جو لوگوں کو غلط
مذہب کی طرف بلاتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں اریسین بنی اسرائیل میں وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے پیغمبر کو مار ڈالا تھا۔ واللہ اعلم نووی مع زیادہ۔ یہ
ابوسفیان نے حضرت کو کہا ابن ابی کثیر ایک شخص تھا عرب میں جس کا مذہب اور عربوں کے خلاف تھا تو رسول اللہ کو مشابہت دی اس شخص کو

أَخْلَصُ إِلَيْهِ لَأَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ
لَعَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَلَعَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ
قَدَمَيَّ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللَّهِ
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى
هَرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ
الْهُدَى أَمَا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ
أَسْلِمَ تَسْلِمًا وَأَسْلِمَ يُؤْتِكَ اللَّهُ أَجْرَكَ
مَرَّتَيْنِ وَإِنْ قَوْلَيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ
الْأَرِيسِيِّينَ)) وَ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى
كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ
وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا
أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا
بِأَنَّا مُسْلِمُونَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ
ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ عِنْدَهُ وَكَثُرَ اللَّغْطُ وَأَمَرَ
بِنَا فَأَخْرَجَنَا قَالَ فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ
خَرَجْنَا لَقَدْ أَمَرَ ابْنُ أَبِي كَبْشَةَ إِنَّهُ
لَيَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ قَالَ فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا
بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
سَيُظْهِرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ.

(جھوٹا دعویٰ کر کے)؟ اور میں نے تجھ سے پوچھا کوئی ان کے دین
میں آنے کے بعد پھر اس کو برا سمجھ کر پھر جاتا ہے تو نے کہا نہیں
اور ایمان کا یہی حال ہے جب دل میں آتا ہے تو خوشی سماتی ہے
اور میں نے تجھ سے پوچھا ان کے پیروکار بڑھتے جاتے ہیں یا کم
ہوتے جاتے ہیں تو نے کہا وہ بڑھتے جاتے ہیں اور یہی ایمان کا حال
ہے اس وقت تک کہ پورا ہو (پھر کمال کے بعد اگر گھٹے تو کوئی
قباحت نہیں)۔ اور میں نے تجھ سے پوچھا تم ان سے لڑتے ہو تو
نے کہا ہم لڑتے ہیں اور ہماری اور ان کی لڑائی برابر ہے ڈول کی
طرح کبھی ادھر کبھی ادھر، تم ان کا نقصان کرتے ہو وہ تمہارا
نقصان کرتے ہیں اور اسی طرح آزمائش ہوتی ہے پیغمبروں کی
(تاکہ ان کو صبر اور تکلیف کا اجر ملے اور ان کے پیروکاروں کے
درجے بڑھیں) پھر آخر میں وہی غالب آتے ہیں اور میں نے
تجھ سے پوچھا وہ دعا کرتے ہیں تو نے کہا وہ دعا نہیں کرتے اور یہی
حال ہے پیغمبروں کا وہ دعا نہیں کرتے (یعنی عہد شکنی) اور میں نے
تجھ سے پوچھا ان سے پہلے بھی کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے تو
نے کہا نہیں یہ میں نے اس لیے پوچھا کہ اگر ان سے پہلے کسی نے
یہ دعویٰ کیا ہو تا تو گمان ہو تا کہ اس شخص نے بھی اس کی پیروی
کی ہے۔ پھر ہر قل نے کہا وہ تم کو کن باتوں کا حکم کرتے ہیں؟ میں
نے کہا وہ حکم کرتے ہیں نماز پڑھنے کا اور زکوٰۃ دینے کا اور ناتواں
لوگوں سے سلوک کا اور بری باتوں سے بچنے کا۔ ہر قل نے کہا اگر
ان کا بھی یہی حال ہے جو تم نے بیان کیا تو بے شک وہ پیغمبر ہیں

تھے کہ آپ کا مذہب بھی ان کے خلاف تھا اور بعضوں نے کہا ابو کبشہ آپ کے نانا تھے اور بعضوں نے کہا آپ کے دودھ کے باپ تھے (یعنی
حارث بن عبد العزیٰ) اور یہ عداوت سے کہا اس واسطے کہ آپ کے اصلی نسب میں ان کو طعن کرنے کا کوئی موقع نہ تھا (نوی) بنو اصفروم کے
نصارائی ہیں۔ اصفر کہتے ہیں زرد کو۔ ایک بار حبشی رومیوں پر غالب ہوئے اور ان سے اولاد ہوئی تو حبشیوں کی سیاہی اور روم کی سفیدی مل کر زرد
رنگ کے بچے پیدا ہوئے۔ اور ابو اسحاق نے کہا کہ اصفر نام ہے اصفر بن روم بن عیسو بن اسحاق بن ابراہیم کا ان کی اولاد میں۔ اور بنو الزرقا بھی
ان کو کہتے ہیں کیونکہ ان کی آنکھیں اکثر نیلی ہوتی ہیں۔

اور میں چاہتا تھا اگلی کتابوں میں پڑھ کر کہ یہ پیغمبر پیدا ہوں گے لیکن مجھے یہ خیال نہ تھا کہ وہ تم لوگوں میں پیدا ہوں گے اور اگر میں یہ سمجھتا کہ میں ان تک پہنچ جاؤں گا تو میں ان سے ملنا پسند کرتا۔ (بخاری کی روایت میں ہے کہ میں کسی طرح بھی ملنا محنت مشقت اٹھا کر) اور جو میں ان کے پاس ہوتا تو ان کے پاؤں دھوتا اور الہتہ ان کی حکومت یہاں تک آجاوے گی جہاں اب میرے دونوں پاؤں ہیں۔ پھر ہر قل نے رسول اللہ کا خط منگولیا اور اس کو پڑھا اس میں یہ لکھا تھا۔ ”شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم والا ہے“ محمد اللہ کے رسول کی طرف سے ہر قل کو معلوم ہو جو کہ رئیس ہے روم کا، سلام اس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی۔ بعد اس کے میں تجھے ہدایت دیتا ہوں اسلام کی دعوت کہ مسلمان ہو جا تو سلامت رہے گا (یعنی تیری حکومت اور جان اور عزت سب سلامت اور محفوظ رہے گی) مسلمان ہو جا اللہ تجھے دہرا ثواب دے گا اگر تو نہ مانے گا تو تجھ پر وبال ہو گا اریسین کا۔ اے کتاب والو! مان لو ایک بات کہ جو سیدھی اور صاف ہے اور تمہارے اور ہمارے درمیان کی کہ بندگی نہ کریں سو اللہ کے کسی اور کی اور شریک بھی نہ ٹھہراویں اس کے ساتھ کسی کو آخری آیت تک۔“

جب ہر قل اس خط کے پڑھنے سے فارغ ہوا تو لوگوں کی آوازیں بلند ہوئیں اور بک بک بہت ہوئی اور ہم باہر کئے گئے۔ ابوسفیان نے کہا میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا ابوکبشہ کے بیٹے کا درجہ بہت بڑھ گیا ان سے بنی اسفر کا بادشاہ ڈرتا ہے۔ ابوسفیان نے کہا اس دن سے مجھے یقین تھا کہ رسول اللہ کا میاب ہوئے اور غالب ہوئے یہاں تک کہ اللہ نے مجھ کو بھی مسلمان کیا۔

۴۶۰۸۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ قیصر جب ایران کی فوج کو اللہ نے شکست دی تو حمص سے ایلیا (بیت المقدس) کی طرف گیا اس فتح کا شکر کرنے کو اور خط میں یہ ہے کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول کی طرف سے۔ اور اریسین

۴۶۰۸۔ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَكَانَ قَيْصَرُ لَمَّا كَشَفَ اللَّهُ عَنْهُ جُنُودَ فَارِسَ مَشَى مِنْ حِمصَ إِلَى إِبِلْيَاءَ شُكْرًا لِمَا أَنْبَأَهُ اللَّهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ((مِنْ مُحَمَّدٍ

عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَقَالَ إِنَّمَا التَّيْرُسِيُّنَ وَقَالَ
بِدَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ))

بَابُ كُتُبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
مُلُوكِ الْكُفَّارِ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

٤٦٠٩- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ
ﷺ كَتَبَ إِلَى كِسْرَى وَإِلَى قَيْصَرَ وَإِلَى
النَّجَاشِيِّ وَإِلَى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى
وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ

٤٦١٠- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ
بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى
عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٤٦١١- عَنْ أَنَسٍ وَلَمْ يَذْكُرْ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ
الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ فِي غَزْوَةِ حَنْزَلٍ

٤٦١٢- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ حَنْزَلٍ فَلَزِمْتُ أَنَا وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ
بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کے بدلے یریسین ہے اور داعیہ کے بدلے داعیہ ہے یعنی بلاتا
ہوں میں تجھ کو داعیہ اسلام کی طرف اور وہ کلمہ توحید ہے۔

باب: رسول اللہ کے خط کا قریب بادشاہوں کی طرف
اسلام کی دعوت میں

٣٦٠٩- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کسریٰ اور قیصر اور نجاشی اور ہر ایک حاکم کو لکھا اللہ
تعالیٰ کی طرف بلاتے تھے ان کو اور یہ نجاشی وہ نہیں تھا جس پر
آپ نے جنازے کی نماز پڑھی۔

٣٦١٠- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ ان روایتوں میں یہ نہیں ہے کہ
یہ نجاشی وہ نہیں تھا جس پر آپ نے نماز پڑھی۔

٣٦١١- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

باب: جنگ حنین کا بیان

٣٦١٢- عباس بن عبدالمطلب سے روایت ہے میں حنین (ایک
واوی ہے درمیان مکہ اور طائف کے عرفات کے پرے) کے دن
رسول اللہ کے ساتھ موجود تھا تو میں اور ابوسفیان بن حارث بن
عبدالمطلب (آپ کے چچا زاد بھائی) دونوں آپ کے ساتھ اپنے

(٣٦٠٩) ☆ نووی نے کہا کسریٰ کہتے ہیں ہر ایک فارس کے بادشاہ کو اور قیصر روم کے بادشاہ کو اور نجاشی حبشہ کے بادشاہ کو اور خاقان ترک
کے بادشاہ کو اور فرعون قبط کے بادشاہ کو اور عزیز مصر کے بادشاہ کو اور تیج حمیر کے بادشاہ کو اور قفقور چین کے بادشاہ کو اور زائر روم کے بادشاہ
کو۔ اتنی مع زیادہ۔

(٣٦١٢) ☆ اس سے یہ نکلا کہ مشرکین کا تحفہ لینا درست ہے پر دوسری حدیث میں ہے کہ ہم نہیں لیتے شرکوں کا تحفہ۔ اور ایک روایت میں
ہے کہ آپ نے پھیر دیا شرکوں کا ہدیہ اور صحیح یہ ہے کہ آپ کو ہدیہ لینا درست تھا اور کسی عامل کو درست نہیں بلکہ وہ چوری ہے اور اہل کتاب کا
بہی ہدیہ آپ نے قبول فرمایا جیسے مقوقس اور ملوک شام کا۔ نووی نے کہا قاضی اور عامل اگرچہ حرام ہدیہ لیوے تو پھر وہ دیوے اور جو دینے والے
کا پانہ لگے تو بیت المال میں داخل کر دے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ یہ خیر آپ کو دیا ایلہ کے بادشاہ نے جس کا نام عتہ بن رذی تھا۔ سرہ دور دست
ہے جنگی اور اصحاب سرہ سے وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے شجرہ رضوان کے تلے آپ سے بیعت کی تھی کہ کافروں سے لڑ کر مر جائیں

رہے اور جدا نہیں ہوئے اور آپ ایک سفید خچر پر سوار تھے جو فروہ بن نفاثہ جذامی نے آپ کو تحفہ دیا تھا (جس کو شہداء اور دلدل بھی کہتے تھے) جب مسلمانوں اور کافروں کا سامنا ہوا تو مسلمان بھاگے پیٹھ موڑ کر اور رسول اللہؐ ایزدے رہے تھے اپنے خچر کو کافروں کی طرف جانے کے لیے (یہ آپ کی کمال شجاعت تھی کہ ایسے سخت وقت میں خچر پر سوار ہوئے ورنہ گھوڑے بھی موجود تھے)۔ حضرت عباسؓ نے کہا میں آپ کی خچر کی لگام پکڑے تھا اور اس کو روک رہا تھا تیز چلنے سے اور ابوسفیانؓ آپ کی رکاب تھامے تھے آخر جناب رسول اللہؐ نے فرمایا اے عباسؓ اصحابِ سمرہ کو پکارو اور عباسؓ کی آواز نہایت بلند تھی (وہ رات کو اپنے غلاموں کو آواز دیتے تو آٹھ میل تک جاتی) عباسؓ نے کہا میں نے بلند آواز سے پکارا کہاں ہیں اصحابِ سمرہ؟ یہ سنتے ہی قسم خدا کی وہ ایسے لوٹے جیسے گائے اپنے بچوں کے پاس چلی آتی ہے اور کہنے لگے حاضر ہیں حاضر ہیں (اس سے معلوم ہوا کہ وہ دور نہیں بھاگے تھے اور نہ سب بھاگے تھے بلکہ بعض نو مسلم وغیرہ دفعتاً تیروں کی بارش سے لوٹے اور گڑبڑ ہو گئی) پھر اللہ نے مسلمانوں کے دل مضبوط کر دیئے پھر وہ لڑنے لگے کافروں سے اور انصار کو یوں بلایا اے انصار کے لوگو! انصار کے لوگو! پھر تمام ہوا بلانا بنی حارث بن خزرج پر (جو انصار کی ایک جماعت ہے) پکارا انہوں نے اے بنی حارث بن خزرج! اے بنی حارث بن خزرج! رسول اللہؐ اپنے خچر پر تھے گردن کو لمبا کئے ہوئے آپ نے دیکھا ان کی لڑائی کو اور فرمایا یہ وقت ہے تنور کے جوش کا (یعنی اس وقت میں لڑائی خوب گرم گرمی سے ہو رہی ہے) پھر آپ نے چند کنکریاں اٹھائیں اور کافروں کے منہ

وَسَلَّمَ فَلَمْ تُفَارِقْهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ يَتَضَاءُ أَهْذَاهَا لَهُ فَرَوْهُ بْنُ نُفَاتَةَ الْجَذَامِيِّ فَلَمَّا اتَقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْكَفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرِينَ فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قَبْلَ الْكَفَّارِ قَالَ عَبَّاسٌ وَأَنَا آخِذٌ بِلِحَامِ بَغْلَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفُهَا إِرَادَةً أَنْ لَا تُسْرِعَ وَأَبُو سَفْيَانَ آخِذٌ بِرِكَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَيُّ عَبَّاسٍ نَادِيَ أَصْحَابَ السَّمُرَةِ)) فَقَالَ عَبَّاسٌ وَكَانَ رَجُلًا صَيًّا فَقُلْتُ بِأَعْلَى صَوْتِي أَيْنَ أَصْحَابُ السَّمُرَةِ قَالَ فَوَاللَّهِ لَكَأَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِينَ سَمِعُوا صَوْتِي عَطْفَةُ الْبَقْرِ عَلَى أَوْلَادِهَا فَقَالُوا يَا لَيْلِكَ يَا لَيْلِكَ قَالَ فَاقْتَتَلُوا وَالْكَفَّارُ وَالِدَعْوَةَ فِي الْأَنْصَارِ يَقُولُونَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ قَصِصَتِ الدَّعْوَةُ عَلَى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَقَالُوا يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ كَالْمُتَطَوِّلِ عَلَيْهَا إِلَى قِتَالِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هَذَا حِينَ حَمَى الْوُطَيْسُ)) قَالَ ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِيَّاتٍ فَرَمَى بِهِنَّ وَجُوهَ الْكَفَّارِ

لگے اور ہرگز نہ بھاگیں گے۔ نووئی نے کہا یہاں آپ سے دو معجزے ہوئے ایک فعلی اور ایک خبری۔ فعلی تو کنکریوں کا پھینکنا اور اس سے کافروں کو شکست ہونا۔ خبری بیان کرنا آپ کا چشتر سے کہ کافروں کو شکست ہو گئی اور ویسا ہی ہوا۔ حضرت عباسؓ نے کہا میں دیکھنے گیا تو لڑائی ویسی ہی ہو رہی تھی اتنے میں قسم خدا کی آپ نے کنکریاں ماریں تو کیا دیکھتا ہوں کہ کافروں کا زور گھٹ گیا اور ان کا کام الٹ گیا۔

پر ماریں اور فرمایا شکست پائی کافروں نے قسم ہے کعبہ کے مالک کی حضرت عباسؓ نے کہا میں دیکھنے گیا تو لڑائی ویسی ہی ہو رہی تھی اتنے میں قسم خدا کی آپ نے کنکریاں ماری تو کیا دیکھتا ہوں کہ کافروں کا زور گھٹ گیا اور ان کا کام الٹ گیا۔

۳۶۱۳۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

ثُمَّ قَالَ ((اَنْهَزْمُوا وَرَبُّ مُحَمَّدٍ)) قَالَ فَذَهَبْتُ اَنْظُرُ فَاِذَا الْقِتَالُ عَلٰى مَيْتَةٍ فِيمَا اَرٰى قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَمَاهُمْ بِخَصِيَّتِهِ فَمَا زِلْتُ اَرٰى حَدَثَهُمْ كَلِيلًا وَاَمْرَهُمْ مُدْبِرًا.

۴۶۱۳۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَرَوْهُ بَنُو نَعَامَةَ الْحِذَامِيِّ وَقَالَ ((اَنْهَزْمُوا وَرَبُّ الْكَعْبَةِ اَنْهَزَمُوا وَرَبُّ الْكَعْبَةِ)) وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ حَتَّى هَزَمَهُمُ اللَّهُ قَالَ وَكَأَنِّي اَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَرْكُضُ خَلْفَهُمْ عَلَى بَغْلَتِهِ.

۴۶۱۴۔ عَنِ ابْنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ يُونُسَ وَحَدِيثَ مَعْمَرٍ أَكْثَرُ مِنْهُ وَأَتَمُّ.

۴۶۱۵۔ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ يَا أَبَا عُمَارَةَ أَفَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّهُ خَرَجَ شَبَابٌ أَصْحَابِهِ وَأَخِفَاؤُهُمْ حُسْرًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ سِلَاحٌ أَوْ كَثِيرُ سِلَاحٍ فَلَقُوا قَوْمًا رَمَاهُ لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ جَمَعَ هَوَازِنَ وَبَنِي نَصْرٍ فَرَشَقُوهُمْ رَشَقًا مَا يَكَادُونَ يُحِطُّونَ فَأَقْبَلُوا هُنَاكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۶۱۵۔ ابو اسحاق سے روایت ہے ایک شخص نے براہ بن عازب سے کہا اے ابو عمارہ! تم حنین کے دن بھاگے؟ انہوں نے کہا نہیں قسم خدا کی جناب رسول اللہؐ نے پیٹھ نہیں موڑی بلکہ آپ کے اصحاب میں سے چند جوان جلد باز جن کے پاس ہتھیار نہ تھے یا پورے ہتھیار نہ تھے نکلے ان کا مقابلہ ایسے تیر اندازوں سے ہوا جن کا کوئی تیر خطانہ ہوتا تھا وہ لوگ ہوازن اور بنی نصر کے تھے۔ غرض انہوں نے یک بارگی تیروں کی ایسی بوچھاڑ کی کہ کوئی تیر خطا نہ ہوا۔ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے آپ

(۳۶۱۵) نو دئی نے کہا یہ رجز موزون ہے مگر ہر موزون کو شعر نہیں کہتے جب تک اس کے کہنے والے کا ارادہ شعر کہنے کا نہ ہو اور اسی لیے بعض موزون فقرے قرآن مجید میں موجود ہیں جیسے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا يَا نَصْرًا مِنْ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ يَا وَيْزِفُهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ حالانکہ شعر نہیں ہیں اور اپنے تئیں عبدالمطلب کا بیٹا قرار دیا اس لیے کہ عبدالمطلب مشہور شخص تھا اور عرب آپ کو ان کا بیٹا کہتے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ لڑائی میں ایسا کہنا درست ہے جیسے سلمہؓ نے کہا انا بن الاكوع اور حضرت علیؓ نے کہا انا الذي سمتني امي حيدرہ اور غیر لڑائی میں بطور افتخار کے ممنوع ہے۔ (انتہی مختصراً)

وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُودُ بِهِ فَنَزَلَ فَاسْتَنْصَرَ وَقَالَ ((أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ثُمَّ صَفَّهُمْ))

۴۶۱۶- عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الْبَرَاءِ فَقَالَ أَكُنْتُمْ وَلَيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ يَا أَبَا عُمَارَةَ فَقَالَ أَشْهَدُ عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَلَّى وَلَكِنَّهُ انْطَلَقَ أَخْفَاءَ مِنَ النَّاسِ وَحُسِرَ إِلَى هَذَا الْحَيِّ مِنْ هَوَازِنَ وَهُمْ قَوْمٌ رُمَاءٌ فَرَفَرَهُمْ بِرِشْقٍ مِنْ نَبْلِ كَانَتْهَا رِجْلٌ مِنْ حَرَادٍ فَأَنكَشَفُوا فَأَقْبَلَ الْقَوْمُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ يَقُودُ بِهِ بَغْلَتَهُ فَنَزَلَ وَدَعَا وَاسْتَنْصَرَ وَهُوَ يَقُولُ ((أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اللَّهُمَّ نَزَلْ نَصْرَكَ)) قَالَ الْبَرَاءُ كُنَّا وَاللَّهِ إِذَا احْمَرَّ النَّاسُ نَتَقِي بِهِ وَإِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لِلَّذِي يُحَاذِي بِهِ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ.

۴۶۱۷- عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ قَبَسٍ أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ الْبَرَاءُ وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَمِرَّ وَكَانَتْ هَوَازِنُ يَوْمَئِذٍ رُمَاءً وَإِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ أَنْكَشَفُوا فَأَكْبَبْنَا عَلَى الْغَنَائِمِ فَاسْتَقْبَلُونَا بِالسَّهَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَهُوَ يَقُولُ ((أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ))

۴۶۱۸- عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا

سفید خچر پر سوار تھے تو خچر سے اترے اور مدد کی دعا مانگی، آپ نے فرمایا انا النبی لا کذب انا ابن عبدالمطلب یعنی میں نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں ہے میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ پھر آپ نے صف باندھی اپنے لوگوں کی۔

۴۶۱۶- حضرت ابواسحاق سے روایت ہے ایک شخص براء بن عازب کے پاس آیا اور کہنے لگا حنین کے دن تم بھاگ گئے تھے اے ابوعمارہ! انہوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں رسول اللہ پر آپ نے منہ نہیں موڑا لیکن چند جلد باز لوگ اور بے ہتھیار ہوازن کے قبیلہ کی طرف گئے وہ تیر انداز تھے انہوں نے ایک بوچھاڑ کی تیروں کی جیسے ٹڈی دل تو یہ لوگ سامنے سے ہٹ گئے اور لوگ رسول اللہ کے پاس آئے۔ ابوسفیان بن حارث آپ کے خچر کو کھینچتے تھے آپ خچر پر سے اترے اور دعا کی اور مدد مانگی اور آپ فرماتے تھے میں نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں ہے میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں یا اللہ اپنی مدد اتار۔ براء نے کہا قسم خدا کی جب لڑائی خونخوار ہوتی تو ہم اپنے تئیں بچاتے آپ کی آڑ میں اور بہادر ہم میں وہ تھے جو سامنا کرتے لڑائی کا یعنی رسول اللہ ﷺ۔

۴۶۱۷- حضرت ابواسحاق سے روایت ہے میں نے سنا براء سے ان سے پوچھا ایک شخص نے قیس کے کیا تم بھاگ گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر حنین کے دن؟ براء نے کہا پر رسول اللہ نہیں بھاگے۔ ایسا ہوا کہ ہوازن قبیلہ کے لوگ ان دنوں تیر انداز تھے اور ہم نے جب ان پر حملہ کیا تو وہ بھاگے اور ہم لوٹ کے مال پر جھکے تب انہوں نے تیر چلائے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنی سفید خچر پر اور ابوسفیان بن حارث اس کی لگام پکڑے تھے۔ آپ فرماتے تھے میں نبی ہوں کچھ جھوٹ نہیں ہے میں بیٹا ہوں عبدالمطلب کا۔

۴۶۱۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عُمَارَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَهُوَ أَقْلُ مِنْ حَدِيثِهِمْ
وَهُؤُلَاءِ أَنْتُمْ حَدِيثًا

۴۶۱۹- عَنْ إِيَّاسَ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي
قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُنَيْنًا فَلَمَّا وَاجَهْنَا
الْعَدُوَّ تَقَدَّمْتُ فَأَعْلُو ثِيْبَةً فَاسْتَقْبَلَنِي رَجُلٌ مِنَ
الْعَدُوِّ فَأَرْمِيهِ بِسَهْمٍ فَتَوَارَى عَنِّي فَمَا دَرَيْتُ مَا
صَنَعَ وَنَظَرْتُ إِلَى الْقَوْمِ فَإِذَا هُمْ قَدْ طَلَعُوا مِنْ
ثِيْبَةٍ أُخْرَى فَالْتَقَوْا هُمْ وَصَحَابَةُ النَّبِيِّ ﷺ فَوَلَّى
صَحَابَةُ النَّبِيِّ ﷺ وَأَرْجِعَ مِنْهُمْ مَا وَعَلَى بُرْدَتَانِ
مُتَرِّرًا يَأْخُذُهُمَا مُرْتَدِيًا بِالْأُخْرَى فَاسْتَطَلَقَ
إِزَارِي فَجَمَعَهُمَا جَمِيعًا وَمَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ مِنْهُمْ مَا وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءُ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ رَأَى ابْنُ الْأَكْوَعِ فِرْعَا فَلَمَّا
غَشُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ
قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْأَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ
وُجُوهَهُمْ فَقَالَ شَهِتَ الْوُجُوهَ فَمَا خَلَقَ اللَّهُ
مِنْهُمْ إِنْسَانًا إِلَّا مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا يَبْلُكُ الْقَبْضَةَ فَوَلَّوْا
مُذْبِرِينَ فَهَزَمَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ.

۴۶۱۹- ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرے باپ
سلمہ بن اکوع نے مجھ سے بیان کیا کہ ہم نے جہاد کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کا جب دشمن کا سامنا ہوا تو میں
آگے ہوا اور ایک گھائی پر چڑھا۔ ایک شخص دشمنوں میں سے
میرے سامنے آیا میں نے ایک تیر مارا۔ وہ چھپ گیا معلوم نہیں
کیا ہوا میں نے لوگوں کو دیکھا تو وہ دوسری گھائی سے نمود ہوئے
اور ان سے اور حضرت کے صحابہ سے جنگ ہوئی لیکن صحابہ کو
شکست ہوئی۔ میں بھی شکست پا کر لوٹا اور میں دو چادریں پہنے تھا
ایک باندھے ہوئے دوسری اوڑھے۔ میری تہہ بند کھل چلی تو
میں نے دونوں چادروں کو اکٹھا کر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے سامنے سے گزرا شکست پا کر۔ آپ نے فرمایا کہ اکوع
کا بیٹا گھبرا کر لوٹا۔ پھر دشمنوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
گھیرا آپ نچر پر سے اترے اور ایک مٹھی خاک زمین سے اٹھائی اور
ان کے منہ پر ماری اور فرمایا بگڑ گئے منہ۔ پھر کوئی آدمی ان میں ایسا
نہ رہا جس کی آنکھ میں خاک نہ بھر گئی ہو اسی ایک مٹھی کی وجہ سے۔
آخر وہ بھاگے اور اللہ نے ان کو شکست دی اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ان کے مال بانٹ دیئے مسلمانوں کو۔

(۴۶۱۹) ☆ اسی کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَا مِثَاقُ الذِّمَّةِ وَلَكِنَّ اللَّهَ ذَمَّى "یعنی تو نے یہ مٹھی نہیں بھینکی بلکہ اللہ تعالیٰ نے بھینکی"
کیونکہ یہ معجزہ ہے اور معجزہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو نبی کے ہاتھ پر ظاہر کرتا ہے۔

بَابُ غَزْوَةِ الطَّائِفِ

۴۶۲۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَاصَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَنْلُ مِنْهُمْ شَيْئًا فَقَالَ إِنَّا قَافِلُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَصْحَابُهُ نَرْجِعُ وَلَمْ نَفْتَحْهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ فَعَدُّوا عَلَيْهِ فَأَصَابَهُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا)) قَالَ فَأَعْجَبَهُمْ ذَلِكَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

بَابُ غَزْوَةِ بَدْرٍ

۴۶۲۱- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِينَ بَلَغَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ إِنِّي أَنَا تُرِيدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُحْيِيَهَا الْبَحْرَ لَأَحْضَنَاهَا وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرَكِ الْغَمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَتَدَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوا حَتَّى نَزَلُوا بَدْرًا وَوَرَدَتْ عَلَيْهِمْ رَوَابِ قُرَيْشٍ وَفِيهِمْ غُلَامٌ أَسْوَدٌ لَبِي الْحُجَّاجِ فَأَخَذُوهُ فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَهُ عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ وَأَصْحَابِهِ فَيَقُولُ مَا لِي بِأَبِي سُلَيْمَانَ وَلَكِنْ هَذَا أَبُو جَهْلٍ وَعَنْتَهُ وَشَبِيهُ وَأُمِّيَةُ بْنُ حَلَفٍ فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ ضَرَبُوهُ فَقَالَ نَعَمْ أَنَا أَخْبَرُكُمْ هَذَا أَبُو

بَابُ طَائِفِ كِي لُزَائِي كَابِيَان

۴۶۲۰- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے (اور بعض نسخوں میں عبداللہ بن عمرو ہے جو عاص کے بیٹے ہیں) رسول اللہ ﷺ نے گھیر لیا طائف والوں کو اور نہیں حاصل کیا ان سے کچھ تو آپ نے فرمایا ہم لوٹ چلیں گے اگر خدا نے چاہا آپ کے اصحاب نے کہا بغیر فتح کے ہم لوٹ جاویں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھا صبح کو لڑو وہ لڑے اور زخمی ہوئے آپ نے فرمایا ہم کل لوٹ جاویں گے یہ ان کو بھلا معلوم ہوا تو آپ نے۔

بَابُ بَدْرِ كِي لُزَائِي كَابِيَان

۴۶۲۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مشورہ کیا جب آپ کو ابوسفیان کے آنے کی خبر پہنچی تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے گفتگو کی۔ آپ نے جواب نہ دیا پھر حضرت عمرؓ نے کی تب بھی آپ مخاطب نہ ہوئے۔ آخر سعد بن عبادہ (انصار کے رئیس اٹھے) اور انہوں نے کہا آپ ہم سے پوچھتے ہیں یا رسول اللہ! قسم خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر آپ ہم کو حکم کریں کہ ہم گھوڑوں کو سمندر میں ڈال دیں تو ہم ضرور ڈال دیں اور اگر آپ حکم کریں کہ ہم گھوڑوں کو بھگادیں برک الغماد تک (جو ایک مقام ہے بہت دور مکہ سے پرے) البتہ ہم ضرور بھگادیں (یعنی ہم ہر طرح آپ کے حکم کے تابع ہیں گو ہم نے آپ سے یہ عہد نہ کیا ہو۔ آفرین ہے انصار کی جاں نثاری پر)۔ تب جناب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو بلایا اور وہ چلے یہاں تک کہ بدر میں اترے وہاں قریش کے پانی پلانے والے ملے ان میں ایک کالا غلام بھی تھا بنی حجاج کا۔ صحابہ نے اس کو پکڑا اور اس سے ابوسفیان اور ابوسفیان کے ساتھیوں کا حال پوچھا وہ کہتا تھا میں

سُفْيَانٌ فَإِذَا تَرَكُوهُ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ مَا لِي بِأَبِي
سُفْيَانَ عَلِمْتُ وَلَكِنْ هَذَا أَبُو جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ
وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلْفٍ فِي النَّاسِ فَإِذَا قَالَ هَذَا أَيْضًا
ضَرَبُوهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ
يُصَلِّي فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ انْصَرَفَ قَالَ وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَضْرِبُوهُ إِذَا صَدَقَكُمْ وَتَتْرَكُوهُ إِذَا
كَذَبَكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَذَا مَصْرُغُ فُلَانٍ قَالَ وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى
الْأَرْضِ هَاهُنَا هَاهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ أَحَدُهُمْ عَنْ
مَوْضِعِ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ابوسفیان کا حال نہیں جانتا البتہ ابو جہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن
خلف تو یہ موجود ہیں۔ جب وہ یہ کہتا تو پھر اس کو مارتے جب وہ یہ کہتا
اچھا اچھا میں ابوسفیان کا حال بتاتا ہوں تو اس کو چھوڑ دیتے۔ پھر اس
سے پوچھتے وہ یہی کہتا میں ابوسفیان کا حال نہیں جانتا البتہ ابو جہل اور
عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف تو لوگوں میں موجود ہیں۔ پھر اس کو
مارتے اور جناب رسول اللہ نماز پڑھ رہے تھے کھڑے ہوئے جب
آپ نے یہ دیکھا تو نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا قسم اس کی جس
کے ہاتھ میں میری جان ہے جب وہ تم سے بچ بولتا ہے تو تم اس
کو مارتے ہو اور جب جھوٹ بولتا ہے تو چھوڑ دیتے ہو (یہ ایک معجزہ
ہوا آپ کا)۔ پھر آپ نے فرمایا یہ فلاں کافر کے مرنے کی جگہ ہے
اور ہاتھ زمین پر رکھا اس جگہ (اور یہ فلاں کے گرنے کی جگہ ہے)۔
راوی نے کہا پھر جہاں آپ نے ہاتھ رکھا تھا اس سے ذرا بھی فرق نہ
ہوا اور ہر ایک کافر اسی جگہ گرا۔ (یہ دوسرا معجزہ ہوا)۔

بَابُ فَتْحِ مَكَّةَ

٤٦٢٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
وَفَدَتْ وَفُودٌ إِلَى مُعَاوِيَةَ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ
فَكَانَ يُصْنَعُ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ الطَّعَامَ فَكَانَ أَبُو
هُرَيْرَةَ مِمَّا يُكْثَرُ أَنْ يَدْعُونَا إِلَى رَحْلِهِ فَقُلْتُ
أَلَا أَصْنَعُ طَعَامًا فَأَدْعُوهُمْ إِلَى رَحْلِي فَأَمَرْتُ
بِطَّعَامٍ يُصْنَعُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا هُرَيْرَةَ مِنَ الْعَشِيِّ
فَقُلْتُ الدَّعْوَةُ عِنْدِي اللَّيْلَةَ فَقَالَ سَبَقْتَنِي
قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَلَا
أُعَلِّمُكُمْ بِحَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِكُمْ يَا مَعْشَرَ
الْأَنْصَارِ ثُمَّ ذَكَرَ فَتْحَ مَكَّةَ فَقَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ

باب: مکہ کے فتح ہونے کا بیان
٤٦٢٢- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کئی جماعتیں سفر کر
کے معاویہؓ کے پاس گئیں رمضان شریف کے مہینہ میں۔ عبد اللہ
بن رباح نے کہا (جو ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں اس حدیث
کو) ہم میں ایک دوسرے کے لیے کھانا تیار کرتا تو ابو ہریرہؓ اکثر ہم
کو بلاتے اپنے مقام پر۔ ایک دن میں نے کہا میں بھی کھانا تیار
کروں اور سب کو اپنے مقام پر بلاؤں تو میں نے کھانے کا علم دیا اور
شام کو ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے ملا اور کہا آج کی رات میرے
یہاں دعوت ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا تو نے مجھ سے آگے
کہہ دیا (یعنی آج میں دعوت کرنے والا تھا)۔ میں نے کہا ہاں پھر
میں نے ان کو بلایا حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا اے انصار کے گروہ میں
تمہارے باب میں ایک حدیث بیان کرتا ہوں پھر انہوں نے ذکر

کیا مکہ کی فتح کا۔ بعد اس کے کہ رسول اللہ آئے یہاں تک کہ مکہ میں داخل ہوئے تو ایک جانب پر زبیر کو بھیجا اور دوسری جانب پر خالد بن ولید کو (یعنی ایک کو سینہ پر کیا اور ایک کو میسرہ پر) اور ابو عبیدہ بن الجراح کو ان لوگوں کا سردار کیا جن کے پاس زرہیں نہ تھیں۔ وہ گھائی کے اندر سے گئے اور رسول اللہ ایک ٹکڑے میں تھے۔ آپ نے مجھ کو دیکھا تو فرمایا ابو ہریرہ! میں نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا نہ آوے میرے پاس مگر انصاری اور فرمایا انصار کو پکارو میرے لیے کیونکہ آپ کو انصار پر بہت اعتماد تھا (اور ان کو مکہ والوں سے کوئی غرض بھی نہ تھی) آپ نے ان کا پاس رکھنا مناسب جانا) پھر وہ سب آپ کے گرد ہو گئے اور قریش نے بھی اپنے گردہ اور تابعدار اکٹھا کئے اور کہا ہم ان کو آگے کرتے ہیں اگر کچھ ملا تو ہم بھی انکے ساتھ ہیں اور جو آفت آئی تو دے دیں گے ہم سے جو مانگا جاوے گا۔ آپ نے فرمایا تم دیکھتے ہو قریش کی جماعتوں اور تابعداروں کو پھر آپ نے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر بتلایا (یعنی مارو مکہ کے کافروں کو اور ان میں سے ایک کو نہ چھوڑو) اور فرمایا تم ملو مجھ سے صفا پر۔ حضرت ابو ہریرہ نے کہا پھر ہم چلے جو کوئی ہم میں سے کسی کو مارنا چاہتا (کافروں میں سے) وہ مار ڈالتا اور کوئی ہمارا مقابلہ نہیں کرتا یہاں تک کہ ابوسفیان آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! قریش کا گردہ تباہ ہو گیا اب آج سے قریش نہ رہے۔ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص ابوسفیان کے گھر چلا جاوے اس کو امن ہے (یہ آپ نے ابوسفیان کی درخواست پر اس کو عزت دینے کو فرمایا)۔ انصار ایک دوسرے سے کہنے لگے ان کو یعنی رسول اللہ کو اپنے وطن کی الفت آگئی اور اپنے کنبہ والوں پر مانتا ہوئے۔ ابو ہریرہ نے کہا اور وحی آنے لگی اور جب وحی آنے لگتی تو ہم کو معلوم ہو جاتا جب تک وحی اترتی رہتی کوئی اپنی آنکھ آپ کی طرف نہ اٹھاتا یہاں تک کہ وحی ختم ہو جاتی۔ غرض جب وحی ختم ہو چکی تو رسول اللہ نے فرمایا اے

فَبَعَثَ الرَّسُولُ عَلَى إِحْدَى الْمُحَبَّتَيْنِ وَبَعَثَ خَالِدًا عَلَى الْمُحَبَّةِ الْأُخْرَى وَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْحُسْرِ فَأَخَذُوا بَطْنَ الْوَادِي وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي كَيْبَةٍ قَالَ فَنَظَرَ فَرَأَنِي فَقَالَ ((أَبُو هُرَيْرَةَ)) قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ((لَا يَأْتِينِي إِلَّا أَنْصَارِي)) زَادَ غَيْرُ شَيْئَانِ فَقَالَ ((اهْتَفِ لِي بِالْأَنْصَارِ)) قَالَ فَأَطَاعُوا بِهِ وَوَبَّشَتْ قُرَيْشٌ أَوْبَاشًا لَهَا وَأَنْبَاءً فَقَالُوا نَقَدَّمْ هَؤُلَاءِ فَإِنْ كَانَ لَهُمْ شَيْءٌ كُنَّا مَعَهُمْ وَإِنْ أُصِيبُوا أُعْطِينَا الَّذِي سُئِلْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قَرُونِ إِلَى أَوْبَاشِ قُرَيْشٍ وَأَتْبَاعِهِمْ)) ثُمَّ قَالَ بِيَدِيهِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى ثُمَّ قَالَ ((حَتَّى تَوَافُونِي بِالصَّفَا)) قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَمَا شَاءَ أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يَقْتُلَ أَحَدًا إِلَّا قَتَلَهُ وَمَا أَحَدٌ مِنْهُمْ يُوجِّهُ إِلَيْنَا شَيْئًا قَالَ فَجَاءَ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُبَيِّحَتْ حَضْرَاءُ قُرَيْشٍ لَنَا قُرَيْشٌ بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ ((مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ)) فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَمَّا الرَّجُلُ فَأَذْرَكْتُهُ رَغْبَةً فِي قَرْنَتِهِ وَرَأْفَةً بِعَشِيرَتِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَجَاءَ الْوَحْيُ وَكَانَ إِذَا جَاءَ الْوَحْيُ لَا يَخْفَى عَلَيْنَا فَإِذَا جَاءَ فَلَيْسَ أَحَدٌ يَرْفَعُ طَرْفَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَنْقُضِيَ الْوَحْيُ فَلَمَّا انْقَضَى الْوَحْيُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ

فَأَذَرَكْنَهُ رَغْبَةً فِي قَرِينِهِ قَالُوا قَدْ كَانَ ذَاكَ
قَالَ كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى
اللَّهِ وَإِلَيْكُمْ وَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ
مَمَاتُكُمْ فَأَقْبِلُوا إِلَيْهِ يَكُونُ وَيَقُولُونَ وَاللَّهِ مَا
قُلْنَا الَّذِي قُلْنَا إِلَّا الضَّنَّ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِيكُمْ وَيَعْدِرَانِيكُمْ قَالَ فَأَقْبَلَ
النَّاسُ إِلَى دَارِ أَبِي سُفْيَانَ وَأَغْلَقَ النَّاسُ
أَبْوَابَهُمْ قَالَ وَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ
طَافَ بِالْبَيْتِ قَالَ فَأَتَى عَلَى صَنْمٍ إِلَى حَنْبِ
الْبَيْتِ كَانُوا يَعْبُدُونَهُ قَالَ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْسٌ وَهُوَ آخِذٌ بِسِيَةِ
القَوْسِ فَلَمَّا أَتَى عَلَى الصَنْمِ جَعَلَ يَطْعُمُهُ فِي
عَيْنِهِ وَيَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ فَلَمَّا
فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ أَتَى الصُّفَا فَعَلَا عَلَيْهِ حَتَّى
نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللَّهَ
وَيَدْعُو بِمَا شَاءَ أَنْ يَدْعُو.

انصار کے لوگو! انہوں نے کہا حاضر ہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا
(یہ معجزہ ہے) تم نے یہ کہا اس شخص کو اپنے گاؤں کی الفت آگئی؟
انہوں نے کہا بے شک یہ تو ہم نے کہا۔ آپ نے فرمایا ہر گز نہیں
میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کا رسول ہوں (اور جو تم نے کہا وہ وحی
سے مجھ کو معلوم ہو گیا پر مجھے اللہ کا بندہ ہی سمجھنا انصاری نے کہا جیسے
حضرت عیسیٰ کو بڑھا دیا ویسے بڑھانہ دینا)۔ میں نے ہجرت کی اللہ کی
طرف اور تمہاری طرف اب میری زندگی بھی تمہارے ساتھ ہے
اور موت بھی تمہارے ساتھ۔ یہ سن کر انصار دوڑے روٹے
ہوئے اور کہنے لگے قسم اللہ کی ہم نے کہا جو کہا محض حرص کر کے
اللہ اور اس کے رسول کی یعنی ہمارا مطلب یہ تھا کہ آپ ہمارا ساتھ نہ
چھوڑیں اور ہمارے شہر ہی میں رہیں رسول اللہ نے فرمایا بے شک
اللہ اور رسول تصدیق کرتے ہیں تمہاری اور تمہارا عذر قبول کرتے
ہیں پھر لوگ ابوسفیان کے گھر کو چلے گئے (جان بچانے کے لیے)
اور لوگوں نے اپنے دروازے بند کر لیے اور رسول اللہ تشریف
لائے حجر اسود کے پاس اور اس کو چوم پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا (اگرچہ
آپ احرام سے نہ تھے کیونکہ آپ کے سر پر خود تھا)۔ پھر ایک بت
کے پاس آئے جو کعبہ کے بازو رکھا تھا اس کو لوگ پوجا کرتے تھے
آپ کے ہاتھ میں کمان تھی آپ اس کا کونا تھامے ہوئے تھے۔
جب بت کے پاس آئے تو اس کی آنکھ میں کوئچنے لگے اور فرمانے
لگے حق آیا اور باطل مٹ گیا جب طواف سے فارغ ہوئے تو صفا
پہاڑ پر آئے اور اس پر چڑھے یہاں تک کہ کعبہ کو دیکھا اور دونوں
ہاتھ اٹھائے پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے لگے اور دعا کرنے لگے جو
دعا آپ نے چاہی۔

۶۲۳- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ قَالَ يَدَيْهِ إِخْذَاهُمَا عَلَى

۳۶۲۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نے ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کے بتلایا کاٹ

☆ یعنی جو سامنے آوے اس کو مارو تاکہ کفر کا زور ٹوٹ جاوے پر جو ابوسفیان کے گھر چلا جاوے یا ہتھیار ڈال دے اس کو امن دیا۔
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکہ معظمہ بزور شمشیر فتح ہوا اور یہی قول ہے مالک اور ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور علماء اہل سیر کا اور شافعی کے لئے

دوان کو بالکل۔

الْآخَرَى ((اخْصِدُوهُمْ حَصْدًا)) وَقَالَ فِي
الْحَدِيثِ قَالُوا قُلْنَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
((فَمَا اسْمِي إِذَا كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ))
۴۶۲۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ وَقَدْ نَا
إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ وَفِينَا أَبُو هُرَيْرَةَ
فَكَانَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَصْنَعُ طَعَامًا يَوْمًا لِأَصْحَابِهِ
فَكَانَتْ نَوْبَتِي فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ الْيَوْمَ نَوْبَتِي
فَجَاءُوا إِلَى الْمَنْزِلِ وَلَمْ يُدْرِكْ طَعَامُنَا فَقُلْتُ
((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ لَوْ حَدَّثْتَنَا عَنْ)) رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ حَتَّى يُدْرِكَ طَعَامُنَا فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَجَعَلَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَلَى
الْمُحَنَّبَةِ الْيَمْنَى وَجَعَلَ الزُّبَيْرُ عَلَى الْمُحَنَّبَةِ
الْيُسْرَى وَجَعَلَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَلَى الْبَيَاضَةِ وَبَطْنُ
الْوَادِي فَقَالَ ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ اذْغِ لِي الْأَنْصَارَ))
فَدَعَوْتُهُمْ فَجَاءُوا يُهْرَوُلُونَ فَقَالَ يَا ((مَعْشَرَ
الْأَنْصَارِ هَلْ تَرَوْنَ أَوْبَاشَ قُرَيْشٍ)) قَالُوا نَعَمْ
قَالَ ((انْظُرُوا إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ غَدًا أَنْ
تَخْصِدُوهُمْ حَصْدًا)) وَأَخْفَى بِيَدِهِ وَرَضَعَ
يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ وَقَالَ ((مَوْعِدُكُمْ الصُّفَا))
قَالَ ((فَمَا أَشْرَفَ يَوْمٍ مِثْلَ لَكُمْ أَحَدًا إِلَّا أَنَا مَوْءُ))
قَالَ وَصَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصُّفَا وَجَاءَتْ
الْأَنْصَارُ فَأُطَافُوا بِالصُّفَا فَجَاءَ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أُبَيِّدَتْ خَضِرَاءُ قُرَيْشٍ لَا قُرَيْشَ
بَعْدَ الْيَوْمِ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
((مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ

۴۶۲۴- عبد اللہ بن رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم سفر کر کے معاویہ بن ابی سفیان کے پاس گئے اور ہم لوگوں میں ابو ہریرہ بھی تھے تو ہم میں سے ہر شخص ایک ایک دن کھانا تیار کرتا اپنے ساتھیوں کے لیے۔ ایک دن میری باری آئی میں نے کہا اے ابو ہریرہ آج میری باری ہے۔ وہ سب میرے ٹھکانے پر آئے اور ابھی کھانا تیار نہیں ہوا تھا میں نے کہا اے ابو ہریرہ! کاش! تم ہم سے حدیث بیان کرو رسول اللہ کی جب تک کھانا تیار ہو۔ انہوں نے کہا ہم رسول اللہ کے ساتھ تھے جس دن مکہ فتح ہوا آپ نے خالد بن ولید کو یمینہ کا سردار کیا اور زبیر کو میسرہ کا اور ابو عبیدہ کو پیادوں کا اور ان کو وادی کے اندر سے جانے کو کہا پھر آپ نے فرمایا اے ابو ہریرہ انصار کو بلاؤ۔ میں نے ان کو پکارا وہ دوڑتے ہوئے آئے آپ نے فرمایا اے انصار کے لوگو! تم دیکھتے ہو قریش کی جماعتوں کو؟ انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کل جب ان سے ملنا تو ان کو صاف کر دینا اور آپ نے ہاتھ سے صاف کر کے بتلایا اور داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا اور فرمایا اب تم ہم سے صفا پہاڑ پر ملنا۔ حضرت ابو ہریرہ نے کہا تو اس روز جو کوئی دکھائی دیا انہوں نے اس کو سلا دیا (یعنی مار ڈالا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ پر چڑھے اور انصار آئے انہوں نے گھیر لیا صفا کو اتنے میں ابو سفیان آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ! قریش کا جتنا ہٹ گیا اب آج سے قریش نہ رہے۔ رسول اللہ نے فرمایا جو کوئی ابو سفیان کے گھر میں چلا جاوے اس کو امن ہے اور جو ہتھیار ڈال دے اس کو بھی امن ہے اور جو اپنا دروازہ بند کرے اس کو بھی

للہ نزدیک صلح سے فتح ہوا اور ماذری نے کہا کہ یہ صرف شافعی کا قول ہے۔ (نودی)

امن ہے۔ انصار نے کہا ان کو اپنے عزیزوں کی محبت آگئی اور اپنے شہر کی رغبت پیدا ہوئی اور وحی اتری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نے فرمایا تم نے کہا مجھ کو کنبے والوں کی محبت آگئی اور اپنے شہر کی الفت پیدا ہوئی تم جانتے ہو میرا کیا نام ہے تین بار فرمایا محمد ہوں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول۔ میں نے وطن چھوڑا اللہ کی طرف اور تمہاری طرف تو اب زندگی اور موت دونوں تمہاری زندگی اور موت کے ساتھ ہیں۔ انہوں نے کہا قسم خدا کی ہم نے یہ نہیں کہا مگر حرص سے اللہ اور اس کے رسول کی۔ آپ نے فرمایا تو اللہ اور اس کا رسول دونوں سچا جانتے ہیں تم کو اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں۔

باب: مکہ کے ارد گرد کو بتوں سے پاک کرنے کا بیان
۳۶۲۵۔ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جس دن مکہ فتح ہوا مکہ میں تشریف لے گئے وہاں کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت تھے آپ ہر ایک کو کو نچا دیئے لکڑی سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی (وہ گر پڑتا جیسا دوسری روایت میں ہے) اور فرمایا حق آیا جھوٹ مٹ گیا جھوٹ مٹنے والا ہے حق آیا اور جھوٹ مٹ گیا جھوٹ مٹنے والا ہے حق آیا اور جھوٹ نہ بناتا ہے کسی کو نہ لوٹاتا ہے (بلکہ دونوں اللہ جل جلالہ کے کام ہیں)۔

۳۶۲۶۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا

باب: اس چیز کا بیان کہ فتح کے بعد کوئی قریشی باندھ کر قتل نہ کیا جائے

أَلْقَى السَّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ)) وَمَنْ أَعْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ فَقَالَتْ الْأَنْصَارُ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةً فِي قَرَّتِهِ وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةً فِي قَرَّتِهِ)) أَلَا ((فَمَا اسْمِي إِذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَيْكُمْ فَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ)) قَالُوا وَاللَّهِ مَا قُلْنَا إِلَّا ضِيًّا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ ((فَإِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَصْدَقَانِكُمْ وَيَغْدِرَانِكُمْ))

بَابُ إِزَالَةِ الْأَصْنَامِ مِنْ حَوْلِ الْكَعْبَةِ
۴۶۲۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّونَ نَصْبًا فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ كَانَ بِيَدِهِ وَيَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِي الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ زَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ يَوْمَ الْفَتْحِ

۴۶۲۶۔ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ زَهُوقًا وَلَمْ يَذْكُرْ الْآيَةَ الْأُخْرَى وَقَالَ بَدَلُ نَصْبًا صَنَمًا

بَابُ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ الْفَتْحِ

۴۶۲۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

(۳۶۲۷) ☆ نووی نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ قریش مسلمان ہو جاویں گے اور ان میں سے کوئی اسلام سے نہ پھرے گا اور کفر کی وجہ سے باندھ کر نہ مارا جاوے گا اور یوں ظلم سے مارا جانا اور ہے اور جو ظلم حضرت کے بعد قریش پر ہوا وہ مشہور ہے۔ تحفۃ الاخیار میں ہے کہ ابن نطل

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ فَتَحِ مَكَّةَ ((لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) .

۴۶۲۸- عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ هَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ أَسْلَمَ أَحَدٌ مِنْ غُصَاةِ قُرَيْشٍ غَيْرَ مُطِيعٍ كَانَ اسْمُهُ الْغَاصِي فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُطِيعًا .

بَابُ صَلَاحِ الْحَدِيثِ فِي الْحَدِيثِ

۴۶۲۹- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَتَبَ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الصَّلَاحَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْحَدِيثِ فَكَتَبَ هَذَا ((مَا كَتَبَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ)) فَقَالُوا لَا تَكْتُبْ رَسُولُ اللَّهِ فَلَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ لَمْ نَقَاتِلَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ أَمْحُهُ فَقَالَ مَا أَنَا بِالَّذِي أَمْحَاهُ فَمَحَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ قَالَ وَكَانَ فِيمَا اشْتَرَطُوا أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ فَيَقِيمُوا بِهَا ثَلَاثًا وَلَا يَدْخُلُهَا بِسِلَاحٍ إِلَّا جُلْبَانِ السِّلَاحِ قُلْتُ لِأَبِي إِسْحَقَ وَمَا جُلْبَانِ السِّلَاحِ قَالَ الْقِرَابُ وَمَا فِيهِ .

باپ مطیع بن اسود سے انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ سے جس دن مکہ فتح ہوا۔ آپ فرماتے تھے آج کے بعد کوئی قریشی آدمی قتل نہ کیا جائے گا باندھ کر قیامت تک۔

۴۶۲۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ اس دن جن لوگوں کے نام عام تھے قریش کے لوگوں میں سے کوئی ان میں سے مسلمان نہیں ہوا سوا عام بن اسود کے۔ آپ نے اس کا نام بدل کر مطیع رکھ دیا۔

باب: حدیبیہ میں جو صلح ہوئی اس کا بیان

۴۶۲۹- براء بن عازب سے روایت ہے حضرت علیؓ نے اس صلح نامہ کو لکھا جو رسول اللہؐ اور مشرکوں سے قرار پلا حدیبیہ کے دن اس میں یہ عبارت تھی کہ یہ وہ ہے جو فیصلہ کیا محمد اللہ کے رسول نے۔ (اس سے معلوم ہوا کہ وثائق اور اسناد میں اول یونہی لکھنا چاہیے) مشرک بولے اللہ کے رسول آپ مت لکھئے اس لیے کہ اگر ہم کو یقین ہو تا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم کیوں لڑتے آپ سے۔ رسول اللہؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا میٹ دے اس لفظ کو انہوں نے عرض کیا میں اس کو میٹنے والا نہیں (یہ انہوں نے لب کی راہ سے عرض کیا یہ جان کر کہ حضرت کا حکم قطعی نہیں ہے ورنہ اس کی اطاعت واجب ہو جاتی) رسول اللہؐ نے اس کو اپنے ہاتھ سے میٹ دیا (یہ آپ کا معجزہ تھا اس لیے کہ آپ پڑھے لکھے نہ تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے بجائے رسول کے ابن عبد اللہ کا لفظ لکھ دیا) اس میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ مکہ میں آویں اور

تو ایک کافر تھا حضرت کو اس نے بہت رنج دیا تھا۔ فتح مکہ کے دن کسی نے آپ سے کہا کہ ابن نفل کعبے کے پردوں میں چھپا ہے آپ نے فرمایا اس کو پکڑ لاؤ۔ لوگ اس کی مشکلیں باندھ کر لائے پر وہ قتل ہوا تب آپ نے یہ حدیث فرمائی۔

(۴۶۲۸) کیونکہ عام کے لفظی معنی نافرمان ہیں اور یہ برا معلوم ہوا آپ کو آپ نے بدل دیا۔ نووی نے کہا کہ عام اور بھی تھے جیسے عام بن وائل سمی اور عام بن ہشام اور عام بن منہ پر کوئی ان میں سے اس روز مسلمان نہیں ہوا البتہ ایک عام اور مسلمان ہوا ابو جندل سمیل بن عمرو پر شاید راوی کو اس کا خیال نہیں رہا کیونکہ وہ کنیت سے زیادہ مشہور تھا۔

تین دن تک رہیں اور ہتھیار لے کر نہ آویں مگر غلاف کے اندر۔

۴۶۳۰۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۶۳۰۔ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ لَمَّا صَالَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْحُدَيْبِيَّةِ كَتَبَ عَلَيَّ كِتَابًا بَيْنَهُمْ قَالَ فَكَتَبَ ((مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ)) ثُمَّ ذَكَرَ بَنُو حُدَيْبٍ مَعَاذَ غَيْرِ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ ((هَذَا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ)) .

۴۶۳۱۔ براء سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ روکے گئے کعبہ شریف میں جانے سے تو صلح کی آپ سے مکہ والوں نے اس شرط پر کہ (آئندہ سال) آویں اور تین دن تک مکہ میں رہیں اور ہتھیاروں کو غلاف میں رکھ کر آویں اور کسی مکہ والے کو اپنے ساتھ نہ لے جاویں اور ان کے ساتھ والوں میں سے جو رہ جاوے (مشرکوں کا ساتھ قبول کرے) تو اس کو منع نہ کریں۔ آپ نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اچھا اس شرط کو لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ ہے جو فیصلہ کیا اس پر محمد اللہ تعالیٰ کے رسول نے (ﷺ) مشرک بولے اگر ہم یہ جانتے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو آپ کی اطاعت کرتے یا آپ سے بیعت کرتے بلکہ یوں لکھئے محمد عبد اللہ کے بیٹے نے۔ آپ نے حضرت علیؓ کو حکم کیا کہ رسول اللہ لفظ میٹنے کے لیے۔ انہوں نے کہا قسم خدا کی میں تو نہ میٹوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھا مجھے اس لفظ کی جگہ بتا۔ حضرت علیؓ نے بتادی۔ آپ نے اس کو میٹ دیا اور ابن عبد اللہ

۴۶۳۱۔ عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَحْصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ النَّبْتِ صَالِحَهُ أَهْلُ مَكَّةَ عَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا فَيُقِيمَ بِهَا ثَلَاثًا وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِحِلْيَانِ السِّلَاحِ السَّيْفِ وَقَرَابِهِ وَلَا يَخْرُجَ بِأَحَدٍ مَعَهُ مِنْ أَهْلِهَا وَلَا يَمْنَعُ أَحَدًا يَمْكُتُ بِهَا مِنْهُمْ كَانَ مَعَهُ قَالَ لِعَلِيٍّ ((اكْتُبِ الشَّرْطَ بَيْنَنَا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ)) فَقَالَ لَهُ الْمُشْرِكُونَ لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ تَابَعْنَاكَ وَلَكِنْ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يَمْحَاها فَقَالَ عَلِيٌّ لَا وَاللَّهِ لَا أُمَحَّاها فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَرِنِي مَكَانَهَا)) فَأَرَاهُ مَكَانَهَا فَمَحَّاها

(۴۶۳۱) ☆ نووی نے کہا قاضی عیاض نے کہا کہ بعض لوگوں نے اس روایت سے دلیل کی ہے اس امر پر کہ آپ نے اپنے ہاتھ سے لکھ دیا جیسا کہ ظاہر معنی ہے اور بخاری کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ نے وہ کاغذ لیا اور لکھا اور ایک روایت میں ہے کہ آپ اچھی طرح لکھنا نہ جانتے تھے اور آپ نے لکھا۔ اس مذہب والے یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ سے لکھو یا اس طرح پر کہ قلم نے خود لکھ دیا اور آپ نے نہ جانا کہ کیا لکھتے ہیں یا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس وقت لکھنا سکھا دیا اور یہ زیادہ معجزہ ہے آپ کا اس لیے کہ آپ ای تھے پھر جیسے اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ علم سکھائے جن کو آپ نہیں جانتے تھے اور پڑھ لیا جو نہ پڑھ سکتے تھے اسی طرح لکھو یا جس کو نہ لکھ سکتے تھے اور اس سے آپ کے امی ہونے کا

وَكُتِبَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَأَقَامَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا
أَنَّ كَانَ يَوْمُ الثَّلَاثِ قَالُوا لِعَلِيٍّ هَذَا آخِرُ يَوْمٍ
مِنْ شَرْطِ صَاحِبِكَ فَأَمْرُهُ فَلْيَخْرُجْ فَأَخْبَرَهُ
بَذَلِكَ فَقَالَ ((نَعَمْ)) فَخَرَجَ وَقَالَ ابْنُ
جَنَابٍ فِي رِوَايَتِهِ مَكَانَ تَابِعُنَاكَ يَا عَنَّاكَ.

۴۶۳۲- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ قُرَيْشًا
صَالَحُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ
سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ ((اَكْتُبْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ
الرَّحِيمِ)) قَالَ سُهَيْلٌ أَمَّا بِاسْمِ اللَّهِ فَمَا نَدْرِي
مَا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَلَكِنْ اَكْتُبْ مَا
نَعْرِفُ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ فَقَالَ ((اَكْتُبْ مِنْ
مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ)) قَالُوا لَوْ عَلِمْنَا أَنَّكَ
رَسُولُ اللَّهِ لَتَابِعْنَاكَ وَلَكِنْ اَكْتُبْ اسْمَكَ وَاسْمَ
أَيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَكْتُبْ
مِنْ مُحَمَّدٍ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ)) فَاشْتَرَطُوا عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ لَمْ

لکھ دیا (جب دوسرا سال ہوا تو آپ تشریف لائے) پھر تین روز
تک مکہ معظمہ میں رہے جب تیسرا دن ہوا تو مشرکوں نے حضرت
علی کرم اللہ وجہہ سے کہا یہ تمہارے صاحب کی شرط کا اخیر دن
ہے اب ان سے کہو جانے کو۔ انہوں نے کہا آپ نے فرمایا اچھا
اور آپ نکلے۔

۴۶۳۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قریش نے
صلح کی رسول اللہ ﷺ سے اور قریش میں سہیل بن عمرو بھی تھا
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لکھو بسم
اللہ الرحمن الرحیم۔ سہیل نے کہا ہم نہیں جانتے بسم اللہ الرحمن
الرحیم کیا ہے وہ لکھو جس کو ہم جانتے ہیں باسمک اللہم۔ آپ نے
فرمایا اچھا لکھو محمد کی طرف سے جو اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔
مشرکوں نے کہا اگر ہم جانتے آپ اللہ کے رسول ہیں تو آپ کی
پیروی کرتے البتہ اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھو۔ آپ نے فرمایا اچھا
لکھو محمد بن عبد اللہ کی طرف سے۔ پھر انہوں نے یہ شرط لگائی
آپ سے کہ اگر تم میں سے کوئی ہمارے پاس چلا آوے گا ہم اس کو
واپس نہ دیں گے اور ہم میں سے کوئی تمہارے پاس آوے تو اس کو
روانہ کر دینا ہمارے پاس صحابہ کرام نے کہا یا رسول اللہ یہ شرط ہم

لہ میں کوئی خلل نہیں ہوتا اور اکثر کا مذہب یہ ہے کہ آپ نے خود لکھا نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبی امی کہا اور فرمایا وما کنت تعلمون
قبل فی کتاب ولا تخطہ یمینک اور حضرت نے فرمایا اور اس حدیث میں لکھا کہ معنی لکھوایا ہے جیسا دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے
حضرت علی سے فرمایا لکھ محمد بن عبد اللہ۔ اتنی مختصراً

(۴۶۳۲) ☆ پھر ایسا ہی ہوا اس شرط کے لکھنے سے مشرکوں کو کوئی فائدہ نہ ہوا بلکہ چند روز کے بعد جب بعضے لوگ جیسے ابو بصیر اور ان کے
ساتھی مسلمان ہو کر آنے لگے وہ شرط کی وجہ سے آپ کے پاس نہ آ سکے اور رہ میں ایک جتنا علیحدہ انہوں نے قائم کیا اور مشرکوں کو ایسا ہونا اور
تباہ کیا کہ ان کا ناک میں دم ہو گیا۔ آخر انہوں نے تنگ آکر رسول اللہ سے کہلا بھیجا کہ ہم اس شرط سے دبائے آپ اپنے لوگوں کو لہ بلا لیجئے
اور صلح نامہ لکھتے وقت آپ نے ایسے جزئیات میں جیسے بسم اللہ الرحمن الرحیم وغیرہ میں تکرار نہ کی کیونکہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اور باسمک اللہم
کا ایک ہی مضمون ہے یہ مشرکوں کی بے فائدہ ہٹ تھی اور محمد رسول اللہ نہ سہی محمد بن عبد اللہ سہی۔ اس صلح نامہ سے آپ کی غرض اور تھی
جس کو مشرک یوں قوف نہ سمجھے۔ وہ یہ تھی کہ مسلمان اور مشرک اس صلح کی وجہ سے آپس میں ملنے جلنے لگیں اور مسلمان اپنے عزیزوں سے مل
کر ان کو حق بات سمجھا دیں آخر کہاں تک جو دین میں حق ہے وہ ایک نہ ایک دن آدمی کی سمجھ میں آ جاوے گا۔ پھر ایسا ہی ہوا کہ اس صلح کی لہ

نَزَدَهُ عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَاءَكُمْ مِنْكُمْ رَدُّنُمُوهُ عَلَيْنَا
فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْكَتَبَ هَذَا قَالَ ((نَعَمْ إِنَّهُ
مَنْ ذَهَبَ مِنْهُمْ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ وَمَنْ جَاءَنَا
مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللَّهُ لَهُ فَرْجًا وَمَخْرَجًا))

۴۶۳۳- عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَامَ سَهْلُ بْنُ
حَنِيفٍ يَوْمَ صِفِّينَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ اتَّبِعُوا
أَنْفُسَكُمْ لَقَدْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَلَوْ نَرَى فِتْنًا
لَقَاتَلْنَا وَذَلِكَ فِي الصُّلْحِ الَّذِي كَانَ بَيْنَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ
الْمُشْرِكِينَ فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَتَى
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ وَهُمْ عَلَى بَاطِلٍ
قَالَ ((بَلَى)) قَالَ أَلَيْسَ قَتَلْنَا فِي الْحَنَةِ
وَقَتَلَانَهُمْ فِي النَّارِ قَالَ ((بَلَى)) قَالَ فَفِيمَ
نُعْطِي الدِّيْنَةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ
اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ ((يَا ابْنَ الْخَطَّابِ
إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللَّهُ أَبَدًا))
قَالَ فَانْطَلَقَ عُمَرُ فَلَمْ يَصْبِرْ مُتَغَيِّظًا فَأَتَى أَبَا
بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ وَهُمْ

لکھیں آپ نے فرمایا لکھو ہم میں سے جو کوئی ان کے پاس چلا
جاوے تو اللہ تعالیٰ اس کو دور ہی رکھے اور ان میں سے جو کوئی
ہمارے پاس آوے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے بھی راستہ نکال دے گا
اور اس کی مشکل کو آسان کر دے گا۔

۴۶۳۳- سہل بن حنیف صفین کے روز (جب حضرت علیؓ
اور معاویہؓ میں جنگ تھی) کھڑے ہوئے اور کہاے لوگو! اپنا قصور
سمجھو ہم رسول اللہؐ کے ساتھ تھے جس دن صلح ہوئی حدیبیہ کی اگر
ہم لڑائی چاہتے تو لڑتے اور یہ اس صلح کا ذکر ہے جو رسول اللہؐ اور
مشرکوں میں ہوئی تو حضرت عمرؓ آئے رسول اللہؐ کے پاس اور
عرض کیا یا رسول اللہؐ! کیا ہم سچے دین پر نہیں ہیں اور کافر جھوٹے
دین پر نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں۔ پھر انہوں نے کہا ہم
میں جو مارے جاویں کیا وہ جنت میں نہیں جائیں گے اور ان میں جو
مارے جاویں کیا وہ جہنم میں نہ جاویں گے؟ آپ نے فرمایا کیوں
نہیں۔ مطلب حضرت عمرؓ کا یہ تھا کہ پھر دب کر صلح کیوں کریں
جنگ کیوں نہ کریں (حضرت عمرؓ نے کہا پھر کیوں ہم اپنے دین پر
دھبہ لگادیں اور لوٹ جاویں اور ابھی اللہ تعالیٰ نے ہمارا اور ان
کا فیصلہ نہیں کیا)۔ حضرت رسول اللہؐ نے فرمایا اے خطاب کے
بیٹے! میں اللہ کا رسول ہوں مجھ کو وہ تباہ نہیں کرے گا کبھی بھی۔ یہ
سن کر حضرت عمرؓ چلے اور غصہ کے مارے صبر نہ ہو سکا وہ ابو بکرؓ
کے پاس گئے اور ان سے کہاے ابو بکرؓ! کیا ہم حق پر نہیں ہیں اور وہ

ظہر مدت میں ہزاروں آدمی نئے مسلمان ہو گئے اور کافروں کا زور ٹوٹا چلا گیا یہاں تک کہ مکہ معظمہ فتح ہوا اور تمام قریش مسلمان ہوئے اور
قریش کی انتظار میں عرب کے اور قبیلے بھی مسلمان ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کو کامیابی ہوئی اور یہ سورت اتری اذا جاء نصر الله والفتح
اخیر تک۔

(۴۶۳۳) ☆ سہل کا مطلب یہ تھا کہ حضرت علیؓ کے ساتھی بھی صلح اور تحکیم پر راضی ہو جاویں گوان کو ناگوار تھا پر سہل نے یہ سمجھایا کہ
بعض بات بری معلوم ہوتی ہے لیکن اس کا انجام اچھا ہوتا ہے۔ چنانچہ جناب رسول اللہؐ کے زمانہ میں صحابہ نے صلح حدیبیہ کو برا خیال کیا پر اللہ
تعالیٰ نے اس صلح کو ان کے حق میں بہتر کیا اور انجام اس کا یہ ہوا کہ مکہ فتح ہوا اور مسلمان غالب ہو گئے۔

عَلَىٰ بَاطِلٍ قَالِ بَلَىٰ قَالِ أَلَيْسَ قَتَلْنَا فِي
الْحَنَةِ وَقَتَلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالِ بَلَىٰ قَالِ فَعَلَامَ
نُعْطِي الدِّيْنَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ
اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّهُ
رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللَّهُ أَبَدًا قَالِ فَزَلَّ
الْقُرْآنُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْفَتْحِ فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ فَأَقْرَأَهُ إِيَّاهُ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَوْ فَتَحَ هُوَ قَالَ ((نَعَمْ)) فَطَابَتْ
نَفْسُهُ وَرَجَعَ.

باطل پر نہیں ہیں؟ ابو بکرؓ نے کہا کیوں نہیں۔ انہوں نے کہا
ہمارے مقتول جنت میں نہیں جاویں گے اور ان کے مقتول جہنم
میں نہیں جاویں گے؟ ابو بکرؓ نے کہا کیوں نہیں۔ انہوں نے کہا
پھر کیوں ہم اپنے دین کا نقصان کریں اور لوٹ جاویں اور ابھی ہمارا
ان کا فیصلہ نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے۔ ابو بکرؓ نے کہا اے خطاب کے
بیٹے! آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ ان کو کبھی تباہ نہیں کرے گا۔
(یہاں سے ابو بکر صدیقؓ کا روحانی اتصال اور قرب حضرت پیغمبرؐ
سے دریافت کر لینا چاہیے کہ انہوں نے بعینہ وہی جواب دیا جو
آپ نے دیا تھا) پھر قرآن شریف اترار رسول اللہؐ پر جس میں فتح
کا ذکر ہے (یعنی سورہ انا فتحنا) آپ نے حضرت عمرؓ کو بلا بھیجا اور
یہ سورت پڑھائی۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ صلح فتح
ہے ہماری؟ آپ نے فرمایا ہاں تب وہ خوش ہو گئے اور لوٹ آئے
(اور اللہ نے ویسا ہی کیا کہ اس صلح کا نتیجہ فتح ہوا۔)

٤٦٣٤- عَنْ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ
حَنِيفٍ يَقُولُ بَصِيفَيْنِ أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهَمُوا رَأْيَكُمْ
وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتَنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَنِّي
أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُهُ وَاللَّهِ مَا وَضَعْنَا سِوْفَنَا عَلَى
عَوَاتِقِنَا إِلَى أَمْرِ قَطٍّ إِلَّا أَسْهَلْنَا بِنَا إِلَى أَمْرِ
نَعْرِفُهُ إِلَّا أَمْرَكُمْ هَذَا لَمْ يَذْكُرْ ابْنُ نُمَيْرٍ إِلَى
أَمْرِ قَطٍّ.

٣٦٣٤- شقیق سے روایت ہے میں نے سہل بن حنیف سے سنا
وہ کہتے تھے صفین میں اے لوگو! اپنی عقلوں کا قصور سمجھو قسم اللہ کی
تم دیکھتے مجھ کو ابو جندل کے روز (یعنی حدیبیہ کے دن ابو جندل کا
نام عاص بن سہیل بن عمرو تھا) اگر میں طاقت رکھتا رسول اللہؐ کے
حکم کو پھیرنے کی اہتہ پھیر دیتا اس کو (یہ مبالغہ کے طور پر کہا یعنی
صلح ہم کو ایسی ناگوار تھی)۔ قسم خدا کی ہم نے کبھی اپنی تلواریں
کاندھوں پر نہیں رکھیں مگر وہ لے گئیں ہم کو اس بات کی طرف
جس کو ہم جانتے ہیں مگر اس لڑائی میں (جو شام والوں سے تھی)۔

٤٦٣٥- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي
حَدِيثِهِمَا إِلَى أَمْرِ يُفْطِلُنَا

٣٦٣٥- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٣٦٣٦- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ سہل نے

٤٦٣٦- عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ

(٣٦٣٦) ☆ قاضی عیاض نے کہا صحیح مسلم کے نسخوں میں ملاحظہ ہے اور یہ غلط ہے صحیح ماہد دنا ہے اور بخاری کی روایت بھی یہی ہے اور
جب ای معنی ٹھیک ہوتا ہے کیونکہ اب معنی یہ ہوگا کہ جب ایک کو نام اس کا بند کرتے ہیں تو دوسرا کو نام کھل جاتا ہے۔ نووی نے کہا ان حدیثوں میں

خَئِيفَ بَصِيفٍ يَقُولُ أَتَهْمُوا رَأْيَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ
فَلَقَدْ رَأَيْتَنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَصْطَبِعُ أَنْ أُرَدَّ
أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَتَحْنَا
مِنْهُ فِي خُصْمٍ إِلَّا أَنْفَجَرَ عَلَيْنَا مِنْهُ خُصْمًا.

٤٦٣٧- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ إِلَى قَوْلِهِ فَوْرًا عَظِيمًا مَرَّجَعَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَهُمْ يُخَالِطُهُمُ الْحُزْنُ وَالْكَآبَةُ وَقَدْ نَحَرَ الْهَدْيَ بِالْحُدَيْبِيَّةِ فَقَالَ ((لَقَدْ أَنْزَلْتُ عَلَى آيَةٍ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا)) .

٤٦٣٨- عَنْ أَنَسٍ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ

بَابُ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ

٤٦٣٩- عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا مَنَعَنِي أَنْ أَشْهَدَ بِذُرٍّ إِلَّا أَنِّي خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي حُسَيْلٌ قَالَ فَأَخَذَنَا كُفَّارٌ قُرَيْشِي قَالُوا إِنَّكُمْ تُرِيدُونَ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا مَا نُرِيدُهُ مَا نُرِيدُ إِلَّا الْمَدِينَةَ فَأَخَذُوا مِنَّا عَهْدَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ لِنَنْصَرِفَنَّ إِلَى الْمَدِينَةِ وَلَا نُقَاتِلُ مَعَهُ

(۳۶۳۹) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑائی میں جھوٹ بولنا درست ہے کیونکہ حذیفہ حضرت نبی کے پاس آتے تھے پر مصلحت سے انہوں نے جھوٹ کہہ دیا کہ ہم مدینہ کو جاتے ہیں اور جب تک تعریض ہو سکے (تعریض یہ ہے کہ جھوٹ بھی نہ ہو اور اپنا مطلب بھی فوت نہ ہو) اولیٰ ہے لیکن جھوٹ بولنا بھی لڑائی میں درست ہے۔ اسی طرح جھوٹ بولنا درست ہے لوگوں میں صلح کرانے کے لیے اور خاندان کو اپنی بلیبی سے اس کے راضی کرنے کے لیے جیسے حدیث صحیح میں اس کی تصریح آگئی ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اقرار کا پورا کرنا ناپسندیدہ ہے۔

فَاتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنَا
الْحَبَرُ فَقَالَ ((انصروا نفبي)) لَهُمْ بَعْدَهُمْ
((وَنَسْتَعِينُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ))

اور اقرار لیا کہ ہم مدینہ کو پھر جاویں گے اور محمد ﷺ کے ساتھ ہو
کر نہیں لڑیں گے جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو ہم نے
یہ سب قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا تم چلے جاؤ مدینہ کو ہم ان کا
اقرار پورا کریں گے اور اللہ سے مدد چاہیں گے ان پر۔

بَابُ غَزْوَةِ الْأَحْزَابِ

٤٦٤٠ - عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا
عِنْدَ حَذِيفَةَ فَقَالَ رَجُلٌ لَوْ أَذْرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلْتُ مَعَهُ وَأَبْلَيْتُ فَقَالَ
حَذِيفَةُ أَنْتَ كُنْتَ تَفْعَلُ ذَلِكَ لَقَدْ رَأَيْنَا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْأَحْزَابِ
وَأَخَذْنَا رِيحَ شَدِيدَةٍ وَقُرَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَلَا رَجُلٌ يَأْتِينِي بِخَبَرِ
الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللَّهُ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) فَسَكَنَّا
فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا أَحَدٌ ثُمَّ قَالَ ((أَلَا رَجُلٌ يَأْتِينَا
بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللَّهُ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))
فَسَكَنَّا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا أَحَدٌ ثُمَّ قَالَ ((أَلَا رَجُلٌ

باب : غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق کے بیان میں
۴۶۴۰۔ ابراہیم تیمی سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ یزید
بن شریک تیمی سے انہوں نے کہا ہم حذیفہ بن الیمان کے پاس
بیٹھے تھے ایک شخص بولا اگر میں رسول اللہ کے زمانہ مبارک میں
ہوتا تو جہاد کرتا آپ کے ساتھ اور کوشش کرتا لڑنے میں۔
حذیفہ نے کہا تو ایسا کرتا (یعنی تیرا کہنا معتبر نہیں ہو سکتا کرنا اور
ہے اور کہنا اور ہے۔ صحابہ کرام نے جو کوشش کی تو اس سے بڑھ
کر نہ کر سکتا) تم دیکھو ہم رسول اللہ کے ساتھ تھے احزاب (جمع)
ہے حزب کی حزب کہتے ہیں گروہ کو اس جنگ کو جو ۵ ہجری میں
ہوئی۔ غزوہ احزاب کہتے ہیں اس لیے کہ کافروں کے بہت سے
گروہ حضرت سے لڑنے کو آئے تھے) کی رات کو اور ہوا بہت تیز
چل رہی تھی اور سردی بھی خوب چمک رہی تھی اس وقت آپ

ضروری ہے اور اختلاف کیا ہے علماء نے اگر کافر کسی مسلمان کو قید کریں اور اس سے اقرار لیویں نہ بھاگنے کا تو لام شافعی اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کا
یہ قول ہے کہ اس اقرار کا پورا کرنا ضروری نہیں بلکہ جب موقع پاوے بھاگ جاوے اور مالک کے نزدیک اقرار کا پورا کرنا ضروری ہے اور اگر کافروں
نے اس پر جبر کر کے قسم لی نہ بھاگنے کی تو اتفاق بھاگنا درست ہے اس لیے کہ زبردستی کی قسم لازم نہیں ہوتی۔ لیکن حذیفہ اور ان کے باپ کو آپ
نے اقرار پورا کرنے کا حکم دیا اس خیال سے کہ میرے اصحاب عہد شکنی میں بدنام نہ ہوں اور یہ حکم بطور وجوب کے نہ تھا۔ (نودی)

(۳۶۴۰) نودی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ حاکم کو مخفی جاسوس اور خبر بھیجنا چاہیے اور غنیم کی خبر رکھنا چاہیے جنگ میں یہ تو بہت
ضروری ہے اور امن میں بھی کافروں کی اخبار بذریعہ اپنے وکیلوں اور ایچیوں کے ہمیشہ دریافت کرتے رہنا چاہیے اور ان کی قوت اور ساز و سامان
اور تعداد و لشکر کی خبر ہر وقت لینا چاہیے اور اس امر کا بند و بست ضرور رکھنا چاہیے کہ وہ ہتھیاروں کی عمدگی یا تعداد و فوج میں مسلمانوں سے بڑھنے نہ
پاویں۔ میں نے ایک بار تنہائی میں فکر کی کہ مسلمانوں کے مغلوب اور تباہ ہو جانے کی وجہ کیا ہے معلوم ہوا کہ کتاب اور سنت سے منہ موڑنا اللہ
تعالیٰ کا خوف چھوڑ دینا دنیا کی محبت میں غرق رہنا اصلی وجہ ہے اور اس زمانے کے عقلمند لوگ جو وجہیں تراشتے ہیں کہ تجارت نہ ہونا زراعت نہ
ہونا صنعت نہ ہونا یہ سب غلط ہے اور سواگ ہے مسلمانوں کے بڑھنے میں صرف یہی آڑ ہے کہ قرآن اور حدیث کو چھوڑے بیٹھے ہیں دنیا کے
دھندوں میں ایسے پھنسے ہیں کہ دین کا خیال تک نہیں آتا پھر اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو عذاب میں گرفتار کیا ہے کہ دنیا بھی انکو نہیں ملتی لہذا

يَا أَيُّهَا بَخْبِرِ الْقَوْمَ جَعَلَهُ اللَّهُ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))
 فَسَكَنَّا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا أَحَدٌ فَقَالَ ((قُمْ يَا
 حُذِيفَةُ فَأَتَيْنَا بَخْبِرِ الْقَوْمَ)) فَلَمْ أَجِدْ بُدًّا إِذْ
 دَعَانِي بِاسْمِي أَنْ أَقُومَ قَالَ أَذْهَبُ ((فَأَتَيْتُ
 بِخَبْرِ الْقَوْمِ وَلَا تَذَعُرْهُمْ عَلَيَّ)) فَلَمَّا وَلَّيْتُ
 مِنْ عِنْدِهِ جَعَلْتُ كَأَنَّمَا أُمْسِي فِي حَمَامٍ حَتَّى
 أَتَيْتُهُمْ فَرَأَيْتُ أَبَا سُفْيَانَ يَصْلِي ظَهْرَهُ بِالنَّارِ
 فَوَضَعْتُ سَهْمًا فِي كَبِدِ الْقَوْسِ فَأَرَدْتُ أَنْ
 أُرْمِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ ((وَلَا تَذَعُرْهُمْ عَلَيَّ)) وَلَوْ رَمَيْتُهُ
 لَأَصَبْتُهُ فَرَجَعْتُ وَأَنَا أُمْسِي فِي مِثْلِ الْحَمَامِ
 فَلَمَّا أَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبْرِ الْقَوْمِ وَفَرَعْتُ قُرْرْتُ
 فَأَلْبَسَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ فَضْلِ عِبَادَةٍ
 كَانَتْ عَلَيْهِ يُصَلِّي فِيهَا فَلَمْ أَزَلْ نَائِمًا حَتَّى
 أَصْبَحْتُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ قَالَ قُمْ ((يَا نَوْمَانُ))

نے فرمایا کوئی شخص ہے جو چاکر کافروں کی خبر لاوے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن میرے ساتھ رکھے گا۔ یہ سن کر ہم لوگ خاموش ہو رہے اور کسی نے جواب نہ دیا کسی کی ہمت نہ ہوئی کہ ایسی سردی میں رات کو خوف کی جگہ میں جاوے اور خبر لاوے (حالانکہ صحابہ کی جاں نثاری اور ہمت مشہور ہے) پھر آپ نے فرمایا کوئی شخص ہے جو کافروں کی خبر میرے پاس لاوے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن میرے ساتھ رکھے گا۔ کسی نے جواب نہ دیا سب خاموش ہو رہے آخر آپ نے فرمایا اے حذیفہ! اٹھ او ر کافروں کی خبر لا۔ اب مجھے کچھ نہ بنا کیونکہ آپ نے میرا نام لے کر حکم دیا جانے کا۔ آپ نے فرمایا جا اور خبر لے کر اکافروں کی اور مت اکسانا ان کو مجھ پر (یعنی ایسا کوئی کام نہ کرنا جس سے ان کو غصہ آوے اور وہ تجھ کو ماریں یا لڑائی پر مستعد ہوں) جب میں آپ کے پاس سے چلا تو ایسا معلوم ہوا جیسے کوئی حمام کے اندر چل رہا ہے (یعنی سردی و ردی بالکل کافور ہو گئی بلکہ گرمی معلوم ہوتی تھی۔ یہ آپ کی دعا کی برکت تھی اللہ اور رسول کی اطاعت پہلے تو نفس کو ناگوار ہوتی ہے لیکن جب مستعدی سے شروع کر دے تو بجائے تکلیف کے لذت اور راحت حاصل ہوتی ہے) یہاں تک کہ میں کافروں کے پاس پہنچا دیکھا تو ابوسفیان اپنی کمر کو آگ سے سینک رہا ہے میں نے تیر کمان پر چڑھایا اور قصد کیا مارنے کا پھر مجھے

لہے باوجود اس کے کہ اس کی فکر میں سرگرداں ہیں اور رات دن دنیا داری میں مصروف ہیں پھر روز بروز اور مفلس اور تباہ ہوتے جاتے ہیں اور جب تک وہ اس سے توبہ نہ کریں گے اس وقت تک یہ عذاب کبھی کم نہ ہوگا چاہے وہ کتنا ہی پڑھیں کیسا ہی علم حاصل کریں۔ پھر میں نے خیال کیا کہ کافر بھی تو اللہ تعالیٰ سے عاقل ہیں اور رات دن دنیا میں مصروف ہیں ان کو یہ حکومت اور دولت کیوں دے رکھی ہے؟ معلوم ہوا کہ کافروں کے واسطے تو صرف دنیا ہی ہے اور ان کا کفر یہی ایک امر ان کو آخرت میں بے نصیب کرنے کے لیے کافی ہے اب دوسرے عذاب کی صورت نہیں ان کو دنیا کا عذاب دے کر جگانے اور بیدار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ اپنے مسلمان بندوں کو گودہ کتنے ہی گناہگار ہوں تکلیف دے کر بیدار کرنا چاہتا ہے اور ہو گا وہی جو اس کے علم میں ہے۔ یا اللہ! تو اپنے فضل سے اور خاتم الانبیاء کی اطاعت کے ذریعہ مسلمانوں کا دل کتاب و سنت پر لگا دے اور ایک بار اور اپنے دین کا بول بالا دکھا دے۔ آمین یا رب العالمین۔

رسول اللہ کا فرمودہ یاد آیا کہ ایسا کوئی کام نہ کرنا جس سے ان کو غصہ پیدا ہو۔ گر میں مار دیتا تو بے شک ابوسفیان کو لگتا۔ آخر میں لوٹا پھر مجھے ایسا معلوم ہوا کہ حمام کے اندر چل رہا ہوں جب رسول اللہ کے پاس آیا اور سب حال کہہ دیا اس وقت سردی معلوم ہوئی (یہ آپ کا ایک بڑا معجزہ تھا)۔ آپ نے مجھے اپنا ایک فاضل کمبل اوڑھا دیا جس کو اوڑھ کر آپ نماز پڑھا کرتے تھے۔ میں اس کو اوڑھ کر جو سویا تو صبح تک سوتا رہا۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا اٹھ بہت سونے والے۔

باب: جنگ احد کا بیان

۴۶۴۱- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ احد کے دن (جب کافروں کا غلبہ ہوا اور مسلمان مغلوب ہو گئے) الگ ہو گئے سات آدمی انصار کے اور دو قریش کے آپ کے پاس رہ گئے اور کافروں نے آپ پر ہجوم کیا آپ نے فرمایا کون ان کو پھیرتا ہے؟ اس کو جنت ملے گی یا میرا رفیق ہوگا جنت میں۔ ایک انصاری آگے بڑھا اور لڑا یہاں تک کہ مارا گیا۔ پھر انہوں نے ہجوم کیا آپ نے فرمایا کون ان کو لوٹاتا ہے؟ اس کو جنت ملے گی یا میرا رفیق ہوگا جنت میں۔ ایک اور انصاری بڑھا اور لڑا یہاں تک کہ مارا گیا۔ پھر یہی حال رہا یہاں تک کہ ساتوں آدمی انصار کے شہید ہوئے (سبحان اللہ انصار کی جاں نثاری اور وفاداری کیسی تھی یہاں سے صحابہ رسول اللہ کا درجہ اور مرتبہ سمجھ لینا چاہیے)۔ تب آپ نے فرمایا ہم نے انصاف نہ کیا اپنے اصحاب کے ساتھ یا ہمارے یاروں نے ہمارے ساتھ انصاف نہ کیا۔ (پہلی صورت میں یہ مطلب ہوگا کہ انصاف نہ کیا یعنی قریش بیٹھے رہے اور انصار شہید ہو گئے قریش کو بھی ٹکنا چاہیے تھا۔ دوسری صورت میں یہ معنی ہونگے کہ ہمارے یار جو بھاگ گئے جان بچا کر انہوں نے انصاف نہ کیا کہ ان کے بھائی شہید ہوئے اور وہ اپنے تئیں بچانے کی فکر میں رہے)۔

۴۶۴۲- عبدالعزیز بن ابی حازم نے کہا اپنے باپ ابو حازم (سلمہ

بَابُ غَزْوَةِ أُحُدٍ

۴۶۴۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ يَوْمَ أُحُدٍ فِي سَبْعَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا رَهَقُوهُ قَالَ ((مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ هُوَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ فَتَقَدَّمَ)) رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ثُمَّ رَهَقُوهُ أَيْضًا فَقَالَ ((مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ هُوَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ)) فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى قُتِلَ السَّبْعَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَاحِبَيْهِ ((مَا أَنْصَفْنَا أَصْحَابَنَا)).

۴۶۴۲- عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ

بن دینار مدنی) سے سنا انہوں نے سہل بن سعد سے ان سے پوچھا گیارہ سال اللہ کے زخمی ہونے کا حال احد کے دن۔ انہوں نے کہا آپ کا چہرہ مبارک زخمی ہوا اور آپ کی کچلی ٹوٹ گئی اور آپ کے سر پر خود ٹوٹا (توسر کو کتنی تکلیف ہوئی ہوگی) پھر حضرت فاطمہؓ آپ کی صاحبزادی خون دھوتی تھیں اور حضرت علیؓ اس پر پانی ڈالتے تھے۔ جب حضرت فاطمہؓ نے دیکھا کہ پانی سے اور خون زیادہ نکلتا ہے تو انہوں نے ایک بوریے کا ٹکڑا جلا کر زخم سے لگا دیا تب خون بند ہوا۔

۳۶۴۳۔ سہل بن سعد سے جناب رسول اللہ کے زخمی ہونے کا حال پوچھا گیا۔ انہوں نے کہا میں جانتا ہوں قسم خدا کی اس شخص کو جو آپ کا زخم دھوتا تھا اور جو پانی ڈالتا تھا اور جو دوا ہوئی پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

۳۶۴۴۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۳۶۴۵۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کا دانت ٹوٹا احد کے دن اور سر پر زخم لگا۔ آپ خون کو دور کرتے تھے اور فرماتے تھے کیسے فلاح ہوگی اس قوم کی جس نے زخمی کیا اپنے پیغمبر کو اور اس کا دانت توڑا حالانکہ وہ بلاتا تھا ان کو اللہ کی طرف۔ اس وقت یہ آیت اتری تمہارا کچھ اختیار نہیں ہے (اللہ تعالیٰ چاہے ان

أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ جُرْحُ وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكُسِرَتْ رِبَاعِيَّتُهُ وَهَشِمَتْ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَغْسِلُ الدَّمَ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَسْكُبُ عَلَيْهَا بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةً حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهُ حَتَّى صَارَ رَمَادًا ثُمَّ أَلْصَقَتْهُ بِالْجُرْحِ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمَ.

۴۶۴۳۔ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَهُوَ يَسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَمَّا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ وَيَمَازُ ذُورِي جُرْحَهُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ وَجُرْحَ وَجْهِهِ وَقَالَ مَكَانَ هَشِمَتْ كُسِرَتْ.

۴۶۴۴۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ أُصِيبَ وَجْهُهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُطَرِّفٍ جُرْحُ وَجْهِهِ

۴۶۴۵۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رِبَاعِيَّتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَشَجَّ فِي رَأْسِهِ فَجَعَلَ يَسْلُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُولُ ((كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجَّوا نَبِيَّهُمْ وَكَسَرُوا رِبَاعِيَّتَهُ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ)) فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ.

☆ حضرت نے اپنی قوم کا یہ حال دیکھ کر ان کی تباہی کا یقین کیا لیکن اللہ جل جلالہ نے آپ کو بتلایا کہ تم کو کار خانہ الٰہی میں کوئی اختیار نہیں ہے۔ اب بھی اللہ اگر چاہے تو ان کو معاف کر دے اور عذاب بھی کر سکتا ہے پھر آخر اللہ نے ان کو عذاب ہی کیا دنیا میں تباہ و برباد اور ذلیل و خوار ہوئے مکہ کی حکومت بھی گئی سارا غرور ناک کی راہ نکل گیا اللہ نے اپنے پیغمبر کو غالب کیا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ بد دعا کرنے لگے قریش کے ظالموں کو تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔

لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ.

کو معاف کرے چاہے عذاب دیوے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔

۴۶۴۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْكِي نَبِيًّا مِنَ النَّبِيِّاءِ ضَرْبَهُ قَوْمُهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ ((رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ)).

۴۶۴۶- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ بیان کر رہے تھے ایک پیغمبر کا حال ان کی قوم نے ان کو مارا تھا اور وہ اپنے منہ سے خون پونچھتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے یا اللہ! میری قوم کو بخش دے وہ نادان ہیں (سبحان اللہ نبوت کے حلیم کا کیا کہنا)۔

۴۶۴۷- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَهُوَ يَنْضِجُ الدَّمَ عَنْ جَبِينِهِ.

۴۶۴۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرل

بَابُ اشْتِدَادِ غَضَبِ اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: جس کو رسول اللہ خود قتل کریں اس پر اللہ تعالیٰ کا غصہ بہت سخت ہے

۴۶۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا هَذَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حِينَئِذٍ يُشِيرُ إِلَى رَبَاعِيَّتِهِ)) وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)).

۴۶۴۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بڑا غصہ ہے اللہ کا ان لوگوں پر جنہوں نے ایسا کیا اور آپ اشارہ کرتے تھے اپنے دانت کی طرف اور فرمایا آپ نے بڑا غصہ ہے اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر جس کو رسول اللہ قتل کریں اللہ تعالیٰ کی راہ میں (یعنی جہاد میں جس کو ماریں کیونکہ اس مردود نے پیغمبر کے مارنے کا قصد کیا ہو گا اور اس سے مراد وہ لوگ نہیں ہیں جن کو آپ حد یا قصاص میں ماریں)۔

بَابُ مَا لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَدَى الْمُشْرِكِينَ وَالْمُنَافِقِينَ

باب: رسول اللہ ﷺ نے مشرکوں اور منافقوں کے ہاتھ سے جو تکلیف پائی اس کا بیان

۴۶۴۹- عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ وَأَبُو جَهْلٍ وَأَصْحَابُ لَهُ جُلُوسٌ وَقَدْ نُجِرَتْ حُزُورٌ بِالْأَمْسِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ

۴۶۴۹- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ خانہ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے اور ابو جہل اپنے یاروں سمیت بیٹھا تھا اور ایک دن پہلے ایک اونٹنی کٹی تھی۔ ابو جہل نے کہا تم میں سے کون جا کر اس کی بچہ دانی لاتا ہے اور اس کو رکھ دیتا ہے محمد کے

(۴۶۴۹) ☆ نووی نے کہا اس حدیث میں یہ اشکال ہے کہ جب نجاست آپ کی پشت پر رکھ دی تو آپ نماز کیسے پڑھتے رہے۔ قاضی عیاض نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ بچہ دان اونٹنی کا نجس نہیں ہے اس واسطے کہ میٹنی اور رطوبت اس کے بدن کی پاک ہے اور او جھری میں یہی لڑ

أَيُّكُمْ يَقُومُ إِلَى سَنَاءِ حَزْوَ رِي فَلَانٍ فَيَأْخُذُهُ
فَيَضَعُهُ فِي كَتِفِي مُحَمَّدٍ إِذَا سَجَدَ فَأَنْبَعَثَ
أَشَقَى الْقَوْمِ فَأَخَذَهُ فَلَمَّا سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ فَاسْتَضْحَكُوا
وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَجْعَلُ عَلَى بَعْضٍ وَأَنَا قَائِمٌ أَنْظُرُ
لَوْ كَانَتْ لِي مَنَعَةٌ طَرَحْتُهُ عَنْ ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَاجِدًا مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتَّى انْطَلَقَ إِنْسَانٌ
فَأَخْبَرَ فَاطِمَةَ فَجَاءَتْ وَهِيَ جُوزِيرَةٌ فَطَرَحْتُهُ
عَنْهُ ثُمَّ أَقْبَلْتُ عَلَيْهِمْ تَشْتِمُهُمْ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ رَفَعَ صَوْتَهُ ثُمَّ دَعَا
عَلَيْهِمْ وَكَانَ إِذَا دَعَا دَعَا ثَلَاثًا وَإِذَا سَأَلَ سَأَلَ
ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ ((اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ)) ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ فَلَمَّا سَمِعُوا صَوْتَهُ ذَهَبَ عَنْهُمْ الضَّحْكُ
وَحَافُوا دَعْوَتَهُ ثُمَّ قَالَ ((اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي
جَهْلٍ بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنَ
رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدَ بْنَ عُقْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلْفٍ وَعُقْبَةَ
بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ)) وَذَكَرَ السَّابِعَ وَلَمْ أَحْفَظْهُ
فَوَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِينَ سَمِعُوا صَرْعَى يَوْمَ بَدْرٍ
ثُمَّ سَجُّوا إِلَى الْقَلْبِ قَلْبِي بَدْرٍ قَالَ أَبُو
إِسْحَاقَ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ غَلَطَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ.

دونوں مونڈھوں کے بیچ میں جب وہ سجدے میں جاویں؟ یہ سن کر
ان کا بد بخت شقی اٹھا (عقبہ بن ابی معیط ملعون) اور لایا اس کو اور
رسول اللہ جب سجدے میں گئے تو آپ کے دونوں مونڈھوں کے
بیچ میں وہ بچہ دانی رکھ دی پھر ان لوگوں نے ہنسی شروع کی اور
مارے ہنسی کے ایک پر ایک گرنے لگا۔ میں کھڑا ہوا دیکھتا تھا مجھے اگر
زور ہوتا (یعنی میرے مددگار لوگ ہوتے) تو میں پھینک دیتا اس کو
آپ کی پیٹھ سے اور رسول اللہ سجدے ہی میں رہے آپ نے سر
نہیں اٹھایا یہاں تک کہ ایک آدمی گیا اور اس نے حضرت فاطمہ کو
خبر کی کہ وہ آئیں اس وقت لڑکی تھیں اور اس کو پھینکا آپ کی پیٹھ
سے۔ پھر ان لوگوں کی طرف آئیں ان کو برا کہا۔ جب آپ نماز
پڑھ چکے تو بلند آواز سے بد دعا کی ان پر آپ جب دعا کرتے تو تین
بار دعا کرتے اور جب خدا سے کچھ مانگتے تو تین بار مانگتے۔ پھر آپ
نے فرمایا اللہ قریش کو سزا دے تین بار فرمایا۔ ان لوگوں نے جب
آپ کی آواز سنی تو ہنسی جاتی رہی اور آپ کی بد دعا سے ڈر گئے۔ پھر
آپ نے فرمایا اللہ تو سمجھ لے ابو جہل بن ہشام اور عقبہ بن ربیعہ
اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عقبہ اور امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی
معیط سے اور ساتویں کا مجھے نام یاد نہیں رہا (بخاری کی روایت میں
اس کا نام عمارہ بن ولید مذکور ہے)۔ پھر قسم اس کی جس نے حضرت
محمد کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں نے ان سب لوگوں کو جن کا آپ
نے نام لیا بدر کے دن پڑے ہوئے دیکھا ان کی نعشیں گھسیٹ کر
گڑھے میں ڈالی گئیں جو بدر میں تھا (جیسے کتے کو گھسیٹ کر پھینکتے
ہیں) ابو اسحاق نے کہا ولید بن عقبہ کا نام غلط ہے اس حدیث میں۔

ان چیزیں ہوتی ہیں۔ نجس تو خون ہے اور یہ جواب امام مالک کے مذہب پر بنتا ہے کہ حلال جانور کا گوشت بر پاک ہے اور ہمارا ابو حنیفہ کا مذہب یہ
ہے کہ وہ نجس ہے اور قاضی عیاض کا جواب ضعیف اور باطل ہے اس لیے کہ او جھری یا بچہ دان میں خون بھی لگا رہتا ہے دوسرے یہ کہ وہ
مشرکوں کا ذبیحہ تھا اور وہ نجس ہے۔ اسی طرح اس کا گوشت اور سب اجزاء عمدہ جواب یہ ہے کہ آپ کو اس کی خبر نہیں ہوئی کہ پیٹھ پر کیا رکھا گیا
ہے اس لیے آپ سجدہ میں مصروف رہے۔ انتہی اللہ

۴۶۵۰- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سجدے میں تھے اور آپ کے گرد قریش کے چند لوگ تھے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط آیا اونٹنی کی اونٹنی لے کر اور آپ کی پیٹھ مبارک پر ڈال دی آپ نے اپنا سر نہیں اٹھایا۔ پھر فاطمہ زہراؓ آئیں اور آپ کی پیٹھ پر سے اس کو اٹھایا اور ایسا کرنے والے کے لیے بددعا کی پھر آپ نے فرمایا یا اللہ! تو سزا دے قریش کی اس جماعت کو ابو جہل بن ہشام اور عقبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط اور امیہ بن خلف یا ابی بن خلف کو (شعبہ جو راوی ہے اس حدیث کا اس کو شک ہے)۔ عبد اللہ بن مسعود نے کہا پر میں نے ان سب لوگوں کو دیکھا مارے گئے بدر کے دن اور کنویں میں پھینک دیئے گئے مگر امیہ یا ابی اس کے ٹکڑے ٹکڑے الگ ہو گئے تھے اس لیے وہ کنویں میں نہیں ڈالا گیا۔

۴۶۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ تین بار دعا کر رہے تھے عاجزی سے۔ آپ فرماتے تھے یا اللہ! سمجھ لے قریش سے یا اللہ! تو سمجھ لے قریش سے یا اللہ! تو سمجھ لے قریش سے اور ولید بن عتبہ نام ہے بجائے ولید بن عقبہ کے اور امیہ بن خلف کے نام میں شک نہیں۔ ابو اسحاق نے کہا ساتویں آدمی کا میں نام بھول گیا۔

۴۶۵۲- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

۴۶۵۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَتِمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِذْ جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ بِسَلًا حَزُورًا فَقَذَفَهُ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَخَذَتْهُ عَنْ ظَهْرِهِ وَدَعَتْ عَلَى مَنْ صَنَعَ ذَلِكَ فَقَالَ ((اللَّهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ أَبَا جَهْلٍ بْنُ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنُ رَبِيعَةَ وَعُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلْفٍ أَوْ أَبِي بَنٍ خَلْفٍ شُعْبَةَ الشَّكِّ)) قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ قَتَلُوا يَوْمَ بَدْرٍ فَأَلْقَوْا فِي بَرٍّ غَيْرٍ أَنَّ أُمَيَّةَ أَوْ أُبَيًّا تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبَرِّ.

۴۶۵۱- عَنْ أَبِي إِسْحَقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ وَكَانَ يَسْتَجِبُ ثَلَاثًا يَقُولُ ((اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثًا)) وَذَكَرَ فِيهِمُ الْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلْفٍ وَلَمْ يَشْكُ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ وَنَسِيتُ السَّابِعَ

۴۶۵۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ بلکہ صحیح ولید بن عتبہ ہے اور بخاری نے اپنی صحیح میں ایسا ہی روایت کیا اور ولید بن عقبہ تو اس وقت موجود نہ تھا یا ہو گا تو بچہ ہو گا کیونکہ جس دن مکہ فتح ہوا اور رسول اللہ کے سامنے لایا گیا سر پر ہاتھ پھیرانے کے لیے اس وقت وہ قریب تھا جوانی کے۔ (نووی)

(۴۶۵۰) نووی نے کہا آپ کی دعا ان کے باب میں قبول ہوئی اور یہ گڑھے میں پھینکے گئے ذلت سے دفن نہیں ہوئے کیونکہ حربی کا دفن واجب نہیں ہے بلکہ جنگل میں پھینک دیا جاوے پر جس صورت میں اس کی بدبو سے لوگوں کو تکلیف کا ڈر ہو تو گاڑ دیں۔ قاضی عیاض نے کہا اس روایت پر یہ اعتراض ہوا ہے کہ عمارہ بن ولید بھی ان لوگوں میں تھا اور وہ بدر کے دن نہیں مارا گیا بلکہ حبشہ میں جا کر مراد اس کا جواب یہ ہے کہ مراد ان میں کے اکثر لوگ ہیں کیونکہ عقبہ بن ابی معیط بھی بدر کے دن نہیں مارا گیا بلکہ قید ہوا پھر عرق انطیہ میں آن کر رسول اللہ نے اس کو قتل کرایا۔ انتہی

رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کی طرف منہ کیا اور بد دعا کی قریش کے چھ آدمیوں کے لیے ابو جہل اور امیہ بن خلف اور عقبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط کے لیے۔ پھر عبد اللہ بن مسعودؓ نے قسم کھائی کہ میں نے ان لوگوں کو دیکھا بدر میں پڑے ہوئے اور دھوپ سے سڑ گئے تھے کیونکہ وہ گرمی کا دن تھا۔

۴۶۵۳- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر احد کے دن سے بھی کوئی دن زیادہ سخت گزرا ہے؟ آپ نے فرمایا میں نے بہت آفت اٹھائی تیری قوم سے (یعنی قریش کی قوم سے) اور سب سے زیادہ سخت رنج مجھے عقبہ کے دن ہوا۔ میں نے عبد یلیل کے بیٹے پر اپنے تئیں پیش کیا (یعنی اس سے مسلمان ہونے کو کہا) اس نے میرا کہنا نہ مانا۔ میں چلا اور میرے چہرے پر رنج برس رہا تھا پھر مجھے ہوش نہ آیا (یعنی یکساں رنج میں چلا گیا) مگر جب قرن الثعالب (ایک مقام ہے جہاں نجد والے احرام باندھتے ہیں مکہ سے دو منزل کے فاصلہ پر) پہنچا تو میں نے اپنا سر اٹھایا دیکھا تو ایک ابر کے ٹکڑے نے مجھ پر سایہ کیا اور اس میں حضرت جبرائیلؑ تھے انہوں نے مجھے آواز دی اور کہا کہ اللہ جل جلالہ نے تمہاری قوم کا کہنا سنا اور جو انہوں نے جواب دیا تو پہاڑوں کے فرشتے کو تمہارے پاس بھیجا ہے تم جو چاہو اس کو حکم کرو۔ پھر اس فرشتے نے مجھے پکارا اور سلام کیا اور کہا اے محمد! اللہ تعالیٰ نے تمہاری قوم کا کہنا سنا اور میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں اور مجھے تمہارے پروردگار نے تمہارے پاس بھیجا ہے اس لیے کہ جو تم حکم دو میں سنوں پھر جو تم چاہو اگر کہو تو میں دونوں پہاڑوں کو (یعنی ابو قیس اور اس کے سامنے کا پہاڑ جو مکہ میں ہے) ان پر ملا دوں (اور ان کو چٹکی کر دوں) حضرت رسول اللہ نے اس سے فرمایا (میں یہ نہیں چاہتا) بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَدَعَا عَلَى سِنَةِ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فِيهِمْ أَبُو جَهْلٍ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلْفٍ وَعُقْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَعُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَأَقْسِمَ بِاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرَغَى عَلَى بَدْرٍ قَدْ غَبَرَتْهُمْ الشَّمْسُ وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا.

۴۶۵۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمٍ أُحُدٍ فَقَالَ ((لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكَ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ فَأَنْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِ فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا بِقَرْنِ الثُّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رُدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ قَالَ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ فَمَا شِئْتَ إِنَّ شِئْتَ أَنْ أَطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْآخَشِينَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَخُدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا))

اولاد میں سے ان لوگوں کو پیدا کرے گا جو خاص اسی کو پوچھیں گئے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں (سبحان اللہ کیا شفقت تھی آپ کو اپنی امت پر وہ رنج دیتے آپ ان کی تکلیف گوارا نہ کرتے)۔
۳۶۵۳- جندب بن سفیان سے روایت ہے کسی لڑائی میں رسول اللہ کی انگلی کو مار گئی اور خون نکل آیا آپ نے فرمایا نہیں ہے تو مگر ایک انگلی جس میں سے خون نکلا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں تجھے یہ تکلیف ہوئی۔ (مطلب یہ ہے کہ خدا کی راہ میں اتنی سی تکلیف بے حقیقت ہے اور یہ شعر نہیں ہے جیسے اوپر گزرا)۔

۳۶۵۵- اسود بن قیس سے روایت ہے رسول اللہ غار میں تھے (قاضی عیاض نے کہا یہ غلطی ہے غار کی جگہ غازی کا لفظ ہو گا یا غار سے مراد لشکر ہے) آپ کی انگلی کو ٹھوکر لگی۔

۳۶۵۶- جندب سے روایت ہے جبرائیل نے چند روز کی دیر کی آپ کے پاس آنے میں تو مشرک کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے چھوڑ دیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ اسی وقت یہ سورت اتار دی اللہ تعالیٰ نے قسم ہے دن چڑھے کی اور رات کی جب ڈھانک لیوے نہیں چھوڑا تجھ کو تیرے پروردگار نے اور نہ ناخوش رکھا۔

۳۶۵۷- اسود بن قیس سے روایت ہے میں نے جندب بن سفیان سے سنا رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو دو تین دن رات تک نہیں اٹھے پھر ایک عورت آئی (عوراء بنت حرب ابو سفیان کی بہن ابولہب کی بی بی حلاتہ الخطب) اور کہنے لگی اے محمد! میں سمجھتی ہوں کہ تمہارے شیطان نے تم کو چھوڑ دیا (یہ اس شیطان نے ہنسی سے کہا) میں دیکھتی ہوں دو تین رات سے تمہارے پاس نہیں آیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ سورت اتاری والضحیٰ اخیر تک اس کے معنی اوپر گزرے۔

۳۶۵۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۶۵۴- عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سَفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَمِيتُ إِصْبِعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَشَاهِدِ فَقَالَ ((هَلْ أَنْتَ إِلَّا إِصْبِعٌ دَمِيتُ وَلِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتُ)).

۴۶۵۵- عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ فَنُكِبَتْ إِصْبَعُهُ.

۴۶۵۶- عَنْ جُنْدُبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَبْطَأَ جِبْرِيلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ قَدْ وُدَّعَ مُحَمَّدٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالْضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَحَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى.

۴۶۵۷- عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سَفْيَانَ يَقُولُ اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَحَاجَّتُهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ أَرَهُ قَرَبَكَ مِنْذُ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالْضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَحَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى.

۴۶۵۸- عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا

بَابُ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى اللَّهِ وَصَبْرِهِ عَلَى أَذَى الْمُنَافِقِينَ

٤٦٥٩- عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ إِكَافٌ تَحْتَهُ قُطِيفَةٌ فَذَكِيَّةٌ وَأَرْدَفَ وَرَاءَهُ أُسَامَةُ وَهُوَ يَعُودُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَذَلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ أَهْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبْدَةُ الْأَوْتَانِ وَالْيَهُودُ فِيهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتْ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الذَّابَّةِ حَمَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تَغْبِرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ فَتَنَزَّلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا فِي مَجَالِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ اغْشِنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ قَالَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَتَوَاثَبُوا فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ ثُمَّ رَكِبَ ذَابَّتُهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ ((أَيُّ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ إِلَى مَا

باب: رسول اللہ ﷺ کی دعا اور منافقین کی تکالیف پر صبر کرنے کا بیان

٤٦٥٩- اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے اس پر ایک پالان تھا اور نیچے اس کے ایک چادر تھی ندک کی (ندک ایک شہر تھا مشہور مدینہ سے دو یا تین منزل پر) آپ کے پیچھے اسی گدھے پر اسامہ بن زید تھے آپ تشریف لے گئے سعد بن عبادہ کو پوچھنے کے لیے ان کی بیماری میں بنی حارث بن خزرج کے محلہ میں اور یہ قصہ بدر کی جنگ سے پہلے کا ہے یہاں تک کہ آپ گزرے ایک مجلس پر جس میں سب قسم کے لوگ یعنی مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہود ملے جلے تھے۔ ان لوگوں میں عبد اللہ بن ابی (منافق مشہور) بھی تھا اور عبد اللہ بن رواحہ بھی تھے۔ جب اس مجلس میں جانور کی گرد پینچی تو عبد اللہ بن ابی نے اپنی ناک بند کر لی چادر سے اور کہنے لگا مت گرد اڑاؤ ہم پر۔ رسول اللہ نے ان لوگوں کو سلام کیا پھر کھڑے ہوئے اور گدھے پر سے اترے بعد اس کے ان کو بلا یا اللہ کی طرف اور ان کو قرآن سنایا۔ عبد اللہ بن ابی نے کہا اے شخص! اس سے اچھا کچھ نہیں یا اس سے تو بہتر تھا کہ تم اپنے گھر میں بیٹھتے اگر تم کہتے ہو وہ سچ ہے تو مت سناؤ ہم کو ہماری مجلسوں میں اور لوٹ جاؤ اپنے ٹھکانے کو پھر جو ہم میں سے تمہارے پاس آوے اس کو یہ قصہ سناؤ۔ عبد اللہ بن رواحہ نے کہا ہم کو ضرور سنائیے ہماری مجلسوں میں کیونکہ ہم پسند کرتے ہیں ان باتوں کو۔ اسامہ نے کہا پھر مسلمان اور مشرک اور یہود گالی گلوچ کرنے لگے یہاں تک کہ قصد کیا ایک نے دوسرے کو مارنے کا اور رسول اللہ اس جھگڑے کو

(٤٦٥٩) ☆ اور وہ منور ہی مرتے دم تک منافق ہی رہا کبھی دل سے مسلمان نہیں ہوا پر آپ نے اس کو کبھی نہ ستایا بلکہ اس کی سفارش قبول کی بنی قیہاق کے بارے میں اور جب وہ مر گیا تو اس کے بیٹے کی درخواست پر آپ نے اپنا کرتہ دیا اس کو پہنانے کو۔

قَالَ أَبُو حَبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَالَ كَذَا وَكَذَا)) قَالَ اغْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاصْفَحْ فَوَاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ الَّذِي أَعْطَاكَ وَلَقَدْ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبُحَيْرَةِ أَنْ يُتَوَجَّوهُ فَيُعَصِّبُوهُ بِالْإِعْصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرَقَ بِذَلِكَ فَذَلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

دباتے تھے۔ آخر آپ سوار ہوئے اپنے جانور پر اور سعد بن عبادہ کے پاس گئے۔ آپ نے فرمایا اے سعد! تم نے نہیں سنیں ابو حباب (یہ کنیت ہے عبد اللہ بن ابی کی) کی باتیں؟ اس نے ایسی ایسی باتیں کہیں۔ سعد نے کہا آپ معاف کر دیجئے یا رسول اللہ اور درگزر کیجئے قسم خدا کی اللہ نے آپ کو دیا جو دیا اور اس شہر والوں نے تو یہ ٹھہرایا تھا کہ عبد اللہ بن ابی کو تاج پہناویں اور عمامہ بندھوا دیں (یعنی اس کو بادشاہ کریں یہاں کا) جب اللہ تعالیٰ نے یہ بات نہ ہونے دی اس حق کی وجہ سے جو آپ کو دیا گیا تو وہ جل گیا (حسد کے مارے) اسی حسد نے اس سے یہ کرایا کہ جو آپ نے دیکھا۔ پھر رسول اللہ نے معاف کر دیا اس کو۔

۴۶۶۰- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ وَزَادَ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ عَبْدَ اللَّهِ.

۴۶۶۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْ أُنْبِتَ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَالَ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ وَرَكِبَ حِمَارًا وَانْطَلَقَ الْمُسْلِمُونَ وَهِيَ أَرْضٌ سَبَّحَةٌ فَلَمَّا أَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِلَيْكَ عَنِّي فَوَاللَّهِ لَقَدْ أَذَانِي نَنْزُ حِمَارِكَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاللَّهُ لَحِمَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطِيبُ رِيحًا مِنْكَ قَالَ فَغَضِبَ لِعَبْدِ اللَّهِ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَصْحَابُهُ قَالَ فَكَانَ يَنْهَمُ ضَرْبُ بِالْجَرِيدِ وَبِالْأَيْدِي وَبِالنَّعَالِ قَالَ فَلَبَّغْنَا أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِمْ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتُلُوا فَاصْلَحُوا بَيْنَهُمَا.

۴۶۶۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اس وقت تک عبد اللہ بن ابی مسلمان نہیں ہوا تھا۔

۴۶۶۱- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے عرض کیا کاش آپ عبد اللہ بن ابی کے پاس تشریف لے جاتے (اور اس کو دعوت دیتے اسلام کی) آپ چلے اس کے پاس اور ایک گدھے پر سوار ہوئے اور مسلمان بھی چلے وہ زمین شور تھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے تو وہ بولا جدارہ مجھ سے قسم خدا کی آپ کے گدھے کی بونے مجھے پریشان کر دیا۔ ایک انصاری بولا قسم خدا کی آپ کے گدھے کی بوتیری بو سے بہتر ہے۔ یہ سن کر عبد اللہ کی قوم میں کا ایک شخص غصہ ہوا اور طرفین کے لوگوں کو غصہ آیا اور لڑائی ہوئی لکڑی اور ہاتھ اور جوتوں سے۔ انس نے کہا پھر ہم کو خبر پہنچی کہ یہ آیت (وان طائفتان من المومنین اقتلوا) ان کے باب میں اتری یعنی اگر دو گروہ مسلمانوں کے آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کرا دو اخیر تک۔

بَابُ قَتْلِ أَبِي جَهْلٍ

۴۶۶۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ فَاَنْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَكَ قَالَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ قَالَ قَتَلَهُ قَوْمُهُ قَالَ وَقَالَ أَبُو مِحْزَنٍ قَالَ أَبُو جَهْلٍ فَلَوْ غَيْرُ أَكْبَارٍ قَتَلَنِي.

باب: ابو جہل مردود کے مارے جانے کا بیان

۴۶۶۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون خبر لاتا ہے ابو جہل کی؟ یہ سن کر ابن مسعود رضی اللہ عنہ گئے دیکھا تو عفراء کے بیٹوں نے اسے ایسا مارا ٹھنڈا ہو گیا (یعنی موت کے قریب ہے)۔ ابن مسعود نے اس کی ڈاڑھی پکڑی اور کہا تو ابو جہل ہے؟ وہ بولا کیا تم زیادہ ہو اس شخص سے جس کو تم نے مارا ہے؟ (یعنی مجھ سے زیادہ قریش میں کوئی بڑے درجہ کا نہیں) یا اس کی قوم نے مارا ہے (مطلب یہ ہے کہ اگر تم نے مجھے قتل کیا تو میری کوئی ذلت نہیں) ابو مجلز نے کہا ابو جہل نے کہا کاش کسان کے سوا اور کوئی مجھے مارتا۔

۴۶۶۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۶۶۳- عَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ يَعْلَمُ لِي مَا فَعَلَ أَبُو جَهْلٍ)) بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُثَيْبٍ وَقَوْلِ أَبِي مِحْزَنٍ كَمَا ذَكَرَهُ إِسْمَاعِيلُ.

بَابُ قَتْلِ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ طَاغُوتِ الْيَهُودِ

۴۶۶۴- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ)) فَقَالَ مُحَمَّدٌ بْنُ مَسْلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَجِبُ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ أَتَذُنُّ لِي فَلْيَأْتِلْ قَالَ

باب: کعب بن اشرف یہود کے پیر کا قتل

۴۶۶۴- حضرت جابر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون مارتا ہے کعب بن اشرف کو؟ بے شک اس نے ستار کھا ہے اللہ کو اور اس کے رسول کو (سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ کعب نے پہلے مکہ جا کر مشرکوں کو ترغیب دی حضرت سے لڑنے کی پھر مدینہ میں آکر مسلمانوں کی عورتوں پر غزلیں کہنا شروع کیں اور

(۴۶۶۲) ☆ مردود مرتے وقت بھی جہل اور بے وقوفی کے خیال میں تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ عفراء کے بیٹے انصاری تھے اور وہ کھیت اور باغ رکھتے تھے تو کاشتکار اور کسان ہوئے۔ ابو جہل کے نزدیک یہ لوگ ذلیل تھے تو وہ آرزو کرتا تھا کاش میں انہی کے ہاتھ سے نہ مارا جاتا کسی معزز شخص کے ہاتھ سے مارا جاتا تو میری شان پر وہبہ نہ لگتا۔ ایک روایت میں ہے کہ ابو جہل نے پوچھا کس کی فتح ہوئی۔ ابن مسعود نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی۔ پھر اس کا سر کاٹ کر حضرت کے سامنے لا کر ڈال دیا تب آپ ﷺ شکر الہی بجالائے اور فرمایا کہ یہ اس امت کا فرعون تھا۔ (۴۶۶۳) ☆ نووی نے کہا آپ نے محمد بن مسلمہ کو بھیجا کعب بن اشرف کے مارنے کے لیے اور انہوں نے مکر اور فریب سے اس کو قتل کیا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ کعب نے عہد شکنی کی رسول اللہ سے اور بھوک کر تا تھا آپ کی اور برا کہتا تھا اور پہلے یہ اقرار کیا تھا کہ آپ کے دشمن کو مدد نہ دوں گا پھر دشمنوں کے ساتھ شریک ہوا اور یہ قتل حضرت کی طرف سے خلاف عہد نہ تھا۔ اور حضرت علی کی مجلس میں ایک شخص نے لڑ

((قُلْ)) فَأَنَّهُ فَقَالَ لَهُ وَذَكَرَ مَا بَيْنَهُمَا وَقَالَ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ أَرَادَ صَدَقَةً وَقَدْ عَنَّا فَلَمَّا سَمِعَهُ قَالَ رَأَيْضًا وَاللَّهِ لَتَمَلَّنَّهُ قَالَ إِنَّا قَدْ اتَّبَعْنَاهُ الْآنَ وَنَكْرُهُ أَنْ نَدْعُهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَيِّ شَيْءٍ يَصِيرُ أَمْرُهُ قَالَ وَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ تُسَلِّفَنِي سَلَفًا قَالَ فَمَا تَرْهَنُنِي قَالَ مَا تُرِيدُ قَالَ تَرْهَنُنِي نِسَاءَكُمْ قَالَ أَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ أَنْزَهْنَكَ نِسَاءَنَا قَالَ لَهُ تَرْهَنُونِي أَوْلَادَكُمْ قَالَ يُسَبُّ ابْنُ أَحَدِنَا فَيَقَالُ رَهْنٌ فِي وَسْقَيْنِ مِنْ تَمْرٍ وَلَكِنْ نَرْهَنُكَ اللَّامَةَ يَغْنِي السَّلَاحَ قَالَ فَتَنَعَمُ وَوَاعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ بِالْحَارِثِ وَأَبِي عَبْسٍ بْنِ حَبْرٍ وَعَبَادُ بْنُ بَشْرٍ قَالَ فَجَاءُوا فَدَعَوْهُ لَيْلًا فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ قَالَ سَقِيَانُ قَالَ غَيْرُ عَمْرٍو قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ إِنِّي لَأَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ صَوْتُ دَمٍ قَالَ إِنَّمَا هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ وَرَضِيعُهُ وَأَبُو نَائِلَةَ إِنَّ الْكَرِيمَ لَوْ دُعِيَ إِلَى طَعْنَةٍ لَيْلًا لَأَجَابَ قَالَ مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا جَاءَ فَسَوْفَ أَمُدُّ يَدِي إِلَى رَأْسِهِ فَإِذَا اسْتَمَكْتُ مِنْهُ فَذُونُكُمْ قَالَ فَلَمَّا نَزَلَ نَزَلَ وَهُوَ مُتَوَشِّحٌ فَقَالُوا نَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الطَّيِّبِ قَالَ نَعَمْ تَحْنِي فَلَانَةٌ هِيَ أَعْطَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ قَالَ فَتَأَذُّنْ لِي أَنْ أَشُمَّ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ فَشَمُّ فَتَسَاوَلْ فَشَمُّ ثُمَّ قَالَ أَتَأَذُّنْ لِي أَنْ أُعَوِّدَ قَالَ فَاسْتَمَكَنَّ مِنْ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ ذُونُكُمْ قَالَ فَقَتَلُوهُ.

بھو کرنے لگا رسول اللہ کی) محمد بن مسلمہ نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں مار ڈالوں اس کو؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ محمد بن مسلمہ نے کہا تو اجازت دیجئے مجھ کو کہنے کی (یعنی میں اس سے جیسے مصلحت ہو ویسی باتیں کروں گو ظاہر میں آپ کی برائی بھی ہو تاکہ وہ میرا اعتبار کرے)۔ آپ نے فرمایا کہہ (جو مصلحت ہو)۔ پھر محمد بن مسلمہ نے کعب سے باتیں کیں اور اپنا اور حضرت کعب کا معاملہ بیان کیا اور کہا کہ اس شخص نے (یعنی رسول اللہ نے) صدقہ لینے کا قصد کیا ہے اور ہم کو تکلیف میں ڈالا ہے (یہ تعریض ہے جس کا ظاہری معنی اور ہے اور دراصل مطلب صحیح ہے کہ شرع کے احکام ہم پر جاری کئے اور ان کے بجالانے میں نفس کو تکلیف ہوتی ہے)۔ جب کعب نے یہ سنا تو کہنے لگا ابھی اور قسم خدا کی تم کو تکلیف ہوگی۔ محمد بن مسلمہ نے کہا اب تو ہم اس کے شریک ہو چکے اور اب اس کا چھوڑ دینا بھی برا معلوم ہوتا ہے جب تک ہم اس کا انجام نہ دیکھ لیں کہ کیا ہوتا ہے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ تم مجھ کو کچھ قرض دو۔ کعب نے کہا اچھا تم کیا چیز گروی کرو گے؟ محمد بن مسلمہ نے کہا تم کیا چاہتے ہو؟ کعب نے کہا اپنی عورتیں گروی کرو۔ محمد بن مسلمہ نے کہا تم تو عرب میں سب سے زیادہ خوب صورت ہو ہم اپنی عورتیں تمہارے پاس کیونکر گروی کریں۔ کعب نے کہا اچھا اپنی اولاد گروی رکھو۔ محمد نے کہا ہمارے لڑکے کو لوگ برا کہیں گے کہ کھجور کے دو وسق پر گروی ہوا تھا البتہ ہم اپنے ہتھیار تمہارے پاس گروی کریں گے۔ (اس میں یہ مصلحت تھی کہ ہتھیار لے کر اس مردود کے پاس جاسکیں اور اس کو قتل کریں) کعب نے کہا اچھا پھر محمد بن مسلمہ نے اس سے وعدہ کیا کہ میں حارث (بن اوس) کو اور ابو عبس بن جبر عبدالرحمن

لکھا کہ کعب کا قتل غدر (یعنی دغا) تھا۔ انہوں نے اس کی گردن ماری کیونکہ غدر جب ہو تاکہ امان دے کر قتل کرتے اور اس حدیث سے یہ لکھا ہے کہ جس کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اس کا قتل فریب اور تدبیر سے بھی درست ہے اور مکرر دعوت کی حاجت نہیں۔

اور عباد بن بشر کو لے کر آؤں گا) سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ ابو نائلہ سلکان بن سلامہ بن وقش جو کعب کے رضاعی بھائی تھے وہ بھی گئے۔ یہ سب لوگ آئے اور اس کو بلایا رات کو وہ اترا (اپنے بالا خانے پر سے) عمرو کے سوا اوروں کی روایت میں یہ ہے کہ اس کی عورت نے کہا یہ آواز تو خونی آواز مظلوم ہوتی ہے۔ کعب نے کہا واپس تو محمد بن مسلمہ ہیں اور ان کے رضاعی بھائی اور ابوناائلہ ہیں (امام نووی نے کہا صحیح یوں ہے کہ محمد بن مسلمہ ہیں اور ان کے رضاعی بھائی ابوناائلہ بخاری کی روایت میں ہے کہ کعب نے کہا واپس یہ تو میرے بھائی محمد بن مسلمہ ہیں اور میرے دودھ بھائی ابوناائلہ ہیں اور یہی صحیح ہے جیسا سیرۃ ابن ہشام سے معلوم ہوتا ہے) اور جو ان مرد کا کام یہ ہے کہ اگر رات کو زخم مارنے کے لیے بھی اس کو بلا دیں تو چلا آوے۔ محمد نے (اپنے یاروں سے) کہا جب کعب آوے گا تو میں اپنا ہاتھ اس کے سر کی طرف بڑھاؤں گا اور جب میں اچھی طرح اس کے سر کو تھام لوں تو تم اپنا کام کرنا۔ پھر کعب اترا چادر کو بغل کے تلے کئے ہوئے۔ ان لوگوں نے کہا کیسی عمدہ خوشبو جو تم میں سے آ رہی ہے کعب نے کہا ہاں میرے پاس نلانی عورت ہے وہ عرب کی سب عورتوں سے زیادہ معطر رہتی ہے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا اگر تم اجازت دو تو میں تمہارا سر سونگھوں۔ کعب نے کہا اچھا۔ محمد نے اس کا سر سونگھا پھر پکڑا پھر سونگھا پھر کہا اگر اجازت دو تو پھر سونگھوں اور زور سے اس کا سر تھاما اور پاروں سے کہا مارو۔ انہوں نے اس کو تمام کیا۔

باب: خیر کی لڑائی کا بیان

بَابُ غَزْوَةِ خَيْبَرِ

۴۶۶۵- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے جہاد کیا خیر کا تو ہم نے صبح کی نماز خیر کے پاس پڑھی اندھیرے میں۔ پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے اور ابو طلحہؓ بھی سوار ہوئے میں ان

۴۶۶۵- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَزَا خَيْبَرَ قَالَ فَصَلَّيْنَا عَلَيْهَا صَلَاةَ الْبُعْدَةِ بَعْلَسِي مَرْكَبَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَا

(۴۶۶۵) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے مالک نے دلیل پکڑی ہے کہ رات ستر نہیں ہے اور ہمارا اندھیرا یہ ہے کہ وہ ستر ہے اور طلحہ

کے ساتھ سوار ہوا (ایک ہی گھوڑے پر) رسول اللہ نے خیبر کی گلیوں میں گھوڑا دوڑایا اور میرا گھنٹا رسول اللہ کی ران کو چھو جاتا اور آپ کی ران سے تہ بندھ گئی تھی (گھوڑا دوڑانے میں) تو میں آپ کی ران کی سفیدی دیکھ رہا تھا۔ جب آپ بہتی میں پہنچے تو آپ نے فرمایا اللہ اکبر خراب ہوا خیبر ہم جب اتریں کسی قوم کے میدان میں تو براہے دن ان لوگوں کا جو ڈرائے گئے تین یاہ آپ نے فرمایا۔ اسی وقت یہودی لوگ اپنے کاموں کو نکلے تھے وہ کہنے لگے محمد آپہنچے لشکر کے ساتھ۔ انسؓ نے کہا ہم نے خیبر کو ہزور شمشیر فتح کیا۔

۴۶۶۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ابو طلحہ کے ساتھ سوار تھا خیبر کے دن اور میرا پاؤں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں سے چھو رہا تھا پھر ہم ان کے پاس پہنچے۔ آفتاب نکلتے ہی انہوں نے اپنے جانوروں کو باہر نکالا تھا اور کلباڑیاں اور زمینیں اور کدالیں (یا رسیاں درخت پر چڑھنے کی) لے کر نکلے تھے۔ وہ کہنے لگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپہنچے لشکر کے ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خراب ہوا خیبر ہم جب اتریں کسی قوم کی زمین میں تو بری ہے صبح ان لوگوں کی جو ڈرائے گئے۔ انسؓ نے کہا پھر اللہ تعالیٰ نے شکست دی ان کو۔

۴۶۶۷- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں پہنچے تو فرمایا: افا اذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرين۔

رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ فَأَجْرَى نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فِي رُقَاةٍ خَيْرٍ وَإِنْ رُكْنِي تَمَسُّ فَخِذُ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ وَتَحَسَّرَ الزَّارُ عَنْ فَخِذِ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ وَإِنِّي لَأَرَى يَبْضُ فَخِذُ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ ((اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ)) قَالَتْهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ خَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا وَالْخَمِيسُ قَالَ وَأَصْبَحْنَا غَنَوَةً.

۴۶۶۶- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ أَبِي طَلْحَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَلَمِي تَمَسُّ قَدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَتَيْنَاهُمْ حِينَ بَزَغَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ أَخْرَجُوا مَوَاشِيَهُمْ وَخَرَجُوا بِفُرُوسِهِمْ وَمَكَائِلِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ قَالَ فَهَؤُلَاءِهِمْ)) اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۴۶۶۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْبَرَ قَالَ ((إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ)).

اس کے ثبوت میں کئی حدیثیں آئیں ہیں اور اس حدیث کی یہ تاویل ہے کہ یہاں بلا اختیار ران کھل گئی دوڑنے کی وجہ سے اور انسؓ کی نظر کا ایک اس پر پڑی۔ اچھی

(۴۶۶۷) معنی اس کے اوپر گزرتے اور یہ استشہاد ہے قرآن مجید سے اور وہ جائز ہے جیسے آپ نے مکہ کی فتح میں بتوں کو کوٹتے وقت فرمایا وجاء الحق وزهق الباطل مگر مکروہ ہے روزمرہ کی باتوں میں یا مزاح اور دل لگی میں کیونکہ خلاف ہے عظمت کے۔

۳۶۶۸- سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے خیبر کی طرف تو رات کو چلے ایک شخص ہم میں سے بولا ابے عامر بن اکوع! (میرے بھائی کو) کچھ اپنے شعر نہیں سناتے (تاکہ راستہ کٹے اور جی نہ گھبراوے) (نودی نے کہا شعر سب برے نہیں ہوتے اس میں اچھے اور برے دونوں ہیں) اور عامر شاعر تھے وہ اترے اور گا کر پڑھنے لگے۔ (نودی نے کہا سفر میں یہ مستحب ہے دل لگی کے لیے اور جانوروں کو خوش کرنے کے لیے اونٹ اس گانے سے ایسا مست ہو جاتا ہے کہ اس کو چلنے کی ٹکان مطلق نہیں رہتی)۔

تو ہدایت گرنہ کرتا اے خدا کب نماز و صدقہ ہم کرتے ادا ہم ہیں تجھ پر جان سے مالک خدا غنجدے ہم سے ہوئیں جو کچھ خطا کافروں سے جب کہ ہوئے سامنا دے ہمارے پاؤں کو وہاں جہاں اور تسلی اور تشفی دے خدا ہم تو حاضر ہیں بلاتے ہی سدا صبح تڑکے کافروں نے غل کیا۔ رسول اللہ نے فرمایا یہ کون ہا کتنے والا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا عامر بن الاکوع۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے ایک شخص بولا اب وہ ضرور شہید ہو گا یا رسول اللہ آپ نے ہم کو اس سے فائدہ اٹھانے دیا ہو تا۔ سلمہ بن اکوع نے کہا پھر ہم خیبر میں پہنچے اور ہم نے خیبر والوں کو گھیرا اور ہم کو بہت شدت کی بھوک لگی بعد اس کے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فتح کر دیا خیبر کو تمہارے ہاتھوں۔ سلمہ نے کہا جب وہ رات ہوئی جس رات کے دن کو خیبر فتح ہوا تو لوگوں نے بہت انگار بھائے۔ آپ نے پوچھا یہ انگار کیسے ہیں اور کیا پکاتے ہیں؟

۴۶۶۸- عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ حَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَتَسَيَّرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الْأَكْوَعِ أَلَا تَسْمِعُنَا مِنْ هَيْبَتِكَ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَتَزَلَّ بِحَدُوثِ الْقَوْمِ يَقُولُ اللَّهُمَّ نَوَكَا أَنْتَ مَا أَهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَلُّعْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَأَغْمِرْ فِتَاءَ لَيْلٍ مَا أَقْتَفَيْنَا وَتَبَّتِ الْأَفْدَامُ إِنْ لَأَفَيْنَا وَالْقَيْنُ سَكِينَةٌ عَلَيْنَا إِنَّا إِذَا صَبَحَ بَنَّا أَتَيْنَا وَبِالصَّبَاحِ غَوَّكُوا عَلَيْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ هَذَا السَّائِقُ)) قَالُوا عَامِرٌ قَالَ ((يُرْخِمُهُ اللَّهُ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ رَجَبْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْكَا أَمْتَعْنَا بِهِ قَالَ فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتَّى أَصَابَتْنا مَحْصَصَةٌ شَدِيدَةٌ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ فَتَحَهَا عَلَيْكُمْ)) قَالَ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِي فَتَحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا هَذِهِ النَّيْرَانُ عَلَى أَيْ شَيْءٍ تَوْقِدُونَ)) فَقَالُوا عَلَى لَحْمٍ قَالَ أَيُّ لَحْمٍ قَالُوا لَحْمُ خَمْرٍ الْإِنْسِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَهْرِيقُوهَا وَانْحَسِرُوهَا)) فَقَالَ رَجُلٌ أَوْ يُهْرِيقُوهَا وَيَغْسِلُوهَا فَقَالَ أَوْ ذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا تَصَافَتْ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ فِيهِ قِصْرٌ فَتَبَاوَلْ

(۳۶۶۸) جو نودی نے کہا خدا پر فدا ہونا اس میں یہ اشکال ہے کہ خدا اس شخص پر ہوتے ہیں جس پر کوئی بلا آئے اور خدا تعالیٰ پر کوئی آفت نہیں آسکتی اور شاید یہ لفظ بلا قصد نکل گیا جیسے کہتے ہیں فاقہ اللہ اور شاید مراد شاعر کی فدا ہونے سے یہ ہو کہ اپنی جان تیری رضامندی کے لیے صرف کروں تب بھی ایسا ہی لفظ بدون سند شرعی کے خدا کی نسبت نہیں کہہ سکتے یعنی ہم کو بلایا اور آواز دی لڑائی کے لیے اور بخاری کی روایت میں تیسرے اور چوتھے مصرع کا یہ مضمون ہے کہ بخش دے ہمارے گناہ ہم تیرے فدا ہوں جب تک جنیں۔ اور آٹھویں

بِهِ سَاقٍ يَهُودِيٍّ لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعُ ذُبَابٌ سِتْبِيهِ فَأَصَابَ رُكْبَةً عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ قَالَ فَلَمَّا قَتَلُوا قَالَ سَلَمَةُ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي قَالَ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَيْفًا قَالَ مَا لَكَ قُلْتَ لَهُ فَمَاذَا أُمِّي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ قَالَ مَنْ قَالَ قُلْتُ فَلَانٌ وَقُلَانٌ وَأُسَيْدُ بْنُ حُظَيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ كَذَبٌ مَنْ قَالَ إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ وَجَمْعَ بَيْنِ إِصْبَعَيْهِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قُلَّ عَرَبِيٌّ مَشَى بِهَا مِثْلَهُ وَتَحَالَفَ قَتِيَّةٌ مُحَمَّدًا فِي الْحَدِيثِ فِي حَرْفَيْنِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبْنِ سَكِينَةَ عَلَيْهِمَا السَّلَامَ.

انہوں نے کہا گوشت پکاتے ہیں آپ نے فرمایا کاہے کا گوشت؟ انہوں نے کہا بستی کے گدھوں کا۔ آپ نے فرمایا بہادوان کو اور توڑ کر پھینک دو ہانڈیوں کو ایک شخص بولایا رسول اللہ اگر گوشت پھینک دیں اور ہانڈیوں کو دھوڑالیں؟ آپ نے فرمایا اچھا ایسا ہی کرو (تو بعد آپ کی رائے بدل گئی اجتہاد سے یا وحی سے)۔ پھر جب صف باندھی لوگوں نے تو عامر کی تلوار چھوٹی تھی وہ ایک یہودی کے پاؤں میں مارنے لگے خود ان کے لوٹ کر لگی گھٹنے میں اور وہ مر گئے اس زخم سے۔ جب لوگ لوٹے تو سلمہ نے کہا وہ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے رسول اللہ نے مجھ کو چپ چپ دیکھا آپ نے پوچھا سلمہ! تیرا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر صدمے ہوں لوگ کہتے ہیں کہ عامر کا عمل لغو ہو گیا (کیونکہ وہ اپنے زخم سے آپ مرا)۔ آپ نے فرمایا کون کہتا ہے؟ میں نے کہا فلا نافلانا اور اسید بن حنظلہ انصاری نے آپ نے فرمایا انہوں نے غلط کہا۔ عامر کو دو ہزار ثواب ہوا (ایک تو اسلام اور عبادت کا دوسرے جہاد کا) اور آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملایا اور فرمایا کہ وہ جاہد ہے (یعنی کوشش کرنے والا) اللہ کی اطاعت میں) اور مجاہد ہے (یعنی جہاد کرنے والا ایسا کوئی عرب کم ہوگا جس نے ایسی لڑائی کی ہو اس کی مثل یا اس کی مشابہ کوئی عرب کم ہوگا)۔

۶۶۶- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْرَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حَيْبَرِ قَاتَلَ أَحَبِّي قِتَالًا

۳۶۶- ابن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب خیبر کی لڑائی ہوئی تو میرا بھائی (عامر بن اکوع) خوب لڑا رسول اللہ کے

تہ معرکہ کا یہ مضمون ہے کہ جب ہم کو گناہ کے لیے بلاتے ہیں تو ہم انکار کرتے ہیں۔ صحابہ کو یہ امر معلوم تھا کہ جب آپ لڑائی کے موقع میں کسی کے لیے ایسی دعا کرتے تو وہ ضرور شہید ہوتا اس لیے انہوں نے ایسا ہی کہا یہ بھی آپ کا ایک معجزہ تھا۔ نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بستی کے گدھوں کا گوشت نجس ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور جمہور علماء کا اور اس حدیث کا بیان مع شرح کے کتاب النکاح میں گزر رہا ہے جو قاتل ہیں اس کی اہانت کے وہ یہ تاویل کرتے ہیں کہ آپ نے منع فرمایا اس کی وجہ حاجت تھی گدھوں کی سواری وغیرہ کے لیے یا تقسیم سے پہلے انہوں نے ایسا کیا تھا۔

ثُمَّ لَمَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَادَ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ وَشَكُّوا فِيهِ رَجُلٌ مَاتَ فِي سِلَاحِهِ وَشَكُّوا فِي بَعْضِ أَمْرِهِ قَالَ سَلَمَةُ فَقَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَذُنُّ لِي أَنْ أَرْجُوَ لَكَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَعْلَمُ مَا تَقُولُ قَالَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَوْ أَنَّ اللَّهَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((صَدَقْتَ)) وَأَنْزَلَنِي سَكِينَةً عَلَيْنَا وَكُنْتُ الْفَأْدَانِ إِنَّ لَافِيَا وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا قَالَ فَلَمَّا قَضَيْتُ رَحْزِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ قَالَ هَذَا)) قُلْتُ قَالَهُ أَحَبِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَرْحَمُهُ اللَّهُ)) قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ نَاسًا لَيَهَابُونَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ يَقُولُونَ رَجُلٌ مَاتَ بِسِلَاحِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ.

ساتھ ہو کر۔ اس کی تلوار خود اس پر پلٹ گئی وہ مر گیا تو آپ کے اصحاب نے اس کے باب میں گفتگو کی اور شکایت کی کہ وہ اپنے ہتھیار سے آپ مر گیا۔ اسی طرح کچھ شکایت کی اس کے باب میں سلمہ نے کہا پھر رسول اللہ خیر سے نولے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اجازت دیجئے رجز پڑھنے کی (رجز وہ موزوں کلام سے ایک بحر ہے شعر کی) آپ نے اجازت دی۔ حضرت عمرؓ نے کہا مجھے معلوم ہے جو تم کہو گے۔ پھر میں نے کہا ان شعروں کو جن کا ترجمہ یہ ہے قسم اللہ کی اگر اللہ ہدایت نہ کرتا ہم کو تو ہم کبھی راہ نہ پاتے اور نہ صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے۔ آپ نے فرمایا جی کہا تو نے پھر میں نے کہا امار اپنی رحمت ہم پر اور جہادے ہمارے پاؤں کو اگر ہمارا سامنا ہو کافروں سے اور مشرکوں سے اور مشرکوں نے ہجوم کیا ہم پر۔ جب میں اپنی رجز پڑھ چکا تو رسول اللہ نے فرمایا یہ کس کا کلام ہے؟ میں نے عرض کیا میرے بھائی کا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ رحم کرے اس پر۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بعض لوگ تو اس پر نماز پڑھنے سے ڈرتے ہیں اور کہتے ہیں وہ اپنے ہتھیار سے مرا۔ آپ نے فرمایا وہ تو جاہد اور مجاہد ہو کر مرا۔ ابن شہاب نے کہا میں نے سلمہ کے ایک بیٹے سے پوچھا تو اس نے یہی حدیث اپنے باپ سے روایت کی صرف اس نے یہ کہا کہ جب میں نے یہ کہا کہ بعضے لوگ اس پر نماز پڑھنے سے ڈرتے ہیں تو آپ نے فرمایا وہ جھوٹے ہیں وہ تو جاہد اور مجاہد ہو کر مرا اور اس کو دودھرا ثواب ہے اور اشارہ کیا آپ نے اپنی انگلی سے۔

بَابُ غَزْوَةِ الْأَحْزَابِ وَهِيَ الْخَنْدَقُ

٤٦٧٠ - عَنْ الْأَنْبَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ

باب: غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق کا بیان

٣٦٤٠ - بَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رِوَايَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَحْزَابِ كَے دن ہمارے ساتھ مٹی ڈھوتے تھے (جب خندق

(٣٦٤٠) بخاری نے کہا اس حدیث سے رجز کا انتخاب نکلتا ہے محنت کے وقت جیسے تعمیر وغیرہ اور یہی نکلتا ہے کہ امام کو بھی ان کاموں میں شریک ہونا چاہیے ضرورت کے وقت۔ افسوس ہے کہ رسول اللہؐ تو مٹی تک ڈھونے میں عار نہ کریں اور اس زمانے میں کے بعضے لڑے

کھودی گئی مدینہ کے گرد) اور مٹی نے آپ کے پیٹ کی سفیدی کو چھپالیا تھا آپ یہ فرماتے تھے قسم اللہ کی اگر تو ہدایت نہ کرتا تو ہم راہ نہ پاتے اور نہ ہم صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے تو اتارا اپنی رحمت کو ہم پر ان لوگوں نے (یعنی مکہ والوں نے) نہ مانا ہمارا کہنا (یعنی ایمان نہ لائے) اور ایک روایت میں ہے اس جماعت نے نہ مانا ہمارا کہنا جب وہ فساد کی بات کرنا چاہتے ہیں (یعنی شرک اور کفر وغیرہ) تو ہم نہیں شریک ہوتے ان کے اور یہ آپ بلند آواز سے فرماتے تھے۔

۴۶۷۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ ان لوگوں نے ہجوم کیا ہمارے پر اور سرکشی کی (بخاری کی روایت میں بھی یہی ہے)۔

۴۶۷۲- سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم خندق کھود رہے تھے اور مٹی اپنے کانڈھوں پر ڈھور رہے تھے آپ نے فرمایا یا اللہ! نہیں ہے عیش مگر آخرت کا عیش اور بخش دے تو مہاجرین اور انصار کو۔

۴۶۷۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یا اللہ! نہیں ہے عیش مگر عیش آخرت کا اور بخش دے انصار اور مہاجرین کو۔

۴۶۷۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ! عیش آخرت ہی کا عیش ہے تو کرم کر انصار اور مہاجرین پر۔

يَقُولُ مَعَنَا التُّرَابُ وَلَقَدْ وَادَى التُّرَابُ بِيَاضَ بَطْنِيهِ وَهُوَ يَعْرُو ((وَاللَّهِ لَوْ لَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَأَنْزَلَنْ مَسْكِينَةً عَلَيْنَا إِنَّ النَّاسَ قَدْ آبَوْا عَلَيْنَا قَالَ وَرَبِّمَا قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أُنْيَا وَيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ))

۴۶۷۱- عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا أَتَاهُ قَالَ ((إِنَّ النَّاسَ قَدْ بَعَرُوا عَلَيْنَا))

۴۶۷۲- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَيَقُولُ التُّرَابُ عَلَى أَكْتَافِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اللَّهُمَّ لَا عِيشَ إِلَّا عِيشُ الْآخِرَةِ فَاعْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ))

۴۶۷۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((اللَّهُمَّ لَا عِيشَ إِلَّا عِيشُ الْآخِرَةِ فَاعْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ))

۴۶۷۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّ الْعِيشَ عِيشُ الْآخِرَةِ قَالَ شُعْبَةُ أَوْ قَالَ ((اللَّهُمَّ لَا عِيشَ إِلَّا عِيشُ

اللہ جو خوف مت ہونچے امیر جن کو کوڑی برابر اختیار نہیں ہے غریب کو ساتھ کھلانے میں یا غریب کو اپنے پاس بٹھانے میں غار کریں سلام کرنے سے وہ خفا ہوں سنت کے موافق مصافحہ کرنے سے وہ ناراض ہوں۔ پھر کا ہے کے مسلمان ہیں۔ علانیہ کیوں نہیں کہتے کہ ہم کافر ہیں مرتد ہیں ملعون ہیں۔ معاذ اللہ من ذلک۔

(۴۶۷۲) جہاں رہے قسمت ان مہاجرین و انصار کی واللہ رسول اللہ اور اللہ جل جلالہ کی خدمت میں مٹی ڈھونا ہفت اقلیم کی سلطنت سے ہزاروں درجہ بہتر ہے پر یہ لذت انہی کو ہے جو جانتے ہیں۔

الْآخِرَةُ فَأَكْرَمُ الْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ

۴۶۷۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانُوا يَرْجُونَ وَرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَمَنْ يَقُولُونَ ((اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ فَأَنْصُرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ وَفِي حَدِيثٍ شَبَّانَ بَدَلٍ فَأَنْصُرْ فَأَغْفِرْ))

۴۶۷۶- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ كَانُوا يَقُولُونَ يَوْمَ الْحَنْدَقِ نَحْنُ الَّذِينَ بَاتُوا بِمُحَمَّدٍ عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَيْنَنَا أَيْدًا أَوْ قَالَ عَلَى الْجِهَادِ شَكٌّ حَمَادٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَةِ فَأَغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ))

بَابُ غَزْوَةِ ذِي قَرْدٍ وَغَيْرِهَا

۴۶۷۷- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ عَرَّجْتُ قَبْلَ أَنْ يُؤَذَّنَ بِالنَّوَلِيِّ وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَعَى بِذِي قَرْدٍ قَالَ فَلَقِيتُ غَلَامَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ أُحِذْتُ لِقَاحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَنْ أَخَذَهَا قَالَ غَطَفَانُ قَالَ فَصَرَّحْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ يَا صَبَاحَاهُ قَالَ فَأَسْمَعْتُ مَا يَبِينُ لَاتَبَعِي الْمَدِينَةَ ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلَى وَجْهِي حَتَّى أَذْرَسْتُهُمْ بِذِي قَرْدٍ وَقَدْ أَخَذُوا يَسْقُونَ مِنَ الْمَاءِ فَجَعَلْتُ أُرْسِيهِمْ بِنَبْلِي وَكُنْتُ رَامِيًا وَأَقُولُ أَنَا ابْنُ

۴۶۷۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ رجز پڑھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی ان کے ساتھ تھے۔ وہ کہتے تھے یا اللہ! نہیں ہے خیر مگر آخرت کی خیر تو مدد کر انصار اور مہاجرین کی اور شبانہ کی روایت میں ہے بخش دے انصار اور مہاجرین کو۔

۴۶۷۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب خندق کے دن کہتے تھے ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے بیعت کی ہے حضرت محمد ﷺ سے اسلام پر یا جہاد پر جب تک ہم زندہ رہیں اور رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے یا اللہ! بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے تو بخش دے انصار اور مہاجرین کو۔

باب: ذی قرد وغیرہ لڑائیوں کا بیان

۴۶۷۷- سلمہ بن الاکوعؓ سے روایت ہے میں صبح کی اذان سے پہلے نکلا اور آپ کی دو بیلی اونٹیاں ذی قرد میں چرتی تھیں (ذی قرد ایک پانی کا نام ہے مدینہ سے ایک دن کے فاصلہ پر۔ بخاری نے کہا یہ لڑائی خیبر کی جنگ سے تین دن پہلے ہوئی اور بعضوں نے کہا ۶ھ میں حدیبیہ سے پہلے) مجھے عبدالرحمن بن عوف کا غلام ملا اس نے کہا رسول اللہ کی دو بیلی اونٹیاں جاتی رہیں۔ میں نے پوچھا کس نے لیں؟ اس نے کہا غطفان نے (جو ایک شاخ ہے قیس قبیلہ کی)۔ یہ سن کر میں تین بار چلایا یا صباحہ (عرب کی عادت ہے کہ یہ کلمہ اس وقت کہتے ہیں جب کوئی بڑی آفت آتی ہے اور لوگوں کو خبر دار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے) اور مدینہ کے دونوں جانب والوں کو سنا دیا پھر میں سیدھا چلا یہاں تک کہ میں

(۴۶۷۷) یہ رجز تھا اس کے معنی یہ ہیں میں اکوع کا بیٹا ہوں۔ جنگ میں ایسا کہنا درست ہے تاکہ دشمن پر رب بڑے آج کینوں کی تباہی کا دن ہے یا آج پہچان ہوگی کس نے شریف کا دودھ پیسا ہے کس نے رزائل کا یا آج دو دن ہے جس میں پہچان ہوگی اس شخص کی جو بھیجیں سے لڑائی کا دودھ پیسا رہا ہے اور جنگ میں ماہر ہے۔

الْأَكُوْعَ وَالْيَوْمَ يَوْمَ الرُّضْعِ فَأَرْجِعْ حَتَّى
اسْتَفْذْتُ الْفَاحَ مِنْهُمْ وَاسْتَلْتُ مِنْهُمْ ثَلَاثِينَ
بُرْدَةً قَالَ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالنَّاسُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي قَدْ حَمَيْتُ
الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهُمْ عَطَاشٌ فَأَبْعَثْ إِلَيْهِمُ السَّاعَةَ
فَقَالَ ((يَا ابْنَ الْأَكُوْعِ مَلَكْتُ فَأَسْجِجْ))
قَالَ ثُمَّ رَجَعْنَا وَبُرِدُنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ.

۴۶۷۸- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكُوْعِ قَالَ قَدِمْنَا
الْحَدِيثَةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَنَحْنُ أَرْبَعُ عَشْرَةَ مِائَةً وَعَلَيْهَا
عَمْسُونَ شَاةً لَا تُرْبِيهَا قَالَ فَقَعَدَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَبَا الرِّكْبَةِ فَمَا
دَعَا وَإِنَّمَا يَصُقُّ فِيهَا قَالَ فَجَاشَتْ فَسَقَيْنَا
وَاسْتَقَيْنَا قَالَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانَا لِلْبَيْعَةِ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ
قَالَ فَبَايَعْتُهُ أَرْبَعُ النَّاسِ ثُمَّ بَايَعَ وَبَايَعَ حَتَّى
إِذَا كَانَ فِي وَسْطٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ ((بَايِعْ يَا
سَلَمَةُ)) قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

نے ان لیروں کو ذی قرد میں پایا انہوں نے پانی پینا شروع کیا تھا
میں نے تیر مارنا شروع کئے اور میں تیر انداز تھا اور کہتا جاتا تھا انا
ابن الاکوع والیوم یوم الرضع۔ میں رجز پڑھتا رہا یہاں تک کہ
اونٹیاں ان سے چھڑالیں بلکہ اور تیس چادریں ان کی چھینیں
اور رسول اللہ اور لوگ بھی آگئے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
ان لیروں کو میں نے پانی پینے نہیں دیا وہ پیاسے ہیں اب ان پر
الشکر کو بھیجئے۔ آپ نے فرمایا اے اکوع کے بیٹے! تو اپنی چیزیں لے
چکا اب جانے دے۔ سلمہ نے کہا پھر ہم لوٹے اور رسول اللہ نے
اونٹنی پر اپنے ساتھ مجھ کو بٹھلایا یہاں تک کہ ہم مدینہ میں پہنچے۔

۴۶۷۸- ابن اکوعؓ سے روایت ہے جب ہم حدیبیہ میں پہنچے سو
ہم چودہ سو آدمی تھے (بہی مشہور روایت ہے اور ایک روایت میں
تیرہ سو اور ایک روایت میں پندرہ سو آئے ہیں) اور وہاں پچاس
بکریاں تھیں جن کو کنویں کا پانی سیر نہ کر سکتا تھا (یعنی ایسا کم پانی تھا
کنویں میں) پھر رسول اللہ کنویں کے مینڈھ پر بیٹھے تو آپ نے دعا
کی یا تھو کا کنویں میں۔ وہ اسی وقت ابل آیا پھر ہم نے چانوروں کو
پانی پلایا اور خود بھی پیا۔ بعد اس کے حضرت نے ہم کو بلایا بیعت
کے لیے درخت کی جڑ میں (اسی درخت کو شجرہ رضوان کہتے ہیں
اور اسی درخت کا ذکر قرآن شریف میں ہے ان الذین یابعونک
تحت الشجرة انما یابعون اللہ الخیر تک)۔ میں نے سب
سے پہلے لوگوں میں آپ سے بیعت کی۔ پھر آپ بیعت لیتے

(۴۶۷۸) حیدر کہتے ہیں شیر کو اور جب حضرت علیؓ پیدا ہوئے تھے تو ان کی ماں نے ان کا نام اسد رکھا تھا۔ اسد کہتے ہیں شیر کو اور مر جب
نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شیر آیا اور اسے مار ڈالا تو حضرت علیؓ نے یہ ذکر کیا تاکہ اس کے دل میں ڈر پیدا ہو اور بعض علماء نے کہا کہ حضرت
علیؓ کی ماں نے جب وہ پیدا ہوئے تو ان کا نام اسد رکھا جو ان کے نانا کا نام تھا اسد بن ہشام بن عید مناف اور ابو طالب سفر میں تھے جب لوٹ کر
آئے تو انہوں نے علیؓ کا نام رکھا اور اسد کو حیدر کہتے ہیں کیونکہ وہ سخت اور غلیظ ہوتا ہے۔ حیدر حادر سے اور حادر کے معنی سخت اور پر زور امراد
حضرت علیؓ کی یہ ہے کہ میں شیر کی مانند جرأت اور قوت اور بہادری رکھتا ہوں تیری کیا حقیقت ہے۔

سیرۃ ابن ہشام میں پاساد ابو رافع سے جو مولیٰ تھے رسول اللہؐ کے روایت کی ہے کہ ہم حضرت علیؓ کے ساتھ تھے جب

فِي أَوَّلِ النَّاسِ قَالَ ((وَأَيْضًا)) قَالَ وَرَأَيْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَلًا يَعْنِي كَيْسَ مَعَهُ سِلَاحٌ قَالَ فَأَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقْفَةً أَوْ ذَرَقَةً ثُمَّ بَانَعَ حَتَّى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ النَّاسِ قَالَ ((أَلَا تَكَايُنِي يَا سَلَمَةَ)) قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي أَوَّلِ النَّاسِ وَفِي أَوْسَطِ النَّاسِ قَالَ ((وَأَيْضًا)) قَالَ فَبَايَعْتُهُ الثَّالِثَةَ ثُمَّ قَالَ لِي ((يَا سَلَمَةُ أَفَإِنْ)) حَقَفْتُكَ أَوْ ذَرَقْتُكَ أَلَيْسَ)) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَيْتَنِي عَمِّي عَزَلًا فَأَعْطَيْتُهُ إِيَّاهَا قَالَ فَصَحَّحَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ((إِنَّكَ كَأَنِّي قَالَ أَوَّلُ اللَّهُمَّ أَتَيْتَنِي حَبِيبًا هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي)) ثُمَّ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ رَأَسَلُونَا الصُّلْحَ حَتَّى مَنَعْنِي بَعْضُنَا فِي بَعْضٍ وَاصْطَلَحْنَا قَالَ وَكَتَبْتُ نَبِيعًا لِبَطْلِحَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَسْقِي فَرَسَهُ وَأَحْسُهُ وَأَعْلِمُهُ وَأَكُلْ مِنْ طَعَامِهِ وَتَرَسْتُ أَهْلِي

رہے لیتے رہے یہاں تک کہ آدھے آدمی بیعت کر چکے اس وقت آپ نے فرمایا اے سلمہ! بیعت کر۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں تو آپ سے اول ہی بیعت کر چکا آپ نے فرمایا پھر سہی اور آپ نے مجھے نہتا (بے ہتھیار) دیکھا تو ایک بڑی سی ڈھال یا چھوٹی سی ڈھال دی۔ پھر آپ بیعت لینے لگے یہاں تک کہ لوگ ختم ہونے لگے اس وقت آپ نے فرمایا اے سلمہ! مجھ سے بیعت نہیں کرتا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں تو آپ سے بیعت کر چکا اول لوگوں میں پھر بیچ کے لوگوں میں۔ آپ نے فرمایا پھر سہی۔ عرض میں نے تیسری بار آپ سے بیعت کی پھر آپ نے فرمایا اے سلمہ! تیری وہ بڑی ڈھال یا چھوٹی ڈھال کہاں ہے جو میں نے تجھے دی تھی؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا چچا حار مجھے ملا وہ نہتا تھا میں نے وہ پھر اس کو دیدی۔ یہ سن کر آپ ہنسے اور آپ نے فرمایا تیری مثال اس لگے شخص کی سی ہوئی جس نے دعا کی تھی یا اللہ! مجھے ایسا دوست دے جس کو میں اپنی جان سے زیادہ چاہوں۔ پھر مشرکوں نے صلح کے پیام بھیجے یہاں تک کہ ہر ایک طرف کے آدمی دوسری طرف جانے لگے اور ہم نے صلح کر لی۔ سلمہ نے کہا میں طلحہ بن عبید اللہ کی خدمت میں تھا ان کے گھوڑے کو پانی پلاتا ان کی پیٹھ کھجاتا ان کی خدمت کرتا انہی کے

لئے رسول اللہ نے ان کو اپنا نشان دے کر قلعہ فتح کرنے کے لیے بھیجا۔ حضرت علی جب قلعہ کے قریب پہنچے تو قلعہ والے باہر نکلے اور انہوں نے لڑنا شروع کیا۔ ایک یہودی نے ان پر دھڑکیا اور ان کی سپر گرادی۔ انہوں نے ایک دروازہ جو قلعہ کے پاس پڑا تھا اٹھا لیا اور اس کو سپر کر لیا۔ پھر وہ دروازہ لڑائی فتح ہونے تک ان کے ہاتھ ہی میں رہا۔ جب لڑائی سے فارغ ہوئے تو انہوں نے وہ دروازہ پھینک دیا۔ اور ارفع نے کہا میں اور سات آدمی اور تھے انہوں نے کوشش کی اس دروازہ کو اٹھنے کی تو نہ الٹ سکے۔ سبحان اللہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طاقت اور شجاعت اور ہمت خداوند تھی بڑے بڑے بہادروں کو جن کا عرب میں شہرہ تھا حضرت علیؑ نے بڑی آسانی سے مار لیا اور لوگ تعجب میں رہ گئے۔ لودی نے کہا صحیح یہ ہے کہ حضرت علیؑ نے مرحب کو قتل کیا اور بعضوں نے یہ کہا ہے کہ مرحب کو محمد بن مسلمہؓ نے قتل کیا۔ ابن عبد البر نے اپنی کتاب در رقی مختصر ایسر میں لکھا ہے کہ ابن اسحاق نے کہا کہ مرحب کے قاتل محمد بن مسلمہؓ تھے اور اور لوگوں نے کہا کہ قاتل اس کے حضرت علیؑ تھے۔ ابن عبد البر نے کہا ہمارے نزدیک یہی صحیح ہے۔ پھر روایت کیا انہوں نے اپنی استاد سے سلمہ بن بريدہ سے۔ ایسا ہی ابن اثیر نے کہا۔ صحیح قول جس پر اکثر اہل حدیث اور اہل سیر متفق ہیں یہ ہے کہ مرحب کے قاتل حضرت علیؑ تھے راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سے۔ اعمی۔

وَقَالِي مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا اصْطَلَحْنَا نَحْنُ وَأَعْلَى مَكَّةَ وَخَلَطَ بَعْضُنَا بَعْضًا آتَيْتُ شَجَرَةً فَكَبَسْتُ شَوْكَهَا فَاصْطَلَحْتُ فِي أَصْلِهَا قَالَ فَأَتَانِي أَرْبَعَةٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَجَعَلُوا يَقْعُونَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْغَضْتُهُمْ فَتَحَوَّلْتُ إِلَى شَجَرَةٍ أُخْرَى وَاعْلَقُوا سِلَاحَهُمْ وَاصْطَلَحُوا فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ نَادَى مُنَادٍ مِنْ أَسْفَلِ الْوَادِي يَا لِمُهَاجِرِينَ قِيلَ ابْنُ زَيْمٍ قَالَ فَاحْتَرَطْتُ سَيْفِي ثُمَّ شَدَدْتُ عَلَى أَوَّلِكَ الْأَرْبَعَةَ وَهُمْ رُقُودٌ فَأَخَذْتُ سِلَاحَهُمْ فَخَفَعْتُهُ ضِعْفًا فِي يَدِي قَالَ ثُمَّ قُلْتُ وَالَّذِي كَرَّمَتْ وَجْهَ مُحَمَّدٍ لَا يَرْفَعُ أَحَدٌ مِنْكُمْ رَأْسَهُ إِلَّا صُرِفَتْ إِلَيَّ فِيهِ عَيْنَاهُ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ بِهِمْ أَسْوَفَهُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجَاءُ عَمِّي عَامِرٌ بِرَجُلٍ مِنَ الْعَبْدَانِ يُقَالُ لَهُ مَكْرُزٌ يَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ مُحَقَّقٍ فِي سَبْعِينَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَتَضَرَّ بِهَيْبِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((دَعَوْهُمْ يَكُنْ لَهُمْ بَدْءُ الْفُجُورِ

ساتھ کھانا کھاتا اور میں نے اپنا گھربار دہن دولت سب چھوڑ دیا تھا اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کر کے۔ جب ہمارے اور مکہ والوں کی صلح ہو گئی اور ہر ایک ہم میں کا دوسرے سے ملنے لگا تو میں ایک درخت کے پاس آیا اور اس کے تلے سے کانٹے جھانڑے اور جڑ کے پاس لیٹا اٹھنے میں چار آدمی مشرکوں میں سے آئے مکہ والوں میں سے اور گئے جناب رسول اللہ کو برا کہنے۔ مجھے غصہ آیا میں دوسرے درخت کے تلے چلا گیا۔ انہوں نے اپنے ہتھیار لٹکائے اور لیٹے رہے وہ اسی حال میں تھے کہ یکایک وادی کے نشیب سے کسی نے آواز دی دوڑاے مہاجرین! ابن زیم (صحابی) مارے گئے۔ یہ سنتے ہی میں نے اپنی تلوار سونپی اور ان چاروں آدمیوں پر حملہ کیا وہ سو رہے تھے ان کے ہتھیار میں نے لے لیے اور گٹھایا کر ایک ہاتھ میں رکھے۔ پھر میں نے کہا قسم اس کی جس نے عزت دی حضرت محمدؐ کے منہ کو تم میں سے جس نے سر اٹھایا میں ایک مار دوں گا اس عضو پر جس میں اس کی دونوں آنکھیں ہیں۔ پھر میں ان کو کھینچتا ہوا لایا رسول اللہ کے پاس اور میرا چچا عامر عملات (ایک شاخ ہے قریش کی) میں سے ایک شخص کو لایا جس کو مکرز کہتے تھے وہ اس کو کھینچتا ہوا لایا گھوڑے پر جس پر جھول پڑی تھی اور ستر آدمیوں کے ساتھ مشرکوں میں سے رسول اللہ نے ان کو ذبح کیا۔ پھر فرمایا چھوڑ دو ان کو مشرکوں کی طرف سے عہد شکنی شروع ہوتے دو۔ پھر دوبارہ بھی انہی کی طرف سے ہونے دو۔ (یعنی ہم اگر ان لوگوں کو ماریں تو صلح کے بعد ہماری طرف

لہ میرا ۱۴۱۱ ہجری میں ہے کہ ابن اسحاق نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبد اللہ بن کھل نے انہوں نے سنا جابر بن عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ نے کون لکھا ہے مرحب سے لڑنے کے لیے؟ محمد بن مسلمہ نے کہا میں چاؤں گل کل میرا بھائی مارا گیا ہے اور قسم اللہ کی مجھے جوش آرہا ہے آپ نے فرمایا اچھا جابر دعا کی یا اللہ محمد بن مسلمہ کی مدد کر جب ایک دوسرے سے نزدیک ہوئے تو ایک درخت تلے آگیا اور ہر ایک اس درخت کی آڑ لینے لگا اپنے مقابل کے حملہ سے لیکن ہر ایک نے تلوار سے اس درخت کو کاٹنا شروع کیا یہاں تک کہ دونوں کھل گئے آمنے سامنے اور اس درخت کی صرف جڑ کھڑی رہ گئی۔ پھر مرحب نے محمدؐ پر حملہ کیا انہوں نے سپر پر روکا لیکن تلوار سپر پر گھس گئی اور اسی میں انک لٹ

وَنَبَاهُمْ فَفَعَفَا عَنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيَّدَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمُ الْآيَةُ كُلُّهَا قَالَ ثُمَّ خَرَجْنَا وَاجْعَيْنَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَزَلْنَا مَقَرًا نَيْسًا وَبَيْنَ بَنِي لَحْيَانَ حَبَلٌ وَهُمْ الْمُشْرِكُونَ فَاسْتَغْفَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ رَفِيَ هَذَا الْحَبْلَ الذَّلِيلَةَ كَأَنَّهُ طَلِيعَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ قَالَ سَلِمَةُ فَرَقِيتُ بَيْنَ الْبَلَدَيْنِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَخَبَّرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِهِ مَعَ رِيحٍ غَلَامٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ وَخَرَجْتُ مَعَهُ بِفَرَسٍ طَلَحَهُ أَتَدْيُو مَعَ الظَّهْرِ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْقُرَازِيُّ قَدْ أَغَارَ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْفَفَهُ أَجْمَعٌ وَقَتْلَ رَاحِيَةً قَالَ فَقُلْتُ يَا رِيحُ خُذْ هَذَا الْفَرَسَ فَأَتِ لِعَنَةَ طَلَحَهُ بَنُو عَيْبِدِ اللَّهِ وَأَخْبِرْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ قَدْ أَغَارُوا عَلَى سَرَحِهِ قَالَ ثُمَّ قُمْتُ عَلَى أُكْحَمَةٍ فَاسْتَقْبَلَتِ الْمَدِينَةَ فَخَادِثَتْ ثَلَاثًا يَا صَبَاحًا ثُمَّ خَرَجْتُ فِي آثَارِ الْقَوْمِ

سے عہد شکنی ہوگی یہ مناسب نہیں پہلے کافروں کی طرف سے عہد شکنی ہو ایک بار نہیں دوبار تب ہم کو بدلہ لینا برا نہیں۔ آخر رسول اللہ نے ان لوگوں کو معاف کر دیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وہی کف ایدیہم عنکم اخیر تک۔ تک یعنی اس خدا نے ان کے ہاتھوں کو روکا تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو روکا ان سے مکہ کی سرحد میں جب فتح دے چکا تھا تم کو ان پر پھر ہم لوگ مدینہ کو راہ میں ایک منزل پر اترے جہاں ہمارے پورے لہیان کے مشرکوں کے بیچ میں ایک پہاڑ تھا۔ رسول اللہ نے دعا کی اس شخص کے لیے جو اس پہاڑ پر چڑھ جاوے رات کو اور پہرہ دیوے آپ کا اور آپ کے اصحاب کا۔ سلمہ نے کہا میں رات کو اس پہاڑ پر دو یا تین بار چڑھا اور پہرہ دیتا رہا پھر ہم مدینہ میں پہنچے تو جناب رسول اللہ نے اپنی اونٹنیاں رباح غلام اپنے کو دیں اور میں بھی اس کے ساتھ تھا طلحہ کا گھوڑا لیے ہوئے چراگاہ میں پہنچانے کے لیے ان اونٹنیوں کے ساتھ جب صبح ہوئی تو عبدالرحمن قزاری (مشرک) نے آپ کی اونٹنیوں کو لوٹ گیا اور سب کو ہانک کر لے گیا اور چرواہے کو مار ڈالا۔ میں نے کہا اے رباح! تو یہ گھوڑا لے اور طلحہ کے پاس پہنچا دے اور رسول اللہ کو خبر کر کہ کافروں نے آپ کی اونٹنیاں لوٹ لیں۔ پھر میں ایک نیلہ پر کھڑا ہوا اور مدینہ کی طرف منہ کر کے میں نے تین بار آواز دی یا صبا حاہ۔ بعد اس کے میں ان لہیروں کے پیچھے روانہ ہوا تیر مار تا ہوا اور رجز پڑھتا ہوا انا ابن الاکوع والیوم یوم الرضع یعنی میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کینوں کی تباہی کا دن ہے۔ پھر میں کسی کے قریب ہوتا اور ایک

لہر رہی۔ پھر محمدؐ نے ایک ضرب لگائی اور مرحب مار گیا۔ ابن اسحاق نے کہا مرحب کے بعد اس کا بھائی یاسر نکلا اور اس نے پکارا کون آتا ہے مجھ سے لڑنے کو تازہ بیر بن عوام حضرت کے چھوٹے زاد بھائی اس کے مقابلہ کو نکلے صفیہ بن عبدالمطلب بیر کی ماں نے حضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ وہ میرے بیٹے کو مار ڈالے گا آپ نے فرمایا نہیں نیز ایسا خدا چاہے تو اس کو مار ڈالے گا۔ پھر ایسا ہی ہوا کہ زبیرؓ نے اس مردود کو واصل نہجتم کیا۔ نووی نے کہا اس حدیث میں حضرت کے چار معجزے منقول ہیں ایک تو حدیبیہ کا پانی بڑھ جانا دوسرے حضرت علیؓ کی آنکھ دفعتاً اچھی ہو جانا تیسرے شہر دینا حضرت علیؓ کے فتح کی جیسے دوسری روایت میں تیسرا معجزہ موجود ہے۔ چوتھی خبر دینا کہ وہ شیرے اب غطفان میں ہیں۔ انتہی

أَرْمِيَهُم بِالنَّيْلِ وَأَرْتَجِرُ أَقُولُ أَنَا. إِنِّي أَنَا كُفَيْتُ
وَالْيَوْمَ يَوْمَ الرُّضْعِ فَالْحَقُّ رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَصْلَحْتُ
مِنْهُمَا فِي رَجُلٍ حَتَّى خَلَصَ نَصْلُ الشَّهْمِ
إِلَى كَتِفِهِ قَالَ قُلْتُ خُذْهَا وَأَنَا إِنِّي أَنَا كُفَيْتُ
وَالْيَوْمَ يَوْمَ الرُّضْعِ قَالَ فَرَأَيْتُ مَا رَأَيْتُ أَرْمِيَهُمْ
وَأَعْفَرُ بِهِمْ فَإِذَا رَجَعَ إِلَيَّ فَارِسٌ أَتَيْتُ شَجَرَةً
فَجَلَسْتُ فِي أَصْلِهَا ثُمَّ رَمَيْتُ فَعَفَرْتُ بِهِ
حَتَّى إِذَا تَضَافِقَ الْحَبْلُ فَدَخَلُوا فِي تَضَافِقِهِ
عَلَوْتُ الْحَبْلَ فَجَعَلْتُ أَرْدِيَهُمْ بِالْحِجَارَةِ قَالَ
فَمَا رَأَيْتُ كَذَلِكَ أَتَيْتُهُمْ حَتَّى مَا خَلَقَ اللَّهُ
مِنْ بَعِيرٍ مِنْ ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَّا خَلَقَتْهُ رِوَاءَ ظَهْرِي وَخَلَقُوا بَيْنِي
وَبَيْنَهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُمْ أَرْمِيَهُمْ حَتَّى أَلْقَوْا أَكْثَرَ مِنْ
ثَلَاثِينَ بُرْدَةً وَثَلَاثِينَ رُمْحًا يَسْتَحْفُونَ وَكَأَنَّ
يَطْرَحُونَ ثِيَابًا إِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ أَرَامًا مِنْ
الْحِجَارَةِ يَعْرِفُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى أَتَوْا مَضْطَافًا مِنْ ثِيَابِهِ
فَإِذَا هُمْ قَدْ أَتَاهُمْ فَلَانُ بْنُ بَشْرٍ الْفَزَارِيُّ
فَجَلَسُوا يَنْصَحُونَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَجَلَسْتُ
عَلَى رَأْسِ قَرْنٍ قَالَ الْفَزَارِيُّ مَا هَذَا الَّذِي
أَرَى قَالُوا لَقِينَا مِنْ هَذَا الْبُرْخِ وَاللَّهُ مَا قَارَفْنَا
مَنْذُ غَلَسِ يَرْمِينَا حَتَّى انْتَزَعَ كُلُّ شَيْءٍ فِي
أُذُنِنَا قَالَ فَلْيَقُمْ إِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْكُمْ أَرْبَعَةٌ قَالَ
فَصَعِدَ إِلَيَّ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ فِي الْحَبْلِ قَالَ فَلَمَّا
أَمْكُنُونِي مِنَ الْكَلَامِ قَالَ قُلْتُ هَلْ تَعْرِفُونِي
قَالُوا لَا وَمَنْ أَنْتَ قَالَ قُلْتُ أَنَا سَلَمَةُ بْنُ

تیر اس کی کاٹھی میں مارتا جو اس کے کاٹھ سے تک پہنچ جاتا (کاٹھی
کو چیر کر) اور کہتا یہ لے اور میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کینوں کی
تباہی کا دن ہے۔ پھر قسم اللہ کی میں برابر تیر مارتا رہا اور زخمی کرتا
رہا۔ جب ان میں سے کوئی سوار میری طرف کوٹھا تو میں درخت
تالے آکر اس کی جڑ میں بیٹھ جاتا اور ایک تیر مارتا وہ سوار زخمی
ہو جاتا یہاں تک کہ وہ پہاڑ کے ٹک راستے میں گھسے اور میں پہاڑ پر
چڑھ گیا اور وہاں سے پتھر مارنا شروع کئے اور برابر ان کا پیچھا کرتا رہا
یہاں تک کہ کوئی اونٹ جس کو اللہ نے پیدا کیا تھا اور وہ رسول اللہ
کی سواری کا تھانہ بچا جو میرے پیچھے نہ رہ گیا ہو اور لٹیروں نے اس
کو نہ چھوڑ دیا ہو (تو سب اونٹ سلمہ بن اکوع نے ان سے چھین
لیے)۔ سلمہ نے کہا پھر میں ان کے پیچھے چلا تیر مارتا ہوا یہاں تک
کہ تیس چادروں سے زیادہ اور تیس بھالوں سے زیادہ ان سے اور
چھینیں وہ اپنے تئیں ہکا کرتے تھے (بھاگنے کے لیے) اور جو چیز وہ
پھٹکتے میں اس پر ایک نشان رکھ دیتا پتھر کا تاکہ رسول اللہ اور آپ
کے اصحاب اس کو پہچان لیں (کہ یہ غنیمت کا مال ہے اور اس کو لے
لیں) یہاں تک کہ وہ ایک ٹک گھائی میں آئے اور وہاں ان کو بدر
فزاری کا بیٹا ملا۔ وہ سب بیٹھے صبح کا ناشتہ کرنے لگے اور میں ایک
چھوٹی ٹکری کی چوٹی پر بیٹھا۔ فزاری نے کہا یہ کون شخص ہے؟ وہ
بولے اس شخص نے ہم کو تنگ کر دیا قسم خدا کی اندھیری رات سے
ہمارے ساتھ ہے برابر تیر مارے جاتا ہے یہاں تک کہ جو کچھ
ہمارے پاس تھا سب چھین لیا۔ فزاری نے کہا تم میں سے چار آدمی
اس کو جا کر مار لیں۔ یہ سن کر چار آدمی میری طرف چڑھے پہاڑ پر
جب وہ اتنے دور آگئے کہ میری بات سن سکیں تو میں نے کہا تم
مجھے جانتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں۔ میں نے کہا میں سلمہ ہوں
اکوع کا بیٹھا (اکوع ان کے دادا تھے لیکن دادا کی طرف اپنے کو
منسوب کیا بوجہ شہرت کے اور سلمہ کے باپ کا نام عمرو تھا اور عامر

ان کے چچا تھے کیونکہ وہ اکوع کے بیٹے تھے۔ قسم اس ذات کی جس نے بزرگی دی حضرت محمدؐ کے منہ کو میں تم میں سے جس کو چاہوں گامارڈالوں گا (تیر سے) اور تم میں سے کوئی مجھے نہیں مار سکتا۔ ان میں سے ایک شخص بولا یہ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے پھر وہ سب لوٹے میں وہاں سے نہیں چلا تھا کہ رسول اللہؐ کے سوار نظر آئے جو درختوں میں گھس رہے تھے۔ سب سے آگے احرم اسدی تھے ان کے پیچھے ابو قتادہ ان کے پیچھے مقداد بن اسود کندیؓ میں نے اخرمؓ کے گھوڑے کی ہاگ تھام لی یہ دیکھ کر وہ لیرے بھاگے۔ میں نے کہا اے اخرم! تم ان سے بچے رہنا ایسا نہ ہو یہ تم کو مار ڈالیں جب تک رسول اللہؐ اور آپ کے اصحاب نہ آئیں۔ انہوں نے کہا اے سلمہ! اگر تجھ کو یقین ہے اللہ تعالیٰ کا اور آخرت کے دن کا اور تو جانتا ہے کہ جنت بچ ہے اور جہنم بچ ہے تو مت روک مجھ کو شہادت سے (یعنی بہت ہو گا تو یہی کہ میں ان لوگوں کے ہاتھ سے شہید ہوں گا۔ اس سے کیا بہتر ہے)۔ میں نے ان کو چھوڑ دیا ان کا مقابلہ ہوا عبد الرحمن فزاری سے۔ اخرم نے اس کے گھوڑے کو زخمی کیا اور عبد الرحمن نے برچھی سے اخرم کو شہید کیا اور اخرم کے گھوڑے پر چڑھ بیٹھا۔ اتنے میں حضرت ابو قتادہؓ رسول اللہؐ کے شہسوار آئے پیچھے اور انہوں نے عبد الرحمن کو برچھ مار کر قتل کیا تو قسم اس کی جس نے بزرگی دی حضرت محمدؐ کے منہ کو میں ان کا پیچھا کئے گیا میں اپنے پاؤں سے ایسا دوڑ رہا تھا کہ مجھے اپنے پیچھے حضرت کا کوئی صحابی نہ دکھائی دیا نہ ان کا غبار یہاں تک کہ وہ لیرے آفتاب ڈوبنے سے پہلے ایک گھائی میں پہنچے جہاں پانی تھا اور اس کا نام زئی قرار تھا۔ وہ اترے پانی پینے کو پیا سے تھے پھر مجھے دیکھا میں ان کے پیچھے دوڑتا چلا آتا تھا۔ آخر میں نے ان کو پانی پر سے ہٹا دیا وہ ایک قطرہ بھی نہ پی سکے۔ اب وہ دوڑتے چلے کسی گھائی کی طرف میں بھی دوڑا اور ان میں سے کسی کو پا کر ایک تیر لگا دیا اس

الْأَكُوْعُ وَالَّذِي كَرَّمُ وَجْهَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَطْلُبُ رَجُلًا مِنْكُمْ إِلَّا أَدْرَكْتُهُ وَلَا يَطْلُبُنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ فَيُدْرِكُنِي قَالَ أَخَذَهُمْ أَنَا أَطْلُبُ قَالَ فَرَجَعُوا فَمَا بَرِحْتُ مَكَانِي حَتَّى رَأَيْتُ فَوَاسِلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَلَّلُونَ الشَّجَرَ قَالَ فَإِذَا أُولَهُمُ الْأَحْرَمُ الْأَسَدِيُّ عَلَى إِثْرِهِ أَبُو قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَعَلَى إِثْرِهِ الْمُقْدَادُ بْنُ الْأَسَدِ الْكِنْدِيُّ قَالَ فَأَخَذْتُ بَعِثَانَ الْأَحْرَمِ قَالَ فَوَلُّوا مَذِيرَيْنِ قُلْتُ يَا أَحْرَمُ اخْذَرْهُمْ لَا يَفْتَحِلُونَهُ حَتَّى يَلْحَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ ((قَالَ يَا سَلْمَةُ إِنِّي كُنْتُ)) تَوَمَّنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتَعْلَمُ أَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ فَلَا تَجُلْ بَيْنِي وَبَيْنَ الشَّهَادَةِ قَالَ فَحَلَيْتُهُ فَالْتَقَى هُوَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ فَعَفَّرَ بَعْدَ الرَّحْمَنِ فَرَسَهُ وَطَعَنَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَتَلَهُ وَتَحَوَّلَ عَلَى فَرَسِهِ وَلَحِقَ أَبُو قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرَّحْمَنِ فَطَعَنَهُ فَقَتَلَهُ فَوَالَّذِي كَرَّمُ وَجْهَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَبْتُهُمْ أَغْدُو عَلَى رَجُلَيْنِ حَتَّى مَا أَرَى وَرَأَيْتُ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا غِبَارِهِمْ شَيْئًا حَتَّى يَغْدِلُوا قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى شُعْبٍ فِيهِ مَاءٌ يُقَالُ لَهُ ذَوْ قَرْدٍ لِيَشْرَبُوا مِنْهُ وَهُمْ عَطَاشٌ قَالَ فَظَنُّوْا إِلَيَّ أَغْدُو وَرَأَوْهُمْ فَحَلَيْتُهُمْ عَنْهُ يَعْنِي

أَخْلَيْتَهُمْ عَنْهُ فَمَا ذَاكَ مِنْهُ قَطْرَةٌ قَالَ
وَيَخْرُجُونَ فَيَسْتَدْرُونَ فِي نَبِيٍّ قَالَ فَأَعْلُو
فَالْحَقُّ رَحُلًا مِنْهُمْ فَأَصْحَكُ بِهِمْ فِي تَغْضِي
كَتَبِهِ قَالَ قُلْتُ خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ
وَالْيَوْمَ يَوْمُ الرُّضْعِ قَالَ يَا بُكْلَتُهُ أُمُّهُ الْكُرْعَةُ
يُكْرَةُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ يَا غَدُوَّ نَفْسِيهِ الْكُورُ عُلْتُ
يُكْرَةُ فَإِنْ وَأَرْدُوْا فَرَسَيْنِ عَلَى نَبِيٍّ قَالَ
فَجِئْتُ بِهِمَا أَسْرَقَهُمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلِحَقْنِي غَامِرٌ بِسَطِيحِهِ
فِيهَا مَذْقَةٌ مِنْ نَبِيٍّ وَسَطِيحُهُ فِيهَا مَاءٌ
فَتَوَضَّأْتُ وَشَرِبْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْأَمَاءِ الَّذِي
حَنَانُهُمْ عَنْهُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ أَخَذَ بِلِصِّكَ الْإِبِلِ وَكُلُّ شَيْءٍ
اسْتَفْقَدْتُهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَكُلُّ رُمْحٍ وَثَوْدَةٍ
وَإِذَا بَنَاءٌ نَحَرَ نَاقَةً مِنَ الْإِبِلِ الَّتِي اسْتَفْقَدْتُ
مِنَ الْقَوْمِ وَإِذَا هُوَ يَشْرِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَبِدِهَا وَسَنَامِهَا قَالَ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيَّ فَأَنْتَجِبُ مِنَ الْقَوْمِ
مِائَةً رَجُلٍ فَأَتْبِعُ الْقَوْمَ فَلَا يَبْقَى مِنْهُمْ مُخْبِرٌ
إِلَّا قَتَلْتُهُ قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاحِيْدُهُ فِي ضَوْءِ
النَّارِ فَقَالَ ((يَا سَلَمَةُ أَتَرَاكَ كُنْتَ فَاعِلًا))
قُلْتُ نَعَمْ وَالَّذِي أَسْرَمَكَ فَقَالَ ((إِنَّهُمْ الْآنَ
لَيَقْرُونَ فِي أَرْضِ عِطْفَانَ)) قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ
مِنْ عِطْفَانَ فَقَالَ لَبَحْرَ لَهُمْ فَلَانَّ حَزْرُورًا فَلَمَّا

کے شانے کی ہڈی میں اور میں نے کہا اے اس کو اور میں بیٹا اکوع کا
اور یہ دن کمینوں کی تباہی کا ہے وہ بولا (خدا کرے) اکوع کا بیٹا سرے
اور اس کی ماں اس پر روئے کیا وہی اکوع ہے جو صبح کو میرے
ساتھ تھا میں نے کہا ہاں اے دشمن اپنی جان کے وہی اکوع ہے جو
صبح کو تیرے ساتھ تھا سلمہ بن اکوع نے کہا ان لیسروں کے دو گھوڑے
سے سقط ہو گئے (دوڑتے دوڑتے) انہوں نے ان کو چھوڑ دیا ایک
گھائی میں میں ان گھوڑوں کو کھینچا ہوا رسول اللہ کے پاس لایا وہاں
مجھ کو عامر ملے ایک چھاگل دودھ کی پانی ملا ہوا اور ایک چھاگل پانی
کے لیے ہوئے میں نے وضو کیا اور دودھ پیا (اللہ اکبر سلمہ بن
اکوع کی ہمت صبح سویرے سے دوڑتے دوڑتے رات ہو گئی گھوڑے
تھک گئے اونٹ تھک گئے لوگ مر گئے اسباب رہ گیا پر سلمہ نہ تھکے
اور دن بھر میں نہ کچھ کھایا نہ پیا اللہ جل جلالہ کی امداد تھی) پھر
جناب رسول اللہ کے پاس آیا آپ اس پانی پر تھے جہاں سے میں نے
لیسروں کو بھگایا تھا میں نے دیکھا کہ آپ نے سب اونٹ لے لیے
ہیں اور سب چیزیں جو میں نے مشرکوں سے چھینی تھیں سب
بر تھیں اور چادریں اور بالائے ان اونٹوں میں سے جو میں نے
چھینے تھے ایک اونٹ نحر کیا اور وہ جناب رسول اللہ کے لیے اس کی
کھینچی اور کوہان بھون رہے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو
اجازت دیجئے لشکر میں سے سو آدمی چن لینے کی پھر میں ان
لیسروں کا پیچھا کرتا ہوں اور ان میں سے کوئی شخص باقی نہیں رہے
جو خبر دیوے (اپنی قوم کو جا کر یعنی سب کو مار ڈالتا ہوں) یہ سن کر
آپ مجھے یہاں تک داڑھیں آپ کی کھل گئیں انگار کی روشنی میں
آپ نے فرمایا اے سلمہ تو کر سکتا ہے میں نے کہا ہاں قسم اس کی
جس نے آپ کو بزرگی دی آپ نے فرمایا وہ تو اب غطفان کی
سرحد میں پہنچ گئے وہاں ان کی مہمانی ہو رہی ہے اتنے میں ایک
شخص آیا غطفان میں سے وہ بولا فلاں شخص نے ان کے لیے ایک

كَتَبُوا جَلَدَهَا رَأَوْا غَبَارًا فَقَالُوا أَنَا كُمْ الْقَوْمُ
فَخَرَجُوا هَارِبِينَ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَانَ خَيْرٌ
فُرْسَانًا الْيَوْمَ أَبُو قَتَادَةَ وَخَيْرٌ رَجُلَانَا
سَلَمَةُ)) قَالَ ثُمَّ أَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَيْنِ سَهْمِ الْفَارِسِ وَسَهْمَ
الرَّاحِلِ فَجَمَعَهُمَا لِي جَمِيعًا ثُمَّ أَرَدْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَاهُ عَلَى
الْعُضْبَاءِ رَاجِعِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ هَيْئَتَا نَحْنُ
نَسِيرُ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ لَا يُسَبِّقُ
شَيْئًا قَالَ فَجَعَلَ يَقُولُ أَلَا مُسَابِقٌ إِلَى الْمَدِينَةِ
هَلْ مِنْ مُسَابِقٍ فَجَعَلَ يُعِيدُ ذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا
سَمِعْتُ كَلَامَهُ قُلْتُ أَمَا تُكْرِمُ كَرِيمًا وَنَا
نَهَامٌ شَرِيفًا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
بِأَنِّي وَأُمِّي ذَرْنِي فَلَا مُسَابِقَ الرَّجُلِ قَالَ إِنْ
شِئْتَ قَالَ قُلْتُ أَذْهَبُ إِلَيْكَ وَتَتَيْتُ رَجُلِي
فَقَطَعْتُ فَعَدَوْتُ قَالَ فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ
شَرَفَيْنِ أَسْتَبْقِي نَفْسِي ثُمَّ عَدَوْتُ فِي إِفْرِهِ
فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ ثُمَّ إِنِّي رَفَعْتُ
حَتَّى أَلَحَقَهُ قَالَ فَأَصْحَكُ بَيْنَ كَفَيْهِ قَالَ قُلْتُ
قَدْ شِئْتُ وَاللَّهِ قَالَ أَنَا أَطْلُ قَالَ فَسَبَقْتُهُ إِلَى
الْمَدِينَةِ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا بَيْنَنَا إِلَّا ثَلَاثُ لَيَالٍ
حَتَّى خَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلَ عُمِّي عَامِرٌ يُوتِحُزُ
بِالْقَوْمِ ثَائِلُهُ لَوْ أَنَّ اللَّهَ مَا أَعْتَدَنَا وَلَا تَصَلَّقْنَا

اونٹ کاٹا تھا وہ اس کی کھال نکال رہے تھے اتنے میں ان کو گرد
معلوم ہوئی وہ کہنے لگے لوگ آگئے تو وہاں سے بھی بھاگ کھڑے
ہوئے۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا آج کے دن ہمارے
سواروں میں بہتر سوار ابو قتادہ ہیں اور پیادوں میں سب سے بڑھ
کر سلمہ بن الاکوع ہیں۔ سلمہ نے کہا پھر رسول اللہ نے مجھ کو دو
حصہ دیئے ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیادے کا اور دونوں مجھ
ہی کو دے دیئے۔ بعد اس کے آپ نے مجھے اپنے ساتھ بٹھایا
عضباء پر مدینہ کو لوٹتے وقت ہم چل رہے تھے کہ ایک انصاری جو
دوڑنے میں کسی سے پیچھے نہیں رہتا تھا کہنے لگا کوئی ہے جو مدینہ کو
مجھ سے آگے دوڑ جاوے اور بار بار یہی کہتا تھا جب میں نے اس کا
کہنا سنا تو اس سے کہا تو بزرگ کی بزرگی نہیں کرتا اور بزرگ سے
نہیں ڈرتا۔ وہ بولا نہیں البتہ رسول اللہ کی بزرگی کرتا ہوں۔ میں
نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھے
چھوڑ دیجئے میں اس مرد سے آگے بڑھوں گا دوڑ میں۔ آپ نے
فرمایا اچھا اگر تیرا جی چاہے۔ تب میں نے کہا میں آتا ہوں تیری
طرف اور میں نے اپنا پاؤں نیڑھا کیا اور کود پڑا پھر میں دوڑا اور
جب ایک یادو چڑھاؤ باقی رہے تو میں نے اپنے دم کو روکا پھر اس
کے پیچھے دوڑا اور جب ایک یادو چڑھاؤ باقی رہے تو دم کو سنبھالا پھر
جو دوڑا تو اس سے مل گیا یہاں تک کہ ایک گھوٹا دیا میں نے اس
کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں اور میں نے کہا قسم خدا کی اب
میں آگے بڑھا پھر اس سے آگے پہنچا مدینہ کو (تو معلوم ہوا کہ
مسابقت درست ہے بلا عوض اور بوض میں خلاف ہے)۔ پھر قسم
خدا کی ہم صرف تین رات بٹھیرے بعد اس کے خیبر کی طرف
نکلے رسول اللہ کے ساتھ تو میرے چچا عامر نے رجز پڑھنا شروع
کیا قسم اللہ تعالیٰ کی اگر خدا تعالیٰ ہدایت نہ کرتا تو ہم راہ نہ پاتے اور
نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے اور ہم خیرے فضل سے بے پرواہ

وَلَا صَلَاحَ وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَعَيْنَا
فَقَبِلْتُ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا وَاتَّوَلَّيْتُ سَكِينَةَ عَيْنَا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ
هَذَا)) قَالَ اَنَا عَامِرٌ قَالَ ((غَفِرَ لَكَ ذَنْبُكَ))
قَالَ وَمَا اسْتَغْفِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِيَا نَسَانُ يَخْصُمُهُ اِنَّا اسْتَشْهَدُ قَالَ فَتَنَادَى
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ عَلَى جَبَلٍ لَهُ يَا نَبِيَّ
اللَّهُ لَوْ لَا مَا مَنَعَنَا بِعَامِرٍ قَالَ قَدْ مَنَعَنَا خَيْرٌ
قَالَ خَرَجَ مَلِكُهُمْ مَرْحَبٌ يَخْطُرُ بِسَيِّئِهِ
وَيَقُولُ قَدْ عَلِمْتُ خَيْرٌ اَنِّي مَرْحَبٌ شَاكِي
السَّلَاحِ بَطْلٌ مُجْرِبٌ اِذَا الْحُرُوبُ اُقْبِلَتْ
تَلْهَبُ قَالَ وَبَرَزَ لَهُ عَمِّي عَامِرٌ فَقَالَ قَدْ
عَلِمْتُ خَيْرٌ اَنِّي عَامِرٌ شَاكِي السَّلَاحِ بَطْلٌ
مُعَامِرٌ قَالَ فَاحْتَلَفَا ضَرْبَتَيْنِ فَوَقَعَ سَيْفُ
مَرْحَبٍ فِي رُؤْسِ عَامِرٍ وَذَهَبَ عَامِرٌ يَسْقُلُ لَهُ
فَرَجَعَ سَيْفُهُ عَلَى نَفْسِهِ فَقَطَعَ اُكْحَلَهُ فَكَانَتْ
فِيهَا نَفْسُهُ قَالَ سَلَمَةُ فَخَرَجَتْ فَاِذَا نَفَرٌ مِنْ
اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ
بَطْلٌ عَمِلَ عَامِرٌ قَتَلَ نَفْسَهُ قَالَ فَاتَّيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اُنْكِي فَقُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ بَطْلٌ عَمِلَ عَامِرٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ قَالَ ذَلِكَ))
قَالَ قُلْتُ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِكَ قَالَ ((كَذَبَ
مَنْ قَالَ ذَلِكَ بَلْ لَهُ اَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ)) ثُمَّ
ارْسَلَنِي اِلَى عَلِيٍّ وَهُوَ اُرْمَدُ فَقَالَ ((لَا تُعْطِينَ
الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ اَوْ يُحِبُّهُ

نہیں ہوئے۔ تو جہاد کہ ہمارے پاؤں کو اگر ہم کافروں سے ملیں اور
اپنی رحمت اور تسلی اتار ہمارے اوپر۔ رسول اللہ نے فرمایا یہ کون
ہے؟ لوگوں نے کہا عامر، آپ نے فرمایا خدائے تعالیٰ بخشے تجھ کو
سلمہ نے کہا رسول اللہ جب کسی کے لیے خاص طور پر استغفار
کرتے تو وہ ضرور شہید ہوتا تو حضرت عمرؓ نے پکارا اور وہ اپنے
اونٹ پر تھے یا نبی اللہ! آپ نے ہم کو قائدہ کیوں نہ اٹھانے دیا عامر
سے۔ سلمہ نے کہا پھر جب ہم خیبر میں آئے تو اس کا پادشاہ
مرحوب تلوار ہلاتا ہوا نکلا اور یہ رجز پڑھتا تھا قد علمت عیسیٰ انی
مرحوب شاک السلا ح بطل محروب اذا الحروب اقبلت
تلھب یعنی خیبر کو معلوم ہے کہ میں مرحوب ہوں پورا ہتھیار بند
بہادر آزمودہ کار جب لڑائیاں آویں شیطے اڑائی ہوئی۔ یہ سن کر
میرے چچا عامر نکلے اس کے مقابلہ کے لیے اور انہوں نے یہ رجز
پڑھا قد علمت عیسیٰ انی عامر شاک السلا ح بطل مغافر
یعنی خیبر جانتا ہے کہ میں عامر ہوں پورا ہتھیار بند لڑائی میں گھسنے
والا۔ پھر دونوں کا ایک وار ہوا تو مرحوب کی تلوار میرے چچا
عامر کی ڈھال پر پڑی اور عامر نے نیچے سے وار کرنا چاہا تو ان کی
تلوار انہی کو آگئی اور شہ رگ کٹ گئی اس سے مر گئے۔ سلمہ نے
کہا پھر میں نکلا تو رسول اللہ کے چند اصحاب کو دیکھا وہ کہہ رہے ہیں
عامر کا عمل لغو ہو گیا اس نے اپنے تئیں آپ مار ڈالا۔ یہ سن کر میں
رسول اللہ کے پاس آیا روتا ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!
عامر کا عمل لغو ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کون کہتا ہے؟ میں نے کہا
آپ کے بعض اصحاب کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جھوٹ کہا جس
نے کہا بلکہ اس کو دو ہزار ثواب ہے پھر رسول اللہ نے مجھ کو حضرت
علیؓ کے پاس بھیجا ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں آپ نے فرمایا میں
ایسے شخص کو نشان دوں گا جو دوست رکھتا ہے اللہ اور اس کے
رسول کو یا اللہ تعالیٰ اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں (ابن ہشام

اللَّهُ (رَسُولُهُ) قَالَ فَأَتَيْتُ نَعْلِيًا فَجَعَلْتُ بِهِ
أَقْوَدَهُ وَهُوَ أَرْمَدُ حَتَّى أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَقَ فِي عَيْنَيْهِ قُرْأً
وَأَعْطَاهُ الرِّايَةَ وَخَرَجَ مَرْحَبًا فَقَالَ قَدْ
عَلِمْتُ خَيْرٌ أَنِّي مَرْحَبٌ شَاكِي السِّلَاحِ
بَطْلٌ مُجَرَّبٌ إِذَا الْحُرُوبُ أَفْبَتَتْ تَلْهَبُ فَقَالَ
عَبْنِي أَنَا الَّذِي سَمِعْتَنِي أُمِّي حَيْدَرَهُ كَثِيبٌ
غَابَاتٍ كَرِيهِ لَمْ يَنْظُرْهُ أَوْفِيهِمْ بِالصَّاعِ كُلِّ
السَّنْدَرَةِ قَالَ فَضْرَبَ رَأْسَ مَرْحَبٍ فَقَتَلَهُ ثُمَّ
كَانَ الْفَتْحُ عَلَى يَدَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ فتح دے گا اس کے ہاتھوں پر اور
وہ بھاگنے والا نہیں۔ سلمہؓ نے کہا پھر میں حضرت علیؓ کے پاس گیا
اور ان کو لایا کھینچتا ہوا ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں یہاں تک کہ
رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا۔ آپ نے ان کی آنکھوں میں اپنا
تھوک ڈال دیا وہ اسی وقت اچھے ہو گئے۔ پھر آپ نے ان کو نشان
دیا اور مرحب نکالا اور کہنے لگا قد علمت خیر انی مرحب
شاک السلاح بطل مجرب اذا الحروب اقبلت تلهب۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں یہ کہا انا الذی
سمعتنی امی حیدرہ کلیث غابات کربہ المنظر اوفیہم
بالصاع کیل السندرة یعنی میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا
نام حیدر رکھا مثل اس شیر کے جو جنگلوں میں ہوتا ہے (یعنی شیر
بہر) نہایت ڈراؤنی صورت (کہ اس کے دیکھنے سے خوف پیدا ہو)
میں لوگوں کو ایک صاع کے بدلے سندرہ دیتا ہوں (سندرہ صاع
سے بڑا پیمانہ ہے یعنی وہ تو میرے اوپر ایک خفیف حملہ کرتے ہیں
اور میں ان کا کام ہی تمام کر دیتا ہوں)۔ پھر حضرت علیؓ نے مرحب
کے سر پر ایک ضرب لگائی اور وہ اسی وقت جہنم کو روانہ ہوا۔ بعد
اس کے اللہ تعالیٰ نے فتح دی ان کے ہاتھ پر۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرنا۔

عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِطَوِيلِهِ عَنْ
عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ بِهَذَا.

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ الَّذِي كَفَّ
أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ الْآيَةَ

بَابُ آيَةِ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ كَے
اترنے کا بیان

۳۶۷۹- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اسی آدمی
مکہ والے رسول اللہ کے اوپر اترے متعیم کے پیڑ سے وہ چاہتے
تھے آپ کو دھوکا دیں اور غفلت میں حملہ کریں۔ پھر آپ نے ان
کو پکڑ لیا اور قید کیا۔ بعد اس کے آپ نے چھوڑ دیا تب اللہ تعالیٰ
نے اس آیت کو اتارا: وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ لِيُغْنِيَهُمُ

۳۶۷۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ قَوْمَيْنِ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوا عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَبَلٍ
التَّعِيمِ مُتَسَلِّحِينَ يُرِيدُونَ غِرَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ فَأَخَذَهُمْ سَلَامًا

فَاسْتَحْيَاهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاتَّيَبَكُمْ عَنْهُ يُنْطَلِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ.

بَابُ غَزْوَةِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ

۴۶۸۰- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أُمَّ سَلِيمٍ اتَّخَذَتْ يَوْمَ حَنْبَيْنِ حَنْجَرًا فَكَانَ مَعَهَا هَرَاهَا أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ أُمَّ سَلِيمٍ مَعَهَا حَنْجَرٌ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا الْحَنْجَرُ قَالَتْ اتَّخَذْتُهُ إِذَا دَنَا مِنِّي أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بَغَرْتُ بِهِ بَطْنَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْتُلُ مَنْ بَعَثَنَا مِنَ الْبُلْقَاءِ أَتَهْزِمُوا بِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا أُمَّ سَلِيمٍ إِنَّ اللَّهَ قَدْ كَفَى وَأَحْسَنَ))

۴۶۸۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي قِصَّةِ أُمَّ سَلِيمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ حَدِيثِ نَابِثٍ

۴۶۸۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْزُو بِأُمَّ سَلِيمٍ وَنِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مَعَهُ إِذَا غَزَا فَيَسْتَقِيمُونَ الْعَمَاءَ وَيُدَاوِينَ الْحَرْحَى.

۴۶۸۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمٌ أَحَدٌ أَهْزَمَ فَاسَ مِنَ النَّاسِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

وہ ہے جس نے روکا ان کے ہاتھوں کو تم سے (اور ان کا فریب کچھ نہ چلا) اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے (تم نے ان کو قتل نہ کیا) مکہ کی سرحد میں تمہارے فتح ہو جانے کے بعد ان پر۔

باب: عورتوں کا مردوں کے ساتھ لڑائی میں شریک ہونا
۳۶۸۰- انس سے روایت ہے ام سلیم (ان کی ماں) نے حنین کے دن ایک خنجر لیا وہ ان کے پاس تھا یہ ابو طلحہ نے دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ یہ ام سلیم ہے اور ان کے پاس ایک خنجر ہے۔ آپ نے پوچھا یہ خنجر کیسا ہے؟ ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ اگر کوئی مشرک میرے پاس آوے گا تو اس خنجر سے اس کا پیٹ پھاڑ ڈالوں گی۔ یہ سن کر رسول اللہ نے پھر ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ! ہمارے سوا جو لوگ جھوٹے ہیں (فتح مکہ کے روز) ان کو مار ڈالنے انہوں نے شکست پائی آپ سے (اس وجہ سے مسلمان ہو گئے اور دل سے مسلمان نہیں ہوئے)۔ آپ نے فرمایا اے ام سلیم! کافروں کے شر کو خدائے تعالیٰ کفایت کر گیا اور اس نے ہم پر احسان کیا (اب تیرے خنجر باندھنے کی ضرورت نہیں)۔

۳۶۸۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرے۔

۳۶۸۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ام سلیم اور چند انصار کی عورتوں کو جہاد میں اپنے ساتھ رکھتے تھے وہ پانی پلاتیں اور زخمیوں کی دوا کرتیں۔

۳۶۸۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب احد کا دن ہوا تو چند لوگوں نے شکست پا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۳۶۸۲) نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورتوں کو جہاد میں لگنا درست ہے اور ان سے کام لینا پانی پلانے یا دوا کرنے وغیرہ کا درست ہے اور یہ دوا اپنے محرموں کی کریں یا خاوند کی اور غیروں کی بھی کر سکتی ہیں بشرطیکہ بے ضرورت بدن نہ لگے اور ضرورت کی جگہ جائز ہے۔ اسی

(۳۶۸۳) اس سے ابو طلحہ کی جاں نثاری اور وفاداری بے حد ثابت ہوتی ہے۔ میر تقی میر شام میں ہے کہ اور جانہ نے اپنی بیٹھ کافروں لہ

کو چھوڑ دیا اور ابو طلحہ آپ کے سامنے تھے اور میر کا لوٹ آپ پر کئے ہوئے تھے اور ابو طلحہ بڑے تیر انداز تھے۔ ان کی اس دن دویا تین کمائیں ٹوٹ گئیں تو جب کوئی شخص تیروں کا ترکش لے کر نکلا آپ اس سے فرماتے یہ تیر رکھ دے ابو طلحہ کے لیے اور آپ گردن اٹھا کر کافروں کو دیکھتے تو ابو طلحہ کہتے اے نبی اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ گردن مت اٹھائیے ایسا نہ ہو کہ کافروں کا کوئی تیر آپ کے لگ جاوے میرا گلا آپ کے گلے کے برابر رہے (یعنی ابو طلحہ نے اپنا گلا آگے کیا تھا اگر کوئی تیر وغیرہ آوے تو مجھ کو لگے)۔ انسؓ نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بت ابی بکر اور ام سلیم کو دیکھا وہ دونوں کپڑے اٹھائے ہوئے تھیں جیسے کام کے وقت کوئی اٹھاتا ہے اور میں ان کی پنڈلی کی پازیب کو دیکھ رہا تھا وہ دونوں مشکیں لاتی تھیں اپنی پینٹ پر پھر ذال دیتیں ان کو لوگوں کے منہ میں پھر جاتیں اور بھر کر لاتیں پھر لوگوں کے منہ میں ڈالتیں اور ابو طلحہ کے سامنے دو تین بار تلوار کر پڑی اونگھ سے۔

باب: جو عورتیں جہاد میں شریک ہوں ان کو انعام ملے گا اور حصہ نہیں ملے گا اور بچوں کو قتل کرنا منع ہے

۳۶۸۳- یزید بن ہریر سے روایت ہے نجدہ (حروری خاریجیوں کے سردار) نے عبد اللہ بن عباسؓ کو لکھا اور پانچ باتیں پوچھیں۔ عبد اللہ بن عباسؓ نے کہا اگر علم کے چھپانے کی سزا نہ ہوتی تو میں

اللہ علیہ وسلم و ابو طلحہ بن یدئی النبی صلی اللہ علیہ وسلم محبوب علیہ بحضتہ قال وکان ابو طلحہ رجلاً راعياً شديداً للفرع وكسرت يومئذ قوسني أو ثلثاً قال فكان الرجل يمر معة الجعبة من النبل فيقول اللهم يا أبي طلحة قال ويشرفني النبي اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ينظر إلى القوم فيقول ابو طلحة يا نبي اللہ يا أبي أنت وأمي لا تشرفنا نصيبك منهم من سيهم القوم نحري ذون نجرك قال ولقد رأيت عائشة بنت أبي بكر وأُمّ سليم وإنيهما لمحسرتان أرى خدم سوقيهما تنقلان القرب على متونيهما ثم تفرغاني في أفواههم ثم ترجعان فتملأانها ثم تجمعان تفرغاني في أفواه القوم ولقد وقع السيف من يدي أبي طلحة إمام مرتين وإماماً ثلثاً من النعاس

باب: النساء الغاريات يرضخ لهن ولا يستهم والنهي عن قتل صبيان أهل الحرب

۴۶۸۴- عن يزيد بن هرير أن لجنه كتب إلى ابن عباس يسأله عن خمس جلال فقال ابن عباس لو أن أكرم علماً ما كتبت إليه

لہ کی طرف کر کے آپ پر آؤ کر لی تھی اور حیران کی بیٹھ پر برابر پڑ رہے تھے اور سعد بن ابی وقاصؓ بھی کافروں کو تیر مار رہے تھے اور رسول اللہ ان کو تیر دیتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے ماراے سعدؓ اندھا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے اور جناب رسول اللہؐ خود بھی اپنی کمان سے تیر مار رہے تھے یہاں تک کہ اس کا ایک کنارہ ٹوٹ گیا پھر وہ کمان قتادہ بن انصاریؓ نے لے لی۔ ان کے پاس رقی اور قتادہ کی آنکھ کافروں کی ضرب سے نکل کر دھڑارے پر گری۔ رسول اللہؐ نے اپنے ہاتھ سے اس کو اپنی جگہ کر دیا وہ بالکل درست ہو گئی بلکہ اس آنکھ سے خوب دکھائی دیتا۔ اتنی احد کے دن تک حجاب کا حکم نہیں اترتا تھا تو دیکھنے میں کوئی قباحت نہ تھی بلکہ انہوں نے قصد انہیں دیکھا بلکہ ان کی نظر پڑ گئی۔ (۳۶۸۳) نو دہائی نے کہا مراد اس سے تبیٰی کا حکم ہے ورنہ تبیٰی بلوغ سے جاتی رہتی ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا نہیں ہے تبیٰی بعد از

كُتِبَ إِلَيْهِ نَجْدَةٌ أَمَّا بَعْدُ فَأَخْبِرْنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ وَهَلْ كَانَ يَقْتُلُ الصَّيَّانَ وَمَنِي يَنْقُضِي بَيْتَهُنَّ الْيَتِيمَ وَعَنْ الْخُمْسِ لِمَنْ هُوَ فَكُتِبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَقَدْ كَانَ يَغْزُو بَيْنَ فَيَاوِينَ الْحَرَاخِيِّ وَيُحْدِثِينَ مِنَ الْغَيْبَةِ وَأَمَّا بِسَهْمٍ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصَّيَّانَ فَمَا يَقْتُلُ الصَّيَّانَ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي مَنِي يَنْقُضِي بَيْتَهُنَّ الْيَتِيمَ فَلَعَمْرِي إِنَّ الرَّجُلَ لَتَنَبَّأَ بِحَيْثُ وَهُوَ لَضَعِيفُ الْأَخْذِ لِنَفْسِهِ ضَعِيفُ الْغَطَاءِ مِنْهَا فَإِذَا أَخَذَ لِنَفْسِهِ مِنْ صَالِحِ مَا يَأْخُذُ النَّاسُ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ الْيَتِيمُ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْخُمْسِ لِمَنْ هُوَ وَإِنَّا كُنَّا نَقُولُ هُوَ لَنَا فَأَبَى عَلَيْنَا فَوَيْتَ ذَلِكَ

اس کو جواب نہ لکھتا (کیونکہ وہ مردود خارجی بدعتیوں کا سردار تھا اور حضرت نے ان کی شان میں فرمایا کہ وہ دین میں سے ایسا نکل جاویں گے جیسے تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے) نجدہ نے یہ لکھا تھا بعد حمد و صلوة کے تم تلاؤ کیا رسول اللہ جہاد میں عورتوں کو ساتھ رکھتے تھے اور کیا ان کو کوئی حصہ دیتے تھے (غنیمت کے مال میں سے) اور کیا آپ بچوں کو بھی مارتے تھے اور یتیم کی کب یتیمی ختم ہوتی ہے اور خمس کس کا ہے؟ عبد اللہ بن عباس نے جواب لکھا تو نے لکھا مجھ سے پوچھتا ہے کہ رسول اللہ جہاد میں عورتوں کو ساتھ رکھتے تھے تو بے شک ساتھ رکھتے تھے وہ دوا کرتی تھیں زخمیوں کی اور ان کو کچھ انعام ملتا اور حصہ تو ان کا نہیں لگایا گیا (ابو حنیفہ اور ثوری اور شافعی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے لیکن اوزاعی کے نزدیک عورت کا حصہ لگایا جاوے گا اگر وہ لڑے یا زخمیوں کا علاج کرے اور مالک کے نزدیک اس کو انعام بھی نہ ملے گا اور یہ دونوں مذہب مردود ہیں اس حدیث صحیح سے) اور رسول اللہ بچوں کو (کافروں کے) نہیں مارتے تھے تو بھی بچوں کو مت ماریو (اسی طرح عورتوں کو لیکن اگر بچے اور عورتیں لڑیں تو ان کا مارنا جائز ہے)۔ اور تو نے لکھا مجھ سے پوچھتا ہے کہ یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو قسم میری عمر و پنے والے کی کوئی آدمی ایسا ہوتا ہے کہ اس کی ڈاڑھی نکل آتی ہے پردہ نہ لینے کا شعور رکھتا ہے نہ دینے کا وہ یتیم ہے یعنی اس کا حکم یتیموں کا سا ہے) پھر جب اپنے فائدے کے لیے وہ اچھی باتیں کرنے لگے جیسے کہ لوگ

ظہر اختلاف کے اور اس میں دلیل ہے شافعی اور مالک اور جمہور علماء کی کہ یتیمی کا حکم بلوغ سے نہیں جاتا اور نہ سن زیادہ ہونے سے بلکہ یہ ضروری ہے کہ لیکن دین میں ہو شاید ہو جاوے اور ابو حنیفہ نے کہا جب وہ بچپن برس کا ہو جاوے تو اس کا مال اس کے سپرد کردیں کیونکہ اس عمر میں آدمی وادارہ ہو سکتا ہے اب بھی اگر عقل نہ آوے تو کب آوے گی۔ اتھی مع زیادہ۔

نودوی نے کہا مرد خمس ہے خمس کا جو قرآن سے حق ہے ذوالقرنی کا اور علماء نے اس میں اختلاف کیا ہے۔ شافعی کا وہی قول ہے جو ابن عباس کا ہے کہ وہ ذوالقرنی کا حق ہے یعنی بنی ہاشم اور بنی مطلب کا اور قوم سے مراد امراء بنو امیہ ہیں جنہوں نے یہ خمس بھی حضرت کے عزیزوں اور سیدوں کو نہ دیا آپ دایا۔

کرتے ہیں تو اس کی تیشی جاتی رہی۔ اور تو نے لکھا مجھ سے پوچھتا ہے غم کو کس کا ہے تو ہم تو یہ کہتے تھے کہ غم ہمارے لیے ہے پر ہماری قوم نے نہ مانا۔

۴۶۸۵- یزید بن ہرمل سے روایت ہے نجدہ نے ابن عباس کو لکھا ان سے پوچھتا تھا کئی باتیں پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح۔ اس روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ لڑکوں کو نہیں مارتے تھے تو بھی لڑکوں کو مت مار مگر تجھ کو ایسا علم ہو جیسے حضرت خضر علیہ السلام کو تھا جب انہوں نے ایک لڑکے کو مار ڈالا تھا۔

اسحاق کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ تو تیز کرے مومن کی پھر قتل کرے کافر کو اور چھوڑ دیوے مومن کو یعنی تو پہچان لیوے کہ کونسا بچہ بڑا ہو کر مومن ہو گا اور کون سا کافر اور یہ محال ہے اس لیے قتل بھی بچوں کا ناجائز ہے۔

۴۶۸۶- یزید بن ہرمل سے روایت ہے نجدہ بن عامر حروری نے ابن عباس کو لکھا پوچھتا تھا ان سے کہ غلام اور عورت اگر جہاد میں شریک ہوں تو ان کو حصہ ملے گا یا نہیں اور بچوں کا قتل کیسا ہے اور بچوں کی تیشی کب ختم ہوتی ہے اور ذوالقربیٰ (جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے کہ پانچویں حصہ میں سے ان کو دیا جاوے گا) کون ہیں؟ ابن عباس نے یزید سے کہا تو لکھ جواب اس کو اور اگر وہ حماقت میں پڑنے والا نہ ہو تا تو میں اس کو جواب نہ لکھتا (یعنی مجھ کو اس بات کا خیال ہے کہ اگر میں ان مسئلوں کا جواب اس کو نہ دوں تو وہ شرع کے خلاف حماقت کی بات نہ کر بیٹھے) لکھ یہ کہ تو نے مجھ کو لکھ کر پوچھا عورت اور غلام کو حصہ ملے گا یا نہیں جب وہ جہاد میں شریک ہوں تو ان کو حصہ نہیں ملے گا البتہ انعام مل سکتا ہے (جتنا انعام مناسب جائے۔ شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علماء کا یہی

۴۶۸۵- عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمَلٍ أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَتْ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ جِلْدِ بَيْتِلَ حَدِيثِ سَلِيمَانَ بْنِ بِلَالٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ حَاتِمٍ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصَّبِيَّانَ فَلَا يَقْتُلُ الصَّبِيَّانَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تَعْنَمُ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الصَّبِيِّ الَّذِي قَتَلَ وَزَادَ بِسُحْقٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ حَاتِمٍ وَتَمَيَّزَ الْمُؤْمِنُ فَتَقْتُلُ الْكَافِرَ وَتَدْعُ الْمُؤْمِنَ.

۴۶۸۶- عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمَلٍ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ الْحَرَوْرِيُّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ الْعَبْدِ وَالْمَرْأَةِ يَخْضُرَانِ الْمُغَنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا وَعَنْ قَتْلِ الْوَلَدَيْنِ وَعَنْ الْيَتِيمِ مَنْ يَنْقَطِعُ عَنْهُ الْيَتِيمُ وَعَنْ ذَوِي الْقُرْبَى مَنْ هُمْ فَقَالَ يَزِيدُ كَتَبَ إِلَيْهِ قُلُوبًا أَنْ يَقَعَ فِي أَحْمَقِيَّةٍ مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ أَكْتُبُ إِنَّكَ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنْ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ يَخْضُرَانِ الْمُغَنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا شَيْءٌ وَإِنَّهُ لَيْسَ لَهُمَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُحْذَبَا وَكَتَبْتُ تَسْأَلُنِي عَنْ قَتْلِ الْوَلَدَيْنِ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْتُلْهُمَا وَأَنْتَ فَلَا تَقْتُلْهُمَا إِلَّا أَنْ تَعْلَمَ مِنْهُمَا مَا عَلِمَ صَاحِبُ مُوسَى مِنَ الْغُلَامِ

(۴۶۸۵) ہلا اور ظاہر ہے کہ حضرت خضر نے یہ کام اپنی رائے سے نہیں کیا تھا کیونکہ خود قرآن میں موجود ہے وما فعلته عن امری بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا اور تجھ کو یہ حکم پہنچ نہیں سکتا پس لڑکوں کا قتل کرنا بھی تجھ کو ناجائز ہے۔

قول ہے۔ اور مالک کے نزدیک غلام کو انعام بھی نہ ملے گا جیسے عورت کو۔ اور حسن اور امین میرین اور نخعی اور حتم کے نزدیک اگر غلام لڑے تو اس کو بھی حصہ دیں گے) اور تو نے لکھ کر پوچھا مجھ سے بچوں کے قتل کو تو رسول اللہؐ نے بچوں کو قتل نہیں کیا اور تو بھی قتل مت کر مگر تجھے ایسا علم ہو جیسے حضرت موسیٰؑ کے ساتھی (حضرت حضرت) کو تھا اور تو نے لکھ کر پوچھا یتیم کو اس کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو یتیم کا نام اس سے نہ جاوے گا جب تک بالغ نہ ہو اور اس کو عقل نہ آوے اور تو نے لکھ کر پوچھا ذوالقربیٰ کو یہ ہم لوگ ہیں ہماری سمجھ میں پر ہماری قوم نے نہ مانا۔

۳۶۸۷- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۳۶۸۸- یزید بن ہرمر سے روایت ہے نجد بن عامر نے ابن عباسؓ کو لکھا میں ابن عباسؓ کے پاس موجود تھا جب انہوں نے نجد بن عامر کی کتاب پڑھی اور جب اس کا جواب لکھا۔ ابن عباسؓ نے کہا قسم خدا کی اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ وہ نجاست میں گر جاوے گا (یعنی حماقت کی بات کر بیٹھے گا) تو میں اس کو جواب نہ لکھتا اور خدا کرے اس کی آنکھ کبھی ٹھنڈی نہ ہو (یعنی اس کو خوشی نصیب نہ ہو) پھر یہ لکھا تو نے مجھ سے پوچھا ذوالقربیٰ کا حصہ جن کا ذکر اللہ نے کیا ہے وہ کون ہیں؟ تو ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ کے قرابت والے ہم لوگ ہیں لیکن ہماری قوم نے نہ مانا اور تو نے پوچھا یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے؟ تو جب وہ نکاح کے قابل ہو جاوے اور اس کو عقل آ جاوے اور اس کا مال اس کے سپرد ہو جاوے اس کی یتیمی ختم ہو گئی اور تو نے پوچھا کہ رسول اللہؐ مشرکوں کے بچوں کو مارتے تھے؟ تو رسول اللہؐ مشرکوں کے

الَّذِي قَسَدَ رَكِبْتَ تَسْأَلُنِي عَنْ الْيَتِيمِ مَتَى يَنْقُضُ عَنْهُ اسْمُ الْيَتِيمِ وَإِنَّهُ لَا يَنْقُضُ عَنْهُ اسْمُ الْيَتِيمِ حَتَّى يَنْتَحِلَ وَأَوْسَى مِنْهُ رُسُلًا وَكُنْتُ تَسْأَلُنِي عَنْ ذَوِي الْقُرْبَىٰ مِنْهُمْ وَإِنَّا زَعَمْنَا أَنَّ هُمْ فَأَنَّى ذَلِكُ عَلَيْنَا قَوْمًا.

۳۶۸۷- عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمَزٍ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَأَلَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ قَالَ أَوُيَ اسْتَحَقَّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِطَوِيلِهِ

۳۶۸۸- عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمَزٍ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَتَنَهَدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ حِينَ قَرَأَ كِتَابَهُ وَحِينَ كَتَبَ حَوَانَهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاللَّهِ لَوْ أَنَّ أَرْدَهُ عَنْ نَتْنٍ يَنْتَعِ فِيهِ مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ وَلَا نَعْنَةَ عَيْنٍ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنَّكَ سَأَلْتَ عَنْ سِتْمِ ذِي الْقُرْبَى الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ مِنْهُمْ وَإِنَّا كُنَّا نَرَى أَنَّ قَرَابَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْنُ فَأَنَّى ذَلِكُ عَلَيْنَا قَوْمًا وَسَأَلْتَ عَنْ الْيَتِيمِ مَتَى يَنْقُضُ يَتِيمُهُ وَإِنَّهُ إِذَا نَلَعَ النِّكَاحَ وَأَوْسَى مِنْهُ رُسُلًا وَدَفَعَ إِلَيْهِ مَالَهُ فَقَدْ انْقَضَى يَتِيمُهُ وَسَأَلْتَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ مِنْ صِبْيَانِ الْمُشْرِكِينَ أَحَدًا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ

يَقْتُلُ مِنْهُمْ أَحَدًا وَأَتَتْ فَلَا تَقْتُلُ مِنْهُمْ أَحَدًا إِلَّا
أَنْ تَكُونَ تَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا عَلَيْكَ الْحَضَرُ مِنَ الْعِلَامِ
حِينَ قَتَلَهُ وَسَأَلَتْ عَنْ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ هَلْ كَانَ
لَهُمَا سَهْمٌ مَعْلُومٌ إِذَا حَضَرُوا الْبَأْسَ فَوَئِئَهُمْ لَمْ يَكُنْ
لَهُمَا سَهْمٌ مَعْلُومٌ إِلَّا أَنْ يُحْدِثَا مِنْ غَنَائِمِ الْقَوْمِ.

۴۶۸۹- عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزٍ قَالَ كَتَبَ نَحْنُ
إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيثِ وَلَمْ يَسْمَعْ
الْقِصَّةَ كِتَابًا مِنْ ذَكَرْنَا حَدِيثَهُمْ.

بَابُ عَدَدِ غَزَوَاتِ النَّبِيِّ ﷺ

۴۶۹۰- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ غَزَوْتُ
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ
غَزَوَاتٍ أَخْلَفَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ فَأَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ
وَأُدَاوِي الْجُرْحَى وَأَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى.

۴۶۹۱- عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۴۶۹۲- عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
يَزِيدَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي بِالنَّاسِ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ
ثُمَّ اسْتَسْقَى قَالَ فَتَقَبَّلْتُ يَوْمَئِذٍ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ
وَقَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ غَيْرُ رَجُلٍ أَوْ بَيْنِي
وَبَيْنَهُ رَجُلٌ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ كَمْ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ فَقُلْتُ
كَمْ غَزَوْتُ أَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً
قَالَ فَقُلْتُ فَمَا أَوَّلُ غَزْوَةٍ غَزَاكَ قَالَ ذَاتُ
الْعَشِيرِ أَوْ الْعَشِيرِ.

کسی بچے کو نہیں مارتے تھے اور تو بھی مت مار البتہ اگر تجھے اتنا علم
ہو جیسے حضرت خضرؑ کو تھا جب انہوں نے لڑکے کو مارا تھا تو خیر اور
تو نے پوچھا عورت اور غلام کا کوئی حصہ لگے گا اگر وہ لڑائی میں
شریک ہوں؟ تو ان کو کوئی حصہ نہیں ملتا تھا مگر انعام کے طور پر
نقیمت میں سے۔

۴۶۸۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: رسول اللہ ﷺ نے کتنے جہاد کیے

۴۶۹۰- ام علیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا
میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لڑائیوں میں رہی میں مردوں کے
ٹھہرنے کی جگہ میں رہتی اور ان کا کھانا پکاتی اور زخمیوں کی دوا کرتی
اور بیماروں کی خدمت کرتی۔

۴۶۹۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۶۹۲- ابو اسحاق سے روایت ہے عبد اللہ بن یزید استسقا کی نماز
کے لیے نکلے تو لوگوں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں پھر دعا مانگی
پانی کے لیے۔ اس دن میں زید بن ارقم سے ملا میرے اور ان کے
بیچ میں صرف ایک شخص تھا۔ میں نے پوچھا ان سے رسول اللہ نے
کتنے جہاد کئے ہیں؟ انہوں نے کہا انہیں۔ میں نے پوچھا تم کتنی
جنگوں میں آپ کے ساتھ شریک تھے؟ انہوں نے کہا سترہ میں۔
میں نے پوچھا پہلا جہاد کون سا تھا؟ انہوں نے کہا ذات العسیر یا
ذات العشیر (جو ایک مقام کا نام ہے۔ سیرۃ ابن ہشام میں اس کو
غزوۃ العشیرہ لکھا ہے اس میں لڑائی نہ ہوئی رسول اللہ ﷺ عشرہ تک جا
کر مدینہ کو پلٹ آئے۔ یہ واقعہ ۲ھ میں ہوا۔ ابن ہشام نے کہا کہ
سب سے پہلے غزوہ ودان ہو مدینہ میں آنے کے ایک سال کے
اخیر پر اس میں بھی لڑائی نہیں ہوئی۔)

۴۶۹۳- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ سَمِعَهُ مِنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَحُجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةَ لَمْ يَحُجَّ غَيْرَهَا حَجَّةَ الْوَدَاعِ

۴۶۹۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ جَابِرٌ لَمْ أَشْهَدْ بَدْرًا وَلَا أُحُدًا مَنَعَنِي أَبِي فَلَمَّا قُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ يَوْمَ أُحُدٍ لَمْ أَتَحَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ قَطُّ

۴۶۹۵- عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَاتِلٌ فِي ثَمَانٍ مِنْهُنَّ وَلَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرٍ مِنْهُنَّ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ

۴۶۹۶- عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سِتَّ عَشْرَةَ غَزْوَةً

۴۶۹۷- عَنْ سَلَمَةَ يَقُولُ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثِينَ غَزْوَةً وَتِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَخَرَجْتُ فِيمَا نَعَثُ مِنَ الْبُعُوثِ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً مَرَّةً عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ وَمَرَّةً عَلَيْنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ

۴۶۹۸- عَنْ حَاتِمِ بْنِ هَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرُ أَنَّهُ قَالَ فِي كِلْتاهِمَا سَعَى غَزَوَاتٍ

۳۶۹۳- زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے انیس جہاد کئے اور ہجرت کے بعد صرف ایک ہی حج کیا جسے حجۃ الوداع کہتے ہیں۔

۳۶۹۴- حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ کے ساتھ انیس جہاد کیے اور میں بدر اور احد میں شریک نہ تھا میرے باپ نے مجھے نہیں جانے دیا پھر جب میرے باپ مارے گئے احد کے دن تو میں کسی لڑائی میں رسول اللہ کو چھوڑ کر نہیں رہا۔

۳۶۹۵- بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس جہاد کئے اور ان میں سے آٹھ میں لڑے۔

۳۶۹۶- بریدہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سولہ جہاد کئے۔

۳۶۹۷- سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات جہاد کئے اور جو لشکر آپ بھیجا کرتے تھے ان میں نو بار میں نکلا ایک بار تو ہمارے سردار ابو بکر تھے اور دوسری بار اسامہ بن زید تھے۔

۳۶۹۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا مگر اس روایت میں دونوں جگہ سات کا عدد مذکور ہے۔

(۳۶۹۵) جہاد نووی نے کہا اہل مغازی نے اختلاف کیا رسول اللہ کے جہادوں کے شمار میں۔ تو ابن عبد نے ان کا شمار مفصلاً یہ ترتیب ذکر کیا ہے اور ان کی تعداد ستائیس غزوہ اور چھپن سر یہ تک پہنچی ہے (سر یہ وہ جس میں آپ خود تشریف نہیں لے گئے) ان غزوات میں سے نو میں لڑائی ہوئی ہے وہ بدر اور احد اور ہر سیح اور خندق اور قرظہ اور خیبر اور فتح اور حنین اور طائف ہیں۔ اور بریدہ نے جو آٹھ بیان کئے تو شاید غزوہ فتح کو نکال دالا کیونکہ ان کا مذہب امام شافعی کا سا ہو گا جو کہتے ہیں کہ صلح فتح ہو اور باقی علماء یہ کہتے ہیں کہ مکہ بزور شمشیر فتح ہوا۔ (مترجم کہتا ہے باقی علماء کا قول صواب ہے اور یہی تاریخ سے ثابت ہوتا ہے)۔

بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ

٤٦٩٩- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ وَنَحْنُ سِتَّةٌ نَفَرٌ يَتَّبِعُونَ نَعْتَبَةَ قَالَ فَتَقَبَّلَتْ أَقْدَامُنَا فَتَقَبَّلَتْ قَدَمَايَ وَتَقَبَّلَتْ أَطْفَارِي فَكُنَّا نَلْفُ عَلَى أَرْجُلِنَا الْحِجْرَ فَسَمَّيْتُ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نُعْصِبُ عَلَى أَرْجُلِنَا مِنَ الْحِجْرِ قَالَ أَبُو مُرَّةٍ فَحَدَّثَ أَبُو مُوسَى بِهَذَا الْحَدِيثِ ثُمَّ كَرِهَ ذَلِكَ قَالَ كَانَ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ شَيْئًا مِنْ عَمَلِهِ أَنْشَأَهُ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ وَرَأَيْتُ غَيْرَ بَرٍّ وَاللَّهِ يُخْزِي بِهِ

باب : ذات الرقاع کے جہاد کا بیان

٣٦٩٩- ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے جہاد میں اور ہم چھ آدمیوں میں ایک اونٹ تھا باری باری اس پر چڑھتے تھے۔ آخر ہمارے پاؤں زخمی ہو گئے تو میرے دونوں پاؤں زخمی ہو گئے اور ناخن گر پڑے ہم نے ان زخموں پر چھتھرے لپیٹے اس وجہ سے اس جہاد کا نام غزوہ ذات الرقاع ہوا کیونکہ ہم اپنے پاؤں پر رقاع یعنی چھتھرے باندھتے تھے۔ ابو موسیٰ نے اس حدیث کو بیان کیا پھر برا جانا اس کا بیان کرنا کیونکہ ان کو ناگوار تھا اپنا عمل ظاہر کرنا۔ ابواسامہؓ نے کہا بریدؓ کے سوا دوسرے راویوں نے اس حدیث میں اتنا اور بڑھایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بدلہ دے گا اس کا (یعنی ہماری محنت اور تکلیف کا)۔

بَابُ كَرَاهَةِ الْمَسْتَعَانَةِ فِي الْغَزْوِ

بِكَافِرٍ

٤٧٠٠- عَنْ غَابِثَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ بَدْرِ فَلَمَّا كَانَ بِحِجْرَةِ الْوَبَرَةِ أَذْرَكَهُ رَجُلٌ قَدْ كَانَ يُذَكِّرُهُ بِنَةِ نَجْرَاءَ وَتَحْدِثُهُ فَفَرَّحَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ رَأَوْهُ فَلَمَّا أَذْرَكَهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى لَأَتَّبِعَنَّكَ وَأَصِيبَ مَعَكَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَوَمَّنْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ)) قَالَ نَا قَالَ ((فَارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينُ بِمُشْرِكٍ)) قَالَتْ ثُمَّ مَضَى حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالشُّجْرَةِ أَذْرَكَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ صَلَّى

باب : کافر سے جہاد میں مدد لینا منع ہے مگر ضرورت سے جائز ہے

٣٤٠٠- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ بدر کی طرف نکلے جب حرة الوبرہ (جو مدینہ سے چار میل پر ہے) میں پہنچے تو ایک شخص مسأپ سے جس کی بہادری اور اصلالت کا شہرہ تھا۔ رسول اللہ کے اصحاب اس کو دیکھ کر خوش ہوئے جب آپ سے ملا تو اس نے کہا میں اس لیے آیا کہ آپ کے ساتھ چلوں اور جو ملے اس میں حصہ پاؤں آپ نے فرمایا تجھے یقین ہے اللہ اور اس کے رسول کا۔ وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا تو لوٹ جا میں مشرک کی مدد نہیں چاہتا۔ پھر آپ چلے جب شجرہ پہنچے تو وہ شخص پھر آپ سے ملا اور وہی کہا جو پہلے اس نے کہا تھا۔ آپ نے وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تھا اور فرمایا کہ لوٹ جا

(٣٤٠٠) نووی نے کہا دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے صفوان بن امیہ سے مدد لی جنگ میں اور وہ مسلمان نہیں ہوئے تھے تو بعض علماء نے مطلقاً مشرک سے مدد لینے کو منع کیا ہے اور شامی کا یہ قول ہے کہ اگر ضرورت ہو اور کافر خیر خواہ ہو مسلمانوں کا تو اس سے مدد لی

میں مشرک کی مدد نہیں چاہتا۔ پھر وہ لوٹ گیا بعد اس کے پھر آپ سے ملا بیدائش میں آپ نے وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تھا تو یقین رکھتا ہے اللہ اور اس کے رسول پر اب وہ شخص بولا ہاں میں یقین رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تو خیر چل۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ ((فَارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ)) قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَأَدْرَكَهُ بِالْبَيْدَاءِ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ ((أَوَّلَ)) مَرَّةٍ ((تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ)) قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَانْطَلِقْ)).



ان لیما جائز ہے ورنہ مکروہ ہے اس صورت میں جب کافر لڑائی میں شریک ہو اس کو انعام ملے گا حصہ نہ ملے گا مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور ذہری اور اوزاعی کے نزدیک اس کو حصہ ملے گا۔

کِتَابُ الْإِمَارَةِ

کتاب امارت (یعنی حکومت اور سرداری) کے بیان میں

باب: خلیفہ قریش میں سے ہونا چاہیے

۴۷۰۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تابع ہیں قریش کے سرداری میں، مسلمان ان کا قریش کے مسلمان کا تابع ہے اور کافر ان کا قریش کے کافر کا تابع ہے۔

۴۷۰۲- ہمام بن منہر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ وہ حدیثیں ہیں جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیں۔ ان میں ایک یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگ تابع ہیں قریش کے خلافت میں، مسلمان ان کے تابع ہیں قریش کے مسلمان کے اور کافر تابع ہیں قریش کے کافر کے۔

۴۷۰۳- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا لوگ تابع ہیں قریش کے خیر اور شر میں۔

۴۷۰۴- عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا یہ کام یعنی خلافت ہمیشہ قریش میں رہے گی یہاں تک کہ دنیا میں دو ہی آدمی رہ جاویں۔

بَابُ النَّاسِ تَبِعَ لِقُرَيْشٍ وَالْخِلَافَةُ فِي قُرَيْشٍ
۴۷۰۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَدِيثٍ زُهِتٍ يَنْبَغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ رَوَاهُ عَمْرُو رَوَاهُ ((النَّاسُ تَبِعَ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ لِكَافِرِهِمْ))

۴۷۰۲- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْهَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((النَّاسُ تَبِعَ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبِعَ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبِعَ لِكَافِرِهِمْ))

۴۷۰۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((النَّاسُ تَبِعَ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ))

۴۷۰۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ اثْنَانِ))

(۴۷۰۴) نووی نے کہا ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ خلافت خاص ہے قریش سے اور جو قریشی نہ ہو اس کی خلافت درست نہیں ہے اور اس پر اجماع ہو چکا ہے صحابہ کے زمانے میں اسی طرح بعد ان کے اور جس نے مخالفت کی اس میں بدعتی ہو یا اور کوئی اس پر حجت تمام ہو گئی احادیث صحیحہ سے۔ قاضی عیاض نے کہا قریشی ہو یا شرط ہے خلافت کے لیے اور یہی مذہب ہے علمائے کرام کا اور ابوبکر صدیق اور حضرت عمر نے متفقہ کے دن انصار پر یہی حدیث پیش کی اور اس کا کسی نے انکار نہیں کیا اور یہ ان مسائل میں سے ہے جن پر علماء نے اجماع کیا اور کسی سلف سے کوئی قول یا فعل اس کے خلاف منقول نہیں ہے نہ اور بعد کے کسی عالم سے اور نظام اور چند خواہج نے یہ کہا ہے کہ غیر قریشی کی خلافت

۴۷۰۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ((إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ لَا يَنْقُضِي حَتَّى يَنْصُبِي فِيهِمُ اللَّهُ عَشَرَ خُلَفَاءَ)) قَالَ ثُمَّ ((تَكَلَّمُ بِكَلَامٍ خَفِيَ عَلَيَّ)) قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ قَالَ ((كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ))

۴۷۰۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا يَزَالُ

۴۷۰۵- جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ کے پاس گیا میں نے سنا آپ فرماتے تھے یہ خلافت تمام نہ ہوگی جب تک کہ مسلمانوں میں بارہ خلیفہ نہ ہو گئے پھر آپ نے آہستہ سے کچھ فرمایا میں نے اپنے باپ سے پوچھا کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا آپ نے یہ فرمایا کہ یہ سب خلیفہ قریش میں سے ہوں گے۔

۴۷۰۶- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ لوگوں کا کام چلتا رہے گا

اللہ خلافت جائز ہے۔ اور ضرار بن عمرو نے کہا ہے کہ غیر قریشی کو مقدم کریں گے قریشی پر تاکہ اس کا اثرنا آسان ہو اگر ضرورت پڑے۔ پر یہ دونوں قول لغو اور باطل ہیں اور مخالف ہیں اجماع کے اور یہ جو فرمایا کہ لوگ تابع ہیں قریش کے خیر اور شر میں تو خیر سے مراد اسلام ہے اور شر سے مراد جاہلیت ہے اس واسطے کہ جاہلیت کے زمانہ میں بھی قریش عرب کے رئیس تھے اور محافظ تھے حرم اللہ کے اور حج کرتے تھے بیت اللہ کا اور عرب کے دوسرے قبیلے ان کے اسلام کے منتظر تھے جب وہ اسلام لائے اور مکہ فتح ہوا اس وقت جوق در جوق ہر قبیلہ کے عرب مسلمان ہونے لگے اسی طرح اسلام میں قریش صاحب خلافت ہیں اور لوگ ان کے تابع ہیں اور آپ نے فرمایا کہ قیامت تک ایسا ہی رہے گا یہاں تک کہ دو آدمی رد جاویں اور یہ بات صحیح ہوئی کیونکہ رسول اللہ کے زمانہ سے اب تک خلافت قریش میں ہے اور کوئی ان کا مزاحم نہیں اور انہیں میں رہے گی جب تک دو آدمی بھی برہنہ نہ تاقضی عیاض نے کہا شافعی نے اس حدیث سے امام شافعی کی فضیلت پر استدلال کیا ہے حالانکہ اس سے فضیلت نہیں نکلتی کیونکہ حدیث سے قریش کی تقدیم صرف خلافت کے لیے معلوم ہوتی ہے میں کہتا ہوں کہ اس سے قریش کی فضیلت اور قوموں پر ثابت ہوتی ہے اور امام شافعی بھی قریشی ہیں اور ان کی فضیلت ثقلی اور اماموں پر جو قریشی نہیں ہیں۔ انہی مقال النوی۔

مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ خلافت ثابت ہونے کے لیے تمام مسلمانوں کی بیعت ضروری نہیں ہے بلکہ جس قدر مسلمان بیعت کر لیں کافی ہے بشرطیکہ جس سے بیعت کی جاوے وہ قریشی ہو یہ خلافت قریش کے معصم باللہ پر ختم ہو گئی بعد اس کے چند سال قاطمین مصر میں رہے پھر ان کا بھی زمانہ جاتا رہا اور سلطنت اور حکومت غیر قریش میں چلی گئی۔ اب روم میں جو سلطان ہیں وہ ترک ہیں ایران میں جو ہیں وہ قاجار ہیں ہند میں مغل تھے اب تو نصاریٰ ہیں۔ غرض اب کہیں قریش کی حکومت بطور وسعت اور استقلال کے معلوم نہیں ہوتی۔ مکہ معظمہ میں جو شریف کہلاتے ہیں وہ سید ہیں اور قرشی لیکن ان کو کچھ اختیار نہیں وہ سلطان کے تابع فرمان ہیں۔ حدیث میں جو آیا ہے کہ ہمیشہ خلافت قریش میں رہے گی یہ صحیح ہے کس لیے کہ ان سلاطین کو جو قریشی نہیں ہیں خلافت شرعی نہیں ہو سکتی البتہ حاکم اسما میں ہیں اور بخطر اللہ واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم اور علیکم بالسمع والطاعة وان کان عبداً حبشیا اور السلطان ظل اللہ فی الارض وغیرہ ان کی اطاعت بشرطیکہ مخالفت شریعت نہ ہو واجب ہے۔ اسی طرح وہ قرشی جس سے چند مسلمانوں نے بیعت کر لی ہو گو اس کی جماعت قلیل ہو خلیفہ ہو سکتا ہے اور اس کی بھی اطاعت واجب ہے اور اس کے ساتھ ہو کر کفار سے جہاد درست ہے اور ایسی خلافت اقطاع عرب اور اطراف ہند وغیرہ میں شاید اب تک موجود ہوگی اور جہاں نہ ہو وہاں کے مسلمان ہر وقت ایسے شخص کو جو قرشی ہو خلیفہ بنا سکتے ہیں۔

یہاں تک کہ ان کی حکومت کریں بارہ آدمی۔ پھر آپ نے ایک بات کہی چپکے سے جو میں نے نہیں سنی۔ میں نے اپنے باپ سے پوچھا کیا کہا رسول اللہ نے؟ انہوں نے کہا آپ نے فرمایا یہ سب آدمی قریش میں سے ہو گئے۔

۴۷۰۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۷۰۸- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ اسلام غالب رہے گا بارہ خلیفوں کی خلافت تک۔ پھر آپ نے ایک بات فرمائی جس کو میں نہ سمجھا اپنے باپ سے پوچھا کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا سب قریش میں سے ہوں گے۔

۴۷۰۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۷۱۰- حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور میرے ساتھ میرے باپ بھی۔ آپ فرماتے تھے یہ دین ہمیشہ غالب اور مضبوط رہے گا بارہ خلیفوں کی خلافت تک۔ پھر آپ نے کچھ ارشاد فرمایا جو لوگوں نے مجھے سننے نہ دیا (یعنی ان کی باتوں نے مجھے سننے نہ دیا) بھرا کر دیا اس کے سننے سے) میں نے اپنے باپ سے پوچھا آپ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا آپ نے فرمایا کہ سب قریش میں سے ہوں گے۔

أَمَرَ النَّاسَ مَا ضِيًّا مَا وَلِيَهُمْ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا))
ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ
خَفِيَّتْ عَلَيَّ فَسَأَلْتُ أَبِي مَاذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ فَقَالَ ((كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ)).

۴۷۰۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا
الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَا ضِيًّا)).

۴۷۰۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ
الْإِسْلَامُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً ثُمَّ قَالَ
كَلِمَةً لَمْ أَفْهَمْهَا فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ فَقَالَ
((كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ)).

۴۷۰۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
ﷺ ((لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ
عَشَرَ خَلِيفَةً)) قَالَ ثُمَّ ((تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ)) لَمْ أَفْهَمْهُ
فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ فَقَالَ ((كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ)).

۴۷۱۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ انْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَمَعِيَ أَبِي فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ((لَا يَزَالُ هَذَا
الدِّينُ عَزِيزًا مَبِيعًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً))
فَقَالَ كَلِمَةً صَمِئْتُهَا النَّاسُ فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ
قَالَ ((كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ)).

(۴۷۱۰) جابر قاضی عیاض نے کہا یہاں دو اشکال ہیں ایک تو یہ کہ دوسری حدیث میں آیا ہے خلافت میرے بعد تیس برس تک ہے اور تیس برس میں تو صرف پانچ خلیفہ ہوئے سیدنا حسنؓ نسبت اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں خلافت نبوت مراد ہے اور بارہ خلیفوں سے خلافت عام۔ دوسرے یہ کہ بارہ سے زیادہ خلیفہ گزرے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں بارہ کا حصر نہیں ہے کہ سوا ان کے اور خلیفہ نہ ہو گا بلکہ یہ ہے کہ بارہ خلیفہ ہو گئے اور زیادہ ہونا کچھ خلاف نہیں ہے۔ (نووی)

۴۷۱۱- عَنْ غَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي رُقَاصٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى خَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ عَدَامِي نَافِعِ أَنْ أُخْبِرَنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حُصَّةٍ غَشِيَةٍ رَحِمَ الْأَسْلَمِي يَقُولُ ((لَا يَزَالُ الدِّينُ قَائِمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ أَوْ يَكُونَ عَلَيْكُمْ أَتَا عَشْرَ خَلِيفَةٍ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ غَضَبِيَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَفْتَتِحُونَ الْبَيْتَ الْأَبْيَضَ بَيْتَ كِسْرَى أَوْ آلِ كِسْرَى وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَابِينَ فَاحْذَرُوهُمْ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِذَا أُعْطِيَ اللَّهُ أَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْخَوْضِ))

۱۱۷۳- عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے میں نے خابر بن سمرہ کو لکھا اور نافع غلام کے ہاتھ بھیجا کہ مجھ سے بیان کرو جو تم نے سنا ہو رسول اللہ سے؟ انہوں نے لکھا میں نے سنا ہے رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے جمعہ کے دن شام کو جس دن ماعرا سکی ستار کے گئے (ان کا قصہ کتاب الحدو میں گزرا) یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو یا تم پر بارہ خلیفہ ہوں اور وہ سب قریشی ہوں گے (شاید یہ واقعہ بھی قیامت کے قریب ہوگا کہ بارہ خلیفہ بارہ نکلریں پر مسلمانوں کے ہونگے ایک ہی وقت میں) اور سنا میں نے آپ فرماتے تھے ایک چھوٹی سے جماعت مسلمانوں کی کسری کے سفید محل کو فتح کرے گی (یہ معجزہ تھا آپ کا ایسا ہی ہوا حضرت عمر کی خلافت میں) اور میں نے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کے قریب جھوٹے پیدا ہونگے ان سے بچنا اور میں نے سنا آپ فرماتے تھے جب اللہ تم میں سے کسی کو دولت دیوے تو پہلے اپنے اوپر اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرے (ان کو آرام سے رکھے پھر فقیروں کو دیوے) اور میں نے سنا آپ فرماتے تھے میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا جو جس کو تر پر (یعنی تمہارے پانی پلانے کے لیے وہاں بندوبست کروں گا اور تمہارے آنے کا منتظر رہوں گا)۔

۱۱۷۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۷۱۲- عَنْ غَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ أُرْسِلَ إِلَى ابْنِ سَمُرَةَ الْعَدَوِيِّ حَدَّثَنَا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فَذَكَرَ لَنَا حَدِيثَ حَاتِمِ

بَابُ الْإِسْتِخْلَافِ وَتَرْكِهِ

۴۷۱۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ حَضَرْتُ أَبِي حِينَ أُصِيبَ فَأَقْبَرُوا عَلَيْهِ وَقَالُوا جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَقَالَ رَاضٍ وَرَاضٍ قَالُوا اسْتَخْلَفَ فَقَالَ أَسْخَمُ أَمْرِكُمْ حَبًا وَمَيْتًا

باب : خلیفہ بنانا اور نہ بنانا
۱۱۷۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میرے باپ (عمر بن الخطاب) جب زخمی ہوئے تو میں ان کے پاس موجود تھا۔ لوگوں نے ان کی تعریف کی اور کہا خدا تعالیٰ تم کو نیک بدلہ دے دے۔ انہوں نے کہا لوگ دو طرح کے ہیں۔ بعض تو امیدوار

لَوِدِدْتُ اَنْ حَضِي مِنْهَا الْكَفَافُ فَاَعْلَىٰ وَنَا بِي
فَاِنْ اَسْتَخْلَفْتُ فَقَدْ اَسْتَخْلَفْتُ مِنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي
يَعْنِي اَبَا بَكْرٍ وَابْنُ اُمِّ كُكْبَمْ فَقَدْ تَرَكْتُكُمْ مِنْ هُوَ
خَيْرٌ مِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
عَنْ اللّٰهِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ حَقٌّ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ مُسْتَخْلَفٍ

ہیں مجھ سے کچھ حاصل کرنے کے اور بعضے دیتے ہیں مجھ سے یا
میں امیدوار ہوں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اور رڑتا ہوں اس کے
عذاب سے۔ لوگوں نے کہا آپ خلیفہ کر جائیں کسی کو؟
انہوں نے کہا میں تمہارا کام کروں زندگی میں بھی اور مرنے کے
بعد بھی میں چاہتا ہوں کہ خلافت سے اتنا ہی مجھ کو ملے کہ نہ
میرے اوپر کچھ وبال ہو نہ مجھے کچھ ثواب ہو (یعنی حکومت
اور خلافت ایسی خوفناک چیز ہے کہ اس میں سے انسان صاف ہو کر
چھوٹ جاوے اور کوئی وبال اپنی گردن پر نہ لے جاوے تو بھی
بہت ہے۔ اجر اور ثواب تو نہایت مشکل ہے۔ جب حضرت عمرؓ کو
باوصف اتنے عدل اور انصاف اور اتباع شرع کے ایسا تردد تھا تو اور
حاکموں کا کیا حال ہو گا) اور اگر میں خلیفہ کر جاؤں کسی کو تو بھی
ہو سکتا ہے کیونکہ خلیفہ کر گئے مجھ کو جو مجھ سے بہتر تھے (یعنی حضرت
ابو بکر صدیقؓ) اور اگر میں کسی کو خلیفہ نہ کر جاؤں تو بھی ہو سکتا
ہے کیونکہ خلیفہ نہیں کر گئے کسی کو جو مجھ سے بہتر تھے یعنی رسول

(۱۳۷۳) لوئی نے کہا مسلمانوں نے اجماع کیا ہے کہ خلیفہ جب مرنے لگے تو اس کو درست ہے کہ کسی اور کو خلیفہ کر چاہے اور یہ بھی
درست ہے کہ کسی کو نہ کرے بلکہ مسلمانوں کی رائے پر چھوڑ دے جیسے جناب رسول اللہؐ نے کسی کو نہیں کیا تھا۔ پھر اگر کسی کو خلیفہ کر چاہے
تو حضرت ابو بکرؓ کی پیروی کی اور جو نہ کرے تو رسول اللہؐ کی پیروی کی اور اجماع ہے کہ خلیفہ کر دینے سے خلافت صحیح ہو جاتی ہے اور جو لوگ
صاحب الرائے ہوں ان کے اتفاق سے بھی ہو جاتی ہے اور اجماع ہے کہ خلافت کو ایک جماعت پر چھوڑنا درست ہے مسلمانوں کے مشورے
پر رکھ کر جیسے حضرت عمرؓ نے کیا چھ آدمیوں کے لیے۔ اور اجماع ہے کہ مسلمانوں پر ایک خلیفہ کا مقرر کرنا واجب ہے اور اسی لیے مقدمہ رکھا
اس کو صحابہ کرام نے حضرت کی تجویز و تہنیت پر اور اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ رسول اللہؐ نے صراحتاً کسی کو خلیفہ نہیں کیا اور اس پر اجماع
ہے اہل سنت کا۔ قاضی عیاضؒ نے کہا اس میں صرف بکر بن اخت عبد الواحدؒ نے خلاف کیا جو کہتا ہے کہ حضرتؐ نے نص کر دیا تھا ابو بکرؓ کی
خلافت کے لیے۔ اور ابن رادونؒ نے کہا کہ عباس کی خلافت کے لیے آپؐ نے نص کیا تھا شیعہ اور رافضہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ کی خلافت
کے لیے آپؐ نے نص کیا تھا اور یہ سب دعوے باطل ہیں کیونکہ اگر ایسا کیا ہوتا تو صحابہ خلافت کے باپ میں اس کا خلاف نہ کرتے اور ابو بکرؓ کی
خلافت اختیار نہ کرتے اور پھر ان کے کہنے سے حضرت عمرؓ کی خلافت اختیار نہ کرتے اور پھر حضرت عمرؓ کی رائے جو چھ آدمیوں میں سے کسی
ایک کے لیے تھی اس کو نافذ نہ کرتے اور کسی نے ان موقعوں پر خلاف نہیں کیا نہ حضرت علیؓ اور عباسؓ اور حضرت ابو بکرؓ نے حضرت کی وصیت
کا دعویٰ کیا پھر جو کوئی یہ دعویٰ کرے کہ حضرتؐ نے ان میں سے کسی کے لیے خلافت کی وصیت کی تھی اس نے ساری امت محمدیؑ کو خطا کی
طرف منسوب کیا اور یہ کسی مل قبلہ کو جائز نہیں ہے کہ صحابہ کو باطل پر اتفاق کرنے کی نسبت دیوے۔ اتھیا

اللہ ﷺ۔ عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا تو مجھے یقین ہوا کہ وہ کسی کو خلیفہ نہ کریں گے۔

۴۷۱۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے میں ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا انہوں نے کہا کیا تم کو معلوم ہے کہ تمہارے باپ کسی کو خلیفہ نہیں کریں گے؟ میں نے کہا ایسا نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا وہ ایسا ہی کریں گے۔ میں نے قسم کھائی کہ میں ان سے اس کا ذکر کروں گا پھر چپ رہا دوسرے دن صبح کو بھی میں نے ان سے نہیں کہا لیکن میرا حال ایسا تھا جیسے کوئی پہاڑ کو ہاتھ میں لیے ہو (قسم کا بوجھ تھا)۔ آخر میں لوٹا اور ان کے پاس گیا انہوں نے لوگوں کا حال پوچھا میں بیان کرتا رہا پھر میں نے کہا میں نے لوگوں سے ایک بات سنی تو قسم کھالی کہ آپ سے ضرور اس کا ذکر کروں گا وہ کہتے ہیں کہ آپ کسی کو خلیفہ نہیں کریں گے اور اگر آپ کا کوئی چرانے والا ہو اونٹوں کا یا بکریوں کا پھر وہ آپ کے پاس چلا آوے ان اونٹوں یا بکریوں کو چھوڑ کر تو آپ یہ سمجھیں گے کہ وہ جانور برباد ہو گئے اس صورت میں آدمیوں کا خیال بہت ضروری ہے۔ میرے اس کہنے سے انکو خیال ہوا اور ایک گھڑی تک وہ سر جھکائے رہے پھر سر اٹھایا اور کہا کہ اللہ جل جلالہ اپنے دین کی حفاظت کرے گا اور میں اگر خلیفہ نہ کروں تو رسول اللہ ﷺ نے کسی کو خلیفہ نہیں کیا اور اگر خلیفہ کروں تو حضرت ابو بکرؓ نے خلیفہ کیا ہے۔ عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا پھر قسم خدا کی جب انہوں نے رسول اللہ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کا ذکر کیا تو میں سمجھ گیا کہ وہ رسول اللہ کے برابر کسی کو نہیں کرنے والے اور وہ خلیفہ نہیں کریں گے۔

۴۷۱۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ أَعْلِمْتَ أَنَّ أَبَاكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ قَالَ قُلْتُ مَا كَانَ لِيَفْعَلَ قَالَتْ إِنَّهُ فَاعِلٌ قَالَ فَخَلَفْتُ أَنِّي أَكَلِمُهُ فِي ذَلِكَ فَسَكَتُ حَتَّى غَدَوْتُ وَلَمْ أَكَلِمُهُ قَالَ فَكُنْتُ كَأَنَّمَا أُحْمَلُ بِسَيْمِي حَبَلًا حَتَّى رَجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فُسَالِي عَنْ خَالِ النَّاسِ وَأَنَا أُخْبِرُهُ قَالَ لَمْ قُلْتُ لَهُ إِنِّي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ مَقَالَةً قَالَتْ أَنْ أَقُولَهَا لَكَ زَعَمُوا أَنَّكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ وَإِنَّهُ لَوْ كَانَ لَكَ رَاعِي يَأْتِي أَوْ رَاعِي عَنْكَ ثُمَّ خَالَكَ وَتَرَكَهَا رَأَيْتَ أَنْ قَدْ ضَيَّعَ فِرْعَانُ النَّاسَ أَشَدُّ قَالَ فَوَاقَفْتُهُ قَوْلِي فَوَضَعَ رَأْسَهُ سَاعَةً ثُمَّ رَفَعَهُ إِلَيَّ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَحْفَظُ دِينَهُ رِأْيِي لَيْسَ أَا أَسْتَخْلِفُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْتَخْلِفْ وَإِنْ أَسْتَخْلِفُ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ قَدْ أَسْتَخْلَفَ قَالَ قَوْلَ اللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَعْدِلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا وَأَنَّهُ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ.

(۴۷۱۴) یعنی رسول اللہ کی پیروی ابو بکر صدیق کی پیروی سے مقدم ہے گو حضرت ابو بکر کا فعل بھی خلاف شرع نہ تھا مومن کا یہی کام ہے کہ رسول اللہ کا عاشق رہے اور جب آپ کا قول یا فعل بصحت پہنچ جاوے پھر اس کے خلاف میں دوسرے کسی صحابی یا امام یا مجتہد یا پیروں یا بادشاہ یا حاکم کے قول اور فعل کی کچھ پروا نہ کرے اور اپنے پیغمبر کے طریقہ پر چلے۔ یا اللہ اہم کو عاشق اور پیرو کر دے اپنے حبیب اکرم ﷺ کا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ طَلَبِ الْإِمَارَةِ وَالْحِرْصِ عَلَيْهَا

باب : امارت کی درخواست اور حرص کرنا منع ہے

٤٧١٥- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ أَكَلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أَعْنَتْ عَلَيْهَا))

٤٧١٥- عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عبدالرحمن امت درخواست کر عہدے اور حکومت کی کیونکہ اگر درخواست سے تجھے کو ملے تو خدا تجھے چھوڑ دے گا اور جو بغیر سوال کے ملے تو خدائے تعالیٰ تیری مدد کرے گا۔

٤٧١٦- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ

٤٧١٦- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٧١٧- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنَ بَنِي عَمِّي فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَرْنَا عَلَى بَعْضِ مَا وَلَّكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ ((إِنَّا وَاللَّهِ لَا نُؤْثِرُ عَلَى هَذَا الْعَمَلِ أَحَدًا سَأَلَهُ وَلَا أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ))

٤٧١٧- ابو موسیٰ سے روایت ہے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور میرے ساتھ دو میرے چچا زاد بھائی تھے۔ ان میں سے ایک بولا یا رسول اللہ! ہم کو حکومت دیجئے کسی ملک کی ان ملکوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیے اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا۔ آپ نے فرمایا قسم خدا کی ہم نہیں دیتے حکومت اس شخص کو جو اس کی درخواست کرے اور جو اس کی حرص کرے۔

٤٧١٨- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْجَرِيِّينَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي فَكِلَاهُمَا سَأَلَ الْعَمَلَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ((عَا

٤٧١٨- ابو موسیٰ سے روایت ہے میں رسول اللہ کے پاس آیا اور میرے ساتھ دو آدمی تھے ایک داہنی طرف اور ایک بائیں طرف دونوں نے حضرت سے درخواست کی کام کی اور آپ مسواک کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اے ابو موسیٰ! یا عبد اللہ بن قیس (ابو موسیٰ کا نام ہے) تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا یا رسول اللہ! قسم

(٤٧١٨) یہ ایک ایسا عہدہ تھا جو کہ اگر اس پر اس زمانہ کے حکام عمل کریں تو ہزاروں خرابیوں سے محفوظ رہیں اکثر کام اور خدمت کی وہی لوگ درخواست کرتے ہیں جن کو عاقبت کا بالکل ڈر نہیں ہو تا اور رشتہ میں لینا اور خلق اللہ کو ہتھکان کا کام ہوتا ہے۔ پس ایسوں کی سزا یہ ہے کہ ان کو کوئی کام نہ دیا جائے۔

نودی نے کہا مرتد کے قتل پر اجماع ہے لیکن اختلاف ہے کہ اس سے توبہ کرنا واجب ہے یا مستحب ہے؟ مالک شافعی اور احمد کے نزدیک توبہ کروادیں گے اور ابن قساص نے اس پر اجماع صحابہ کا نقل کیا ہے اور طائفس اور حسن اور مالک بن انس اور ابو یوسف اور اہل ظاہر کے نزدیک توبہ نہ کریں گے اور جو وہ توبہ کرے تو عند اللہ فائدہ ہو گا پر دنیا میں وہ قتل سے نہیں بچے گا۔ اور عطاء نے کہا اگر وہ مسلمان پیدا ہو

اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا انہوں نے اپنے دل کی بات مجھ سے نہیں کہی اور مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ کام کی درخواست کریں گے گویا میں آپ کی مسواک کو دیکھ رہا ہوں وہ نیچے ہونٹ کے ٹھہری ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا ہم اس کو کام کبھی نہیں دیتے جو کام کی درخواست کرے لیکن تم جاؤ اے ابو موسیٰ یا عبد اللہ بن قیس پھر ان کو یمن کے صوبے کا حاکم بنا کر بھیجا بعد اس کے معاذ بن جبل کو روانہ کیا (تاکہ وہ بھی شریک رہیں ابو موسیٰ کے)۔ جب معاذ وہاں پہنچے تو حضرت ابو موسیٰ نے کہا انرو اور ایک گدہ ان کے لیے بچھایا۔ اتفاق سے وہاں ایک شخص قید میں جکڑا ہوا تھا۔ معاذ نے کہا یہ کیا ہے؟ ابو موسیٰ نے کہا یہ یہودی تھا پھر مسلمان ہوا پھر کمبخت یہودی ہو گیا اپنا برادرین اختیار کیا۔ معاذ نے کہا میں نہیں بیٹھوں گا جب تک یہ قتل نہ ہو گا اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے موافق تین ہار بھی کہا پھر ابو موسیٰ نے حکم دیا وہ قتل کیا گیا بعد اس کے دونوں نے شب بیداری کا ذکر کیا معاذ نے کہا میں تو سوتا بھی ہوں اور عبادت بھی کرتا ہوں رات کو اور مجھے امید ہے کہ سونے میں بھی مجھ کو وہی ثواب ملے گا جو عبادت میں ملتا ہے۔

باب : بے ضرورت حاکم بننا اچھا نہیں ہے

۱۹۷۳- ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے خدمت نہیں دیتے۔ آپ نے اپنا ہاتھ

تَقُولُ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ مِنْ قَيْسٍ) قَالَ فَقُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَطْلَعَنِي عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ قَالَ وَكَأَنِّي أَنْظِرُ إِلَى سِوَاكَ تَحْتَ شَفِيهِ وَقَدْ قَلَصْتُ فَقَالَ ((لَنْ أَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مِنْ أَرَادَهُ وَلَكِنْ أَذْهَبُ أَنْتَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ مِنْ قَيْسٍ)) مَبْعُوثٌ عَلَى الْيَمَنِ ثُمَّ اتَّبَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ قَالَ انْزِلْ وَالْقَيِّ لَهٗ رِسَادَةٌ وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مَوْثُوقٌ قَالَ مَا هَذَا قَالَ هَذَا كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ ثُمَّ رَاجَعَ دِينَهُ دِينَ السُّوءِ فَتَهُودُ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قِضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَقَالَ أَجْلِسْ نَعَمْ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قِضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ ثُمَّ تَذَكَّرَ الْقِيَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ أَخَذَهُمَا مُعَاذٌ أَمَا أَنَا فَأَنَامُ وَأَقُومُ وَأَرْجُو فِي نَوْمِي مَا أَرْجُو فِي قَوْمِي.

بَابُ كَرَاهَةِ الْإِمَارَةِ بِغَيْرِ ضَرُورَةٍ

۴۷۱۹- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ

کہ ہو تو اس سے توبہ نہ کروائیں گے اور کافر مسلمان ہو کر مرتد ہو گیا تو توبہ نہ کروائیں گے۔ شامی اور ان کے صحاب کے نزدیک توبہ کرنا واجب ہے اور فی الفور توبہ کرنا چاہیے اور ایک روایت میں تین دن کی مہلت دیں گے اور یہ قول ہے مالک اور ابو حنیفہ اور احمد اور اسحاق کا اور حضرت علی سے ایک مہینہ کی مہلت منقول ہے اور اگر عورت بھی مرتد ہو تو اس کا بھی حکم مہجور کے نزدیک مثل مرد کے ہے یعنی وہ بھی قتل کی جاوے گی جب تک توبہ نہ کرے اس کو لوٹنی بتانا درست نہیں اور ابو حنیفہ کے نزدیک عورت کو قید کریں گے اور حسن اور قتادہ کے نزدیک اس کو لوٹنی دیا کریں گے۔

(۳۷۱۹) چنانچہ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حتی المقدور حکومت سے پرہیز کرنا چاہیے اور جس سے نہ ہو سکے اس کو قبول کرنا چاہیے البتہ جو کر سکے اور یقین ہو انصاف اور معدلت کا وہ قبول کرے۔ پھر اگر انصاف کرے اور سب کے حق ادا کرے تو اس کا ثواب بھی بڑا ہے۔

عَلَىٰ مُكِبِّيٍّ ثُمَّ قَالَ ((يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ ضَعِيفٌ وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِزِّي وَنَدَامَةٌ إِلَّآ عَنْ أَخْذِهَا بِحَقِّهَا وَأَذَى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا))

مبارک میرے موٹےھے پر ہمارا اور فرمایا اے ابو ذر! تو ناتواں ہے اور یہ امانت ہے (یعنی بندوں کے حقوق اور خدا تعالیٰ کے حقوق سب حاکم کو ادا کرنے ہوتے ہیں) اور قیامت کے دن خدمت سے سوائے رسوائی اور شرمندگی کے کچھ حاصل نہیں مگر جو ادا کر کے حق ادا کرے اور راستی سے کام لے۔

۴۷۲۰- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا وَإِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي لَا تَأْمُرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ عَالٍ يَتِيمًا))

۴۷۲۰- ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابو ذر! میں تجھ کو ناتواں پاتا ہوں اور میں تیرے لیے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں امت حکم کرد و آدمیوں کے رُ میں اور مت بند دست کر یتیم کے مال کا (کیونکہ احتمال ہے کہ یتیم کا مال بیٹھا اٹھ جائے یا اپنی ضرورت میں آجائے اور مواخذہ تیرا گرفتار ہو)۔

باب حاکم عادل کی فضیلت اور حاکم ظالم کی برائی

بَابُ فَضِيلَةِ الْإِمَامِ الْعَادِلِ وَعُقُوبَةِ الْجَائِرِ وَالْحَثُّ عَلَى الرَّفْقِ بِالرَّعِيَّةِ وَالنَّهْيُ عَنْ إِدْخَالِ الْمَشَقَّةِ عَلَيْهِمْ

۴۷۲۱- عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي نُسَبِّحُ رَأْسَ نَكْرٍ يَتْلُو بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثٍ زُهَيْرٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ الْمُنْفُسِطِينَ عِنْدَ اللَّهِ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ عَنْ

۴۷۲۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنِّي نُسَبِّحُ رَأْسَ نَكْرٍ يَتْلُو بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثٍ زُهَيْرٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ الْمُنْفُسِطِينَ عِنْدَ اللَّهِ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ عَنْ

(۴۷۲۱) یعنی انصاف کچھ اس میں مختصر نہیں کہ آدمی کہیں کا حاکم یا قاضی ہو بلکہ اپنے بچوں اور بیویوں اور کنبے والوں میں بھی انصاف کرنا چاہیے اور ہر ایک کے حقوق موافق شریعت کے ادا کرنے چاہیے۔ نووی نے کہا یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور ان کا بیان ابو گزور اور غلاء کا اختلاف ایسی حدیثوں میں بیان ہو چکا۔ بعضوں نے یہ کہا ہے کہ ہم ان صفات پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی تائید کے لیے کتب نہیں کرتے اور ان کے معنی ہم نہیں جانتے لیکن ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ انکا ظاہری معنی مراد نہیں ہے بلکہ ان کا معنی ایسا ہے جو اللہ جل جلالہ شان کے لائق ہے اور یہی مذہب ہے جمہور سلف کا اور طاقتور متکلمین کا اور دوسرا قول یہ ہے کہ ان کی تائید کی جاوے اور اکثر متکلمین اسی طرف ہیں اور اسی بنا پر قاضی عیاض نے کہا ہے کہ مراد ان لوگوں کی داہنی طرف ہونے سے اچھی حالت اور بلند درجے پر ہونا ہے۔ امن عرقہ۔ کہا عرب لوگ کہتے ہیں وہ داہنی طرف سے آیا جب اچھی جانب سے آوے اور عرب اچھے کام اور احسان کو داہنی طرف منسوب کرتے ہیں ا

کرنے والے وہ لوگ ہیں جو حکم کرتے وقت انصاف کرتے ہیں اور اپنے ہاں بچوں اور عزیزوں میں انصاف کرتے ہیں اور جو کام ان کو دیا جاوے اس میں انصاف کرتے ہیں۔

۴۷۲۲- عبد الرحمن بن شمسہ سے روایت ہے میں ام المومنین حضرت عائشہؓ کے پاس گیا کچھ پوچھنے کو انہوں نے پوچھا کہ تو کون سے لوگوں میں سے ہے؟ میں نے کہا مصر والوں میں سے۔ انہوں نے کہا تمہارے حاکم کا کیا حال تھا اس لڑائی میں (یعنی محمد بن ابی بکر کا جن کو حضرت علیؓ نے حاکم کیا تھا مصر کا قیس بن سعد کو معزول کر کے)؟ میں نے کہا ان کی تو کوئی بات ہم نے بری نہیں دیکھی۔ ہم میں سے کسی کا اونٹ مر جاتا تو اس کو اونٹ دیتے اور غلام مر جاتا تو غلام دیتے اور خرچ کی احتیاج ہوتی تو خرچ دیتے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا محمد بن ابی بکر میرے بھائی کا جو حال ہوا (کہ مارا گیا اور لاش مرداروں میں پھینکی گئی پھر جلائی گئی) یہ مجھے اس امر کے بیان کرنے سے نہیں روکتا جو رسول اللہؐ نے فرمایا میری اس کوٹھری میں یا اللہ جو کوئی میری امت کا حاکم ہو پھر وہ ان پر سختی کرے تو تو بھی ان پر سختی کر اور جو کوئی میری امت کا حاکم ہو اور وہ ان پر نرمی کرے تو بھی اس پر نرمی کر۔

۴۷۲۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَيْنَ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ وَكَلَّتَا يَدَيْهِ يَمِينُ الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلَوْا)).

۴۷۲۲- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ قَالَ أَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَسْأَلُهَا عَنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ مِمَّنْ أَنتَ فَقُلْتُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ فَقَالَتْ كَيْفَ كَانَ صَاحِبُكُمْ لَكُمْ فِي غَزَائِكُمْ هَذَا فَقَالَ مَا تَقَمْنَا مِنْهُ شَيْئًا إِنْ كَانَ لَيَمُوتُ لِلرَّجُلِ مِمَّا لِيَبْعُرُ فَيُعْطِيهِ الْبَعِيرُ وَالْعَبْدُ فَيُعْطِيهِ الْعَبْدُ وَنَحْتَاجُ إِلَى النَّفَقَةِ فَيُعْطِيهِ النَّفَقَةُ فَقَالَتْ أَمَا إِنَّهُ لَا يَسْتَعِينِي الَّذِي فَعَلَ فِي مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَحْيَى أَنْ أُخْبِرَكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي بَيْنِي هَذَا ((اللَّهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّيِّ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْتَقَّ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّيِّ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفَقَ بِهِ)).

۴۷۲۳- عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

لہ اور برے کو بائیں طرف اور یمنی مانوڈ ہے یمن سے جس کے معنی برکت اور خوبی کے ہیں اور یہ جو حضرتؐ نے فرمایا دونوں ہاتھ اس کے واسطے ہیں اس سے مقصود تمہارے اس امر پر کہ یمن سے مراد عضو نہیں ہے کیونکہ وہ محال ہے اللہ تعالیٰ کے حق میں۔ ابھی ماقابل والنودی مترجم کہتا ہے سلف صالحین کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جو صفات قرآن اور حدیث میں مذکور ہیں وہ سب اپنے ظاہری معانی پر محمول ہیں اور ان میں تاویل پر تحریف جائز نہیں ہے اور پروردگار کے ہاتھ ایسے ہیں جیسے اس کی ذات مبارک ہے اور ہاتھ سے نعمت یا قدرت کی تاویل کرنا معجزہ اور قدر یہ کا مذہب ہے خذلیم اللہ تعالیٰ اس صورت میں نووی کا یہ قول ہے کہ اس کے ظاہری معنی مراد نہیں ہیں محمول ہے ظاہر متعارف پر یعنی اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہمارے ہاتھ کا سا نہیں اور یمن صحیح ہے بلاشبہ ایسے مسئلہ جس جیسے اس کی ذات معظمہ ہماری ذات کی سی نہیں ہے کیونکہ اس کے جوڑ کا کوئی نہیں ہے فقہ۔

۴۷۲۴- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور ہر ایک سے سوال ہوگا اس کی رعیت کا (حاکم سے مراد منتظم اور نگراں کار اور محافظ ہے)۔ پھر جو کوئی بادشاہ ہے وہ لوگوں کا حاکم ہے اور اس سے سوال ہوگا اس کی رعیت کا کہ اس نے اپنی رعیت کے حق ادا کئے ان کی جان و مال کی حفاظت کی یا نہیں اور آدمی حاکم ہے اپنے گھروالوں کا اس سے سوال ہوگا ان کا اور عورت حاکم ہے اپنے خاوند کے گھر کی اور بچوں کی اس سے ان کا سوال ہوگا اور غلام حاکم ہے اپنے مالک کے مال کا اس سے اس کا سوال ہوگا۔ غرض یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک شخص حاکم ہے اور تم میں سے ہر ایک سے سوال ہوگا اس کی رعیت کا۔

۴۷۲۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۷۲۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۷۲۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے مال کا محافظ ہے اور سوال ہوگا اس کا۔

۴۷۲۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۷۲۹- حسن سے روایت ہے عبید اللہ بن زیاد معقل بن یسار کے پوچھنے کو آیا جس بیماری میں وہ مر گئے تو معقل نے کہا میں ایک حدیث تجھ سے بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہؐ سے سنی ہے

۴۷۲۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَلَا كُتِلْكُمْ رَاعٍ وَكُتِلْكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ أَلَا فَكُتِلْكُمْ رَاعٍ وَكُتِلْكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ.

۴۷۲۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَذَا مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ.

۴۷۲۶- عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِهَذَا مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ.

۴۷۲۷- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَدْ قَالَ ((الرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ)).

۴۷۲۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْمَعْنَى.

۴۷۲۹- عَنْ الْحَسَنِ قَالَ عَادَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زَيَْادٍ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ الْمُزَنِّيَّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ مَعْقِلٌ إِنِّي مُخْبِرُكَ حَدِيثًا

(۴۷۲۴) یہاں تک کہ جو شخص مجرب ہے وہ حاکم ہے اپنے نوکروں اور غلام اور لونڈیوں کا اگر مالدار ہے اور جو مفلس ہے تو حاکم ہے نفس اور اپنے اعضا کا۔

سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ لِي حَيَاةً مَا حَدَّثْتُكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللَّهُ رَجِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَجِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ)) .

اور اگر میں جانتا کہ ابھی زندہ رہوں گا تو تجھ سے یوں نہ کرتا۔ میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی بندہ ایسا نہیں جس کو اللہ تعالیٰ ایک رعیت دے دے پھر وہ مرے اور جس دن وہ مرے وہ خیانت کرتا ہو اپنی رعیت کے حقوق میں مگر خدا تعالیٰ حرام کر دے گا اس پر جنت کو۔

(یہ حدیث مع فائدہ کے کتاب الایمان میں گزر چکی ہے۔)

۴۷۳۰- عَنْ الْحُسَيْنِ قَالَ دَخَلَ ابْنُ زِيَادٍ عَلَى مَعْقِلِ بْنِ نِسَارٍ وَهُوَ وَجِعٌ بِحَدِيثِ أَبِي الْأَثَّهَبِ وَزَادَ قَالَ أَلَا كُنْتَ حَدَّثْتَنِي هَذَا قَبْلَ الْيَوْمِ قَالَ مَا حَدَّثْتُكَ أَوْ لَمْ أَكُنْ بِأَخَذْتُكَ .

۴۷۳۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا تھا زیادہ ہے کہ ابن زیاد نے پوچھا تم نے یہ حدیث مجھ سے پہلے کیوں نہیں بیان کی؟ انہوں نے کہا میں نے نہیں بیان کی یا میں تجھ سے کیوں بیان کرتا۔

۴۷۳۱- عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ رِيَادٍ دَخَلَ عَلَى مَعْقِلِ بْنِ نِسَارٍ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ إِنِّي أَخَذْتُكَ بِحَدِيثٍ لَوْلَا أَنِّي فِي الْمَوْتِ لَمْ أَخَذْتُكَ بِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا مِنْ أَمِيرٍ يَلِي أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيُصْحِ إِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مِنْهُمْ الْجَنَّةَ)) .

۴۷۳۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزر چکا ہے۔

۴۷۳۲- عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ مَعْقِلَ بْنَ نِسَارٍ مَرِضٌ فَأَتَاهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ يَعُوذُهُ بِحَدِيثِ الْحُسَيْنِ عَنْ مَعْقِلٍ .

۴۷۳۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۷۳۳- عَنْ الْحُسَيْنِ أَنَّ عَائِدَةَ بْنَ عَمْرٍو وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ رِيَادٍ فَقَالَ أَيُّ بُنَيٍّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنْ شَرَّ الرِّعَاءِ الْخَطْمَةُ فَإِنَّكَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ)) فَقَالَ لَهُ

۴۷۳۳- حسن سے روایت ہے عاکلہ بن عمرو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے وہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس گئے اور اس سے کہا اے بیٹے میرے میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے سب سے برا چرواہا ظالم بادشاہ ہے (جو رعیت کو تباہ کر دے) تو ایسا نہ ہونا۔ عبید اللہ نے کہا بیٹھ تو

(۴۷۳۳) یعنی تو فضلاء صحابہ سے نہیں ہے بلکہ صحابیوں میں ادنیٰ درجے کا ہے جیسے بھوسا آنے میں سے اٹھتا ہے یہ بھی ابن زیاد مردود کی ایک گستاخی ہے اور بے ادبی تھی جو اس نے حضرت کے اصحاب سے کی اور حضرت کے صحابہ تو سب کے سب عمدہ اور افضل تھے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی بھوسی ہے۔ عائد نے کہا کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں بھی بھوسی تھی؟ بھوسی تو بعد والوں میں ہے اور غیر لوگوں میں۔

باب : غنیمت میں چوری کرنا کیسا گناہ ہے

۳۷۳۴- ابوہریرہؓ سے روایت ہے ایک روز رسول اللہ ﷺ گھر سے ہوئے (ہم کو نصیحت کرنے کو) تو بیان فرمایا آپ نے غنیمت کے مال میں چوری کرنے کا اور بڑا گناہ فرمایا اس کو پھر فرمایا میں نہ پاؤں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن وہ آوے اور اس کی گردن پر ایک اونٹ بڑا رہا ہو وہ کہتا ہو یا رسول اللہ! میری مدد کیجئے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے۔ (نوٹی نے کہا یعنی میں بغیر خدا کے حکم کے نہ مغفرت کر سکتا ہوں نہ شفاعت اور شاید پہلے آپ ﷺ سے ایسا فرمادیں پھر شفاعت کریں بشرطیکہ وہ موصد ہو جیسے کتاب الایمان میں گزرا) نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر ایک گھوڑا لیے ہوئے جو نہہناتا ہو اور کہے یا رسول اللہ! میری مدد کیجئے۔ میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں تو تجھ سے کہہ چکا تھا (یعنی دنیا میں اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچا دیا تھا کہ چوری کی سزا بہت بڑی ہے۔ پھر تو نے کہا کہ کوپوری کی۔ نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر ایک بکری لیے ہوئے جو میمیں میمیں کر رہی ہو اور کہے یا رسول اللہ! میری مدد کیجئے۔ میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تجھے خدا کا حکم پہنچا دیا تھا۔ نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن

اجلس) فَإِنَّمَا أَنتَ مِنَ لُحَاثَةِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَهَلْ كَانَتْ لَهُمْ لُحَاثَةٌ إِنَّمَا كَانَتْ التُّحَاثَةُ بَعْدَهُمْ وَفِي غَيْرِهِمْ۔

بَابُ غِلْظِ تَحْرِيمِ الْغُلُولِ

۴۷۳۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَذَكَرَ الْغُلُولَ فَعَطَّمَهُ وَعَظَّمَهُ ثَمَّ قَالَ ((لَا أَتُفِينُ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْنَيْني فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَتْلَعْتَ لَا أَتُفِينُ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ قَرَسٌ لَهُ حُمُخَمَةٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْنَيْني فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَتْلَعْتَ لَا أَتُفِينُ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا نَعَاءٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْنَيْني فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَتْلَعْتَ لَا أَتُفِينُ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ نَفْسٌ لَهَا صِبَاخٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْنَيْني فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَتْلَعْتَ لَا أَتُفِينُ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ دِفَاعٌ تَحْقِيقٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْنَيْني فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَتْلَعْتَ لَا

(۳۷۳۴) یہ تینوں ترجمے متفقہ معصوم کے ہیں۔ نوٹی نے کہا مسلمانوں نے اتفاق کیا ہے کہ غلول یعنی غنیمت کے مال میں سے چوری کرنا حرام اور بڑا گناہ ہے اگر چہ اسے تو اس مال کو پھیر دے۔ اگر لشکر مشرق ہو جاوے اور پھر اس مال کا پہنچانا ہر ایک حق والے کو ممکن نہ ہو تو اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ شافعی اور ایک طاہرہ کے نزدیک وہ مال امام یا حاکم کے سپرد کر دے مثل اور اسواں ضائع کے اور حضرت ابن مسعود اور ابن عباس اور معاویہ اور حسن اور زہری اور اوزاعی اور مالک اور ثوری اور لیث اور احمد اور جہور کے نزدیک جس اس کا امام کو دیدے اور باقی صدقہ کر دے اور چرانے والے کو امام بھی مناسب سمجھے سزا دیدے لیکن اس کا اسباب نہ جلاوے۔ مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ کا یہی قول ہے کہ

آوے اپنی گردن پر کوئی جان لیے ہوئے جو چلا رہی ہو (جس کا اس نے دنیا میں خون کیا ہو) پھر کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجئے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تجھے اللہ کا حکم پہنچا دیا تھا۔ نہ پاؤں میں کسی کو تم میں سے وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر کپڑے لیے ہوئے جو اوڑھے ہوں (جن کو اس نے چاہا تھا دنیا میں) یا چند یاں کاغذ کی جو اوڑھی ہوں (جس میں اس کے اوپر کے حقوق لکھے ہیں) یا اور چیزیں جو مل رہی ہوں (جن کو اس نے دنیا میں چاہا تھا) پھر کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجئے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں تو تجھے خبر کر چکا تھا۔ نہ پاؤں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر سونا چاندی پیسہ وغیرہ لیے ہوئے اور کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجئے۔ میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تو تجھے خبر کر دی تھی۔

الْفَيْنِ أَخَذَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رِقَبَتَيْهِ صَامِتًا فَلْيَقُولْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَطِيعِي طَائِفُونَ لَمْ أَفْلِكْ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ

۴۷۳۵- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۴۷۳۵- وَ حَدَّثَنَا أَبُو يَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَتَّانَ.

۴۷۳۶- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۴۷۳۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَأَقْتَصَرَ

الْحَدِيثَ قَالَ حَمَّادٌ ثُمَّ سَمِعْتُ يَحْيَى بَعْدَ

ذَلِكَ يُحَدِّثُهُ فَحَدَّثَنَا بِخَيْرٍ مَا حَدَّثَنَا عَنْهُ أَبُو بَرْ

۴۷۳۷- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۴۷۳۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْرٍ خَلَيْتُهُمْ

لین اور مکول اور حسن اور اذرائی کے نزدیک اس کا گھڑ اور اسباب سب چلا دیا جاوے صرف ہتھیار اور جو کپڑے پہنے ہو وہ چھوڑ دیے جاویں۔ اور حسن نے کہا کہ جانور اور صحف کو چھوڑ دیں۔ اور دلیل ان کی حدیث ہے عبد اللہ بن عمر کی جہور نے کہا کہ وہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ منقرہ ہوا اس کے ساتھ صالح محمد بن سالم سے اور وہ ضعیف ہے۔ طحاوی نے کہا اگر یہ روایت صحیح ہو تو محمول ہے اس زمانے پر جب سرائے مالی درست تھی جیسے زکوٰۃ نہ دینے والے کا آدھا مال لے لیا پھر منسوخ ہو گئی (یعنی اب ہماری شریعت میں تعزیر بالمال جائز نہیں ہے اور جرمانہ کرنا مال سے بالکل خلاف شرع ہے)۔

بَابُ تَحْرِيمِ هَذَا الْعَمَالِ

۴۷۳۸- عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَسَدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللَّسْبَةِ قَالَ عَمَرُو وَابْنُ أَبِي عَمَرَ عَلَى الصُّنْفَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا بِي أُهْدِيَ لِي قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَيْسَرِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَتَى عَلَيْهِ وَقَالَ ((مَا بَانَ عَاهِلُ أَنْفَعُهُ فَيَقُولُ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي أَفَلَا قَعَدَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ فِي بَيْتِ أُمِّهِ حَتَّى يَنْظُرَ أَتِيَهُدَى إِلَيْهِ أَمْ لَا وَاللَّيْلِ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيْنَهُ لَا يَنَالُ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى غُنْفِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُخَاءٌ أَوْ بَقَرَةٌ لَهَا خَوَارٌ أَوْ شَاةٌ تَبْعُرُ)) ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْنَا عُقْرَتَيْهِ يُطْبِئُهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتَ مَرَّتَيْنِ

باب: جو شخص سرکاری کام پر مقرر ہو تحفہ نہ لیوے
۴۷۳۸- ابو حمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ نے اسد کے قبیلہ سے ایک شخص کو جس کو ابن لہبہ کہتے تھے صدقہ وصول کرنے پر مقرر کیا جب وہ لوٹ کر آیا تو کہنے لگا یہ آپ کا مال ہے اور یہ مجھے تحفہ کے طور پر ملا۔ آپ منبر پر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور ستائش کی پھر فرمایا کیا حال ہے اس شخصیل دار کا جس کو میں مقرر کرتا ہوں پھر وہ کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر میں بیوں نہ بیٹھا رہا پھر دیکھتے کہ اس کو ہدیہ ملا یا نہیں (یعنی اگر اس وقت بھی جب سرکاری کام نہ ہو کوئی ہدیہ دیا کرتا ہو تو اس کا ہدیہ کام کے بعد بھی درست ہے ورنہ ظاہر ہے کہ اس نے ہدیہ دباؤ سے دیا ہے یا کسی غرض سے اور ایسا ہدیہ لینا حرام ہے۔) قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے کوئی تم میں سے ایسا مال نہ لے گا مگر قیامت کے دن اپنی گردن پر لاد کر اس کو لائے گا اونٹ ہو گا تو وہ بڑبڑاتا ہو گا گائے ہو گی تو وہ چلاتی ہو گی بکری ہو گی تو وہ میمیں میمیں کرتی ہو گی۔ پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ آپ کی بظلوں کی سفیدی ہم کو نظر آتی اور آپ نے فرمایا اللہ! میں نے (تیرا حکم) پہنچا دیا۔

۴۷۳۹- ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ وہ شخص قبیلہ ازہ سے تھا۔

۴۷۳۹- عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ ﷺ ابْنَ اللَّسْبَةِ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ عَلَى الصُّنْفَةِ فَجَاءَ بِالْمَالِ فَدَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ هَذَا مَا لَكُمْ وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَفَلَا قَعَدْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ فَتَنْظُرَ أَتِيَهُدَى إِلَيْكَ أَمْ لَا)) ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى رَأَيْنَا عُقْرَتَيْهِ ثُمَّ دَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُبَيَانَ

۴۷۴۰- ابو حمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ نے

۴۷۴۰- عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

اسد کے قبیلہ سے ایک شخص کو جسے ابن لہیہ کہتے تھے بنی سلیم کے صدقے تحصیل کرنے کے لیے مقرر کیا۔ جب وہ آیا تو آپ نے اس سے حساب لیا وہ کہنے لگا یہ تو آپ کا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے (جو لوگوں نے مجھ کو دیا)۔ آپ نے فرمایا تو اپنے باپ یا ماں کے گھر میں بیٹھا ہوتا تیرا ہدیہ تیرے پاس آجاتا اگر تو سچا ہے۔ پھر آپ نے خطبہ سنایا ہم کو اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور ستائش کی بعد اس کے فرمایا میں تم میں سے کسی کو کام پر مقرر کرتا ہوں ان کاموں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دیئے پھر وہ آتا ہے اور کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھ کو ہدیہ مل بھلا وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا پھر اس کا ہدیہ اس کے پاس آجاتا اگر وہ سچا ہے۔ قسم خدا کی کوئی تم میں سے کوئی چیز ناحق نہ لے مگر اللہ تعالیٰ سے ملے گا اس کو لاوے ہوئے اور میں پیچانوں کا تم میں سے جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ملے گا اونٹ اٹھائے ہوئے اور وہ بڑ بڑا ہو گا یا گائے اٹھائے ہوئے وہ آواز کرتی ہو گی یا بکری اٹھائے ہوئے وہ چلاتی ہو گی پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا یہاں تک کہ آپ کی بخلوں کی سفیدی دکھائی دی اور آپ نے فرمایا اللہ میں نے پہنچا دیا۔ ابو حمید کہتے ہیں میری آنکھ نے یہ دیکھا اور میرے کان نے یہ سنا۔ ۴۷۴۱- ترجمہ دہی جو لو پر گزرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ابو حمید نے کہا زید بن ثابت سے پوچھو وہ بھی اس وقت میرے ساتھ موجود تھے۔

۴۷۴۰- ابو حمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو صدقہ وصول کرنے کے لیے مقرر کیا وہ بہت سی چیزیں لے کر آیا اور کہنے لگا یہ تو آپ کا مال ہے یہ مجھے ہدیہ میں

عَنْهُ قَالَ اسْتَعْمِلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ الْأَزْدِ عَلَى حُدُودَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنُ الْأَيْبَةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسِبُهُ قَالَ هَذَا مَالُكُمْ وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَهَلَا جَلَسْتُ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأَمَلْتُ حَتَّى تَأْتِيَنِي هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ خَطَبْنَا فَحَمِدَ اللَّهُ وَاتَّسَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي اسْتَعْمِلْتُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْغَصَلِ مِمَّا وَكَأَنِّي اللَّهُ فَإِنِّي يَقُولُ هَذَا مَالُكُمْ وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ أَهْلَيْتُ لِي أَفَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأَمَلَهُ حَتَّى تَأْتِيَنِي هَدِيَّتُهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا وَاللَّهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا بَعِيرٌ حَقُّهُ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَا عَرَفَ أَحَدٌ مِنْكُمْ لَقِيَ اللَّهَ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَهُ رِعَاةٌ أَوْ بَقَرَةٌ لَهَا حَوَارٌ أَوْ طَائِفَةٌ تَبْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَمَى تَبَاضَ بَطْنِهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ بَصُرَ غَيْبِي وَسَمِعَ أَدْنِي. ۴۷۴۱- عَنْ هِشَامِ بْنِ عَبْدِ الْأَسَدِ رَفِيَ حَدِيثُ عُبَيْدَةَ بْنِ نُمَيْرٍ فَلَمَّا جَاءَ حَاسِبُهُ كَمَا قَالَ أَبُو الْأَسَدِ رَفِيَ حَدِيثُ ابْنِ تَمِيمٍ ((فَعَفَسُ وَاللَّهِ وَاللَّهِ نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا)) وَزَادَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ قَالَ نَصُرَ غَيْبِي وَسَمِعَ أَدْنَايَ وَسَمِعُوا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَإِنَّهُ كَانَ حَاضِرًا مَعِي.

۴۷۴۲- عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ بِسَوَادٍ كَثِيرٍ

ملا ہے۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔ عروہ نے کہا میں نے ابو حمید ماعزئی سے پوچھا یہ حدیث تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا ہے شک آپ کے منہ سے میرے کان نے سنی۔

۴۷۴۳- عری بن عمیرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص کو تم میں سے ہم کسی کام پر مقرر کریں پھر وہ ایک سوئی یا اس سے زیادہ چھپار کھے تو وہ غلول ہے قیامت کے دن اس کو لے کر آوے گا۔ یہ سن کر ایک مرغولہ انصاری کھڑا ہوا گویا میں اس کو دیکھ رہا ہوں اور بولا یا رسول اللہ! اپنا کام مجھ سے لے لیجئے۔ آپ نے فرمایا تجھے کیا ہوا وہ بولا میں نے سنا آپ فرماتے تھے ایسا ایسا (یعنی ایک سوئی کا بھی مواخذہ ہوگا)۔ آپ نے فرمایا میں کہتا ہوں اب بھی پر جس کو ہم کام پر مقرر کریں وہ تھوڑی بہت سب چیزیں لے کر آوے پھر جو اس کو ملے وہ لے لیوے اور جو نہ ملے اس سے باز رہے (اس صورت میں کوئی بھی مواخذہ نہیں ہے)۔

۴۷۴۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۷۴۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

باب: بادشاہ یا حاکم یا امام کی اطاعت واجب ہے اس کام میں جو گناہ نہ ہو اور گناہ میں اطاعت کرنا حرام ہے

۴۷۴۶- حجاج بن محمد سے روایت ہے ابن جریج نے کہا یہ آیت اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور ان کی جو حاکم ہوں تمہارے، عبد اللہ بن حذافہ کے باب میں اتری جب

(۴۷۴۶) ہذا اس روایت سے معلوم ہوا کہ اولی الامر سے حاکم اور امیر مراد ہیں مسلمانوں کے۔ یہی قول ہے جہود ملف اور خلف کا مفسرین اور فقہاء میں سے۔ اور بعضوں نے کہا علماء مراد ہیں۔ بعضوں نے کہا امر اور علماء دونوں اور جس نے کہا صرف صحابہ مراد ہیں اس نے غلطی کی۔ نووی۔

فَعَمَلٌ يَقُولُ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أَهْدِي إِلَيَّ قَدْ كَرَّ نَحْوَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَقُلْتُ يَا أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنْ فِيهِ إِلَيَّ أَذُنِي.

۴۷۴۳- عَنْ عَرِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ اسْتَعْمَلَنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَكُنْمَا مَحْبُطًا لِمَا فَوْقَهُ كَانَ غُلُولًا يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) قَالَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ أَسْوَدُ مِنَ الْأَنْصَارِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَبُلْ عَنِّي عَمَلُكَ قَالَ وَمَا نَكَ قَالَ سَمِعْتُكَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَ ((وَأَنَا أَقُولُهُ الْآنَ مَنْ اسْتَعْمَلَنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَجِئْ بِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ فَمَا أَوْحَى مِنْهُ أَحَدٌ وَمَا نَهَى عَنْهُ))

۴۷۴۴- عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

۴۷۴۵- عَنْ عَرِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ.

بَابُ وَجُوبِ طَاعَةِ الْأَمْرَاءِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ وَتَحْرِيمِهَا فِي الْمَعْصِيَةِ

۴۷۴۶- عَنْ حُجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ نَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فِي عِبَادَةِ

اللَّهُ مِنْ خُذَافَةَ بْنِ قَيْسٍ بْنِ عَبْدِ السُّهْمِيِّ يَنْتَه
النَّبِيُّ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ أُخْبِرَ بِهِ يَنْتَه عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

٤٧٤٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ أَطَاعَنِي
فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ يَعْصِنِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ
وَمَنْ يُطِيعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ يَعْصِ
الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي))

٤٧٤٨- عَنْ أَبِي الزُّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَهُوَ
يَذْكُرُ ((وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي))

٤٧٤٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ
أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ
أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي
فَقَدْ عَصَانِي))

٤٧٥٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ سَوَاءً

٤٧٥١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

٤٧٥٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ

٤٧٥٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ بِذَلِكَ وَقَالَ ((مَنْ أَطَاعَ الْأَمِيرَ)) وَلَمْ يَقُلْ
(أَمِيرِي)) وَكَذَلِكَ فِي حَدِيثِ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

٤٧٥٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((عَلَيْكَ

رسول اللہ ﷺ نے ان کو ایک فوج کا سردار کر کے بھیجا ابن جریج
نے کہا یا ان کیا مجھ سے یہ علی بن مسلم نے انہوں نے سعید بن
جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے۔

٣٤٣٤- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور
جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جو کوئی
اطاعت کرے حاکم کی (جس کو میں نے مقرر کیا) اس نے میری
اطاعت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

٣٤٣٨- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ نہیں ہے کہ جس
نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

٣٤٣٩- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور
جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس
نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس
نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

٣٤٥٠- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٣٤٥١- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٣٤٥٢- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٣٤٥٣- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا لیکن اس حدیث میں میرے
مقرر کردہ امیر کی بجائے مطلق امیر کی اطاعت کی بات ہے۔

٣٤٥٤- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تجھ
پر لازم ہے سنا اور اطاعت کرنا (حاکم کی بات کا) تکلیف اور راحت

السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ
وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَأَثَرَةٍ عَلَيْكَ))

میں اور خوشی اور رنج میں اور جس وقت تیرا حق اور کسی کو دیں۔
(یعنی اگرچہ حاکم تمہاری حق تلفی بھی کریں اور جو شخص تم سے کم
حق رکھتا ہو اس کو تمہارے اوپر مقدم کریں تب بھی صبر اور
اطاعت کرنی چاہیے اور فساد کرنا اور فتنہ پھیلانا منع ہے۔ نووی نے
کہا یہ اطاعت اسی صورت میں ہے جب حاکم کا حکم خلاف شرع نہ
ہو اور اگر شرع کے خلاف ہو تو اطاعت نہ کرے۔)

۴۷۵۵- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَانَ
خَلِيلِي أَوْصَانِي أَنْ أَسْمَعَ وَأَطِيعَ وَإِنْ كَانَ عَدُوًّا
مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ.

۴۷۵۵- ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرے دوست
جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت کی سننے اور اطاعت کرنے
کی اگرچہ ایک غلام ہاتھ پاؤں کٹا حاکم ہو۔

۴۷۵۶- عَنْ أَبِي عِمْرَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ
فِي الْحَدِيثِ عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ.

۴۷۵۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ غلام حبشی ہو
ہاتھ پاؤں کٹا۔

۴۷۵۷- عَنْ أَبِي عِمْرَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ كَمَا
قَالَ ابْنُ إِفْرِيسَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ.

۴۷۵۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۷۵۸- عَنْ بَحْثِيِّ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ
جَدِّي يُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ
يَقُولُ ((وَلَوْ اسْتَعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ يَفْقِدُكُمْ
بِكِتَابِ اللَّهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا)).

۴۷۵۸- یحییٰ بن حصین سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنی راوی
سے وہ حدیث بیان کرتی ہیں انہوں نے سنا رسول اللہ سے آپ
خطبہ پڑھ رہے تھے حجۃ الوداع میں آپ فرماتے تھے اگر تمہارے
اوپر ایک غلام حاکم کیا جاوے جو حکومت کرے اللہ کی کتاب کے
موافق تو اس کی اطاعت کرو اور اس کا حکم مانو۔

۴۷۵۹- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((عَبْدًا
حَبَشِيًّا)).

۴۷۵۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں حبشی ہاتھ پاؤں کٹے
کا لفظ نہیں ہے۔

۴۷۶۰- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((عَبْدًا
حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا)).

۴۷۶۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۴۷۶۱- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ
حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا وَزَادَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ

۴۷۶۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے منیٰ میں شایا عرفات میں۔

(۴۷۵۵) نووی نے کہا غلام کی امارت اس صورت میں صحیح ہے جب اس کو کسی امام نے حکومت دی ہو یا اپنے زور و لشکر سے سلطنت
حاصل کر لے اور ابتدا سے حکومت دینا درست نہیں بلکہ اس کی شرط آزادی ہے۔ انتہی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي أَوْ بَعْدَتِي.

۴۷۶۲- عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ جَدِّهِ أُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَتْ سَمِعْتُهَا تَقُولُ حَجَّجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَجَّةَ الْوُضَاعِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَوْلًا كَثِيرًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ((إِنْ أَمَرُ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ فَجِدِّعْ حَسِبْتُهَا قَالَتْ أَسْوَدُ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا)).

۴۷۶۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ هِمَا أَحَبَّ وَكْرَهُ إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَإِنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ)).

۴۷۶۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ الْإِسْنَادِ وَفَلَهُ

۴۷۶۵- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَأَرَادَ نَارًا وَقَالَ ادْخُلُوهَا فَأَرَادَ نَارًا أَنْ يَدْخُلُوهَا وَقَالَ الْآخَرُونَ إِنَّا فَدَى فَرَرْنَا مِنْهَا فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَارَ لِلَّذِينَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا ((لَوْ دَخَلْتُمُوهَا لَمْ تَوَلُّوا فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) وَقَالَ لِلْآخَرِينَ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ ((لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ)).

۴۷۶۲- ام حصین یحییٰ بن حصین کی وادی سے روایت ہے میں نے حج کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج و راح تو آپ نے بہت سی باتیں فرمائیں پھر میں نے سنا آپ فرماتے تھے اگر تمہارے اوپر ہاتھ پاؤں کٹا کا غلام بھی امیر ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق تم کو چلانا چاہے تو اس کی اطاعت کرو اور اس کی بات کو سنو۔

۴۷۶۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر سنا اور ماننا واجب ہے (حاکم کی بات کا) خواہ اس کو پسند ہو یا نہ ہو مگر جب حکم کیا جاوے گناہ کا تو نہ سنا چاہیے نہ ماننا۔

۴۷۶۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۷۶۵- امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر حاکم کیا ایک شخص کو اس نے انکار جلانے اور لوگوں سے کہا اس میں گھس جاؤ۔ بعضوں نے چاہا اس میں گھس جاویں اور بعضوں نے کہا کہ ہم انکار سے بھاگ کر تو مسلمان ہوئے اور کفر چھوڑا جہنم سے ڈر کر اب پھر انکار ہی میں گھسیں یہ ہم سے نہ ہو گا پھر اس کا ذکر رسول اللہ سے ہوا۔ آپ نے فرمایا ان لوگوں سے جتنوں نے گھسنے کا قصد کیا تھا اگر تم گھس جاتے تو ہمیشہ اسی میں رہتے (کیونکہ یہ خود کشی ہے اور وہ شریعت میں حرام ہے) قیامت تک اور جو لوگ گھسنے پر راضی نہ ہوئے ان کی تعریف کی اور فرمایا اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں ہے بلکہ اطاعت اسی میں ہے جو دستور کی بات ہو۔

(۴۷۶۴) ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر امیر اسلام قرعہ نہ ہو تب بھی اس کی اطاعت ان باتوں میں جو شریعت کے خلاف نہ ہوں واجب ہے اور اس سے بغاوت بلا وجہ حرام ہے اور اس کے ساتھ ہو کر کافروں سے لڑنا درست ہے۔

(۴۷۶۵) یعنی شرع کے خلاف جو بات ہو اس کو ہرگز نہ ماننا چاہیے بادشاہ نہیں بادشاہ کا باپ حکم دے دے بلکہ سب مل کر لڑے۔

۴۷۶۶- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْمَعُوا لَهُ وَيَطِيعُوا فَأَغْضَبُوهُ فِي شَيْءٍ فَقَالَ اجْمَعُوا لِي حَطَبًا فَجَمَعُوا لَهُ ثُمَّ قَالَ أُرْقِدُوا نَارًا فَأُرْقِدُوا ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْمُرْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسْمَعُوا لِي وَتَطِيعُوا قَالُوا بَلَى قَالَ فَادْخُلُوهَا قَالَ فَتَطَرَّ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالُوا إِنَّمَا فَرَرْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَكَانُوا كَذَلِكَ وَسَكَنَ غَضَبُهُ وَطُفِئَتِ النَّارُ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ))

۳۷۶۶- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر ایک انصاری کو حاکم کیا (نووی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ وہ شخص عبداللہ بن حذافہ نہ تھے) اور حکم کیا لوگوں کو اس کی اطاعت کرنے کا اور اس کی بات سننے کا پھر ان لوگوں نے اس کو غصے کیا کسی بات میں۔ اس نے کہا لکڑیاں جمع کرو۔ لوگوں نے لکڑیاں جمع کیں۔ پھر اس نے کہا انگار جلاؤ انہوں نے اپنے انگار جلائے تب وہ شخص بولا رسول اللہ نے کیا تم کو حکم نہیں دیا ہے میری بات سننے کا اور میری اطاعت کرنے کا؟ وہ بولا بے شک آپ نے ایسا حکم دیا ہے۔ اس نے کہا تو اس انگار میں گھس جاؤ۔ یہ سن کر لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے اور انہوں نے کہا ہم تو انگار ہی سے (جہنم کے) بھاگ کر رسول اللہ کے پاس آئے۔ پھر وہ اسی حال میں رہے یہاں تک کہ اس کا غصہ فرو ہو گیا تھا اور انگار بجھا دیئے گئے جب وہ لوٹ کر آئے تو انہوں نے رسول اللہ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اگر انگار میں گھس جاتے تو پھر اس میں سے نہ نکلتے۔ اطاعت کرنا اسی باب میں لازم ہے جو واجب ہو (یعنی شریعت کی رو سے منع نہ ہو۔ نووی نے کہا اس نے یہ بات امتحان لینے کے لیے کی تھی یا مذاق سے اور ہر حال میں خلاف شرع بات میں سردار کی اطاعت نہیں کرنا چاہیے۔)

۳۷۶۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۳۷۶۸- عباده بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے بیعت کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور بات

۴۷۶۷- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۴۷۶۸- عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ

اور ایسے بادشاہ کو سمجھاویں اور اس کو شرع کی مخالفت پر جبر کرنے سے باز رکھیں اگر نہ مانے تو اس کو معزول کر دیں اور اس کی جگہ کسی اور خلیفہ کو مقرر کریں جو اللہ کی کتاب پر چلے اس لیے کہ اطاعت بادشاہ یا خلیفہ کی بالذات نہیں ہے بلکہ بادشاہ اور خلیفہ بھی اور آدمیوں کی طرح ایک آدمی ہے جب تک وہ شریعت کے موافق چلتا ہے تو اس کی اطاعت بالذات نہیں ہے بلکہ شریعت کی اطاعت ہے اور جہاں وہ شریعت کے خلاف ہو اس کی اطاعت ضروری نہ رہی۔

(۳۷۶۸) یہی باتیں اسلام کی ہیں اور جو مسلمان دنیا ساز خوشامد باز حق بات کا چھپانے والا دنیا داروں کی ملامت سے ڈرنے والا

ماننے پر سختی اور راحت میں اور خوشی اور ناخوشی میں اور گویا ہمارے حق کا خیال نہ رکھا جائے اور اس امر پر کہ ہم جھگڑا نہ کریں گے اس شخص کی سرداری میں جو اس کے لائق ہے اور ہم سچ بات کہیں گے جہاں ہوں گے اللہ کی راہ میں ہم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَشَقِّ وَالْمَكْرِهَةِ وَعَلَى أَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَعَلَى أَنْ لَا تَنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَعَلَى أَنْ تَقُولَ بِالْحَقِّ إِنَّمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَّائِمَةً۔

۴۷۶۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۴۷۶۹- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۴۷۷۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

۴۷۷۰- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِيهِ حَبِشَةَ أَبِي قَالَ بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۴۷۷۱- عبادہ بن امیہ سے روایت ہے ہم عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس گئے وہ بیمار تھے ہم نے کہا بیان کرو ہم سے خدا تم کو اچھا کرے ایسی کوئی حدیث ہے جس سے اللہ فائدہ دے دے اور جس کو تم نے سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے؟ انہوں نے کہا ہم کو بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم نے آپ سے بیعت کی اور آپ نے جو عہد لیے ان میں یہ بھی بتایا کہ ہم بیعت کرتے ہیں بات سننے اور اطاعت کرنے پر خوشی اور ناخوشی میں اور سختی اور آسانی میں اور ہماری حق تلفیاں ہونے میں اور ہم جھگڑا نہ کریں گے اس شخص کی خلافت میں جو اس کے لائق ہو مگر جب کھلا کھلا کفر دیکھیں جو اللہ تعالیٰ کے پاس حجت ہو۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي إِدْرِيسَ۔

۴۷۷۱- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ دَعَانَا

عَلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِيضٌ فَقُلْنَا

حَدَّثَنَا أَصْلَحَكَ اللَّهُ بِحَدِيثٍ يَنْفَعُ اللَّهُ بِهِ

سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ دَعَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَبَايَعَنَا فَكَانَ فِيمَا أُنْجِدَ عَلَيْنَا أَنْ بَايَعَنَا عَلَى

السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْمَشَقِّ وَالْمَكْرِهَةِ وَالْعُسْرِ

وَالْيُسْرِ وَأَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَأَنْ لَا تَنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ قَالَ

((إِلَّا أَنْ تَوَوَّأَ كُفْرًا يَوَاحَا عِنْدَكُمْ مِنَ اللَّهِ

فِيهِ بُرْهَانٌ))۔

اللہ ہو وہ پورا مسلمان نہیں ہے بلکہ اس میں کفار کی خصلتیں موجود ہیں۔ اس کو چاہیے توبہ کرے اور راسخازی اور جرأت اور بہادری اور حق گوئی اور وقار کی اختیار کرے۔

(۴۷۷۱) جہاں خودی نے کہا کفر سے مراد معاصی ہیں اور مطلب یہ ہے کہ جب صاف صاف شرع کے خلاف حاکم کو کرتے دیکھو تو اس وقت چپ نہ رہو بلکہ اس سے کہہ دو اور حق بات بیان کر دو پر مسلمان حاکم سے لڑنا اور بغاوت کرنا حرام ہے باجماع اہل اسلام اگرچہ وہ فاسق ہو یا ظالم اور اس کی دلیل بہت سی حدیثیں ہیں۔ اور اجماع کیا ہے اہل سنت نے کہ امام فتن کی وجہ سے معزول نہیں ہوتا مگر ہمارے اصحاب کی بعض کتابوں میں ہے کہ وہ معزول ہو جاتا ہے اور معزول کا بھی یہی قول ہے اور یہ غلط ہے مخالف ہے اجماع کے۔ اور جب معزول نہ ہونے کا یہ ہے کہ معزول کرنے میں قیام اور خونریزی کا ذکر ہے۔ تاہن عیاض نے کہا علمائے کرام نے اجماع کیا ہے کہ امامت کافر کی صحیح نہیں ہے اور جب امام کافر ہو جاوے تو وہ معزول ہو جاوے گا اسی طرح اگر نماز ترک کر دے یا بدعت شروع کرے۔ جہور کا بھی یہی قول ہے پھر کافر ہو

بَابُ الْإِمَامِ جُنَّةٌ يُقَاتِلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ
٤٧٧٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّمَا الْإِمَامُ
جُنَّةٌ يُقَاتِلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَلَ كَانَ لَهُ بِذَلِكَ أَجْرٌ وَإِنْ
يَأْمُرُ بِغَيْرِهِ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ))

باب: امام مسلمانوں کی سپر ہے

٤٧٧٢- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا امام سپر ہے اس کے پیچھے مسلمان لڑتے
ہیں (کافروں سے) اور اس کی وجہ سے لوگ بچتے ہیں تکلیف سے
(خالموں سے اور لیروں سے)۔ پھر اگر وہ حکم کرے اللہ سے
ڈرنے کا اور انصاف کرے تو اس کو ثواب ہوگا اور جو اس کے
خلاف حکم دے دے تو اس پر وبال ہوگا۔

بَابُ وَجُوبِ الْوَفَاءِ بِيَعَةِ الْخُلَفَاءِ الْأَوَّلِ
فَالْأَوَّلُ

باب: جس خلیفہ سے پہلے بیعت ہو اسی کو قائم رکھنا
چاہیے

٤٧٧٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا
سَبِيحٌ مَسْبُوعُهُ بِحَدَّثٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ ((كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُومُ مِنْهُمْ
الْأَنْبِيَاءَ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ
بَعْدِي وَسَتَكُونُ خُلَفَاءُ نَكَثَرُوا قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا
قَالَ فُوا بِيَعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلُ وَأَعْطَوْهُمْ حَقَّهُمْ
فَإِنَّ اللَّهَ سَابِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرَعَاهُمْ))

٤٧٧٣- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل کی حکومت پیغمبر کیا کرتے تھے۔ جب
ایک پیغمبر مر جاتا تو دوسرا پیغمبر اس کی جگہ ہو جاتا میرے بعد تو کوئی
پیغمبر نہیں ہے بلکہ خلیفہ ہونگے اور بہت ہونگے۔ لوگوں نے
عرض کیا پھر آپ ہم کو کیا حکم کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جس
سے پہلے بیعت کر لو اسی کی بیعت پوری کرو اور ان کا حق ادا کرو اللہ
تعالیٰ ان سے سمجھ لے گا جو اس نے ان کو دیا ہے۔

ظہر ہو جاوے یا شرع کے احکام بدل دے یا بدعت نکالے تو اس کی ولایت چاتی رہے گی اور اس کی اطاعت ساقط ہو جاوے گی اور مسلمانوں پر
واجب ہے کہ اس کو معزول کریں اور اس کی جگہ ایک امام عادل کو مقرر کریں اور بدعت نکالنے کی صورت میں اس کا معزول کرنا واجب نہیں الا
اس صورت میں کہ مسلمانوں کو قدرت ہو اس کے عزل کی پر اس کے ملک سے ہجرت کرنا چاہیے اور اپنے دین کو بچانا چاہیے۔ اور فاسق کی
بھی امامت ابتدا صحیح نہیں لیکن اگر امامت کے بعد فاسق ہو جاوے تو بعضوں کے نزدیک اس کا معزول کرنا واجب ہے اگر بغیر فساد اور لڑائی
کے معزول ہو سکے اور جمہور اہل سنت کا فقہاء اور محدثین اور متکلمین میں سے یہ قول ہے کہ وہ فاسق یا ظلم یا حق تلفی کی وجہ سے معزول نہ ہوگا۔
قاضی عیاض نے کہا ابن عباس نے اس پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے لیکن رد کیا ہے بعضوں نے اس دعویٰ کو اس لیے کہ سیدنا حسنؑ اور عبد اللہ بن
زبیرؑ اور اہل مدینہ بنو امیہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک جماعت عظیم تابعین اور صدور ول کی ابن اشعث کے ساتھ ہو گئی تاج سے
لانے کے لیے قاضی عیاض نے کہا شاید یہ اختلاف پہلے تھا پھر اس کے بعد اجماع ہو گیا۔ واللہ اعلم اچھی مختصر۔

(٤٧٧٣) نوٹ: کہا مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب ایک خلیفہ سے بیعت ہو جاوے پھر اس کے ہونے ہوئے دوسرے خلیفہ سے
بیعت ہو تو اول کی بیعت صحیح ہے اور دوسرے کی بیعت حرام ہے کیونکہ اس کو پورا کرنا حرام ہے خواہ دوسری بیعت پہلی بیعت معلوم ہوتے
ہوئے کی ہو یا بے خبری میں کی ہو خواہ ایک شہر میں ہو یا دو شہروں میں اور اتفاق ہے علماء کا اس پر کہ ایک زمانہ میں دو خلیفہ نہیں تھے

۴۷۷۴- عَنْ الْحَسَنِ بْنِ قُرَظٍ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِثَلَاثٍ

۴۷۷۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّهَا سَتَكُونُ بَعْدِي أُمَّةٌ وَأُمُورٌ تُكْرَهُونَهَا)) فَأَتُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَأْتُرُ مِنْ أُمَّةٍ مِنَّا ذَلِكَ قَالَ ((تُؤَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ وَتَسْأَلُونَ اللَّهَ الَّذِي لَكُمْ))

۴۷۷۶- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنُ الْعَاصِ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ فَأَتَيْتُهُمْ فَخَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَمَرَرْنَا مَرَّةً فَبَيْنَا مَنْ يُصَلِّحُ نَجِيَّةً وَبَيْنَا مَنْ يُنْصِلُ وَبَيْنَا مَنْ هُوَ فِي حَشَرِهِ إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلَى خَيْرٍ مَا يَعْنِيهِ لَهُمْ وَيُذَيِّقَهُمْ شَرَّ مَا يَعْنِيهِ لَهُمْ وَإِنْ أُمَّتُكُمْ هَذِهِ جُعِلَ عَاقِبَتُهَا فِي أَوَّلِهَا وَسَيُصِيبُ آخِرُهَا بَلَاءٌ وَأُمُورٌ تُكْرَهُونَهَا وَتَجِيءُ لِقِيَّةٌ فَيَرْفُقُ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ وَتَجِيءُ الْقِيَّةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هَذِهِ

۴۷۷۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۷۷۵- حضرت عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا میرے بعد حق تلفی ہوگی اور ایسی باتیں ہوں گی جن کو تم برا جانو گے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر ایسے وقت میں جو رہے اس کو آپ کیا حکم کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ادا کرو اس حق کو جو تم پر ہے (یعنی اطاعت اور فرمانبرداری) اور جو تمہارا حق ہے اس کو پروردگار سے مانگو (کہ خدا اس کو ہدایت کرے یا اس کو بدل کر عادل حاکم تم کو دے دے)۔

۴۷۷۶- عبدالرحمن بن عبد رب الکعبہ سے روایت ہے میں مسجد میں گیا وہاں عبداللہ بن عمرو بن العاص کعبہ کے سایہ میں بیٹھے تھے اور لوگ ان کے پاس جمع تھے میں بھی گیا اور بیٹھا۔ انہوں نے کہا ہم رسول اللہ کے ساتھ تھے ایک سفر میں تو ایک جگہ اترے کوئی اپنا ڈیرہ درست کرنے لگا کوئی تیر مارنے لگا کوئی اپنے جانوروں میں تھا کہ اتنے میں رسول اللہ کے پکارنے والے نے آواز دی نماز کے لیے اکٹھا ہو جاؤ۔ ہم سب آپ کے پاس جمع ہوئے۔ آپ نے فرمایا مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس پر ضروری نہ ہو اپنی امت کو جو بہتر بات اس کو معلوم ہو بتانا اور جو بری بات ہو اس سے ڈرنا اور تمہاری یہ امت اس کے پہلے حصہ میں سلامتی ہے اور اخیر حصے میں بلا ہے اور وہ باتیں ہیں جو تم کو بری لگیں گی اور ایسے فتنے آویں گے کہ ایک فتنہ دوسرے کو ہلکا اور پتلا کر دے گا (یعنی بعد کا فتنہ پہلے سے ایسا بڑھ کر ہو گا کہ پہلا فتنہ اس کے سامنے کچھ حقیقت نہ رکھے گا) اور ایک فتنہ آوے گا تو مومن کہے گا اس میں میری تباہی ہے پھر وہ جاتا رہے گا اور دوسرا

لو ہو سکتے اگرچہ دارالاسلام بہت وسیع ہو۔ مگر امام الحرمین نے کہا کہ جب دو ملک بہت قاصدے پر ہوں اور ایک خلیفہ دوسرے خلیفہ سے بہت دور ہو تو احتمال ہے کہ متعدد چاروں نووی نے کہا یہ قول مخالف ہے سلف اور خلف کے اور ظاہر احادیث کے۔

فَهَلِكُمۡ فِیْ نَارٍ مِّنۡهُمَا ۚ ثُمَّ تَنۡكَسِفُ السُّجُودُ ۚ وَتَجِیءُ الْفِتَنَةُ فَيَقُولُ
الْمُؤْمِنُ هَذِهِ هَلَاکَتُیْ ۖ لَمَّا أَحَبَّ أَنْ یُخْرَجَ عَنْ
النَّارِ وَیَدْخُلَ الْخَنَّةَ فَلَتَاتِهِ هَبِیَّتُهُ وَهُوَ یُؤْمِنُ
بِاللَّهِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ ۚ وَلَبَّاتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِی
یُحِبُّ أَنْ یُؤْتَىٰ إِلَیْهِ وَنَسْ یُذَیِّعُ بِنَاسٍ فَأَعْطَاهُ
صَفْقَةً یَدِیْهِ وَنَمَرَةً قَلْبِهِ فَلِیُطْعَمَهُ إِنْ اسْتَطَاعَ غَدًا
بَعَادَ اِغْرَ یُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا عَنْ النَّاسِ فَذَلَّوْا
مِنْهُ فَقُلْتُ لَهُ أَتَشُدُّكَ الْمَلَأَةُ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاحْشَوْنِی بِالْحِی
أَذْنِیْهِ وَقَلْبِهِ یَذْنِبُهُ وَقَالَ سَمِعْتُهُ أَذْنَابِیْ وَوَعَاةُ
قَسْبِیْ فَقُلْتُ لَهُ هَذَا مِنْ عَمَلِکَ مُعَاوِیَةُ یَأْمُرُکَ أَنْ
تَأْكُلَ أَمْوَالَنَا نِیْنًا بِالْبَاطِلِ وَتَقْتُلَ أَنْفُسَنَا وَاللَّهُ
یَقُولُ لَا أَتُهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَکُمْ
بِیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ إِنْ أَنْ تَكُونُ بِجَارَةٍ عَنْ تَرَاضٍ
مِنْکُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَکُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِکُمْ
رَحِیمًا قَالَ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ أَطِيعُوا فِی
طَاعَةِ اللَّهِ وَاعْتَصِمُوا فِی نَفْسِکُمُ اللَّهُ

اے گامومن کہے گا اس میں میری جاتی ہے۔ پھر جو کوئی چاہے
کہ جہنم سے بچے اور جنت میں جاوے اس کو چاہیے کہ مرے اللہ
تعالیٰ اور پچھلے دن پر یقین رکھ کر اور لوگوں سے وہ سلوک کرے
جیسا وہ چاہتا ہو کہ لوگ اس سے کریں۔ اور جو شخص کسی امام سے
بیعت کرے اور اس کو اپنا ہاتھ دے دیوے اور دل سے نیت کرے
اس کی تابعداری کی تو اس کی طاعت کرے اگر طاعت ہو۔ اب اگر
دوسرے امام اس سے لڑنے کو آوے تو (اس کو منع کرو اگر نہ مانے
بغیر لڑائی کے تو) اس کی گردن مارو۔ یہ سن کر میں عبد اللہ کے
یہ س گیا اور ان سے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی تم نے یہ رسول
اللہ سے سنا ہے؟ انہوں نے اپنے کانوں اور دل کی طرف اشارہ کیا
ہاتھ سے اور کہا میرے کانوں نے سنا اور دل نے یاد رکھا میں نے
کہا تمہارے بچا کے بیٹے معاویہ ہم کو حکم کرتے ہیں ایک دوسرے
کا مال ناحق کھانے کے لیے اور اپنی جانوں کو تباہ کرنے کے لیے
اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ایمان والو امت کھاؤ اپنے مال ناحق مگر
راضی سے سوداگری کر کے اور مست مارو اپنی جانوں کو بے شک اللہ
تعالیٰ تم پر مہربان ہے۔ یہ سن کر عبد اللہ بن عمر بن العاص
تھوڑی دیر تک چپ رہے پھر کہا معاویہ کی اطاعت کرو اس کام
میں جو اللہ کے حکم کے موافق ہو اور جو کام اللہ تعالیٰ کے حکم کے
خلاف ہو اس میں معاویہ کا کہنا مانو۔

۴۷۷۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۷۷۸- مذکور بالا احادیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۷۷۷- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۴۷۷۸- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ الْكَلْبِيِّ
الصَّائِبِيِّ قَالَ رَأَيْتُ جَمَاعَةً عِنْدَ الْكَلْبِيِّ فَذَكَرُوا
نَحْوَ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ.

باب: حاکموں کے ظلم اور بے جا ترجیح پر صبر
کرنے کا بیان

بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّبْرِ عِنْدَ ظُلْمِ الْوُلَاةِ
وَأَسْتِثْنَائِهِمْ

۴۷۷۹- اسید بن حمیر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے ایک

۴۷۷۹- عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حَمِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

الْأَنْصَارِ خَلَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَلَا تَسْتَعِينُنِي
كَمَا اسْتَعِينْتَ فَلَانًا فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي
أُمَّةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْخَوْضِ.

۴۷۸۰- عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ
الْأَنْصَارِ خَلَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ.

۴۷۸۱- عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْإِسَادِ وَلَمْ يَقُلْ خَلَا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ فِي طَاعَةِ الْأَمْرَاءِ وَإِنْ عَصَوْا الْحُقُوقَ

۴۷۸۲- عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ سَلَمَةَ بْنَ يُزَيْدٍ الْجَعْفِيُّ رَسُولَ
لِلَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ
عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَسْأَلُونَا حَقَّهُمْ وَيَمْنَعُونَا حَقَّنَا فَمَا
تَأْمُرُنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ
سَأَلَهُ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّلَاثَةِ فَحَدَّثَهُ الْأَشْعَثُ
بْنُ قَيْسٍ وَقَالَ ((اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا
عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ)) وَ
حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَيْبَةُ.

۴۷۸۳- عَنْ سَعَادِ بْنِ الْإِسَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ
فَحَدَّثَهُ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
((اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا
وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ)).

بَابُ وَجُوبِ مُلَازِمَةِ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ
عِنْدَ ظُهُورِ الْفِتَنِ وَفِي كُلِّ حَالٍ وَتَحْرِيمِ
الْخُرُوجِ عَلَى الطَّاعَةِ وَمُفَارَقَةِ الْجَمَاعَةِ

۴۷۸۴- عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ يَقُولُ كَانَ

انصاری نے علیحدہ ہو کر کہا مجھ کو حاکم کر دیجئے جیسے آپ نے فلاں
شخص کو حکومت دی ہے؟ آپ نے فرمایا میرے بعد تمہاری حق
تلفی ہوگی تو صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے ملو حوض کوثر پر۔

۴۷۸۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرنا

۴۷۸۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اتنا فرق ہے کہ اس میں علیحدہ
ہونے کا ذکر نہیں۔

باب: امراء کی اطاعت کرنے کا حکم اگرچہ وہ حق تلفی ہی کریں

۴۷۸۲- علقمہ بن وائل حضرمی سے روایت ہے انہوں نے سنا
اپنے باپ سے کہا کہ سلمیٰ بن یزید جعفی نے رسول اللہ سے پوچھا
یا نبی اللہ! اگر ہمارے امیر ایسے مقرر ہوں جو اپنا حق ہم سے طلب
کریں اور ہمارا حق نہ دیں تو آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے جواب
نہ دیا۔ پھر پوچھا پھر جواب نہ دیا پھر پوچھا تو اشعث بن قیس نے
سلمہ کو گھسیٹا اور کہا سنو اور اطاعت کرو۔ ان پر ان کے اعمال کا
بوجھ ہے اور تم پر تمہارے اعمال کا۔

۴۷۸۳- اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سنو اور اطاعت کرو۔ ان کے عمل ان کے ساتھ ہیں اور
تمہارے عمل تمہارے ساتھ ہوں گے۔

باب: فتنہ اور فساد کے وقت بلکہ ہر وقت مسلمانوں کی
جماعت کے ساتھ رہنا

۴۷۸۴- حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے لوگ رسول اللہ سے

النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُذَكِّرَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٌّ فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ ((نَعَمْ)) فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ ((نَعَمْ وَفِيهِ)) ((ذَخَنٌ)) قُلْتُ وَمَا ذَخَنُهُ قَالَ ((قَوْمٌ يَسْتَشُونُ بَغْيٍ مُنْتَبِي وَيَهْتَدُونَ بِغَيْرِ هُدًى تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ)) فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ ((نَعَمْ دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مِنْ أَجَابَتِهِمْ إِلَيْهَا قَدْ قُوَّةٌ فِيهَا)) فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ ((نَعَمْ)) ((قَوْمٌ مِنْ جَلْدَتِنَا وَيَنْكَلِمُونَ بَالْسَبْتِنا)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَرَى إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ قَالَ ((تَلْزِمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ)) فَقُلْتُ فَإِنْ لَمْ نَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةً وَلَا إِمَامًا قَالَ ((فَاعْتَزِلْ بِلَاكِ الْفِرْقِ كُلِّهَا وَلَوْ أَنْ تَقْصُ عَلَى أَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يَذَرُكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ))

بھلی باتوں کو پوچھا کرتے اور میں بری بات کو پوچھتا اس ڈر سے کہ کہیں برائی میں نہ پڑ جاؤں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم جاہلیت اور برائی میں تھے پھر اللہ نے ہم کو یہ بھلائی دی (یعنی اسلام) اب اس کے بعد بھی کچھ برائی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں لیکن اس میں دھبہ ہے۔ میں نے کہا وہ دھبہ کیسا؟ آپ نے فرمایا ایسے لوگ ہونگے جو میزبی سنت پر نہیں چلیں گے اور میرے طریقہ کے سوا اور راہ پر چلیں گے ان میں اچھی باتیں بھی ہونگی اور بری بھی۔ میں نے عرض کیا پھر اس کے بعد برائی ہوگی؟ آپ نے فرمایا ہاں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو جہنم کے دروازے کی طرف لوگوں کو بلاویں گے جو ان کی بات ماننے لگاس کو جہنم میں ڈال دیں گے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! ان لوگوں کا حال ہم سے بیان فرمائیے؟ آپ نے فرمایا ان کا رنگ ہمارا سا ہی ہوگا اور ہماری ہی زبان بولیں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر اس زمانہ کو میں پاؤں تو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہو اور ان کے امام کے ساتھ رہو۔ کہا اگر جماعت اور امام نہ ہوں؟ آپ نے فرمایا تو سب فرقوں کو چھوڑ دے اور اگرچہ ایک درخت کی جڑات سے چپا تار ہے مرتے دم تک۔

۳۷۸۵- حذیفہ بن الیمانؓ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم برائی میں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے بھلائی دی اب اس

۴۷۸۵- عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا بِشَرٍّ فَجَاءَنَا اللَّهُ بِخَيْرٍ فَتَحَنُّ فِيهِ فَهَلْ

(۳۷۸۴) یعنی جنگل میں چلا جاوے اور کچھ کھانے کو نہ ملے تو درخت کی جڑ ہی چبا کر رہے پھر ان بدویوں سے نہ ملے اور الگ رہے۔ اس حدیث میں حضرت نے بڑی پیش گوئی کی خوارج اور قرامطہ وغیرہ کی جو گمراہ فرتے حضرت کے بعد پیدا ہوئے اور بھلائی سے جس میں دھبہ ہے۔ بعضوں نے کہا عمر بن عبدالعزیز کا زمانہ مراد ہے اور میں نے ایک ہاتھ احدث سے مناکہ یہ زمانہ وہ تھا جو بنی امیہ کی خلافت کے بعد ہوا۔ اس میں اگرچہ بھلائی تھی پر بدعات پھیل گئی تھیں۔ مری برائی کا زمانہ اب ہے جبکہ خیریت اور بے دینی اور کھلم کھلا کفر پھیل رہا ہے اور جہنم کی طرف بلائے والے وہ لوگ ہیں جو سید احمد خاں ابوالنیر چرہ کے پیرو اور ان کی راہ پر چلنے والے ہیں اس وقت میں جماعت اسلام کا ساتھ دینا ہر مسلمان کو ضروری ہے اور ان بے دین جھٹکوں سے علیحدہ رہنا۔ واللہ اعلم۔

مِنْ وَرَاءِ هَذَا الْحَبْرِ شَرٌّ قَالَ ((نَعَمْ)) قُلْتُ هَلْ وَرَاءَ ذَلِكَ الشَّرُّ خَيْرٌ قَالَ ((نَعَمْ)) قُلْتُ فَبَلِّغْ وَرَاءَ ذَلِكَ الْحَبْرِ شَرٌّ قَالَ ((نَعَمْ)) قُلْتُ كَيْفَ قَالَ ((يَكُونُ بَعْدِي أَيْمَةٌ لَا يَهْتَدُونَ بِهَدَايَ وَلَا يَسْتَشُونَ بِسُنَّتِي وَسَيَقُومُ فِيهِمْ رَجَالٌ قُلُوبُهُمْ الشَّيَاطِينُ فِي جُثَمَانِ)) قَالَ قُلْتُ كَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَذْرَكْتُ ذَلِكَ قَالَ ((تَسْمَعُ وَتَطِيعُ لِلْأَمِيرِ وَإِنْ ضَرَبَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ فَاسْمَعْ وَأَطِعْ))

۴۷۸۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ قَمَاتَ مَاتَ مِثْلَ جَاهِلِيَّةٍ وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةِ عِمِّيَّةٍ نَفَضَ لِعَصْبَةٍ أَوْ يَدْعُو إِلَى عَصْبَةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصْبَةً فَقَبِيلٌ فَقَبِيلَةُ جَاهِلِيَّةٍ وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أَمْتِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِيهَا وَلَا يَفْقِي لِذِي عَهْدٍ عَهْدَهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ))

۴۷۸۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ حَدِيثٌ حَرِيرٍ وَقَالَ ((لَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِيهَا))

۴۷۸۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ مِثْلَ

کے بعد بھی کچھ برائی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا پھر اس کے بعد بھلائی ہے آپ نے فرمایا ہاں میں نے کہا پھر اس کے بعد برائی؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا کیسے؟ آپ نے فرمایا میرے بعد وہ لوگ حاکم ہونگے جو میری راہ پر نہ چلیں گے میری سنت پر عمل نہیں کریں گے اور ان میں ایسے لوگ ہونگے جن کے دل شیطان کے سے اور بدن آدمیوں کے سے ہونگے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس وقت میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا اگر تو ایسے زمانہ میں ہو تو سن اور مان حاکم کی بات کو اگرچہ وہ تیری پیٹھ پھوڑے اور تیرا دل لے لے پر اس کی بات سنے جا اور اس کا حکم ماننا۔

۴۷۸۶- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص حاکم کی اطاعت سے باہر ہو جاوے اور جماعت کا ساتھ چھوڑ دے پھر وہ مرے تو اس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی اور جو شخص اندھے جھنڈے کے تلے لڑے (جس لڑائی کی درستی شریعت سے صاف صاف ثابت نہ ہو) غصہ ہو قوم کے لحاظ سے یا بلاتا ہو قوم کی طرف یا بدد کرتا ہو قوم کی اور خدا کی رضا مندی مقصود نہ ہو پھر مارا جاوے تو اس کا مارا جانا جاہلیت کے زمانے کا سا ہوگا اور جو شخص (میری امت پر) دست درازی کرنے اور اچھے اور بدوں کو ان میں سے قتل کرے اور مومن کو بھی نہ چھوڑے اور جس سے عہد ہوا ہو اس کا عہد پورا نہ کرے تو وہ مجھ سے علاقہ نہیں رکھتا اور میں اس سے تعلق نہیں رکھتا (یعنی وہ مسلمان نہیں ہے)۔

۴۷۸۷- ترجمہ یعنی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۷۸۸- ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص اطاعت سے نکل جاوے اور جماعت چھوڑ دے پھر مرے تو اس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی اور جو شخص ایذا

دھندہ چھندے کے تلے مارا جاوے جو غصہ ہوتا ہو قوم کے پاس سے اور لڑتا ہو قوم کے خیال سے وہ میری امت میں سے نہیں ہیں اور جو میری امت پر نکلے مارتا ہو ان کے ٹیکوں اور پردوں کو موسم کو بھی نہ چھوڑے جس سے عہد ہو وہ بھی پورا نہ کرے تو وہ میری امت میں نہیں ہے۔

۴۷۸۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۷۹۰- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے حاکم سے بری بات دیکھے وہ صبر کرے اس لیے کہ جو جماعت سے بالشت بھر جدا ہو جاوے اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

۴۷۹۱- ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جو شخص اپنے حاکم سے بری بات دیکھے وہ صبر کرے کیونکہ جو کوئی بادشاہ سے بالشت بھر جدا ہو پھر مرے اسی حال میں اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

۴۷۹۲- جندب بن عبد اللہ بکلی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اندھے چھندے کے تلے مارا جاوے اور وہ بالاتا ہو تعصب اور قومی طرفداری کی طرف پامد دکر تاہو قومی تعصب کی تو اس کا قتل جاہلیت کا مہاجوگا۔

۴۷۹۳- ناٹھ سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر عبد اللہ بن مطیع کے پاس آئے جب حرہ کا واقعہ ہوا یزید بن معاویہ کے زمانہ میں اس نے مدینہ منورہ پر لشکر بھیجا اور مدینہ والے حرہ میں جو ایک مقدم ہے

جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عَصِيَّةٍ (فُغْصِبَ) لِلْعَصَةِ وَتَبَاتِلَ لِلْعَصَةِ فَلَيْسَ مِنِّي وَمَنْ ((حَرَجَ مِنْ أَقْتِي عَلَى أَقْتِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا لَا يَسْخَاشُ مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِي بِلَيْدِي عَهْدَهَا فَلَيْسَ مِنِّي))۔

۴۷۸۹- عَنْ عُبَيْدَانَ بْنِ حَرْبٍ بَيْنَهُمَا الْإِسْقَامُ أَمَّا ابْنُ السُّنْبِيِّ فَهُوَ يَذْكُرُ الْمَيْمَنَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَدِيثِ وَأَمَّا ابْنُ بَشَّارٍ فَقَالَ فِي رَوَايَةٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْخَوِرُ حَبِيبُهُمْ

۴۷۹۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَزِيدُهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْخِمْمَةَ شَبْرًا فَمَاتَ مُهَيَّئَةً جَاهِلِيَّةً۔

۴۷۹۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ أَيْسَرُ أَخَذَ مِنَ النَّاسِ حَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شَبْرًا فَمَاتَ عَلَيْهِ إِلَّا مَاتَ مَيِّتَةً جَاهِلِيَّةً۔

۴۷۹۲- عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَحْلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عَصِيَّةٍ يَدْعُو عَصِيَّةً أَوْ يَنْصُرُ عَصِيَّةً فَقَتْلُهُ جَاهِلِيَّةٌ))۔

۴۷۹۳- عَنْ نَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَطِيْعٍ حِينَ كَانَ مِنَ الْحَرَّةِ مَا كَانَ زَمَنَ يَزِيدَ بْنِ

(۴۷۹۳) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں پر امام کا مقرر کرنا واجب ہے اور بغیر امام کے رہنا خوب فتنہ ہے ورنہ موت جاہلیت کی موت ہوگی۔ پس اپنا خاتمہ لکھ کر کرنے کے لیے اور اس وعید سے بچنے کے لیے کسی کو بھی جو مستحق ہو پامام مقرر کر لیں اور اس سے بچت کر لیں۔

مدینہ سے ملا ہوا قتل ہوئے اور طرح طرح کے ظلم مدینہ والوں پر ہوئے۔ عبد اللہ بن مطیع نے کہا ابو عبد الرحمنؓ (یہ کنیت ہے عبد اللہ بن عمرؓ) کے یہ تو شک بچاؤ۔ انہوں نے کہا میں اس لیے نہیں آیا کہ بیٹھوں بلکہ ایک حدیث تجھ کو سنانے کے لیے آیا ہوں جو میں نے رسول اللہؐ سے سنی ہے، آپ فرماتے تھے جو شخص اپنا ہاتھ نکال لے اطاعت سے وہ قیامت کے دن خدا سے ملے گا اور کوئی دلیل اس کے پاس نہ ہوگی اور جو شخص مر جاوے اور کسی سے اس نے بیعت نہ کی ہو تو اس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی۔

۴۷۹۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۷۹۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب : جو شخص مسلمانوں کے اتفاق میں خلل ڈالے

۴۷۹۶- عرفہ سے روایت ہے میں نے سار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قریب ہیں فتنے اور فساد پھر جو کوئی چاہے اس امت کے اتفاق کو بگاڑنا تو اس کو تلوار سے مار دیا جائے جو کوئی بھی ہو۔

۴۷۹۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۷۹۸- عرفہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص تمہارے پاس آوے اور تم سب ایک شخص کے اوپر جے ہو، وہ چاہے تم میں پھوٹ ڈالنا اور جدائی کرنا تو اس کو مار ڈالو۔

مَعْلُومَةٌ فَقَالَ اصْرَحُوا لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَادَةً فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَتِكُمْ لِأَجْلِسَ أَتَيْتُكُمْ لِأَسْتَدْرِكَ حَبِيبًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةِ نَبِيِّ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ فَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً))

۴۷۹۴- عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّهُ أَقْبَى ابْنِ مُطِيعٍ فَلَا ذَكَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۴۷۹۵- عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ.

باب حُكْمُ مَنْ فَرَّقَ أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ وَهُوَ مُخْتَلِعٌ

۴۷۹۶- عَنْ عُرْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّهُ سَتَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَفْرُقَ أَمْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ فَأَضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَالَّذِي كَانَ)).

۴۷۹۷- عَنْ عُرْفَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ عَمَّا أُنْفِيَ فِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا ((فَاقْتُلُوهُ))

۴۷۹۸- عَنْ عُرْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ أَتَاكُمْ وَأَمْرُكُمْ جَمِيعٌ عَلَى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ أَوْ يَفْرُقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوهُ))

بَابُ إِذَا بُوِيعَ لِخَلِيفَتَيْنِ

۴۷۹۹- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا بُوِيعَ لِخَلِيفَتَيْنِ فَأَقْبَلُوا الْآخَرَ مِنْهُمَا))

بَابُ وَجُوبِ الْإِنْكَارِ عَلَى الْأَمْرَاءِ فِيمَا يُخَالِفُ الشَّرْعَ وَتَرْكِهِمْ مَا صَلُّوا وَنَحَوِ ذَلِكَ

۴۸۰۰- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْكُورٌ أَمْرَاءُ فَتَعْرِفُونَهُمْ وَتُنْكِرُونَهُمْ فَمَنْ عَرَفَ بَرِيًّا وَمَنْ أَنْكَرَ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا أَفَلَا نَقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلُّوا))

۴۸۰۱- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((إِنَّهُ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ أَمْرَاءُ فَتَعْرِفُونَهُمْ وَتُنْكِرُونَهُمْ فَكَرِهَ بَرِيًّا وَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَقَاتِلُهُمْ قَالَ ((لَا مَا صَلُّوا)) أَيُّ مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ وَأَنْكَرَ بِقَلْبِهِ

۴۸۰۲- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْحَوِ ذَلِكَ عَيْرَ أَنَّهُ قَالَ

بَابُ : جَبْدُ دُخْلِيَّوْنَ سَ بَيْعَتِ هُو

۴۷۹۹- حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دو خلیفوں سے بیعت کی جاوے تو جس سے اخیر میں بیعت ہوئی ہو اس کو مارو (اس لیے کہ اس کی خلافت پہلے خلیفہ کے ہوتے ہوئے باطل ہے)۔

باب: اگر امیر شرع کے خلاف کوئی کام کرے تو اس کو برا جانا چاہیے

۴۸۰۰- ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریب ہے کہ تم پر امیر مقرر ہوں تم ان کے اچھے کام بھی دیکھو گے اور برے کام بھی پھر جو کوئی برے کام کو پہچان لے وہ بری ہو (اگر اس کو روکے ہاتھ یا زبان یا دل سے) پھر جس نے برے کام کو برا جانا وہ بھی نیک بن گیا لیکن جو راضی ہوا برے کام سے اور پیروی کی اس کا (وہ تباہ ہوا)۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم ایسے امیروں سے لڑائی نہ کریں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں جب تک وہ نماز پڑھا کریں (اور جو نماز بھی چھوڑ دیں تو ان کو مارو اور امارت سے موقوف کر دو)۔

۴۸۰۱- ام سلمہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم پر ایسے امیر مقرر ہوں گے جن کے تم اچھے کام بھی دیکھو گے اور برے کام بھی پھر جو کوئی برے کام کو برا جانے وہ گناہ سے بچا اور جس نے برا کہا وہ بھی بچا لیکن جو راضی ہوا اور اس کی پیروی کی (وہ تباہ ہوا)۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم ان سے لڑیں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں (برا کہا یعنی دل میں برا کہا اور دل سے برا جانا گونا گونا نہ کہہ سکے)۔

۴۸۰۲- ترجمہ دہلی جو اوپر گزرا۔

((فَمَنْ أَتَكَرَّ فَقَدْ بَرَّأَ وَمَنْ تَكَرَّرَ فَقَدْ سَنِمَ))۔
 ۴۸۰۳- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا قَوْلَهُ
 ((وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَوَاعَى لَمْ يَذْكَرْ))

بَابُ خِيَارِ الْأَيِّمَةِ وَشِرَارِهِمْ

۴۸۰۴- عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 ((خِيَارُ أُمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ
 وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَشِرَارُ
 أُمَّتِكُمُ الَّذِينَ يُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ
 وَتُبْغِضُونَهُمْ)) وَتَبَاغَضُوا قَبْلِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَإِنَّا
 نَسْتَدْنِسُهُمُ بِالسُّبُطِ فَقَالَ ((لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمْ
 الصَّلَاةَ وَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْ وَلَدِكُمْ شَيْئًا تَكْرَهُونَهُ
 فَاتَّكِرُوا عَمَلَهُ وَلَا تَبْزَعُوا يَدًا مِنْ طَاعَةٍ))

۴۸۰۵- عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ
 الْأَشْجَعِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
 ((خِيَارُ أُمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ
 وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَشِرَارُ
 أُمَّتِكُمُ الَّذِينَ يُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ
 وَتُبْغِضُونَهُمْ)) وَتَبَاغَضُوا قَبْلِي يَا رَسُولَ
 اللَّهِ أَفَإِنَّا نَسْتَدْنِسُهُمْ عِنْدَ ذَلِكَ قَالَ ((لَا مَا أَقَامُوا
 فِيكُمْ الصَّلَاةَ لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمْ الصَّلَاةَ أَلَمْ يَنْ
 وَلِيَّ عَلَيْهِ وَالْأَوَّلُ مَا يَأْتِي شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ
 فَلْيَكْرَهُ مَا يَأْتِي مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا يَبْزَعُوا يَدًا
 مِنْ طَاعَةٍ)) قَالَ ابْنُ حَابِرٍ فَقَالَتْ بَعْثِي لِرِزْقِي

۴۸۰۳- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

باب : اچھے اور برے حاکموں کا بیان

۴۸۰۴- عوف بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا
 بہتر حاکم تمہارے وہ ہیں جن کو تم چاہتے ہو اور وہ تم کو چاہتے ہیں
 وہ تمہارے لیے دعا کرتے ہیں اور تم ان کے لیے دعا کرتے ہو اور
 برے حاکم تمہارے وہ ہیں جن کے تم دشمن ہو اور وہ تمہارے
 دشمن ہیں تم ان پر لعنت کرتے ہو وہ تم پر لعنت کرتے ہیں۔ لوگوں
 نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ایسے برے حاکموں کو تلوار سے نہ دفع
 کریں؟ آپ نے فرمایا نہیں جب تک وہ نماز کو تم میں قائم کرتے
 رہیں اور جب تم کوئی بات اپنے حاکموں سے دیکھو تو دل سے اس کو
 برا جانو لیکن ان کی اطاعت سے باہر نہ ہو (یعنی بغاوت نہ کرو)۔

۴۸۰۵- عوف بن مالک سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ
 ﷺ سے آپ فرماتے تھے بہتر حاکم تمہارے وہ ہیں جن کو تم
 چاہتے ہو وہ تم کو چاہتے ہیں تم ان کے لیے دعا کرتے ہو وہ
 تمہارے لیے دعا کرتے ہیں اور برے حاکم تمہارے وہ ہیں جن
 کے تم دشمن ہو وہ تمہارے دشمن ہیں تم ان پر لعنت کرتے ہو وہ
 تم پر لعنت کرتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسے
 برے حاکم کو ہم دور نہ کریں؟ آپ نے فرمایا نہیں جب تک نماز
 پڑھتے رہیں۔ لیکن جب کوئی کسی حاکم کو گناہ کی بات کرتے دیکھے
 تو اس کو برا جانے اور اس کی اطاعت سے باہر نہ ہو۔ ابن جابر نے
 کہا جو راوی ہے اس حدیث کا میں نے رزق بن حیان سے کہا جب
 انہوں نے یہ حدیث بیان کی وہ کہتے تھے میں نے عوف سے سنی وہ
 کہتے تھے میں نے رسول اللہ سے سنی۔ یہ سن کر رزق اپنے گھٹنوں

کے بل بچکے اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور کہا بے شک قسم اللہ کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے میں نے اس حدیث کو مسلم بن قرظہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ سے سنا۔

حِينَ حَدَّثَنِي جَدِّي الْحَدِيثَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَخَذْتُكَ بِهَذَا أَوْ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرْظَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((فُحِفِفَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ)) فَقَالَ ((إِي وَاللَّهِ)) الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ نَسَمِعْتُهُ مِنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرْظَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۸۰۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا۔

۴۸۰۶- عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

باب : لڑائی کے وقت مجاہدین سے بیعت لینا مستحب ہے

بَابُ امْتِحَانِ قَبَايِعَةِ الْأَعَامِ الْجَيْشِ عِنْدَ إِرَادَةِ الْقِتَالِ

۴۸۰۷- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم حدیبیہ کے دن ایک ہزار چار سو آدمی تھے تو ہم نے بیعت کی رسول اللہ ﷺ سے اور حضرت عمرؓ آپ کا ہاتھ پکڑے ہوئے شجرہ رضوان کے تلے تھے اور وہ سمرہ کا درخت تھا (سمرہ ایک جنگلی درخت ہے جو ریگستان میں ہوتا ہے) اور ہم نے بیعت کی آپ سے اس شرط پر کہ نہ بھاگیں گے اور یہ بیعت نہیں کی کہ مرجاویں گے۔

۴۸۰۷- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحَدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَع مِائَةً قَبَايِعَاءُ وَعُمَرُ أَحْبَذَ بِيَدِهِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ وَقَالَ بَابِعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ وَلَمْ تُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ.

۴۸۰۸- جابرؓ سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ ﷺ سے مرجائے پر بیعت نہیں کی بلکہ نہ بھاگنے پر کی۔

۴۸۰۸- عَنْ أَبِي قَالَ لَمْ تُبَايِعْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمَوْتِ إِنَّمَا بَابِعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ.

۴۸۰۹- ابو الزبیر نے جابرؓ سے سنا ان سے پوچھا گیا کہ حدیبیہ کے دن کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا ہم چودہ سو آدمی تھے تو ہم نے آپ سے بیعت کی اور حضرت عمرؓ آپ کا ہاتھ پکڑے ہوئے سمرہ کے درخت کے تلے تھے۔ پھر ہم سب نے آپ سے بیعت کی مگر جہنم قیس انصاری نے بیعت نہیں کی وہ اپنے اونٹ کے پیٹ کے تلے چھپ رہا۔

۴۸۰۹- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ سَمِعَ جَابِرًا يَسْأَلُ كَمْ كَانُوا يَوْمَ الْحَدَيْبِيَةِ قَالَ كُنَّا أَرْبَع عَشْرَةَ مِائَةً قَبَايِعَاءَ وَعُمَرُ أَحْبَذَ بِيَدِهِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ قَبَايِعْنَاهُ غَيْرَ حَدٍّ مِنْ قَيْسِ الْأَنْصَارِيِّ احْتِجًا تَحْتَ بَطْنِ بَعِيرِهِ.

۴۸۱۰- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقَالَ لَا وَلَكِنْ صَلَّى بِهَا وَلَمْ يَبَايِعْ عِنْدَ شَجَرَةٍ إِنَّا الشَّجَرَةُ النَّبِيُّ الْحُلَيْفَةُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ دَعَا النَّبِيُّ ﷺ عَلَى بَنِي الْحُلَيْفَةِ.

۴۸۱۱- عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُلَيْفَةِ أَلْفًا وَأَرْبَع مِائَةً فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ ((أَنْتُمْ الْيَوْمَ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ وَ قَالَ جَابِرٌ لَوْ كُنْتُ أَبْصَرُ لَأَرَيْتُكُمْ مَوْضِعَ الشَّجَرَةِ)).

۴۸۱۰- ابو الزبیر نے جابر سے سنا ان سے پوچھا گیا کیا رسول اللہ ﷺ نے بیعت لی ذوالحلیفہ میں؟ انہوں نے کہا نہیں لیکن آپ نے وہاں نماز پڑھی اور کسی درخت کے پاس بیعت لی مگر حدیبیہ کے درخت کے پاس۔ ابن جریر نے کہا مجھ سے ابو الزبیر نے بیان کیا انہوں نے جابر سے کہہ رسول اللہ نے دعا کی حدیبیہ کے کنوئیں پر (اس کا پانی بڑھ گیا اور یہ قصہ اوپر گزر چکا۔)

۴۸۱۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم حدیبیہ کے دن چودہ سو آدمی تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج کے دن تم سب زمین والوں سے بہتر ہو اور جابر نے کہا اگر میری بینائی ہوتی تو میں تم کو اس درخت کا مقام دکھلا دیتا۔

۴۸۱۲- عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ فَقَالَ يَوْمَ كُنَّا مِائَةً لَكُنَّا أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ.

۴۸۱۲- سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے میں نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا اصحاب شجرہ کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا اگر ہم لاکھ آدمی ہوتے تب بھی وہاں کا کنواں ہم کو کافی ہو جاتا (کیونکہ حضرت کی دعا سے اس کا پانی بہت بڑھ گیا تھا) ہم چودہ سو آدمی تھے۔

۴۸۱۳- عَنْ جَابِرٍ قَالَ يَوْمَ كُنَّا مِائَةً أَلْفًا لَكُنَّا أَلْفًا وَخَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً.

۴۸۱۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۸۱۴- عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قُلْتُ لَجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَلْفًا وَأَرْبَع مِائَةٍ.

۴۸۱۴- سالم بن ابی الجعد نے کہا میں نے جابر سے پوچھا تم کتنے آدمی تھے اس دن؟ انہوں نے کہا چودہ سو آدمی تھے۔

۴۸۱۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ أَصْحَابُ الشَّجَرَةِ أَلْفًا وَثَلَاثَ مِائَةٍ وَكَانَتْ أَسْلَمَ ثَمَنُ الْمُهَاجِرِينَ.

۴۸۱۵- عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اصحاب شجرہ تیرہ سو آدمی تھے اور اسلم کے لوگ مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے۔

۴۸۱۶- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۴۸۱۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۸۱۷- عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ الشَّجَرَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبَايِعُ النَّاسَ وَأَنَا رَافِعٌ غُصْنًا مِنْ أَغْصَانِهَا عَنْ رَأْسِهِ

۴۸۱۷- معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے اپنے آپ کو شجرہ کے دن دیکھا اور رسول اللہ ﷺ بیعت لے رہے تھے لوگوں سے اور میں ایک شاخ کو درخت کی آپ کے سر سے

(۴۸۱) کیونکہ وہ درخت باقی نہیں رہا تھا اس کو حضرت عمرؓ نے کھنکھایا تھا جب تاکہ لوگ اس کے پاس جمع رہتے ہیں۔

اٹھائے ہوئے تھا، ہم چودہ سو آدمی تھے اور ہم نے آپ سے مرنے پر بیعت نہیں کی بلکہ نہ بھاگنے پر۔
۳۸۱۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا۔

۳۸۱۹- سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے کہا میرا باپ ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے بیعت کی رسول اللہ ﷺ سے شجرہ رضوان کے پاس انہوں نے کہا جب ہم دوسرے سال حج کو آئے تو اس درخت کی جگہ معلوم ہی نہیں ہوئی اگر تم کو معلوم ہو چاہے تو تم زیادہ جانتے ہو۔

۳۸۲۰- سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے شجرہ رضوان کی جس سال بیعت ہوئی پھر دوسرے سال صحابہ کرام اس درخت کو بھول گئے۔

۳۸۲۱- سعید بن مسیب کے باپ نے کہا میں نے شجرہ رضوان دیکھا تھا لیکن پھر جو میں اس کے پاس آیا تو پہچان نہ سکا۔

۳۸۲۲- یزید بن ابی عبید نے کہا میں نے سلمہ سے پوچھا تم نے کس بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی؟ انہوں نے کہا مرنے پر کی۔

۳۸۲۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا۔

۳۸۲۴- عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی آیا اور کہنے لگا یہ حظلہ کا بیٹا ہے جو لوگوں سے بیعت لے رہا ہے مرنے پر انہوں نے کہا میں ایسی بیعت کسی سے کرنے والا نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد۔

وَنَحْنُ أَرْبَعٌ عَشْرَةٌ مِائَةً قَالَ لَمْ نُبَايِعْ عَلَى الْمَوْتِ وَلَكِنْ بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَ
۴۸۱۸- عَنْ يُونُسَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۴۸۱۹- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَبِي مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فِي قَابِلٍ حَاجِينَ فَخَبَّرَنِي عَلَيْنَا مَكَانَهَا فَإِنْ كَانَتْ تَبَيَّنَتْ لَكُمْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ

۴۸۲۰- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِ الشَّجَرَةِ قَالَ فَتَسَوَّاهَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ

۴۸۲۱- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجَرَةَ ثُمَّ أَتَيْتُهَا بَعْدُ فَلَمْ أَعْرِفْهَا

۴۸۲۲- عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ

۴۸۲۳- عَنْ يَزِيدَ عَنْ سَلَمَةَ بِإِسْنَادِهِ

۴۸۲۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَنَا آتٍ فَقَالَ هَذَا ابْنُ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ فَقَالَ عَلَى مَاذَا قَالَ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لِمَا أَبَايَعُ عَلَى هَذَا أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۳۸۲۱) حنفی نووی نے کہا اس درخت کے چھپ جانے میں یہ صحیح تھی کہ جاہل لوگ جاہل ان کی پرستی نہ کرنے لگیں تو اس کا چھپ جانا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔

(۳۸۲۳) حنفی نووی نے کہا موت پر بیعت کرنا یا نہ بھاگنے پر دونوں کا مطلب ایک ہی ہے اور پہلے شروع اسلام میں دس گنا زیادہ کافروں کے مقابلہ سے بھاگنا منع تھا پھر اللہ تعالیٰ نے آسانی کر دی۔ اب دو گنا زیادہ کافروں سے بھاگنا منع ہے اس سے زیادہ اگر ہو تو جائز ہے۔

بَابُ تَحْرِيمِ رُجُوعِ الْمُهَاجِرِ إِلَى السَّيْطَانِ وَطَنِهِ

۴۸۲۵- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ ذُحِلَ عَنِ الْخُجَّاحِ لِقَائِ بْنِ الْأَكْوَعِ ارْتَدَّتْ عَلَى عَقِبَيْكَ تَعَرَّبْتَ قَالَ لَا وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَذِنَ لِي فِي الْبُيُوتِ

بَابُ الْمُبَایَعَةِ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى الْإِسْلَامِ
وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ وَبَيَانِ مَعْنَى لَا هِجْرَةَ
بَعْدَ الْفَتْحِ

۴۸۲۶- عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ السُّلَمِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبَایِعُهُ نَعَى الْهِجْرَةَ فَقَالَ ((إِنْ الْهِجْرَةَ قَدْ مَضَتْ بِأَهْلِهَا وَلَكِنْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ))

۴۸۲۷- عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ السُّلَمِيِّ قَالَ جِئْتُ بِأَخِي أَبِي مَعْبُدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَایِعُهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ ((قَدْ مَضَتْ الْهِجْرَةُ بِأَهْلِهَا)) قُلْتُ فَبِأَيِّ شَيْءٍ مُبَایِعُهُ قَالَ ((عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ)) قَالَ أَبُو عُمَرَ قُلْتُ أَبَا مَعْبُدٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ مُجَاشِعٍ فَقَالَ صَدَقَ

۴۸۲۸- عَنْ عَاصِمِ بْنِ هِذَانَ الْإِسْدَانِيِّ قَالَ فَلَقِيتُ

باب: جو شخص اپنے وطن سے ہجرت کر جائے پھر اس کو وہاں آکر وطن بنانا حرام ہے۔

۴۸۲۵- سر بن اکوع رضی اللہ عنہ حجاج کے پاس گئے وہ بولا اے اکوع کے بیٹے تو مرتد ہو گیا پھر جنگل میں رہنے لگا۔ مسلمہ نے کہا نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اجازت دی جنگل میں رہنے کی۔

باب: مکہ کی فتح کے بعد اسلام یا جہاد یا نیکی پر بیعت ہونا اور اس کے بعد ہجرت نہ ہونے کے معنی

۴۸۲۶- مجاشع بن مسعود سلمی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ہجرت کی بیعت کرنے کو آپ نے فرمایا ہجرت تو گزر گئی مہاجرین کے لیے لیکن بیعت کر اسلام پر یا جہاد پر یا نیکی پر۔

۴۸۲۷- مجاشع سے روایت ہے میں اپنے بھائی ابو سعید کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا مکہ فتح ہونے کے بعد اور میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس سے بیعت لیجئے ہجرت پر آپ نے فرمایا ہجرت مہاجرین کے ساتھ ہو چکی۔ میں نے کہا پھر کس چیز پر آپ بیعت لیں گے اس سے؟ آپ نے فرمایا اسلام پر اور جہاد پر اور نیکی پر۔ ابو عثمان نے کہا میں ابو سعید سے ملا ان سے مجاشع کا کہنا بیان کیا انہوں نے کہا مجاشع نے سچ کہا۔

۴۸۲۸- ترجمہ و معنی جو اوپر گزرا۔

(۴۸۲۵) قاضی عیاض نے کہا عہدہ نے اتفاق کیا ہے کہ مہاجر کو پھر اپنے وطن کی طرف لوٹنا اس کو وطن بنانے کے لیے حرام ہے اور ایسے لیے حجاج نے اعتراض کیا مسلمہ پر اور مسلمہ نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ کی اجازت سے ایسا کرتا ہوں اور شاید وہ اپنے وطن کو نہ گئے ہوں بلکہ اور کہیں جنگلی میں رہتے ہوں۔ دوسرے یہ کہ ہجرت سے جو غرض تھی وہ رسول اللہ کی مدد تھی، ورنہ مکہ کے فتح ہونے سے جاتی رہی اب اس کے بعد ہجرت فرض نہ رہی اسی واسطے آپ نے فرمایا مکہ کی فتح کے بعد ہجرت نہ رہی انتہا۔ مختصراً

أَخْبَاهُ فَقَالَ صَدَقَ مُخَاشِعٌ وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَا مُعَيَّنٌ.

۴۸۲۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتَحَ مَكَّةَ ((لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبِئْسَ إِذَا اسْتَفْرُتُمْ فَأَنْفِرُوا)) .
۴۸۳۰- عَنْ إِسْرَائِيلَ كُلُّهُمْ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۴۸۳۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْهِجْرَةِ فَقَالَ ((لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبِئْسَ إِذَا اسْتَفْرُتُمْ فَأَنْفِرُوا)) .

۴۸۳۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْهِجْرَةِ فَقَالَ ((وَتَخَذَ إِذَا شَأْنُ الْهِجْرَةِ لَشَدِيدٍ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((فَهَلْ نَوْبِي صَدَقْتَهَا)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((فَأَعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبَحَارِ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَبْرُكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا)) .

۴۸۳۳- عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِنْهُ غَيْرُهُ ((قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَنْ يَبْرُكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا)) وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ ((فَهَلْ تَحْلِيهَا يَوْمَ وَرْدِهَا)) قَالَ نَعَمْ.

بَابُ كَيْفِيَّةِ بَيْعَةِ النِّسَاءِ

۴۸۳۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ

۳۸۲۹- عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا اب ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد ہے اور نیت ہے اور جب تم سے کہا جاوے جہاد کو نکلنے کے لیے تو تم نکلو جہاد کے لیے۔
۳۸۳۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا۔

۳۸۳۱- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ہجرت کو آپ نے فرمایا مکہ فتح ہونے کے بعد ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد ہے اور نیت ہے اور جب تم سے کہا جاوے جہاد کو نکلنے کے لیے تو نکلو۔

۳۸۳۲- حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے ایک جنگی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ہجرت کو آپ نے فرمایا ارے ہجرت بہت مشکل ہے (یعنی اپنا وطن چھوڑنا اور مدینہ میں میرے ساتھ رہنا اور یہ آپ نے اس لیے فرمایا کہ کہیں اس سے نہ ہو سکے پھر ہجرت توڑنا پڑے) تیرے پاس اونٹ ہیں وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا تو ان کی زکوٰۃ دیتا ہے وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا تو سمندروں کے اس پار سے عمل کرنا اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کو ضائع نہیں کرے گا۔
۳۸۳۳- وہی جو اوپر گزر رہا اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کو نہیں چھوڑے گا اور اتنا زیادہ ہے کہ تو ان کا دودھ روہتا ہے جب وہ پانی پینے کو آتے ہیں؟ اس نے کہا ہاں۔

باب: عورتیں کیونکر بیعت کریں

۳۸۳۴- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

(۳۸۲۹) حضرت نووی نے کہا تارے اصحاب نے کہا ہے کہ ہجرت دار الحرب سے دار السلام کی طرف ہمیشہ قائم ہے قیامت تک اور اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اب مکہ سے ہجرت نہ رہی کیونکہ دار السلام ہو گیا اس درجہ کی ہجرت جو شیخ سے پہلے تھی اب نہ رہی نہ اب اتنا ثواب ہے۔
(۳۸۳۳) حضرت نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت سے صرف زبان سے بیعت لینا چاہیے ان کا ہاتھ پکڑنا درست نہیں ہے

مسلمان عورتیں جب ہجرت کرتیں تو آپ ان کا امتحان لیتے اس آیت کے موافق اے نبی! جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں بیعت کرنے کو آویں اس بات پر کہ شریک نہ کریں گی اللہ کا کسی کو چوری نہ کریں گی، زنا نہ کریں گی، آخر تک پھر جو کوئی عورت ان باتوں کا اقرار کرتی وہ گویا بیعت کا اقرار کرتی (یعنی بیعت ہو جاتی) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب وہ اقرار کر لیتیں اپنی زبان سے تو فرماتے جاؤ میں تم سے بیعت لے چکا۔ قسم اللہ کی آپ کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں چھو البتہ زبان سے آپ ان سے بیعت لیتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے کوئی اقرار نہیں لیا مگر جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اور آپ کی پھیلی کسی عورت کی پھیلی سے کبھی نہیں لگی بلکہ آپ صرف زبان سے فرمادیتے جب وہ اقرار کر لیتیں میں تم سے بیعت کر چکا۔

النَّبِيُّ ﷺ قَالَتْ كَانَتْ الْمُؤْمِنَاتُ إِذَا هَاجَرْنَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُعْتَجِرْنَ بِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يَشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ إِلَى أَحَدٍ الْآيَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَسَمْتُ أَقْرَبَ هَذَا مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ أَقْرَبَ بِالْبَيْعَةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَقْرَبَ بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ قَالَ لَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((انْطَلِقْنَ فَقَدْ بَايَعْتُنَّ وَلَا وَاللَّهِ مَا مَسَّتْ يَدُ)) رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدُ امْرَأَةٍ قَطُّ غَيْرَ أَنَّهُ يُبَايِعُهُنَّ بِالْكَلَامِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللَّهِ مَا أَحَدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى النِّسَاءِ قَطُّ إِلَّا بِمَا أَمَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا مَسَّتْ كَفُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَفُّ امْرَأَةٍ قَطُّ وَكَانَ يَقُولُ لَهُنَّ إِذَا أَحَدَ عَلَيْهِنَّ ((قَدْ بَايَعْتُنَّ كَلَامًا))

۳۸۳۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عروہ سے عورتوں کی بیعت کو بیان کیا تو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں لگا البتہ آپ زبان سے اس سے بات کرتے پھر جب وہ زبان سے بول دیتیں تو آپ فرماتے جاؤ میں نے تم سے بیعت کر لی۔

۴۸۳۵- عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ بَيْعَةِ النِّسَاءِ قَالَتْ مَا مَسَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ امْرَأَةً قَطُّ إِلَّا أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا فَإِذَا أَحَدَ عَلَيْهَا فَأَعْطَتْهُ قَالَ ((أَذْهَبِي فَقَدْ بَايَعْتِكِ))

باب : بیعت کرنا سننے اور ماننے پر جہاں

بابُ الْبَيْعَةِ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيمَا

تک ہو سکے

اِسْتِطَاعَ

۳۸۳۶- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے ہم آپ سے بیعت کرتے تھے بات سننے اور حکم ماننے پر۔ آپ فرماتے تھے یہ بھی کہو

۴۸۳۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كُنَّا نُبَايِعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

لہ اور مردوں سے زبان سے اور ہاتھ پکڑ کر اور یہ بھی نکلا کہ انجی عورت سے ضرورت کے وقت بات درست ہے اور محورت کی آواز ستر نہیں ہے البتہ اس کا بدن بغیر ضرورت کے جیسے معی یا فصد یا حجام یا اذنت نکالنے یا سر مد لگانے کے چھونا درست ہے اور یہ ضرورتیں بھی اسی وقت ہیں جب عورت یہ کام کرنے والی نہ ملے۔ اتنی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّلْعِ يَقُولُ لَنَا فِيهَا
الْشَّطَطُ

جتنا مجھ سے ہو سکے گا (یہ آپ کی شفقت تھی اپنی امت پر کہ جو کام
نہ ہو سکے اس کے نہ کرنے میں گنہگار نہ ہوں)۔

بَابُ بَيَانِ سِنِّ الْبُلُوغِ

۴۸۳۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
عَرَضَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
أُخِذَ فِي الْقِتَالِ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعِ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ
يُجِزْنِي وَعَرَضَنِي يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ
عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَنِي قَالَ نَافِعٌ فَقَدِمْتُ عَلَى
عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةُ فَحَدَّثَنِي
هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا لَحَدَّثَ بَيْنَ الصَّبَرِ
وَالْكِبَرِ فَكُتِبَ إِلَيَّ عَمَّا يَهْدِيهِ أَنْ يَقْرَضُوا لِمَنْ كَانَ
ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ سَنَةً وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ
فَأَجْعَلُوهُ فِي الْعِيَالِ

باب: آدمی کب جوان ہوتا ہے

۴۸۳۷- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں
پیش ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے احد کے دن
لڑائی میں اور میں چودہ برس کا تھا آپ نے مجھے منظور نہ
کیا (یعنی لڑنے میں داخل نہ کیا)۔ پھر میں پیش ہوا خندق کے
دن جب میں پندرہ برس کا تھا تو آپ نے منظور کر لیا۔ نافع نے
کہا میں نے یہ حدیث عمر بن عبد العزیز سے بیان کی ان کے پاس
آکر وہ ان دنوں خفیہ تھے انہوں نے کہا یہی حدیث ہے نابالغ
اور بالغ کی اور اپنے عالموں کو لکھا کہ جو شخص پندرہ برس کا ہوا
اس کا حصہ لگا دیں اور جو پندرہ سے کم ہو اس کو ہال بچوں میں
شریک کریں۔

۴۸۳۸- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرُ أَنْ فِي
حَدِيثِهِمْ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعِ عَشْرَةَ سَنَةً فَاسْتَصَفَرَنِي

۴۸۳۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ میں چودہ
برس کا تھا آپ نے مجھے چھوٹا سمجھا۔

بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُسَافَرَ بِالْمُضْحَفِ

إِلَى أَرْضِ الْكُفَّارِ إِذَا خِيفَ
وَقُوْعُهُ بِأَيْدِيهِمْ

باب: قرآن شریف کافروں کے ملک میں

لے جانا منع ہے جب یہ ڈر ہو کہ ان کے

ہاتھ لگ جائے گا

۴۸۳۹- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسَافَرَ
بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ

۴۸۳۹- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو دشمن کے ملک
میں لے جانے سے سفر میں۔

۴۸۴۰- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
كَانَ يَنْهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ
مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ

۴۸۴۰- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے قرآن کو سفر میں دشمن کے ملک
میں لے جانے سے اس ڈر سے کہ کہیں دشمن کے ہاتھ نہ
لگ جاوے۔

۳۸۴۱- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا امت لے جاؤ سفر میں قرآن شریف کو کیونکہ مجھے ڈر ہے دشمن کے ہاتھ میں پڑ جانے کا۔ یوب نے کہا دشمن کے ہاتھ میں پڑ گیا اور وہ لوگ جھگڑا کرتے تھے۔

۳۸۴۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۸۴۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تُسَافِرُوا بِالْقُرْآنِ فَإِنِّي لَأَمِنُ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ)) قَالَ يُّوبُ فَقَدْ نَالَهُ الْعَدُوُّ وَخَاصَّتْكُمْ بِهِ.

۴۸۴۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُلَافٍ وَالثَّقَفِيِّ ((فَإِنِّي أَخَافُ)) رَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَحَدِيثِ الصَّحَّاحِ بْنِ عُثْمَانَ ((مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ)).

بَابُ الْمُسَابَقَةِ بَيْنَ الْخَيْلِ وَتَضَمُّرِهَا

۴۸۴۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاقَى بِالْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ مِنَ الْخَفَاءِ وَكَانَ أَمْدُهَا ثِيَةً لَوَكَعَ وَسَاقَى بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثِّيَةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ فِيمَنْ سَاقَى بِهَا.

۴۸۴۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَعْنِي حَدِيثَ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ يُّوبَ مِنْ رِوَايَةِ حَمَّادٍ رَأَى عَلِيًّا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَجِئْتُ سَابِقًا فَطَلَفَ بِي الْفَرَسُ الْمُسَجَّدَ.

باب: گھوڑ دوڑ کا بیان اور گھوڑوں کا تیار کرنا شرط کے لیے ۳۸۴۳- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ نے دوڑ کی ان گھوڑوں کی جو تیار کئے گئے تھے ہیما سے عہدہ الوداع تک (ان دونوں مقاموں میں پانچ پانچ میل کا فاصلہ ہے اور بعضوں نے کہا چھ یا سات میل کا) اور جو تیار نہیں کئے گئے تھے ان کی دوڑ عہدہ سے بنی رزق کی مسجد تک مقرر کی اور ابن عمر ان لوگوں میں تھے جنہوں نے دوڑ کی۔

۳۸۴۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ عبد اللہ نے کہا میں آگے آیا تو گھوڑا مجھے لے کر مسجد پر چڑھ گیا۔

(۳۸۴۱) نبی نووی نے کہ ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ دشمن اس کے ساتھ بے ادبی نہ کریں اور اگر یہ ڈر نہ ہو مثلاً بڑا لشکر ہو تو اس وقت منع نہیں ہے اور مالک کے نزدیک ہر حال میں منع ہے اور مالک نے تحریر رکھا ہے وہ روپیہ یا اشرفیاں کا فروں کو دینا جن پر اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہو۔

(۳۸۴۳) نبی نووی نے کہا اس حدیث سے گھوڑ دوڑ کا جو اثر نکلا اور یہ بھی نکلا کہ ان کو تیار کرنا جتنی تھمیر کرنا دوڑ کے لیے درست ہے اور تھمیر یہ ہے کہ گھوڑے کا دانت چارہ کم نہ دیں پھر اس کو گرم مچھول پہنا کر ایک بند کو ٹھری میں باندھ دیں تاکہ پسینا آئے اور گوشت کم ہو اور دوڑنے میں تیز ہو جاوے۔ اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ گھوڑ دوڑ جائز ہے یا مستحب ہے اور ہمارے اصحاب کے نزدیک وہ مستحب ہے اور بخیر عوض تو بالاجہد درست ہے اور بالعوض جب درست ہے کہ شخص ثالث عوض دے دے یا شخص ثالث درمیان میں ہو جاوے اور وہ کچھ نہ دے دے اور حدیث میں عوض کا ذکر نہیں ہے۔

باب : گھوڑوں کی فضیلت

بَابُ الْخَيْلِ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

۴۸۴۵- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں
برکت ہے اور خوبی قیامت تک۔
۴۸۴۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۸۴۷- جریر بن عبداللہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ کو
دیکھا آپ ایک گھوڑے کی پیشانی کے بال انگلی سے مل رہے تھے
اور فرماتے تھے گھوڑوں کی پیشانیوں سے برکت بندھی ہوئی ہے
قیامت تک یعنی ثواب اور غنیمت۔
۴۸۴۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۸۴۹- عروہ باریقی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
برکت بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک یعنی
ثواب اور غنیمت۔

۴۸۵۰- عروہ باریقی سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا برکت
بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانیوں سے۔ لوگوں نے عرض کیا
کیونکر یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا ثواب ہے اور غنیمت قیامت
تک (کیونکہ جہاد قائم رہے گا قیامت تک)۔
۴۸۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۸۵۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۸۵۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس روایت میں ثواب اور
غنیمت کا ذکر نہیں ہے۔

۴۸۴۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ
إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۴۸۴۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَلُ خَلِيبٌ مَدِينَةٍ عَنْ نَافِعٍ

۴۸۴۷- عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَلْوِي نَاصِيَةَ فَرَسٍ بِإِصْبَعِهِ
وَهُوَ يَقُولُ ((الْخَيْلُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِيهَا الْخَيْرُ
إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ)).

۴۸۴۸- عَنْ يُونُسَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۴۸۴۹- عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ ((الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ
إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ)).

۴۸۵۰- عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ ((الْخَيْرُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ))
قَالَ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِمَ ذَلِكَ قَالَ ((الْأَجْرُ
وَالْمَغْنَمُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).

۴۸۵۱- عَنْ حُصَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ
عُرْوَةُ بْنُ الْحَجَّافِ.

۴۸۵۲- عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ
وَلَمْ يَذْكُرْ ((الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ)) وَفِي حَدِيثِ
سُفْيَانَ سَمِعَ عُرْوَةَ الْبَارِقِيَّ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ

۴۸۵۳- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْحَجَّافِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ
بِهَذَا وَلَمْ يَذْكُرْ ((الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ)).

۳۸۵۳- انس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے۔

۳۸۵۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا

باب: گھوڑے کی کون سی قسمیں بری ہیں

۳۸۵۶- حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ برا جانتے تھے اشکل گھوڑے کو (اس کی تفسیر آگے آتی ہے)۔

۳۸۵۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ اشکل وہ گھوڑا ہے جس کا داہنا پاؤں اور بایاں ہاتھ سفید ہو یا داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں سفید ہو۔

۳۸۵۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا

باب: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا

۳۸۵۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ضامن ہے اس کا جو نکلے اس کی راہ میں اور نہ نکلے مگر جہاد کے لیے اور ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور سچا جانتا ہو اس کے پیغمبروں کو اللہ نے فرمایا ایسا شخص میری حفاظت میں ہے یا تو میں اس کو جنت میں لے جاؤں گا یا اس کو پھیر دوں گا اس کے گھر کی طرف ثواب یا عقیقت دے کر قسم اس کی جس کے ہاتھ

۴۸۵۴- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْبُرْكََةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ))

۴۸۵۵- عَنْ أَنَسٍ يُخْبِرُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِشَيْءٍ

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ صِفَاتِ الْخَيْلِ

۴۸۵۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْرَهُ الشَّكَاةَ مِنَ الْخَيْلِ

۴۸۵۷- عَنْ سُفْيَانَ بْنِ إِسْحَاقَ مِثْلَهُ وَرَأَى فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَالشَّكَاةُ أَنْ يَكُونَ الْفَرَسُ فِي رِجْلِهِ الْيُمْنَى يَبْصُرُ وَفِي يَدِهِ الْيُسْرَى أَوْ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى وَرِجْلِهِ الْيُسْرَى

۴۸۵۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِشَيْءٍ خَلِيفَتِهِ وَكَيَمٍ وَفِي رِوَايَةٍ وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْيَدٍ وَنَبِيٍّ يَذْكُرُ النَّحِيَّ

بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالْخُرُوجِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۴۸۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَضَمَّنَ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَإِلَتَانَا بِي وَتَضَمَّنَا بِرُسُلِي فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ أَنْ أَدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ أَرْجِعَهُ إِلَيَّ فَسُكْنَتِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ نَاتِلًا مَا قَالَ مِنْ أَجْرِ

(۳۸۵۵) جو نووی نے کہا ان حدیثوں سے گھوڑا رکھنے کی فطرت جہاد کے لیے نکلتی ہے اور وہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ نحوست گھوڑے میں ہوتی ہے اس سے وہ گھوڑا ہے جو جہاد کے لیے نہ ہو یا بعض گھوڑا مبارک ہو تا ہے بعضا نحوست۔

(۳۸۵۷) ہذا اور اکثر کے نزدیک اشکل وہ ہے جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور ایک ہم رنگ یا شین ہم رنگ اور ایک سفید۔ ابن ورید نے کہا اشکل وہ ہے کہ ایک طرف کے ہاتھ اور پاؤں سفید ہوں یا ایک طرف کا ہاتھ دوسرے طرف کا پاؤں۔ واللہ اعلم۔

(۳۸۵۹) یعنی بار بار خدا کی راہ میں شہید ہوں پھر زندہ ہوں پھر شہید ہوں۔ اس حدیث سے جہاد کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی نکلا کہ جہاد ایسی عبادت ہے کہ اس کے برابر کوئی دوسری عبادت نہیں ہے اور حضرت کو اس کا نہایت شوق تھا اور آپ یہ چاہتے تھے کہ ظہر

أَوْ غَيْبَةٍ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا مِنْ
كَلِمَةٍ يَكُلِّمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
كَهَيْبَتِهِ حِينَ كَلِمَ لَوْثُهُ لَوْثُ دَمٍ وَرِيحُهُ مِثْلُ
وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ لَا أَنْ يَشُقَّ عَلَى
الْمُسْلِمِينَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ مَرْثَةٍ تَغْزُو فِي
سَبِيلِ اللَّهِ أَبَدًا وَلَكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلُهُمْ
وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا
عَنِّي وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي
أَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَقْتُلُ ثُمَّ أَعْزُو فَأَقْتُلُ ثُمَّ
أَعْزُو فَأَقْتُلُ))

۴۸۶۰- عَنْ عُمَارَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۴۸۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((تَكْفُلُ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي
سَبِيلِهِ لَا يَخْرُجُهُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا جِهَادًا فِي سَبِيلِهِ
وَتَصْدِيقُ كَلِمَتِهِ بَأَنْ يَدْخُلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ يَرْجَعَهُ
إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ
أَجْرٍ أَوْ غَيْبَةٍ))

۴۸۶۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَكُلِّمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ
يَكُلِّمُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَخَرَجَهُ
يَنْعَبُ اللَّوْثُ لَوْثُ دَمٍ وَالرِّيحُ رِيحُ مِسْكِ))

۴۸۶۳- عَنْ هِشَامِ بْنِ مَثَبَةَ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا
أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ
مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں محمد ﷺ کی جان ہے کوئی زخم ایسا نہیں ہے جو خدائے تعالیٰ کی
راہ میں لگے مگر وہ قیامت کے دن اسی شکل پر آوے گا جیسا دنیا میں
ہوا تھا اس کا رنگ خون کا سا ہوگا اور خوشبو مشک کی۔ قسم اس کی
جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر مسلمانوں پر دشوار نہ
ہو تا تو میں کسی لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد
کرتا ہے کبھی بھی لیکن میرے پاس اتنی گنجائش نہیں (سواروں
وغیرہ کی) اور مسلمانوں پر دشوار ہوگا میرے ساتھ نہ چلنا۔ قسم
اس کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ
جہاد کروں اللہ کی راہ میں پھر ہزار جاؤں پھر جہاد کروں پھر ہزار جاؤں
پھر جہاد کروں پھر ہزار جاؤں۔

۴۸۶۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۸۶۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا اللہ سامن ہے اس کا جو کوئی جہاد کرے اس کی راہ میں
اور نہ نکلے اپنے گھر سے مگر خدا کی راہ میں جہاد کرنے کے واسطے
اس کے کلام کا یقین کرے اس بات کا کہ لے جاوے گا اس کو جنت
میں یا پھر دے گا اسے اس کے گھر کو جہاں سے نکلا ہے ثواب اور
غنیمت کے ساتھ۔

۴۸۶۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا کوئی ایسا نہیں جو زخمی ہو خدا کی راہ میں اور اللہ تعالیٰ
جانتا ہے جو زخمی ہو اس کی راہ میں مگر قیامت کے دن وہ آئے گا
اس کا خون بہتا ہو گا رنگ تو خون کا ہو گا پر خوشبو مشک کی ہوگی۔

۴۸۶۳- ہشام بن مہذب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے یہ وہ ہے جو
حدیث بیان کی ام سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ
سے سن کر پھر بیان کیا کئی حدیثوں کو اور کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے

ایک کلمے کے ساتھ خود بھی جہاد کو لکھیں پر غرچہ کی وجہ سے آپ مجبور تھے اور جو آپ لکھتے تو اور بھی سب مسلمان لکھتے اور اتنے
تاریخوں کا سامان ہر وقت مشکل تھا۔

جو زخم مسلمان کو لگے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وہ قیامت کے دن اسی شکل پر آوے گا جیسے عیاں لگا تھا خون بہتا ہوا۔ رنگ تو خون کا ہو گا اور خوشبو منک کی ہوگی اور فرمایا آپ نے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر دشواری نہ ہوتی مسلمانوں پر تو میں ہر لشکر کے ساتھ جاتا جو جہاد کرتا ہے اللہ عزوجل کی راہ میں لیکن اتنی گنجائش نہیں ہے کہ میں سب کو سواریاں دوں اور نہ ان کو اتنی طاقت ہے کہ وہ سب میرے ساتھ رچیں اور نہ ان کے دلوں کو بھلا لگے گا میرے ساتھ نہ چلے۔

۳۸۶۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اگر دشواری نہ ہوتی مسلمانوں کو تو میں ہر لشکر کے ساتھ جاتا دیکھا جیسے اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ خدا کی راہ میں مارا جاؤں پھر جلایا ہوں اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

۳۸۶۵- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دشواری نہ ہوتی میری امت پر تو میں چاہتا کہ کسی لشکر کو نہ چھوڑوں جیسے اوپر گزرا۔

۳۸۶۶- ترجمہ دہلی جو اوپر گزرا۔

باب: اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی فضیلت

۳۸۶۷- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی مر جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے پاس اس کی بھلائی

((كُلُّ كَلِمٍ يُكَلِّمُهُ الْمُسْلِمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ تَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا إِذَا طَلَبَتْ تَفْجُرُ دَمًا لِلَّوْنِ لَوْنُ دَمٍ وَالْعَرَفُ عَرَفُ الْمُسْلِمِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ فِي يَدِهِ لَوْ لَا أَنِ اشْتَقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ تَغْرَوُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلُهُمْ وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً فَيَتَّبِعُونِي وَلَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَقْعُدُوا بَعْدِي))

۴۸۶۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَوْ لَا أَنِ اشْتَقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أَقْتُلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أَحْيَا)) بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۴۸۶۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ لَا أَنِ اشْتَقَّ عَلَى أَهْلِ الْأَمْنِيِّ لَأَحْبَبْتُ أَنْ لَا أَتَخَلَّفَ خَلْفَ سَرِيَّةٍ)) نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

۴۸۶۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَضَمَّنَ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ إِلَى قَوْلِهِ مَا تَخَلَّفْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ تَغْرَوُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى

باب فضل الشهادة في سبيل الله تعالى

۴۸۶۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ لَهَا

(۳۸۶۷) نوٹی نے کہا اس حدیث سے شہادت کی بڑی فضیلت نکلتی ہے اور شہید اس لیے کہتے ہیں شہید کو کہ وہ شاہد ہے یعنی حاضر ہے جنت میں اور مسلمان قیامت کے دن جنت میں جاویں گے۔ اور ابن ابی ہریرہ نے کہا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے کو لوہا ہیں جنت میں اس واسطے کہ

عَنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ نَسْرُهَا أَنَهَا تَرْجِعُ إِلَى الدُّنْيَا وَلَا أَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا الشَّهِيدُ فَإِنَّهُ يَتَمَسَّى أَنْ يَرْجِعَ فَيَقْتُلَ فِي الدُّنْيَا لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ)).

ہوتی ہے وہ راضی نہیں ہوتا کہ پھر دنیا میں آوے اگرچہ ساری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے وہ سب اس کو ملے۔ شہید وہ آرزو کرتا ہے کہ پھر دنیا میں آوے اور مارا جاوے کیونکہ وہ دیکھتا ہے شہادت کی فضیلت کو۔

۴۸۶۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِحَدَّثٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ نَحْدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَجِبُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَأَنْ لَذَّ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ غَيْرِ الشَّهِيدِ فَإِنَّهُ يَتَمَسَّى أَنْ يَرْجِعَ فَيَقْتُلَ عَشْرَ نَرَاتٍ لِمَا يَرَى مِنَ الْكَرَامَةِ)).

۴۸۶۸- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جنت میں جاوے گا اس کو پھر دنیا میں آنے کی آرزو نہ رہے گی اگرچہ اس کو ساری زمین کی چیزیں دی جاویں پر شہید آرزو کرے گا پھر آنے کی اور اس بار قتل ہونے کی کیونکہ وہ دیکھے گا شہادت کے درجہ کو۔

۴۸۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَا يَغْدِلُ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ ((نَا نَسْتَطِيعُونَهُ)) قَالَ فَأَعَادُوا عَلَيْهِ مَثَلَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ ((نَا نَسْتَطِيعُونَهُ)) وَقَالَ فِي الثَّلَاثَةِ مَثَلٌ ((الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ اللَّائِقِ بِآيَاتِ اللَّهِ لَا يَقْتَرُ مِنْ صِيَامٍ وَلَا صَلَاةٍ حَتَّى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى)).

۴۸۶۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا ہے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے برابر کوئی عبادت ہے؟ آپ نے فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ پھر انہوں نے پوچھا دو یا تین بار اور آپ ہر بار یہی فرماتے تھے کہ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔ آخر تیسری بار میں آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی روزے دار ہو کر نماز میں کھڑا ہے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا مطیع ہوئے روزے سے تھکے نہ تھمازے یہاں تک کہ لوٹے مجاہد جہاد سے۔

۴۸۷۰- عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۴۸۷۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۸۷۱- عَنْ الْعُتْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كُنْتُ جُنْدَ مَيْمَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ أَتَانِي أَنَّ لَنَا

۴۸۷۱- نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس بیٹھ تھا ایک شخص بولا مجھے

کہ بعضوں نے کہا اس لیے کہ وہ جان لگتے ہی مشاہدہ کر لیتا ہے اپنے اجر اور درجے کا۔ بعضوں نے کہا اس لیے کہ فرشتے رحمت کے اس کے پاس حاضر ہوتے ہیں یا اس لیے کہ اس کا حال گواہ ہے اس کے حسن خاتمہ کا یا اس لیے کہ اس کا زعم اس کا گواہ ہے یا اس لیے کہ وہ گواہ ہو گا اور امتوں پر قیامت کے دن۔ (ابھی ملخصاً)

(۴۸۶۹) اور ظاہر ہے کہ کوئی ایسا نہیں کر سکتا تو جہاد کے برابر دوسری عبادت بھی نہیں ہو سکتی۔
(۴۸۷۱) مگر نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ مسجد میں آواز بلند کرنا مکروہ ہے یہاں تک کہ جب نمازی جمع ہوں اس وقت ذکر اللہ یا تعلیم دین بھی بلند آواز سے نہ کرے کیونکہ نمازیوں کو نماز مشکل ہو جاتی ہے۔

پرواہ نہیں مسلمان ہوئے پر کسی عمل کی جب میں پانی پلاؤں گا حاجیوں کو۔ دوسرا بولا مجھے کیا پرواہ ہے کسی عمل کی اسلام کے بعد میں تو مسجد حرام کی مرمت کرتا ہوں۔ تیسرا بولا ان چیزوں سے تو بچنا افضل ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ڈانٹا اور کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خبر کے سامنے جمعہ کے دن مت پکارو لیکن میں جمعہ کی نماز کے بعد آپ سے پوچھوں گا اس بات کو جس میں تم نے اختلاف کیا۔ تب اللہ نے یہ آیت اتاری اجعلتم سقاية الحاج یعنی کیا تم نے حاجیوں کا پانی پانا اور مسجد حرام کی خدمت کرنا ایمان اور جہاد کے برابر کر دیا۔ ہرگز نہیں اللہ کے سامنے برابر نہیں۔

۳۸۷۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں صبح یا شام کو چلنے کی فضیلت
۳۸۷۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی راہ میں صبح کو یا شام کو چلنا دنیا اور دین کے بہتر ہے۔

۳۹۷۴- سہل رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کو جو بندہ چلتا ہے اللہ کی راہ میں وہ ساری دنیا دینا دینا ہے بہتر ہے۔

۳۸۷۵- ترجمہ یہ ہے کہ صبح یا شام کو چلنا اللہ کی راہ میں دنیا اور دینا ہے بہتر ہے۔

۳۸۷۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

أَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْإِسْلَامِ إِلَّا أَنْ أُسْقِيَ الْحَاجَّ وَقَالَ آخَرُ مَا أَتَانِي أَنَّ لَا أَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْإِسْلَامِ إِلَّا أَنْ أُعْمَرَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَقَالَ آخَرُ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِمَّا قُلْتُمْ فَرَجَحَهُمْ عُمَرُ وَقَالَ لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ عِنْدَ نَبِيِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَكِنْ إِذَا صَبَّحَتِ الْجُمُعَةُ دَخَلْتُ فَاسْتَفَيْتُهُ فِيمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَجَعَلْتُمْ سَقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ الْآيَةُ إِلَى آخِرِهَا

۴۸۷۲- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ نَبِيِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَنْشَلٍ خَلِيفَةُ أَبِي تَوْبَةَ.

بَابُ فَضْلِ الْعُدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
۴۸۷۳- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَعْدُوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا))

۴۸۷۴- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((وَالْعُدْوَةُ يَغْدُوهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا))

۴۸۷۵- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((غَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا))

۴۸۷۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي)) وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ ((وَلَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ غَدْوَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا))

۳۸۷۷- ابو ایوب سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صحابہ کو چلنا خدا کی راہ میں بہتر ہے ان سب چیزوں سے جن پر آفتاب نکلا اور ڈوبا۔

۳۸۷۸- ترجمہ وحی جو اوپر گزرا۔

باب : جہاد کرنے والے کے درجات کا

بیان

۳۸۷۹- ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابو سعید! جو راضی ہو اللہ کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمد کے نبی ہونے سے اس کے لیے جنت واجب ہے۔ یہ سن کر ابو سعید نے تعجب کیا اور کہا پھر فرمائیے یا رسول اللہ! آپ نے پھر فرمایا اور فرمایا کہ ایک اور عمل ہے جس کی وجہ سے بندے کو سو درجے ملیں گے جنت میں اور ہر ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہو گا جتنے آسمان اور زمین میں ہے۔ حضرت ابو سعید نے عرض کیا وہ کونسا عمل ہے؟ آپ نے فرمایا جہاد کرنا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اللہ کی راہ میں۔

باب : شہید کا ہر گناہ شہادت کے وقت معاف ہو جاتا ہے سوائے قرض کے

۳۸۸۰- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کو کھڑے ہوئے صحابہ میں اور بیان کیا ان سے کہ تمام عملوں میں افضل جہاد ہے اللہ کی راہ میں اور ایمان لانا اللہ پر ایک شخص کھڑا ہو اور یوں لایا رسول اللہ اگر میں مارا جاؤں اللہ کی راہ میں تو میرے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں اگر تو مارا

۴۸۷۷- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((غَدَوَةٌ لِي سَبِيلَ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِمَّا ظَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ))

۴۸۷۸- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ بْنِ النَّصَارِيِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثْتُهُ سَوَاءً.

بَابُ بَيَانِ مَا أَعَدَّهُ اللَّهُ تَعَالَى لِلْمُجَاهِدِ

فِي الْجَنَّةِ مِنَ الدَّرَجَاتِ

۴۸۷۹- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَجِئْتُ لَهُ مِنَ الْجَنَّةِ)) فَعَجِبَ لَهَا ثَمَوُ سَعِيدٌ فَقَالَ أَعَدَّهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ ((وَأُخْرَى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ)) قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((الْمُجَاهَدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ))

بَابُ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كُفِّرَتْ

عُظَايَاهُ إِلَّا الدَّيْنُ

۴۸۸۰- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ عَذْرَاءُ لَهُمْ ((أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْإِيمَانَ بِاللَّهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ)) فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تُكَفَّرُ

(۳۸۸۰) منہ نبوی نے کہا بہت خاص ہو یعنی خاص اللہ تعالیٰ کے واسطے لڑے نہ ملک اور مال اور دولت کے لیے نہ قوم کی ناموری یا عزت کے واسطے اور قرض معاف نہ ہو گا اسی طرح تمام حقوق العباد معاف نہ ہو گئے اور پہلے آپ نے قرض کو مستثنیٰ نہیں کیا پھر جب حضرت جبرائیل نے آپ کو اسی وقت جہاد آپ نے بیان کر دیا۔ اٹھیں

عَنْ حُطَايَا قَالَ لَه رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَعَمْ
إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ
مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
((كَيْفَ قُلْتَ)) قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ أَتُكْفَرُ عَنِّي حُطَايَا فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ ((نَعَمْ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ
غَيْرُ مُدْبِرٍ إِلَّا الدِّينَ فَإِنَّ جَبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
قَالَ لِي ذَلِكَ))

جو دے اللہ کی راہ میں صبر کے ساتھ اور تیری نیت خالص ہو خدا
کے لیے اور تو سامنے رہے پیٹھ نہ موڑے۔ پھر آپ نے فرمایا تو
نے کیا کہا؟ وہ یہ لا اگر میں مارا جاؤں اللہ کی راہ میں تو میرے گناہ
معاف ہو جاویں گے؟ پھر آپ نے فرمایا ہاں اگر تو مارا جاوے صبر
کر کے خالص نیت سے اور منہ تیرا سامنے ہو پیٹھ نہ موڑے مگر
قرض معاف نہ ہوگا۔ کیونکہ جبرائیل علیہ السلام نے بیان کیا مجھ
سے اس بات کو۔

۳۸۸۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۸۸۱- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ
إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِمَعْنَى حَدِيثِ النَّبِيِّ
۴۸۸۲- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَزِيدُ
أَحَدَهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ
وَهُوَ عَلَى النُّبَيْرِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ ضُرَبْتُ
بِسَيْفِي بِمَعْنَى حَدِيثِ الْمُقْبِرِيِّ

۳۸۸۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ ایک شخص آیا
اور آپ منبر پر تھے۔

۴۸۸۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَعْرَابِ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يَغْفَرُ
لِلشَّهِيدِ كُلَّ ذَنْبٍ إِلَّا الدِّينَ))

۳۸۸۳- عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ شہید کا ہر گناہ بخش دے گا
لیکن قرض نہیں بخشے گا۔

۴۸۸۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَعْرَابِ أَنَّ
نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْقَتْلُ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ يُكْفَرُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الدِّينَ))

۳۸۸۴- عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ
نے فرمایا اللہ کی راہ میں مارا جانا میت دیتا ہے سب گناہوں کو مگر
قرض کو نہیں۔

بَابُ بَيَانِ أَنَّ أَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِي الْجَنَّةِ
وَأَنَّهُمْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ

باب: شہیدوں کی روحیں جنت میں ہیں اور یہ کہ وہ
اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں رزق دیئے جاتے ہیں

۴۸۸۵- عَنْ مَسْرُوقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

۳۸۸۵- مسروق سے روایت ہے ہم نے عبد اللہ بن مسعود رضی

(۳۸۸۵) نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ جنت موجود ہے اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا اور وہیں سے آدم اتارے
گئے تھے اور وہیں موسیٰ عیسیٰ کریں گے معز لہ اور بعض اہل بدعت کا یہ قول ہے کہ جنت قیامت کے بعد پیدا ہو جاوے گی اور آدم کی لڑ

سَأَلْنَا عَبْدَ اللَّهِ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ قَالَ أَمَّا إِنَّا فَكَذَّ سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ ((أُرْوَاهُمْ فِي جَوْفِ ظَنَبٍ خَصِرَ لَهَا قَنَادِيلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرُحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَأْوِي إِلَى بَلَدِ الْقَنَادِيلِ فَاطْلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ أَطْلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَشْتَهُونَ شَيْئًا قَالُوا أَيْ شَيْءٍ نَشْتَهُي وَنَحْنُ نَسْرُحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا ففَعَلَ ذَلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَنْ يُزَكَّوْا مِنْ أَنْ يُسْأَلُوا قَالُوا يَا رَبِّ نُرِيدُ أَنْ نَرُدَّ أُرْوَاهُمْ فِي أَجْسَادِنَا حَتَّى نَقْبَلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرَى فَلَمَّا رَأَى أَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرْكُوا))

اللہ عنہ سے پوچھا اس آیت کو (ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا بل احياء عند ربهم يرزقون) یعنی مت سمجھ ان لوگوں کو جو قتل کئے گئے اللہ کی راہ میں مردہ بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے پروردگار کے پاس روزی دیے جاتے ہیں۔ عبد اللہ نے کہا ہم نے اس آیت کو پوچھا رسول اللہ سے آپ نے فرمایا شہیدوں کی رو میں ہنر چڑیوں کے قالب میں قندیلوں کے اندر ہیں جو عرش مبارک سے لگ رہی ہیں اور جہاں چاہتی ہیں جنت میں چرتی پھرتی ہیں پھر اپنی قندیلوں میں آ رہتی ہیں۔ ایک بار ان کے پروردگار نے ان کو دیکھا اور فرمایا تم کچھ چاہتی ہو انہوں نے کہا اب ہم کیا چاہیں گی ہم تو جنت میں چلتی پھرتی ہیں جہاں چاہتی ہیں۔ پروردگار جل وعلا نے پھر پوچھا پھر پوچھا جب انہوں نے دیکھا کہ بغیر پوچھے ہماری رہائی نہیں (یعنی پروردگار جل جلالہ برابر پوچھے جاتا ہے) تو انہوں نے کہا اے ہمارے پروردگار! ہم یہ چاہتی ہیں کہ ہماری روحوں کو پھیر دے ہمارے بدتوں میں (یعنی دنیا کے بدتوں میں) تاکہ ہم مارے جاویں دوبارہ تیری راہ میں؟ جب پروردگار جل جلالہ نے دیکھا کہ اب ان کو کوئی خواہش نہیں تو چھوڑ دیا ان کو۔

بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالْمُرْبَاطِ

باب : جہاد اور دشمن کو تاکتے رہنے کی فضیلت

٤٨٨٦- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَمَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَيُّْ النَّاسِ أَفْضَلُ فَقَالَ ((رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ)) قَالَ ثُمَّ

٣٨٨٦- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور پوچھا کون شخص افضل ہے؟ آپ نے فرمایا وہ شخص جو جہاد کرے اللہ کی راہ میں اپنے مال اور

اللہ جنت اور جہنم بھی لگا کہ روح کو فنا نہیں۔ اور روح کی حقیقت میں بہت اختلاف ہے اکثر علماء یہ کہتے ہیں کہ ہندوں کو اس کی حقیقت معلوم نہیں ہے اور قدامت کہتے ہیں کہ روح کوئی علیحدہ چیز نہیں ہے اور اطباء کہتے ہیں کہ روح ایک بخار لطیف ہے بدن میں اور بعض مشائخ نے کہا کہ روح حیات کا نام ہے یا جسم لطیفہ کا یا بعض جسم لطیف کا جو صورت بیان نہ کتا ہے اس جسم کے اندر نفس داخل اور خارج کا یا خون کا اور اصح یہ ہے کہ روح اجسام لطیف ہیں جو بدن میں سمائے ہوئے ہیں جب وہ جدا ہو جاتے ہیں تو آویں مر جاتا ہے۔ ابھی مختصر (٣٨٨٦) ٥٦ نووی نے کہا اس سے یہ لگا کہ عزالت (تہائی اور گوشہ نشینی) افضل ہے صحبت اور اختلاط سے اور شافعی اور اکثر علماء

جان سے اس نے کہا پھر کون؟ آپ نے فرمایا وہ مومن جو پہاڑ کی
کسی گھاٹی میں اللہ کو پوجے اور لوگوں کو پناہ دے اپنے شر سے۔

۳۸۸۷- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

مَنْ قَالَ ((مُؤْمِنٌ فِي شُعْبٍ مِنَ الشُّعَابِ يَعْبُدُ
اللَّهَ رَبَّهُ وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ))

۴۸۸۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ ((رَجُلٌ
أَيُّ)) النَّاسِ أَفْضَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((مُؤْمِنٌ
يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) قَالَ ثُمَّ
مَنْ قَالَ ((ثُمَّ رَجُلٌ مُغْتَزِلٌ فِي شُعْبٍ مِنَ
الشُّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ))

۳۸۸۸- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۴۸۸۸- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فَقَالَ
((وَرَجُلٌ فِي شُعْبٍ)) وَلَمْ يَقُلْ ((ثُمَّ رَجُلٌ))

۳۸۸۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا کہ سب لوگوں کی زندگی سے اس مرد کی زندگی بہتر ہے
جو چہرہ میں اپنے گھوڑوں کی یاگ تھامے ہوئے دوڑتا پھرتا ہے
اس کی پیٹھ پر جب کہ شوریہ گھبراہٹ سنتا ہے دوڑتا ہے اپنے قتل
ہونے کو اور موت کو موت کے مقاموں میں تلاش کرتا پھرتا ہے
یا اس مرد کی زندگی بہتر ہے جو بکریوں لے کر کسی پہاڑ کی چوٹی پر
انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں میں سے یا پہاڑ کی کسی تالی میں انہیں
تالیوں میں سے رہتا ہے نماز ادا کرتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور اپنے
رب کی عبادت کرتا ہے مرتے دم تک آدمیوں میں سے کوئی
شخص خیر میں نہیں سوا اس کے۔

۴۸۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((مِنْ
خَيْرِ مَعَانِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ فَمَسِكَ عِصَاهُ
فَرَسَبَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ كُلَّمَا
سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَرْغَةً طَارَ عَلَيْهِ يَتَّبِعِي الْقَتْلَ
وَالْمَوْتَ مَطَانَةً أَوْ رَجُلٌ فِي غَنِيمَةٍ فِي رَأْسِ
شُعْفَةٍ مِنْ هَذِهِ الشُّعَفِ أَوْ بَطْنٍ وَادٍ مِنْ هَذِهِ
الْأَوْدِيَةِ يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهُ
حَتَّى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي
خَيْرٍ))

۳۸۹۰- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۴۸۹۰- عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِلَّةً
وَقَالَ عَنْ بَعْضَةِ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَسْرٍ وَقَالَ فِي
مِثْلِهِ مِنْ هَذِهِ الشُّعَابِ خِلَافَ رِوَايَةِ يَحْيَى

ترجمہ کا یہ ہے کہ اختطاف افضل ہے بشرطیکہ مقتول سے مخالفت ہو سکے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ کشتہ کے زمانہ میں عزت افضل ہے اور
حدیث اس پر محمول ہے۔

(۳۸۸۹) حضرت نے اس حدیث میں دو شخصوں کو سب سے افضل فرمایا ایک مجاہد جان نما کو دوسرے عابد و رکنار کو اور حقیقت میں جب فساد
کا زمانہ ہو جسے یہ زمانہ لوگوں کو گمراہی سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے اللہ جس کے لوگوں میں رہنے سے دین کا فائدہ ہو اور اس کیلئے نقصان کا ڈر نہ ہو۔

۴۸۹۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۸۹۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ بَعْجَةٍ وَقَالَ ((فِي شَعْبٍ مِنَ الشَّعَابِ))

باب: قاتل اور مقتول دونوں کب جنت میں جائیں گے

بابُ بَيَانِ الرَّجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ

۴۸۹۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل ہشتا ہے دو شخصوں کو دیکھ کر ایک نے دوسرے کو قتل کیا پھر دونوں جنت میں گئے لوگوں نے عرض کیا یہ کیسے ہو گا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا ایک شخص لڑا خدا تعالیٰ کی راہ میں پھر شہید ہوا اب جس نے اس کو شہید کیا تھا وہ مسلمان ہو اور لڑا اللہ کی راہ میں اور شہید ہوا۔

۴۸۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَضْحَكُ اللَّهُ إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَقَالُوا: كَيْفَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ:)) (يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ (عَزَّوَجَلَّ) فَيَسْتَشْهِدُ، ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيَسْلِمُ، فَيُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (عَزَّوَجَلَّ) فَيَسْتَشْهِدُ))

۴۸۹۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۴۸۹۳- عَنْ أَبِي الرَّبَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَبْنُوعٌ

۴۸۹۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ یہ قتل کیا جاوے اور جنت میں جاوے پھر اللہ دوسرے پر رحم کرے اس کو ہدایت کرے اسلام کی وہ جہاد کرے اللہ کی راہ میں اور شہید ہو۔

۴۸۹۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَكَرَّرَ أَحَادِيثُ وَبِهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَضْحَكُ اللَّهُ لِرَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَالُوا: كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَقْتُلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ (عَزَّوَجَلَّ) فَيَسْتَشْهِدُ، ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيَسْلِمُ، فَيُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (عَزَّوَجَلَّ) فَيَسْتَشْهِدُ))

۴۸۹۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول

۴۸۹۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

(۴۸۹۳) جہت تو قاتل اور مقتول دونوں جنتی ہوئے۔ نو دیکھنے نے کیا اللہ تعالیٰ کے ہنسنے سے استعارہ مقصود ہے کیونکہ وہ ہنسی جو ہرے لیے متعارف ہے اللہ تعالیٰ کے لیے جائز نہیں ہو سکتی اس لیے وہ غامض ہے جسم کا اور مشغرات کا اور اللہ جل جلالہ ان سے پاک ہے تو مراد ہنسنے سے رضا ہے یا ثواب اور تعریف ان کے فعل کی یا فرشتوں کا ہنسنے ہے۔ اچھی

مترجم کہتا ہے کہ اور صفات کی طرح صفا یعنی ہنسنے یہ بھی اللہ کی ایک صفت ہے جیسے سمع اور بصر اور نزول اور استواء اور کثرت وغیرہ اور اس کی سب صفات اپنے معانی ظاہری پر محمول ہیں اور تاویل کی کوئی ضرورت نہیں البتہ یہ نہیں کہنا چاہیے کہ اس کی کوئی صفت مشابہ ہے مخلوق کی صفات کے اور یہی طریقہ ہے سلف امت کا رحمہم اللہ تعالیٰ۔

اللَّهُ عَلَيْهِ رَسْمٌ فَإِنَّ ((لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ فِي النَّارِ أَبَدًا))

اللہ ﷺ نے فرمایا کافر اور اس کا رہنے والا (مسلمان) دونوں جہنم میں ایک جگہ نہ رہیں گے اور کافر کو یہ موقع نہ ملے گا کہ مسلمان پر ہنسے (اور اس کو الزام دے کہ تجھے کو ایمان سے کیا فائدہ ہوا)۔

بَابُ مَنْ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ

باب جو شخص کسی کافر کو قتل کرے پھر نیک عمل پر قائم رہے

۴۸۹۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَجْتَمِعَانِ فِي النَّارِ اجْتِمَاعًا يَضُرُّ أَحَدَهُمَا الْآخَرَ قِيلَ مَنْ هُمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مُؤْمِنٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ))

۴۸۹۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونوں جہنم میں اس طرح اکٹھا نہ ہوں گے جو ایک دوسرے کو نقصان پہنچادے۔ لوگوں نے عرض کیا وہ کون لوگ ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا جو مسلمان کافر کو قتل کرے پھر نیکی پر قائم رہے۔

بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَتَضْعِيفِهَا

باب : اللہ کی راہ میں صدقہ دینے کا ثواب

۴۸۹۷- عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فَقَالَ خَلِّهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَكَ ((بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ))

۴۸۹۷- ابو مسعود انصاری سے روایت ہے ایک شخص ایک اونٹنی لایا تیل سمیٹ اور کہنے لگا یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اس کے بدلے تجھے قیامت کے دن سات سو اونٹیاں ملیں گی تیس پڑی ہوئی۔

۴۸۹۸- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۴۸۹۸- ترجمہ وہی جواد پر گزرا۔

بَابُ فَضْلِ إِعَانَةِ الْعَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ

باب : عازی کی مدد کرنے کی فضیلت

بِمَرْكُوبٍ وَغَيْرِهِ وَخِلَافَتِهِ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ

۴۸۹۹- عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمَنْطَلٍ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أُتْبِئُ بِهَا فَاحْبِلْنِي فَقَالَ ((مَا عَتَدِي)) فَقَالَ

۴۸۹۹- حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرا جانور جاتا رہا تب مجھے سواری دیتے؟ آپ نے فرمایا میرے پاس

(۴۸۹۹) یہ تو وہی ہے کہ اس میں یہ اشکال ہے کہ ایسا مسلمان تو جہنم میں جائے گا نہیں پھر ایک جگہ ہونے سے کیا غرض ہے خواہ وہ کافر کو قتل کرے یا نہ کرے اور اس کا جواب یہ دیا ہے کہ شاید دلوں سے اس حدیث میں غلطی ہو گئی ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ مومن جس کو کافر قتل کرے بعد اس کے وہ کافر ایمان لائے تو اس کا مضمون وہی ہو گا جو حدیث بضحت اللہ کا ہے یا مدد سے یہ غرض ہے ایمان پر قائم رہے لیکن اور مٹا ہوں سے نہ بچے تو ایسا مومن جہنم میں جاسکتا ہے پر وہ کافر کے ساتھ نہ رہے گا۔ اتنی مع زیادہ

رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَذَلُّهُ عَلَى مَنْ تَحِبُّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ ذَلٌّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ))

۴۹۰۰- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۴۹۰۱- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ قَتِيْبًا مِنْ أَسْلَمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ الْغَزَا وَرَيْسَ مَعِيَ مَا أَتَجَهَّزُ قَالَ ((أَتَبْتَ فَلَنَّا فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرَضَى)) فَأَنَاءَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُفَرِّمُكَ السَّيِّمَ وَيَقُولُ أُعْطِيَنِي الَّذِي تَجَهَّزْتُ بِهِ قَالَ يَا فُلَانَةُ ((أُعْطِيَهُ)) الَّذِي تَجَهَّزْتُ بِهِ وَلَا تَحْبِسِي عَنْهُ شَيْئًا فَإِنَّهُ لَا تَحْبِسِي مِنْهُ شَيْئًا فَيَبَارِكَ لَكَ فِيهِ.

۴۹۰۲- عَنْ زَيْدِ بْنِ حَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((مَنْ جَهَّزَ غَارِيًّا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا))

۴۹۰۳- عَنْ زَيْدِ بْنِ حَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ جَهَّزَ غَارِيًّا فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَارِيًّا فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا))

۴۹۰۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا إِلَى بَنِي تَحِيَّانَ مِنْ قُدَيْلٍ فَقَالَ ((لِيُسَبِّحَنَّ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا وَالْآخَرُ يَتَّبِعُهُمَا))

۴۹۰۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ بَعَثَ بَعْثًا بِمَعْنَاهُ.

سواری نہیں ہے۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ! میں اسے تلا دوں اس شخص کا جو سواری دیوے؟ آپ نے فرمایا جو کوئی نیکی کی راہ بتا دے اس کو اتنا ہی ثواب ہے جتنا نیکی کرنے والے کو۔

۴۹۰۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۹۰۱- انس سے روایت ہے ایک جوان اسلم قبیلہ کا رسول اللہ ﷺ سے بولا یا رسول اللہ! میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں اور میرے پاس سامان نہیں؟ آپ نے فرمایا فلا نے کے پاس جا اس نے سامان کیا تھا جہاد کا پروہ شخص پیار ہو گیا۔ وہ شخص اس کے پاس گیا اور کہا کہ رسول اللہ نے تجھ کو سلام کیا ہے اور فرمایا ہے کہ وہ سامان مجھ کو دے دے۔ اس نے (اپنی بی بی یا لونڈی سے کہا) اے فلائی وہ سب سامان اس کو دے دے اور کوئی چیز مت رکھ خدا کی قسم جو چیز تو رکھ لے گی اس میں برکت نہ ہوگی۔

۴۹۰۲- زید بن خالد جہنی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے سامان کر دیا کسی غازی کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس نے جہاد کیا اور جس نے غازی کے گھریار کی خبر رکھی اس نے بھی جہاد کیا (یعنی ثواب جہاد کا اس نے کمایا)۔

۴۹۰۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۹۰۴- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بنی لیحان کی طرف بھیجا جو ہزمل قبیلہ کی ایک شاخ ہے اور فرمایا دو مزدوں میں ایک مرد نکلے ہر گھر میں سے اور ثواب دونوں کو ہوگا (ایک کو جہاد کا اور دوسرے کو مجاہد کے گھر یار کی خبر گیری کا)۔

۴۹۰۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۹۰۶- عَنْ يَحْيَىٰ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۴۹۰۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۹۰۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ

۴۹۰۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ جو گھریار کی

اللَّهُ ﷺ بَعَثَ إِلَىٰ نَبِيِّ لَحْيَانٍ ((لِيَخْرُجَ مِنْ

خبر گیری رکھے اس کو مجاہد کا آدھا ثواب ملے گا۔

كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ أَيْكُمْ خَلَفَ

الْخَارِجَ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ كَانَ لَهُ مِثْلُ

يَصْطَفِ أَجْرَ الْخَارِجِ))

بَابُ حُرْمَةِ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ وَأَيْمَنَ مَنْ

باب: مجاہدین کی عورتوں کی حرمت کا بیان اور ان میں

خَانَهُمْ فِيهِنَّ

خیانت والے کے گناہ کا بیان

۴۹۰۸- عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

۴۹۰۸- بريدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ

فرمایا مجاہدین کی عورتوں کی حرمت گھر میں رہنے والوں پر ایسی ہے

عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ

چھپے ان کی ماؤں کی حرمت اور جو شخص گھر میں رہ کر کسی مجاہد کے

مِنْ الْقَاعِدِينَ يَخْلَفُ رَجُلًا مِنْ الْمُجَاهِدِينَ

گھریار کی خبر گیری رکھے پھر اس میں خیانت کرے تو وہ قیامت

فِي أَهْلِهِ فَيُخَوَّنُهُ فِيهِمْ إِلَّا وَقَفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

کے دن کھڑا کیا جاوے گا اور مجاہد سے کہا جاوے گا کہ اس کے عمل

فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ))

میں سے جو چاہے وہ لے لے۔

۴۹۰۹- عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ

۴۹۰۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ يُعْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ.

۴۹۱۰- عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۴۹۱۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ مجاہد سے کہا جاوے

بِهَذَا الْإِسْنَادِ فَقَالَ ((فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا

گا تو اس کی نیکیوں میں سے جو چاہے لے لے۔ یہ فرما کر جناب

شِئْتَ)) فَانْطَلَقَ إِلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

رسول اللہ نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا پھر تم کیا خیال کرتے ہو؟

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((فَمَا ظَنُّكُمْ))

(یعنی وہ مجاہد کوئی نیکی چھوڑنے والا نہیں سب ہی لے لے گا۔)

بَابُ سَقُوطِ قَرَضِ الْجِهَادِ عَنِ الْمَعْدُودِينَ

باب: معذور پر جہاد فرض نہیں ہے

۴۹۱۱- عَنْ الْبَرَاءِ يَقُولُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ لَا

۴۹۱۱- براء نے کہا یہ آیت لا يستوي القاعدون من المؤمنين

يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي

کے باب میں (یعنی برابر نہیں ہیں گھر بیٹھنے والے مسلمان

سَبِيلِ اللَّهِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رِئِدًا فَجَاءَ بِكَفْ

اور مڑنے والے مسلمان یعنی لڑنے والوں کا درجہ بہت بڑا ہے)

يَكْتُبُهَا فَشَكَكَ إِلَيْهِ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ضَرَارَةُ فَتَوَلَّى

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا زید کو وہ ایک ہڈی

لے کر آئے اور اس پر یہ آیت لکھی۔ تب عبداللہ بن ام مکتوم نے شکایت کی اپنی ناپنائی کی (یعنی اندھا ہوں اس لیے جہاد میں نہیں جاسکتا تو میرا درجہ گھٹا رہے گا) اس وقت غیر اولی الضرر کا لفظ اتر یعنی وہ لوگ جو معذور نہیں ہیں اور معذور تو درجہ میں مجاہدین کے برابر ہوں گے۔

۴۹۱۲- براء رضی اللہ عنہ نے کہا جب یہ آیت اتری لا یستوی القاعدون من المؤمنین تو ان ام مکتوم نے گفتگو کی تب غیر اولی الضرر اتر۔

باب: شہید کے لیے جنت کا ثابیت ہونا

۴۹۱۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! میں کہاں ہوں گا اگر مارا جاؤں؟ آپ نے فرمایا جنت میں۔ یہ سن کر اس نے چھ پندرہ بخودیں جو اس کے ہاتھ میں تھیں (کھانے کے لیے) پھینک دیں اور لڑا یہاں تک کہ شہید ہوا اور سید کی روایت میں ہے کہ احد کے دن ایک شخص نے کہا۔

۴۹۱۴- براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص بنی حنیثہ کا (جو انصار کا ایک قبیلہ ہے) آیا اور کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور آپ اس کے بندے اور اس کے پیغام پہنچانے والے ہیں پھر آگے بڑھا اور لڑتا رہا یہاں تک کہ مارا گیا آپ نے فرمایا اس نے عمل تھوڑا کیا پر ثواب بہت پایا۔

۴۹۱۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سید (ایک شخص کا نام ہے) کو جاسوس بنا کر بھیجا کہ وہ ابوسفیان کے قافلہ کی خبر لاوے۔ وہ لوٹ کر آیا اس وقت گھر میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی نہ تھا۔ راوی نے کہا مجھے یاد نہیں آپ کی کس بی بی کا انس رضی اللہ عنہ

لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ أُولَی الضَّرَرِّ فَإِنْ شَعِبَ وَأَخْبَرَنِی سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِیْمَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِی هَذِهِ الْآیَةِ لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِوَجْهِ حَدِیثِ الْبَرَاءِ وَ قَالَ ابْنُ نَسَائٍ فِی رَوَایَتِهِ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِیْمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ۔

۴۹۱۲- عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا تَرَكْتُ لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ كَلَّمَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَتَرَكْتُ غَیْرَ أُولَی الضَّرَرِّ۔

بَابُ ثُبُوتِ الْجَنَّةِ لِلشَّهِیدِ

۴۹۱۳- عَنْ جَابِرٍ یَقُولُ قَالَ رَجُلٌ ابْنُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ قُتِلْتُ فَإِنِی الْجَنَّةُ فَأَلْقَى نَعْرَاتٍ كُنَّ فِی يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ وَفِی حَدِیثٍ سَوَاتِی قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ أُحُدٍ۔

۴۹۱۴- عَنْ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِی النُّسَیْتِ قَبِیلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَتِلْكَ عِبَادَةُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((عَمِلَ هَذَا یَسِیرًا وَأَجَرَ كَثِیرًا))۔

۴۹۱۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بُسَیْمَةَ عِیْنًا یَنْظُرُ مَا صَنَعْنَا عِمْهُ أُمِّی سَفِیَانٌ فَجَاءَ وَمَا فِی النِّیَّتِ أَحَدٌ غَیْرِی وَغَیْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا أَذْهَبُ بِمَا اسْتَشِیَ بَعْضُ رِسَالَتِهِ قَالَ فَحَدَّثَنِي الْحَدِیثُ۔

قَالَ مَخْرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَكَلِمَةً فَقَالَ ((إِنَّا طَلَبْنَا فَمَنْ كَانَ ظَهْرُهُ خَاصِرًا فَلْيَرْكَبْ مَعَنَا)) فَجَعَلَ رَجُلَانِ يَسْتَأْذِنُونَهُ فِي ظَهْرَانِهِمَا فِي غَيْرِ الْمَذْيَبَةِ فَقَالَ ((لَا بَأْسَ مَنْ كَانَ ظَهْرُهُ خَاصِرًا)) فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى سَبَقُوا الْمُشْرِكِينَ إِلَى بَذْرِ رَجَاءِ الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَقْلَمُنْ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَى شَيْءٍ حَتَّى أَكُونَ أَنَا ذُوهُ)) فَلَمَّا الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَوْمُوا إِلَيَّ خِفَ عَرْضُهَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضُ قَالَ يَقُولُ عَمِيرُ بْنُ الْأَحْضَمِ الْأَنْصَارِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَتَّى عَرْضُهَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضُ قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ بَخِ بَخِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا يَحْمِلُكَ)) عَلَى ((قَوْلِكَ بَخِ بَخِ)) قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا رَجَاءُ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِهَا قَالَ فَإِنَّكَ مِنْ أَهْلِهَا فَاصْرَجَ ثَمَرَاتُ مِنْ قَرْنِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ لَيْسَ أَنَا حَيِيْتُ حَتَّى أَكُلَ ثَمَرَاتِي هَذِهِ إِنَّهَا لِحَيَاةٍ طَوِيلَةٍ قَالَ فَرَمَى بِمَا كَادَ مَعَهُ مِنَ الثَّمَرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ.

۴۹۱۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي وَمَعَهُ بِحَضْرَةِ الْعُلُوِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلِّ الشَّيْثِ)) فَقَامَ رَجُلٌ رَأَتْ أَهْبَاقَةً فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى أَنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ

نے ذکر کیا۔ پھر حدیث بیان کی کہ رسول اللہ باہر نکلے اور فرمایا ہمیں کام ہے تو جس کی سواری موجود ہو وہ سوار ہو ہمارے ساتھ۔ یہ سن کر چند آدمی آپ سے اجازت مانگنے لگے اپنی ساریوں میں جانے کی جو مدینہ منورہ کی بلندی میں تھیں۔ آپ نے فرمایا نہیں صرف وہ لوگ جاویں جن کی سواریاں موجود ہوں۔ آخر آپ چلے اپنے اصحاب کے ساتھ یہاں تک کہ مشرکین سے پہلے بدر میں پہنچے اور مشرک بھی آگئے۔ آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی کسی چیز کی طرف نہ بڑھے جب تک میں اس کے آگے نہ ہوں۔ پھر مشرک قریب پہنچے رسول اللہ نے فرمایا اٹھو جنت میں جانے کے لیے جس کی چوڑائی تمام آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ عیسٰی بن حمام انصاری نے کہا یا رسول اللہ جنت کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کی برابر ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ اس نے کہا وا سبحان اللہ آپ نے فرمایا ایسا کیوں کہتا ہے؟ وہ بولا کچھ نہیں یا رسول اللہ! میں نے اس امید سے کہا کہ جنت کے لوگوں سے میں بھی ہوں۔ آپ نے فرمایا تو جنت والوں میں سے ہے۔ یہ سن کر اس نے چند کھجوریں اپنے ترکش سے نکالیں اور ان کو کھانے لگا پھر بولا اگر میں جیوں اپنی کھجوریں کھانے تک تو بڑی لمبی زندگی ہوگی اور جتنی کھجوریں باقی تھیں وہ بھینک دیں اور لڑاکافروں سے یہاں تک کہ شہید ہوں۔

۴۹۱۶- عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا وہ دشمن کے سامنے تھے اور کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جنت کے دروازے تلواروں کے سایوں کے نیچے ہیں یہ سن کر ایک شخص انھا غریب مسلمان پچھلا اور کہنے لگا اے ابو موسیٰ! تم نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ایسا فرماتے تھے ۱۲ انہوں نے کہا

(۳۹۵) جہنم نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو لڑائی کا چھپانا درست ہے تاکہ خبر فاش نہ ہو اور نقصان نہ پہنچے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کافروں میں گھس جانا شہادت کے لیے درست ہے بلا کراہت۔ جمہور علماء کا یہی قول ہے۔

ہاں۔ یہ سن کر وہ اپنے یاروں کی طرف گیا اور کہا میں تم کو سلام کرتا ہوں اور اپنی تلوار کا نایام توڑ ڈالا پھر تلوار لے کر دشمن کی طرف گیا اور مارا دشمن کو یہاں تک کہ شہید ہوا۔

۴۹۱۷- حضرت انسؓ سے روایت ہے کچھ لوگ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگا ہمارے ساتھ چند آدمی کر دیتے جو ہم کو قرآن اور حدیث سکھادیں؟ آپ نے ان کے ساتھ ستر انصاری آدمیوں کو کر دیا جن کو قراء (قاری کی جمع یعنی قرآن پڑھنے والے) کہتے تھے۔ ان میں میرے ماموں حرام بھی تھے۔ وہ لوگ قرآن مجید پڑھا کرتے تھے اور رات کو قرآن مجید کی تحقیق کرتے سیکھتے اور دن کو پانی لا کر مسجد میں رکھتے اور لکڑیاں اکٹھی کرتے پھر اس کو بیچتے اور کھانا خریدتے صفہ والوں اور فقیروں کے لیے (صفہ مسجد میں ایک مقام تھا پٹا ہوا اس میں ستر آدمی رہتے تھے جو محض بے معاش اور متوکل تھے)۔ رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو ان کے ساتھ بھیج دیا انہوں نے راستہ میں ان کا مقابلہ کیا اور ان کو قتل کیا (یعنی ان لوگوں کو جن کو حضرت نے ساتھ کر دیا تھا) اپنے ٹھکانے پر پہنچنے سے پہلے۔ انہوں نے (مرتے وقت) کہا یا اللہ! ہمارے نبی کو پہنچا دے کہ ہم تجھ سے مل گئے اور راضی ہیں تجھ سے اور تو ہم سے راضی ہے ایک شخص کافروں میں سے حرام کے پاس آیا جو ماموں تھے انس بن مالک کے اور بر چھامار ان کے ایسا کہ پاد ہو گیا۔ حرام نے کہا میں مراد کو پہنچ گیا قسم ہے کعبہ کے مالک کی رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا تمہارے بھائی مارے گئے اور انہوں نے یہ کہا کہ یا اللہ! ہمارے نبی کو خبر کر دے کہ ہم تجھ سے مل گئے اور تجھ سے راضی ہیں اور تو ہم سے راضی ہے (یہ خبر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کو پہنچائی اور آپ نے صحابہ کو خبر دی)۔

هَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَقْرَأْ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ ثُمَّ كَسَرَ حَنْزَ سِتْمِهِ فَأَلْقَاهُ ثُمَّ مَشَى بِسِتْمِهِ إِلَى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهِ حَتَّى قُتِلَ ۴۹۱۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَاءَ نَاسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَنْ أَنْتَ مَعَنَا رَحَلًا يُعَلِّمُونَا الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ سَبْعِينَ رَحَلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَاءُ فِيهِمْ خَالِي حَرَامٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَذَكَّرُونَ بِاللَّيْلِ يَتَعَلَّمُونَ وَكَانُوا بِالنَّهَارِ يَحْفَرُونَ بِالْمَاءِ فَيَضَعُونَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَيَحْتَطِبُونَ فَيَبِيعُونَهُ وَيَشْتَرُونَ بِهِ الطَّعَامَ لِأَهْلِ الصُّفَّةِ وَلِلْفُقَرَاءِ فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَعَرَضُوا لَهُمْ فَقَتَلُوهُمْ قَتْلَ أَنْ يَبْلُغُوا الْمَكَانَ فَقَالُوا اللَّهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ وَرَضِينَا عَنْكَ قَالَ وَأَتَى رَجُلٌ حَرَامًا خَالَ أَنَسٍ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ بِرُمَحٍ حَتَّى أَتَفَّهُ فَقَالَ حَرَامٌ قُرْتُ رَبِّي الْكَعْبِيَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ ((إِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوا وَإِنَّهُمْ قَالُوا اللَّهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ وَرَضِينَا عَنْكَ))

۴۹۱۸- عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَمِّي الَّذِي

سَمِعْتُ بِهِ لَمْ يَشْهَدْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْرَأُ قَالَ فَشَقَّ عَلَيْهِ قَالَ أَرَأَيْتَ مَشْهَدَ مَشْهَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْبَتْ عَنْهُ وَإِنْ أَرَادَ اللَّهُ مَشْهَدًا فِيمَا بَعْدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرَانِي اللَّهُ مَا أَصْنَعُ قَالَ فَهَرَبْتُ أَنْ يَقُولَ غَيْرَهَا قَالَ فَشَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ فَاسْتَقْبَلَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ لَهُ أَنَسُ يَا بُنَا عُمَيْرٍ أَيْنَ قَالَ وَأَنَا بِرَيْحِ الْجَنَّةِ أُحَدِّثُ حَوْنُ أُحُدٍ قَالَ فَقَاتَلْتُهُمْ حَتَّى قُتِلَ قَالَ فَوَجَدَ فِيهِ جَسَدِي بِضَعٍّ وَثَمَانُونَ مِنْ بَنِي حَضْرَةَ وَطَعَنَهُ رُمِيَّةٌ قَالَ فَقَالَتْ أُحَدِّثُ سَمْعِي الرَّبِيعُ بِنْتُ النَّصْبَرِ فَمَا عَرَفْتُ أَنَسِي إِلَّا بِسَدِيهِ وَنَوَلْتُ عَلَيْهِ زَايَةً رَجُلًا صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَلُوا تَدْبِيرًا قَالَ فَكَانُوا يُرَوْنَ أَنَّهَا لَرَأَتْ فِيهِ وَهِيَ أَصْحَابُهُ

ہے (یعنی ان کا نام بھی انس تھا) رسول اللہ کے ساتھ بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے یہ امر ان پر بہت دشوار گذر رہا تھا اور انہوں نے کہا میں رسول اللہ کی پہلی لڑائی میں غائب رہا اب اگر اللہ دوسری کوئی لڑائی میں مجھے آپ کے ساتھ کرے گا تو اللہ تعالیٰ دیکھے گا میں کیا کرتا ہوں اور ڈرے اس کے سوا اور کچھ کہنے سے (یعنی اور کچھ دعویٰ کرنے سے کہ میں ایسا کروں گا دیکھا کروں گا کیونکہ شاید نہ ہو سکے اور چھوٹے ہوں) پھر وہ رسول اللہ کے ساتھ گئے احد کی لڑائی میں تو سعد بن معاذ ان کے سامنے آئے اور انہوں نے کہا اے ابو عمرو! (یہ کنیت تھی انس بن النضر بن خضیم انصاریؓ کی جو چچا تھے انس بن مالکؓ کے) کہاں جاتے ہو؟ انہوں نے کہا افسوس جنت کی ہوا احد کی طرف سے مجھے آرہی ہے۔ انسؓ نے کہا پھر وہ لڑے کافروں سے یہاں تک کہ شہید ہوئے۔ (لڑائی کے بعد دیکھا) تو ان کے بدن پر اسی سے زائد زخم تھے تلوار اور برچھی کے اور تیر کے ان کی بہن یعنی میری چھوٹی بہن رقیہ جنت نضر نے کہا میں نے اپنے بھائی کو نہیں پہچانا مگر ان کی پوریں انگلیوں کو دیکھ کر (کیونکہ سارا بدن زخموں سے چور چور ہو گیا تھا) اور یہ آیت رجال صدقوا ما عاهدوا اللہ علیہ (یعنی وہ مرد جنہوں نے پورا کیا اپنا اقرار اللہ سے۔۔۔) بعضے تو اپنا کام کر چکے اور بعضے انتظار کر رہے ہیں صحابہ کہتے تھے ان کے اور ان کے ساتھیوں کے باب میں اتری۔

باب جو شخص لڑے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا دین غالب ہو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتا ہے

۴۹۱۹۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک غزوہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آدمی لڑتا ہے لوٹ کے لیے اور آدمی لڑتا ہے نام کے

باب مَنْ قَاتَلَ لِيَكُونَ كَلِمَةً لِلَّهِ هِيَ الْعَلَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۴۹۱۹۔ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَجُلًا عَرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِرَجُلٍ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُدْكَرَ

لیے اور آدمی لڑتا ہے اپنا مرتبہ دکھانے کو تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑنا کون سا ہے؟ رسول اللہؐ نے فرمایا جو لڑے اس لیے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو تو وہ اللہ کی راہ میں ہے۔

۴۹۲۰- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا اس شخص کو جو لڑتا ہے بہادری دکھانے کو یا اپنی قوم اور کلمے کی عزت کے لیے یا لڑتا ہے نمائش کے لیے تو کونسا لڑنا اللہ کی راہ میں ہے؟ آپ نے فرمایا جو اس لیے لڑے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند ہو وہ اللہ کی راہ میں ہے۔

۴۹۲۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۹۲۲- ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہؐ سے سوال کیا اللہ کی راہ میں لڑائی کونسی ہے؟ تو کہا کہ آدمی لڑتا ہے غصہ سے اور لڑتا ہے اپنی قوم کی طرفداری میں پھر آپ نے اپنا سر اٹھلایا اور اس وجہ سے اٹھایا کہ وہ کھڑا تھا (اور آپ بیٹھے تھے) آپ نے فرمایا جو لڑے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ غالب ہو (یعنی توحید غالب ہو شرک پر اور شرک اور کفر مٹے) تو وہ لڑائی اللہ کی راہ میں ہے۔

باب : جو شخص لڑے نمائش کے لیے وہ جہنمی ہے
۴۹۲۳- سلیمان بن یسار سے روایت ہے لوگ ابو ہریرہؓ کے پاس سے جدا ہوئے تو ناقص نے کہا جو شام والوں میں سے تھا (ناقل بن قیس خراسانی یہ فلسطین کا رہنے والا تھا اور یہ تابعی ہے اس کا باپ صحابی تھا) اسے شیخ مجھ سے ایک حدیث بیان کر جو تو نے حضرت

وَالرَّحُلُ يُقَاتِلُ لِزِي مَكَانَهُ فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ قَاتَلَ لِيَتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ أَعْلَى فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ))

۴۹۲۰- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ الرَّحُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ زِيَاءً أَيْ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ قَاتَلَ لِيَتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْأَعْلَى فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ))

۴۹۲۱- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّحُلُ يُقَاتِلُ مِنْ شَجَاعَةٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۴۹۲۲- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْقِتَالِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ الرَّحُلُ يُقَاتِلُ غَضًا وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً قَالَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِ وَمَا رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَاتِمًا فَقَالَ ((مَنْ قَاتَلَ لِيَتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْأَعْلَى فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ))

بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِلرِّيَاءِ وَالشُّمُوعَةِ اسْتَحَقَّ الشَّارَ ۴۹۲۳- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَهُ نَابِلُ أَهْلِ الشَّامِ أَيُّهَا الشَّيْخُ حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ

(۴۹۲۳) جب توجہ اور علم اور صدقہ اور تلاوت قرآن اتنی بڑی بڑی عبادتیں ضائع ہو چکیں گی اللہ بچاؤے ریا اور نمائش سے کیا بری بنا ہے سب موت اور مشقت اکارت کر دیتی ہے۔ بقول شخصے نیکی بہادری لازم مومن کو چاہیے کہ جو عمل کرے ٹھوڑا ہو یا بہت خاص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے کرے دکھلاوے کے خیال سے ہرگز نہ کرے بعض اہل اللہ نے ریا کی جڑ کاٹنے کی یہ تدبیر کی ہے کہ ظہر میں ایسے لڑے

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَىٰ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتَشْهَدَ فَأَتَىٰ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعْمَةً فَعَرَّفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتُ فِيهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيكَ حَتَّى اسْتَشْهَدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُقَالَ جَرِيءٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأَتَىٰ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعْمَةً فَعَرَّفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتُ فِيهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَتَعَلَّمْتُ الْقُرْآنَ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ فَأَتَىٰ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعْمَةً فَعَرَّفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتُ فِيهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ))

رسول اللہ سے سنی ہو؟ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا اچھا میں نے سنا رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے پہلے قیامت میں جس کا فیصلہ ہوگا وہ ایک شخص ہوگا جو شہید ہو۔ جب اس کو اللہ تعالیٰ کے پاس لاویں گے تو اللہ تعالیٰ اپنی نعمت اس کو بتلاوے گا وہ پہچانے گا اللہ پوچھے گا تو نے اس کے لیے کیا عمل کیا ہے؟ وہ بولے گا میں لڑا تیری راہ میں یہاں تک کہ شہید ہوا۔ اللہ فرماوے گا تو نے جھوٹ کہا تو لڑا تھا اس لیے کہ لوگ بہادر کہیں اور تجھے بہادر کہا گیا پھر حکم ہوگا اور اس کو اوندھے منہ گھسیٹے ہوئے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اور ایک شخص ہوگا جس نے دین کا علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن پڑھا اس کو اللہ تعالیٰ کے پاس لاویں گے وہ اپنی نعمتیں دکھاوے گا وہ شخص پہچان لے گا۔ تب کہا جاوے گا تو نے اس کے لیے کیا عمل کیا ہے؟ وہ کہے گا میں نے علم پڑھا اور پڑھایا اور قرآن پڑھا۔ اللہ فرمائے گا تو جھوٹ بولتا ہے تو نے اس لئے علم پڑھا تھا کہ لوگ تجھے عالم کہیں اور قرآن اس لیے پڑھا تھا کہ لوگ قاری کہیں تجھ کو عالم اور قاری دنیا میں کہا گیا پھر حکم ہوگا اس کو منہ کے بل گھسیٹے ہوئے جہنم میں ڈال دیں گے۔ اور ایک شخص ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا تھا اور سب طرح کے مال دیئے تھے وہ اللہ تعالیٰ کے پاس لایا جاوے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں دکھاوے گا وہ پہچان لے گا اللہ پوچھے گا تو نے اس کے لیے کیا عمل کئے؟ وہ کہے گا میں نے کوئی راہ مال خرچ کرنے کی جس میں تو خرچ کرنا پسند کرتا تھا نہیں چھوڑی تیرے واسطے۔ اللہ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے اس

کام کرتے ہیں کہ لوگ ان کو فاسق یا فاجر سمجھیں پر حقیقت میں وہ فاسق نہیں ہوتے وہ چاہتے ہیں کہ لوگ ان کو اچھا نہ سمجھیں اب جو وہ عمل کرتے ہیں خدا ہی اس کو جانتا ہے اور ایسے ہی عمل کا ثواب ملے گا۔ غرض یہ کہ اگر عمل خیر لوگوں کے سامنے کیا جاوے تو بھی برا نہیں بشرطیکہ نیت لوگوں کو دکھلانے کی نہ ہو اور خالص خدا کی رضا مندی مقصود ہو اور حتی المقدور اپنے عمدہ اعمال کو چھپانا بہتر ہے بشرطیکہ انکے چھپانے میں کوئی قباحت نہ ہو۔ مثلاً فرض نماز کو نہیں چھپا سکتا کیونکہ اس میں جماعت ضروری ہے لیکن نفل نماز صدقہ حجۃ اور عبادات چھپ کر کر سکتا ہے اور صدقہ وہی عمدہ ہے کہ بائیں ہاتھ کو بھی دائیں ہاتھ کی خبر نہ ہو۔

لیے خرچا کہ لوگ سنی کہیں تو تجھے لوگوں نے سنی کہہ دیا دنیا میں
پھر حکم ہو گا منہ کے بل کھینچ کر جہنم میں ڈال دیں گے۔

۳۹۲۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۹۲۴- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَسَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ إِنَّ نَائِلَ الْخَنَازِيرِ وَالْقَتَمِ
الْحَدِيثِ بِمِثْلِ حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْخَزَامَةِ.

بَابُ بَيَانِ قَدْرِ ثَوَابِ مَنْ غَزَا فَعِيْمَ وَمَنْ
لَمْ يَغْنَمْ

باب: جو شخص جہاد کرے اور لوٹ کماے اس کا ثواب
اس سے کم ہے جو جہاد کرے اور لوٹ نہ کماے

۴۹۲۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ
فَيُصِيبُونَ الْغَنِيْمَةَ إِلَّا تَعَحَّلُوا ثَلَاثِي أَجْرِهُمْ مِنْ
الْأَخِرَةِ وَيَتَّقِي لَهُمُ الثَّلَاثُ وَإِنْ لَمْ يُصِيبُوا
غَنِيْمَةً تَمَّ لَهُمْ أَجْرُهُمْ))

۳۹۲۵- حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لشکر لڑے اللہ کی راہ میں
اور لوٹ کا مال کماوے اس کو دو حصے ثواب کے دنیا میں مل گئے اب
آخرت میں ایک ہی حصہ ملے گا اور جو لوٹ نہ کماوے تو پورا ثواب
آخرت میں ملے گا۔

۴۹۲۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
((مَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ
إِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَحَّلُوا ثَلَاثِي أَجْرِهُمْ وَمَا مِنْ
غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تُخَفِّقُ وَتُصَابُ إِلَّا تَمَّ
أَجْرُهُمْ))

۳۹۲۶- عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا کوئی لشکر یا فوج کا کھلا جہاد کرے پھر غنیمت حاصل کرے
اور سلامت رہے تو اس کو آخرت کے ثواب میں سے دو حصے دنیا
میں مل گئے اور جو لشکر یا فوج کا ٹکڑا خالی ہاتھ آوے اور نقصان
اٹھاوے (یعنی زخمی ہو یا مارا جاوے) تو اس کو آخرت میں پورا
ثواب ملے گا۔

بَابُ قَوْلِهِ ﷺ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَأَنَّهُ
يَدْخُلُ فِيهِ الْعَزْوُ وَغَيْرُهُ مِنَ الْأَعْمَالِ

باب: ہر عمل کا ثواب نیت سے ہوتا ہے

۴۹۲۷- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ

۳۹۲۷- حضرت عمر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

(۳۹۲۱) جہاد کوئی نے کہا مطلب حدیث کا یہ ہے کہ مجاہدین جب سلامت رہیں اور لوٹ حاصل کر لیں تو ان کا ثواب بہ نسبت ان مجاہدین کے
کم ہو گا جو سلامت نہ رہیں یا سلامت رہیں پر لوٹ حاصل نہ کریں۔ اور لوٹ کو بدل ہے ثواب کے ایک حصہ کا تو نوٹ بھی اجر میں داخل ہے اور
یہ موافق ہے احادیث صحیحہ کے اور اس کے خلاف کوئی حدیث صحیحہ اور صریح نہیں آئی۔

(۳۹۲۷) اس حدیث کا قصہ یہ ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کے واسطے جس کا نام قیس نام تھا مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ لوگوں نے لہو

عملوں کا اعتبار نیت سے ہے اور آدمی کے واسطے وہی ہے جو اس نے نیت کی پھر جس کی ہجرت اللہ اور رسول کے واسطے ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور رسول ہی کے لیے ہے اور جس کی ہجرت دنیا کے لئے یا کسی عورت کے پیار کے لیے تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہے۔

۴۹۲۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ منبر پر بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

باب : اللہ کی راہ میں شہادت مانگنے کا ثواب

۴۹۲۹- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سچے دل سے شہادت مانگے اس کو شہادت کا ثواب مل جائے گا گو شہادت نہ ملے۔

۴۹۳۰- سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سچائی سے شہادت مانگے خدا سے اللہ اس کو شہیدوں کا درجہ دے گا اگرچہ وہ اپنے بھائی پر

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّمَا أَتَاغُمَّانَ بِالنَّيَّةِ وَإِنَّمَا لِلأَمْرِى مَا تَوَى لِمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ أَهْرَافٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ))

۴۹۲۸- عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِإِسْنَادٍ ضَالٍ وَسَعْنَى حَدِيثُهُ وَفِي حَدِيثٍ مُقْبَلٍ مِمَّنْ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ

بَابُ اسْتِحْبَابِ طَلَبِ الشَّهَادَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى

۴۹۲۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا أُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصْبِهِ))

۴۹۳۰- عَنْ سَهْلِ بْنِ حَنِيْفٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ نَبِيَّ ﷺ قَالَ ((مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشَّهَادَةِ وَإِنْ

نہ یہ حال آپ سے عرض کیا تب آپ نے یہ حدیث فرمائی۔ تو وہی نے کہا کہ اس حدیث کی عظمت اور کثرت فوائد پر علماء نے اتفاق کیا ہے۔ امام شافعی نے کہا کہ یہ حدیث غلط ہے اسلام کی اور شافعی نے کہا کہ فقہ کے مترجومان میں اس حدیث کو دخل ہے اور بعضوں نے رابع اسلام کہا ہے۔ اور عبد الرحمن بن مہدی نے کہا جو شخص کوئی کتاب تصنیف کرے تو اس حدیث کو شروع میں لکھے تاکہ طالب کو انتہاء نیت صحیح کرنے کے لیے اور بخاری نے ایسا ہی کہا ہے اور اس حدیث کو اپنی کتاب میں سات جگہ نقل کیا ہے۔ حفاظ نے کہا کہ یہ حدیث صرف حضرت عمر سے صحیح ہے اور حضرت عمر سے بھی کسی نے نقل نہیں کیا سو ائمہ بن وقاص اور علقمہ سے بھی کسی نے نقل نہیں کیا سو ائمہ بن ابراہیم حمی کے اور محمد سے بھی کسی نے نقل نہیں کیا سو ابی بن سعید انصاری کے البتہ دو سو آدمیوں سے زیادہ نے اس حدیث کو صحیح سے نقل کیا اور اس لیے اکثر اہل اہل میں اس حدیث کو متواتر نہیں کہا اگرچہ مشہور ہے عامی اور عام میں کیونکہ شروع سنا میں تو اترا نہیں ہے اور اس حدیث میں ایک لفظ یہ ہے کہ میں نامی اس کو ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں صحیحی اور محمد اور علقمہ۔ جمہور علماء نے کہا کہ انتہاء صبر کے لیے ہے تو مطلب حدیث کا یہ ہے کہ عمل اسی صورت میں معتبر ہوئے جب نیت ہو اور بغیر نیت کے ہو ہوئے اور اس میں دلیل ہے کہ وضو اور غسل اور جہنم بغیر نیت کے صحیح نہیں ہیں۔ ایسے ہی نماز اور زکوٰۃ اور روزہ اور حج اور احکام اور تمام عبادتیں لیکن نجاست کے دھونے میں نیت شرط نہیں ہے۔ اسی مختصر

مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ ((وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو الطَّاهِرِ فِي حَدِيثِهِ بِصَدَقَ

مرے۔

باب : جو شخص مر جاوے بغیر جہاد کے بغیر نیت جہاد کے اس کی برائی

بَابُ ذِمَّةٍ مِّنْ مَّاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِالْغَزْوِ

۴۹۳۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مر جائے اور جہاد نہ کرے نہ نیت کرے جہاد کرنے کی وہ منافقوں کے حور پر مر۔ عبد اللہ بن مبارک نے کہا ہم خیال کرتے ہیں کہ یہ حدیث رسول اللہ ﷺ کے زمانے سے متعلق ہے۔

۴۹۳۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَن مَّاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِه نَفْسَهُ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِّنْ بَغَاقِ)) قَالَ ابْنُ سَهْمٍ قَالَ عَنِ اللَّهِ ابْنُ السَّبَّارِ قَرَى أَنَّ ذَلِكَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

باب: جو شخص جہاد نہ کر سکے پیوری یا عذر

سے اس کا ثواب

بَابُ ثَوَابِ مَنْ حَبَسَهُ عَنِ الْغَزْوِ مَرَضٌ أَوْ عَذْرٌ آخَرُ

۴۹۳۲- جاہل سے روایت ہے ہم رسول اللہ کے ساتھ تھے ایک لڑائی میں تو آپ نے فرمایا مدینہ میں چند لوگ ہیں جب تم چلتے ہو یا کسی وادی کو طے کرتے ہو تو وہ تمہارے ساتھ ہیں (یعنی ان کو وہی ثواب ہوتا ہے جو تم کو ہوتا ہے)۔ وہ بیماری کی وجہ سے تمہارے ساتھ نہ آ سکے۔

۴۹۳۲- عَنْ خَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ ((إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لَرِجَالًا مَا مِيرْتُمْ مَسِيرٌ وَلَا قَطَعْتُمْ وَاَدْيَا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ حَيْثُ هُمُ الْمَرَضُ))

۴۹۳۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۹۳۳- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ رَكِيعٍ ((إِلَّا شَرِكُوكُمْ فِي الْأَجْرِ))

باب : دریا میں جہاد کرنے کی فضیلت

بَابُ فَضْلِ الْغَزْوِ فِي الْبَحْرِ

۴۹۳۴- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ام حرام بنت ملحان کے پاس جاتے (کیونکہ وہ آپ کی محرم تھیں یعنی رضاعی خالہ یا آپ کے والد یا دادا کی خالہ) وہ آپ کو کھانا کھلاتیں

۴۹۳۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَيُطْعِمُهُ وَكَانَتْ أُمًّا

(۴۹۳۱) جنت اور لوگوں نے کہا یہ حدیث عام ہے اور مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص منافقوں کے مشابہ ہو گیا ہے منافق جہاد سے بیٹھ رہتے ہیں ایسا ہی اس نے بھی کیا اور جہاد کا ترک کرنا منافقت ہے۔ اسی

(۴۹۳۲) چوہ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جوں کا دارنا جائز ہے اسی طرح محرم کا سر چھونا اس کے ساتھ خلعت کرنا اس کے پاس سونا اور اس حدیث میں آپ کے کئی معجزے مذکور ہیں ایک تو اپنی امت کی ترقی کی دشمن گویا دوسری یہ کہ وہ دریا میں جہاد کریں تو

حَرَامٌ تَحْتَ عِبَادَةِ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فَأَطَعَتْهُ ثُمَّ جَنَسَتْ نَبِيَّيْنِ رَأْسَهُ فَأَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقِظَ وَهُوَ يَصْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُصْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي غَرَضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرَكِبُونَ نَجِجَ هَذَا الْبَحْرِ مَلُوكًا عَلَى الْأَمِيرَةِ أَوْ مِثْلَ الْمَلُوكِ عَلَى الْأَمِيرَةِ)) بِئْسَ أَهْمًا قَالَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَأَمَّ ثُمَّ اسْتَيْقِظَ وَهُوَ يَمْحَاكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُصْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي غَرَضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) كَمَا قَالَ فِي الْأَوَّلَى قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ ((أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ)) فَرَكِبْتُ أُمَّ حَرَامٍ بِنْتَ مِلْحَانَ الْبَحْرِ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ فَضَرَعَتْ عَنْ دَائِيهَا حِينَ خَرَجْتُ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكْتُ

اور ام حرام عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں۔ ایک روز رسول اللہ ان کے پاس گئے انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا پھر بیٹھیں آپ کے سر کی جوڑیں دیکھنے لگیں کہ رسول اللہ سو گئے۔ پھر آپ جاگے ہنستے ہوئے۔ ام حرام نے پوچھا کہ آپ کیوں ہنستے ہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا میری امت کے چند لوگ سامنے لائے گئے میرے وہ اللہ کی راہ میں جہاد کے واسطے اس دریا کے نیچے میں سوار ہو رہے تھے جیسے بادشاہ تخت پر چڑھتے ہیں یا بادشاہوں کی طرح تخت پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اللہ سے دعا کیجئے خدا تعالیٰ مجھ کو بھی ان میں سے کرے؟ آپ نے دعا کی پھر سر رکھا اور آپ سوتے ہیں۔ پھر جاگے ہنستے ہوئے میں نے پوچھا آپ کیوں ہنستے ہیں؟ آپ نے فرمایا چند لوگ میری امت کے میرے سامنے لائے گئے جو جہاد کے لیے جاتے تھے اور بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ دعا کیجئے اللہ سے اللہ مجھ کو بھی ان لوگوں میں سے کرے آپ نے فرمایا تو پہلے لوگوں میں سے ہو چکی۔ پھر ام حرام بنت ملحان معاویہ کے زمانے میں سوار ہوئیں دریا میں (جزیرہ قبرص) فتح کرنے کے لیے جو تیرہ سو برس کے بعد سلطان روم نے انگریزوں کے حوالے کر دیا اور جانور سے گر کر مر گئیں جب دریا سے نکلیں۔

۴۹۳۵ - عَنْ أُمِّ حَرَامٍ وَهِيَ عَالَةُ أَنَسٍ قَالَتْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ عِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَهُوَ يَصْحَكُ فَقُلْتُ مَا يُصْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((أَرَيْتَ قَوْمًا مِنْ أُمَّتِي يَرَكِبُونَ ظَهَرَ الْبَحْرِ كَالْمَلُوكِ عَلَى الْأَمِيرَةِ))

۴۹۳۵ - ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جیسے اوپر گزری۔ یہ مختصر ہے اس میں یہ ہے کہ ان سے نکاح کیا عبادہ بن صامت نے بعد اس کے اور لوگوں نے جہاد کیا سمندر میں۔ عبادہ ان کو بھی لے گئے اپنے ساتھ جب وہ آئیں تو ایک شہر سامنے لایا گیا اس پر چڑھیں لیکن اس نے گرا دیا۔ ان کی گردن

لے گئے۔ تیسری یہ کہ ام حرام جب تک زندہ رہیں گی ان کے ساتھ شہید ہوں گی اور یہ جہاد حضرت عثمان غنی کی خلافت میں ہوا معاویہ کی سرکاری میں یا معاویہ کی حکومت میں ہوا مگر اکثر اہل سیر پہلے قول کو اختیار کرتے ہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ عورت اور مرد دونوں دریا میں سوار ہو سکتے ہیں۔ انھی مختصراً

۷۹۳ - ترجمہ وہی خواویرنگزرا۔

باب: اللہ کی راہ میں چوکی اور پہرہ دینے کی فضیلت

٤٩٣٨ - عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 ((رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ
 وَإِنْ مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ
 وَأُجْرِي عَلَيْهِ رِزْقُهُ وَأَمِنَ الْقَتْلَانِ)) .

۴۹۳۹- عَنْ سَلَمَانَ الْخَيْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَمْنَعُنِي حَدِيثُ النَّبِيِّ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى.

باب : شہیدوں کا بیان

۴۹۴۰- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص چارہا تھا اس نے راہ میں ایک کانٹے کی ڈالی دیکھی وہ ہٹا دی۔ اللہ نے اس کا بدلہ دیا اور اس کو بخش دیا۔ اور آپ نے فرمایا شہید پانچ ہیں جو طاعون (و بالحنی جو مرض عام ہو جاوے۔ اس زمانہ میں طاعون قے دست سے ہوتا ہے) سے مرے یعنی پیٹ کے عارضے سے مرے (جیسے اسہال یا بخش یا استقاسے) جو پانی میں ڈوب کر مرے جو اللہ کی راہ میں مارا جاوے۔

۴۹۴۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم شہید کس کو سمجھتے ہو؟ انھوں نے کہا یا رسول اللہ جو اللہ کی راہ میں مارا جاوے وہ شہید ہے آپ نے فرمایا جب تو میری امت میں بہت کم شہید ہوں گے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر شہید کون کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا جو اللہ کی راہ میں مارا جاوے وہ شہید ہے جو اللہ کی راہ میں مر جاوے (مثلاً حج یا جہاد کو جاتے ہوئے) وہ بھی شہید ہے جو طاعون (وبا) میں مرے وہ بھی شہید ہے جو پیٹ کے عارضے سے مرے وہ بھی شہید ہے جو ڈوب کر مرے وہ بھی شہید ہے۔

۴۹۴۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب بیان الشهداء

۴۹۴۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يَمْنَعُنِي رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ عُصْنًا شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخْرَجَهُ فَشَكَرَ اللَّهَ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ)) وَقَالَ ((الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْفُورُونَ وَالْمَبْطُورُونَ وَالْفَرَقُونَ وَصَاحِبُ الْهَنْدَمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ غَرُورٌ))

۴۹۴۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا تَعْدُونَ الشَّهِيدَ فِيكُمْ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ ((إِنْ شَهِدَا أَهْلِي إِذَا لَقِيتُ)) قَالُوا فَمَنْ هُمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ)) قَالَ بَنُ مِقْسَمٍ أَشْهَدُ عَلَى أَيْلِكَ بِبِهِ هَذَا الْحَدِيثُ أَنَّهُ قَالَ ((وَالتَّعْرِيقُ شَهِيدٌ))

۴۹۴۲- عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِنْلَهُ غَيْرُ أَنَّ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سُهَيْلٌ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَمْنَعُنِي حَدِيثُ النَّبِيِّ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى.

(۴۹۴۰) یہ نووی نے کہا ان کے سوا اور نوگ بھی دوسری حدیثوں میں مذکور ہیں جو ذات الحجب سے مرے جو محل کر مرے جو عورت نہ تھی کے عارضے میں مرے جو مرد اپنا مال بچانے میں مارا جاوے جو مرد اپنے مال بچوں بی بی کے بچانے میں مارا جاوے اور مرد ان کی شہادت سے یہ ہے کہ آخرت میں ان کو ثواب شہیدوں کا ملے گا لیکن ان کو غسل دیا جاوے گا اور ان پر نماز پڑھی جاوے گی البتہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو شہید ہو اس کو غسل نہ دیں گے اور اس کا بیان کتاب الایمان میں گزرا۔

أَشْهَدُ عَلَى أَحَبِّكَ أَنَّهُ زَادَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ
وَمَنْ عَرِقَ فَهُوَ شَهِيدٌ.

۴۹۴۳- عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي الْإِسْلَامِ وَفِي حَدِيثِهِ
قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مِقْسَمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ
وَزَادَ فِيهِ ((وَالْعَرِيقُ شَهِيدٌ)).

۴۹۴۴- عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ قَالَتْ قَالَ
لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ بِمَ مَاتَ يَحْيَى ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ
قَالَتْ قُلْتُ بِالطَّاعُونَ قَالَتْ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ ((الطَّاعُونَ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ)).

۴۹۴۵- عَنْ عَاصِمٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.
بَابُ فَضْلِ الرَّمْيِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ وَذَمُّ مَنْ
عَلِمَهُ ثُمَّ نَسِيَهُ

۴۹۴۶- عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ ((وَأَعِدُّوا
لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ
أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ)).

۴۹۴۷- عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَسْتَفْتَحٌ عَلَيْكُمْ أَرْضُونَ وَتَكْفِيكُمْ اللَّهُ فَلَا
يَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يُلْهُوَ بِأَسْهُمِهِ)).

(۳۹۴۴) میرے تینوں بھائیوں نے یحییٰ مولوی حاجی واعظ مشہور مولوی بدیع الزماں صاحب نے اور مولوی حافظ حاجی فرید الزماں
اور مولوی حاجی سعید الزماں نے شہر حیدر آباد میں طاعون سے انتقال کیا، مطعون بھی مرے اور مبطون بھی۔ اللہ تعالیٰ ان کو شہادت کا جزیوے
اور ہماری ان کی ملاقات جنت میں نصیب کرے۔ جو بھائی مسلمان اس ترجمہ کو پڑھیں وہ اللہ ہم چاروں بھائیوں کو اپنی دعائے خیر سے فراموش
نہ فرمادیں۔

(۳۹۴۶) بخاری نووی نے کہا جہاد کے لیے تیر اندازی سیکھنے کی فضیلت اس حدیث سے نکلتی ہے اور اس پر قیاس کر لینا چاہیے ہر ایک جتھہ کی
مشق کو اور گھوڑے کی سواری اور دوڑ وغیرہ اگر جہاد کی نیت سے ہوں۔ اتھی

۳۹۴۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۳۹۴۹- عبدالرحمن بن شماس سے روایت ہے تقیم تھی نے عقبہ بن عامر سے کہا تم ان دونوں نشانوں میں آتے جاتے ہو بوزھے ضعیف ہو کر تم پر مشکل ہوتا ہو گا۔ عقبہ نے کہا اگر میں نے ایک بات نہ سنی ہوتی رسول اللہ سے تو میں یہ مشقت نہ اٹھاتا۔ حارث نے کہا میں نے ابن شماس سے پوچھا وہ کیا بات تھی؟ انہوں نے کہا آپ نے فرمایا جو کوئی حیر مارنا سکھے پھر چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے یا گنہگار ہے۔

باب: رسول اللہ نے فرمایا میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا

۴۹۴۸- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِعَنْبِهِ.

۴۹۴۹- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ أَنَّ فَقِيمًا النَّحْمِيَّ قَالَ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ تَبْتَغِلُفُ بَيْنَ هَذَيْنِ الْغَرَضَيْنِ وَأَنْتَ كَبِيرُ بَشَرٍ عَلَيْكَ قَالَ عُقْبَةُ لَوْ لَّا كَلَامٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَغَايِبِ قَالَ الْحَارِثُ فَقُلْتُ يَا ابْنَ شِمَاسَةَ وَمَا ذَلِكَ قَالَ إِنَّهُ قَالَ ((مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ لَمْ تَرْكُهُ فَلَيْسَ مِنَّا أَوْ قَدْ عَصَى)).

باب: قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ

۴۹۵۰- عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ كَذَلِكَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ قَتَيْبَةَ ((وَهُمْ كَذَلِكَ))

۴۹۵۱- عَنْ الشَّعْبَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَنْ يَزَالَ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ))

۳۹۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ (اس حدیث کا بیان کتاب الایمان میں گزرا)

اہل حدیث کی فضیلت:

(۳۹۵۰) اللہ تعالیٰ کے حکم سے قیامت مراد ہے یا وہ ہوا جس سے ہر مومن مر جائے گا اور یہ گروہ اہل بخاری نے کہا اہل علم کا ہے اور امام احمد بن حنبل نے کہا کہ یہ گروہ اگر اہل حدیث نہیں ہے تو میں نہیں جانتا اور کون ہیں۔ قاضی عیاض نے کہا مراد اہل سنت اور جماعت ہیں اور جو اہل حدیث کے مذہب پر یقین رکھتے ہیں۔ اور مترجم کہتا ہے اس زمانہ میں اہل سنت و جماعت بہت کم ہو گئے ہیں اب اہل بدعت اور ملاحات کا وہ جہوم ہے کہ خدا کی پناہ پر حضرت کا فرمانا ظلاف نہیں ہو سکتا۔ اب بھی ایک فرقہ مسلمانوں کا باقی ہے جو محمدی کے لقب سے مشہور ہے اور اہل توحید اور اہل حدیث اور موحد یہ سب ان کے نام ہیں یہ فرقہ قرآن اور حدیث پر قائم ہے اور یا جو بدعت ہا ہزار ہا فتنوں کے یہ فرقہ بدعت اور گمراہی سے اب تک بچا ہوا ہے اور اس زمانہ میں یہی لوگ اس حدیث کے مصداق ہیں۔

۳۹۵۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرل۔

۳۹۵۳- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ دین برابر قائم رہے گا اور اس کے اوپر لڑتی رہے گی ایک جماعت (کافروں سے اور مخالفوں سے) مسلمانوں کی قیامت ہوئے تک۔

۳۹۵۴- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر لڑتا رہے گا قیامت تک۔

۳۹۵۵- عمیر بن ہانی سے روایت ہے میں نے معاویہ سے سنا منبر پر وہ کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا اللہ کے حکم پر قائم رہے گا جو کوئی ان کو بگاڑنا چاہے وہ کچھ بگاڑ نہ سکے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آن پہنچے اور وہ غالب رہیں گے لوگوں پر۔

۳۹۵۶- معاویہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کی اللہ تعالیٰ بھلائی چاہتا ہے اس کو دین میں سمجھ دیتا ہے اور ہمیشہ ایک جماعت مسلمانوں کی حق پر لڑتی رہے گی اور غالب رہے گی ان پر جو ان سے لڑیں قیامت تک۔

۳۹۵۷- عبد الرحمن بن شماس مہری سے روایت ہے میں مسلمہ بن مخلدوں کے پاس بیٹھا تھا ان کے پاس عبد اللہ بن عمرو بن العاص تھے۔ عبد اللہ نے کہا قیامت قائم نہ ہوگی مگر بدترین خلق اللہ پر وہ بدتر ہو گئے جاہلیت والوں سے اللہ تعالیٰ سے جس بات کی دعا کریں گے اللہ تعالیٰ ان کو دے دے گا لوگ اسی حال میں تھے کہ عقبہ بن عامر آئے مسلمہ نے ان سے کہا اے عقبہ عبد اللہ کیا کہتے

۴۹۵۲- عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَمُوتُ خَلِيفَةُ مَرْوَانَ سَوَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((لَنْ يَبْرَحَ هَذَا الدِّينُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عَصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ)).

۴۹۵۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).

۴۹۵۵- عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِيٍّ حَدَّثَنَا قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ أَوْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ عَلَى النَّاسِ)).

۴۹۵۶- عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ ذَكَرَ حَدِيثًا رَوَاهُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ أَسْمَعُهُ رَوَى عَنْ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى مِنْبَرِهِ حَدِيثًا غَيْرَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ يُرِذِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفْقَهُهُ فِي الدِّينِ وَلَا تَزَالُ عَصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ نَازَاهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).

۴۹۵۷- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ الْمُهْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مُسْلِمَةَ بْنِ مَخْلَدٍ وَعِنْدَهُ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ الْخَلْقِ هُمْ شَرُّ مِنْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَدْعُونَ اللَّهَ بِشَيْءٍ إِلَّا رَدَّهُ عَلَيْهِمْ فَيَنْتَحِمُوا هُمْ عَلَى ذَلِكَ أَقْبَالَ عَقِبَةَ بْنِ

عَامِرٌ فَقَالَ لَهُ مَسْلَمَةٌ يَا عَقْبَةُ اسْمِعْ مَا يَقُولُ
عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ عَقْبَةُ هُوَ أَعْلَمُ وَأَمَّا أَنَا فَسَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا
تَزَالُ عِصَابَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى أَمْرِ اللَّهِ
قَاهِرِينَ لِعَدُوِّهِمْ لَا يَصْرُهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى
تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ)) فَقَالَ عِنْدَ
اللَّهِ أَجَلٌ ثُمَّ يَتَغَيَّرُ اللَّهُ رِيحًا كَرِيمًا الْمَسْلُوكُ
مَسْهَا مَسَّ الْحَرِيرِ ((قُلَا)) تَرَكْنَا نَفْسًا فِي
قَلْبِهِ وَمَقَالَ حَبِيبٌ مِنَ الْإِيذَانِ إِنَّا قَبَضْنَاهُ ثُمَّ يَتَقَى
شِرَارُ النَّاسِ عَلَيْهِمْ تَقْوَمُ السَّاعَةُ.

۴۹۵۸- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَزَالُ أَهْلُ الْقُرْبِ
ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ حَتَّى تَقْوَمَ السَّاعَةُ))

بَابُ مُوَاعَاةِ مَصْلَحَةِ الدُّوَابِّ فِي السَّيْرِ
وَالنَّهْيِ عَنِ التَّغْرِيسِ فِي الطَّرِيقِ

۴۹۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا
سَافَرْتُمْ فِي الْخَيْصَبِ فَأَعْطُوا الْبَابِلَ حَظَّهَا مِنَ
الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَأَسْرِعُوا
عَلَيْهَا السَّيْرَ وَإِذَا غَوَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَبُوا
الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا مَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ))

۴۹۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ ((إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخَيْصَبِ فَأَعْطُوا الْبَابِلَ))
حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ ((وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ))

ہیں؟ عقبہ نے کہا وہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں پر میں نے تو رسول
اللہ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ یا
ایک جماعت اللہ کے حکم پر لڑتی رہے گی اور اپنے دشمن پر غالب
رہے گی جو کوئی ان کا خلاف کرے گا ان کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا
یہاں تک کہ قیامت آ جاوے گی اور وہ اسی حال میں ہونگے۔
عبداللہ نے کہا بے شک (حضرت نے ایسا فرمایا) لیکن پھر اللہ ایک
ہوا بھیجے گا جس میں مشک کی سی بو ہوگی اور ریشم کی طرح بدن پر
لگے گی وہ نہ چھوڑے گی کسی شخص کو جس کے دل میں ایک دانے
برابر بھی ایمان ہو گا بلکہ اس کو مارے جاوے گی بعد اس کے سب
برے کافر لوگ رہ جاویں گے انہی پر قیامت قائم ہوگی۔

۴۹۵۸- سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا
ہمیشہ مغرب والے (یعنی عرب یا شام والے) حق پر غالب رہیں
گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہوگی۔

باب: جانوروں کی بھلائی کا خیال رکھنا سفر میں اور رات
کو راستہ میں اترنے کی ممانعت

۴۹۵۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا جب تم سفر کرو چارہ اور پانی کے زمانے میں (یعنی
اچھے موسم میں جب جانوروں کو پانی اور چارہ بافرط ہو) تو اونٹوں
کو ان کا حصہ لینے دو زمین سے اور جب سفر کرو قحط میں تو جلدی
چلے جاؤ ان پر (تاکہ قحط زدہ ملک سے جلد پار ہو جاویں) اور جب
رات کو تم اترو تو راستے سے بچ کر اترو۔

۴۹۶۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ جب قحط میں
سفر کرو تو جانوروں کے معز جاتے رہنے سے پہلے ان کو جلد لے
جاؤ (اس لیے کہ اگر قحط زدہ ملک میں زیادہ قیام ہو گا تو جانور چارہ نہ

(۴۹۵۹) کیونکہ رات میں اکثر جانور بھی آتے ہیں اور رات کو کیڑے مکوڑے سامپ وغیرہ بھی ادھر سے گزرتے ہیں کچھ کھانا وغیرہ چن
لینے کے لیے۔

فَبَادِرُوا بِهَا نَفْسَهَا وَإِذَا عَرَسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ
فَإِنَّهَا طَرَقَ الدَّوَابُّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ))

پاکر بالکل سقط ہو جاویں گے اور ان میں صرف ہڈیاں رہ جاویں گی
مغز نہ رہے گا۔

بَابُ السَّفَرِ قِطْعَةً مِنَ الْعَذَابِ

باب: سفر ایک عذاب ہے

٤٩٦١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
((السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَضَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ
وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَإِذَا فَضَى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ
وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ قَالَ نَعَمْ))

٣٩٦١- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے روکتا ہے تم کو سونے اور
کھانے اور پینے سے (یعنی وقت پر یہ چیزیں نہیں ملتیں، اکثر تکلیف
ہو جاتی ہے) تو جب کوئی تم میں سے اپنا کام سفر میں پورا کرے وہ
جلد اپنے گھر کو چلا آوے۔

بَابُ كَرَاهَةِ الطَّرُوقِ وَهُوَ الدُّخُولُ لَيْلًا
لِمَنْ وَرَدَ مِنْ سَفَرٍ

باب: مسافر اپنے گھر میں رات کو نہ لونے

٤٩٦٢- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا
وَكَانَ يَأْتِيهِمْ غُذُوءٌ أَوْ عَشِيَّةً

٣٩٦٢- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
سے اپنے گھر میں رات کو نہ آتے بلکہ صبح یا شام کو آتے (تاکہ
عورت کو آراستہ ہونے کا موقع ملے)۔

٤٩٦٣- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ لَا يَدْخُلُ

٣٩٦٣- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٩٦٤- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ
فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ دَخَلْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ ((أَمْهَلُوا
حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا أَوْ عِشَاءَ كَيْ تَنْشِيطَ
الشَّعْثَةَ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغْبِيَةَ))

٣٩٦٤- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے
ساتھ تھے جہاد میں جب مدینہ میں آئے تو ہم اپنے گھروں کو
جانے لگے آپ نے فرمایا ٹھہرو ہم رات کو جاویں گے تاکہ جو
عورت سر پریشان ہے وہ کنگھی کرے اور جس کا خاندان غائب تھا وہ
پاکی کرے (یعنی بال لے لیوے)۔

٤٩٦٥- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا قَدِمَ
أَحَدُكُمْ لَيْلًا فَلَا يَأْتِيَنَّ أَهْلَهُ طَرُوقًا حَتَّى
تَسْتَحِدَّ الْمُغْبِيَةَ وَتَنْشِيطَ الشَّعْثَةَ))

٣٩٦٥- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
جب تم میں سے کوئی رات کو آئے تو اپنے گھر میں گھسانہ چلا آئے
(بلکہ ٹھہرے) یہاں تک کہ پاکی کرے وہ عورت جس کا خاندان سفر
میں تھا اور کنگھی کرے وہ عورت جس کے بال پریشان ہوں۔

(٣٩٦٣) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو بھی گھر میں جانا درست ہے بشرطیکہ پہلے سے گھر والوں کو خبر ہو جاوے کہ فلاں شخص
آج آنے والے ہیں اور ناگہاں جانا مکروہ ہے۔

کِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ وَمَا يُؤْكَلُ مِنَ الْحَيَوَانِ

کتاب شکار اور ذبیحوں کے بیان میں اور جن جانوروں کا گوشت حلال ہے

بَابُ الصَّيْدِ بِالْكَلَابِ الْمَعْلَمَةِ

۴۹۷۲- عَنْ عَنَيْبِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرْسِلُ الْكِتَابَ الْمَعْلَمَةَ فَمُسِيكُنْ عَلَيَّ وَأَذْكُرُ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ((إِذَا أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ الْمَعْلَمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلْ)) قُلْتُ ((وَأَنَا قَتَلْتُ قَالَ وَإِنْ قَتَلْتُ مَا لَمْ يَشْرِكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مَعَهَا)) قُلْتُ لَهُ فَإِنِّي أُرْمِي بِالْمِعْرَاضِ الصَّيْدِ فَأَصِيبُ فَقَالَ ((إِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَرَقَ فَكُلْهُ وَإِنْ أَصَابَهُ بِغَرَضِهِ فَلَا تَأْكُلْهُ))

باب : سدھائے ہوئے کتوں سے شکار کرنے کا بیان
۴۹۷۲- عدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے سکھلائے ہوئے کتوں کو کہہ دوں گا کہ شکار کو تھام لیتے ہیں اور میں اللہ کا نام لیتا ہوں اس پر؟ آپ نے فرمایا جب تو اپنا سیکھا ہوا کتا چھوڑے اور اللہ کا نام لیوے تو کھا جو شکار کرے۔ میں نے کہا اگر وہ مار ڈالے؟ آپ نے فرمایا اگرچہ مار ڈالے جب تک کوئی دوسرا کتا اس کے ساتھ شریک نہ ہو جو اس کے ساتھ نہیں چھوڑا گیا تھا۔ میں نے کہا میں معراض پھینکتا ہوں اس سے شکار مارتا ہوں؟ آپ نے فرمایا اگر معراض پھینکے پھر وہ گھس جاوے (نوک کی طرف سے) تو کھالے اس جانور کو اور جو پٹ لگے (عرض میں) تو مت کھا اس کو۔

(۴۹۷۲) نووی نے کہا شکار کی اباحت پر علماء کا اتفاق ہے جو شکار کرے کسب یا حاجت یا منفعت کے لیے اور جو بے ضرورت کھیل کے لیے کرے تو وہ مکروہ ہے۔ مالک کے نزدیک۔ اور لیث اور ابی عبد اللہ کے نزدیک چائز ہے بشرطیکہ ذبح کی اور اس سے منفعت لینے کی نیت ہو اور جو یہ نیت نہ ہو تو حرام ہے بے ضرورت جان لینا اور فساد کرنا۔

نووی نے کہا جب کتا شکار پہ چھوڑیں یا جانور ذبح یا نحر کرنے لگیں تو صرف بسم اللہ کہنا چاہیے بالا جماع۔ اب یہ واجب ہے یا سنت اس میں اختلاف ہے۔ شافعی کے نزدیک سنت ہے اگر سہواً یا عمدہ اچھوڑ دے تو وہ جانور حلال ہے اور یہی روایت ہے مالک اور احمد سے اور اہل ظاہر کے نزدیک اگر بسم اللہ چھوڑ دے عمدہ یا سہواً تو وہ جانور حلال نہ ہو گا اور یہی صحیح روایت ہے احمد سے اور یہی مروی ہے ابن سیرین اور ابو ثور سے (اور یہی صحیح ہے اور موافق ہے کتاب اللہ کے) اور ابو حنیفہ اور مالک اور ثوری اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ اگر سہواً اچھوڑ دے تو جانور حلال ہے اور جو قصد اچھوڑے تو حرام ہے اور اس حدیث سے یہ لگتا ہے کہ ہر شکاری کتے کا شکار حلال ہے اگرچہ وہ سیاہ رنگ کا ہو اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علماء کا اور حسن بصری اور ثعلبی اور قتادہ اور احمد اور اسحاق کے نزدیک کالے کتے کا شکار درست نہیں کیونکہ وہ شیطان ہے اور یہ ضروری ہے کہ کتا شکاری جتنی سدھایا ہو اور پھر اگر کتا سدھایا ہو نہ ہو تو اس کا شکار بالا جماع حرام ہے اور جو سدھایا ہو مگر بن چھوڑے شکار کرے تو اس کا شکار حرام ہے ہمارے نزدیک اور اکثر علماء کے نزدیک پر اہم کے نزدیک وہ مباح ہے اور ابن منذر نے عطا اور اوزاعی سے

۴۹۷۳- عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ہم لوگ شکار کیا کرتے ہیں ان کتوں سے؟ آپ نے فرمایا جب تو اپنے شکاری کتوں کو چھوڑے اور اللہ کا نام لے کر چھوڑے تو کھان جانوروں میں سے جن کو وہ پکڑ لیں اگرچہ وہ مار ڈالیں مگر جس صورت میں کتا بھی اس جانور میں سے کھالے تو اس کو مت کھا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہیں کتے نے اس کو اپنے سے نہ پکڑا ہو اسی طرح اگر اس کتے کے ساتھ اور غیر کتے شریک ہو جاویں تب بھی مت کھا۔

۴۹۷۴- عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے میں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے معراض کے شکار کو تو آپ نے فرمایا جب نوک سے معراض لگے تو کھالے اور جب پٹ لگے اور مرجاے تو وہ وقید ہے (یعنی مو قودہ ہے جو پتھریا لکڑی سے مارا جاوے اور وہ قرآن مجید میں حرام ہے) مت کھا اس کو اور میں نے پوچھا رسول اللہ سے کتے کو آپ نے فرمایا جب اپنا کتا چھوڑے اللہ کا نام لے کر تو کھالے لیکن اگر کتا شکار میں سے کھالے تو مت کھا کیونکہ اس نے شکار کیا اپنے لیے۔ میں نے کہا اگر میں اپنے کتے کے ساتھ دوسرے کتے کو پاؤں اور یہ نہ معلوم ہو کہ کس کتے نے اس کو پکڑا ہے؟ آپ نے فرمایا مت کھا اس کو اس لیے کہ تو نے بسم اللہ کہی تھی اپنے کتے پر

۴۹۷۳- عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بِهِمُ الْكِلَابَ فَقَالَ ((إِذَا أُرْسِلَتْ كِلَابُكَ الْمَعْلَمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكَ)) عَلَيْكَ وَإِنْ قَتَلَ بِهَا أَنْ ((يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنْ أَحَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ))

۴۹۷۴- عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْبُحْرَانِ فَقَالَ ((إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِغَرَضِهِ فَقَتَلْ فَإِنَّهُ وَقِيدٌ فَلَا تَأْكُلْ)) وَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْكَلْبِ فَقَالَ ((إِذَا أُرْسِلَتْ كِلَابُكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ فَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ)) قُلْتُ فَإِنْ وَحَدَتْ بَعْدَ كِلَابِي كِلَابٌ آخَرَ فَلَا أَذْرِي أَيُّهُمَا أَحَدُهُ ((قَالَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُمَا سَمِيَتْ عَلَى كِلَابِكَ وَلَمْ تَسْمَ عَلَى غَيْرِهِ))

اللہ سے ایسا ہی نقل کیا ہے۔ اور دوسرا کتا اگر شریک ہو اس کتے کے ساتھ تو اگر وہ کتا جان چھوڑے شریک ہو یا اس کا چھوڑنے والا مشرک ہے یا مجوسی ہے تو وہ شکار حرام ہے ورنہ حلال ہے۔ اور معراض کہتے ہیں اس لکڑی کو جس کی نوک پر لوہا لگا ہوا ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا معراض وہ تیر سے بغیر پھل اور پر کے۔ اور ابن وریڈ نے کہا کہ معراض ایک لبا تیر ہے اور بعضوں نے کہا وہ ایک لکڑی ہے جس کے دو کنارے پتلے اور نیچے سے موٹی ہوتی ہے اور کھول اور اوزار کے نزدیک معراض کا شکار ہر حال میں درست ہے اور یہ خلاف ہے اس حدیث کے۔ اسی طرح ان لوگوں نے اور ابن ابی لیلیٰ نے کہا ہے کہ غلیل کا شکار بھی درست ہے اور سعید بن المسیب اور جمہور علماء سے منقول ہے کہ گولی کا شکار یعنی غلیل کا مطلقاً درست نہیں ہے جب تک اس جانور کو زندہ یا مردہ نہ کریں۔ انہی مختصراً

(۵۰۷۳) منہ نووی نے کہا سنن ابوداؤد میں یہ حدیث ہے کہ آپ نے فرمایا کھالے اس جانور میں سے اگرچہ کتا بھی اس میں سے کھالے اور اس میں اختلاف ہے علماء کا۔ شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد ورائقی کا یہ قول ہے کہ وہ حرام ہے اور سعد اور سلمان اور ابن عمر اور مالک کے نزدیک حلال ہے اور یہی علم ہے پرندے شکاری کا بھی لیکن سوا شافعی کے اور علماء نے اس کا کھانا جائز رکھا ہے۔ انہی مختصراً

نہ کہ دوسرے کہتے پر۔

۳۹۷۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۳۹۷۶- ترجمہ وہی ہے جو آگے گزرا۔

۳۹۷۷- عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا معراض کے شکار کو آپ نے فرمایا اگر نوک سے لگے تو کھالے اس کو اور جو پٹ لگے تو وہ وقید ہے (یعنی مردار ہے) اور میں نے پوچھا آپ سے کہتے کے شکار کو آپ نے فرمایا جس جانور کو کتا پکڑ لے اور اس میں سے کھاوے نہیں تو اس کو کھالے اس لیے کہ اس کی زکوٰۃ یہی ہے کہ کتا پکڑنا اگر تو اس کے ساتھ دوسرا کتا پاوے اور تجھے یہ ڈر ہو کہ دوسرے کہتے نے بھی اس کے ساتھ پکڑا ہو گا اور مار ڈالا ہو گا تو مت کھا اس کو اس لیے کہ تو نے اللہ تعالیٰ کا نام اپنے کہتے پر لیا ہے نہ کہ دوسرے کہتے پر۔

۳۹۷۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۳۹۷۹- عدی بن حاتم سے روایت ہے (شعبہ نے کہا) وہ ہمارا ہمسایہ اور شریک اور نوکر تھا نہرین میں (جو ایک مقام کا نام ہے)۔ اس نے پوچھا رسول اللہ سے کہ میں اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں پھر اس کے ساتھ دوسرا کتا پاتا ہوں اب نہیں معلوم ہوتا کہ شکار کس نے پکڑا؟ آپ نے فرمایا مت کھا اس کو کیونکہ تو نے بسم اللہ کہی اپنے کہتے پر نہ کہ دوسرے کہتے پر۔

۳۹۸۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۳۹۸۱- عدی بن حاتم سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑے تو اللہ کا نام لے پھر اگر وہ روک لے تیرے شکار کو اور تو اسے زندہ پاوے تو ذبح کر اس کو اور جو مار

۴۹۷۵- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: الْمِعْرَاضُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۴۹۷۶- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: عَنِ الْمِعْرَاضِ بِمِثْلِ ذَلِكَ.

۴۹۷۷- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ ((مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْهُ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِيهِ فَهُوَ وَقِيدٌ)) وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ ((مَا أَصْلَكَ عَلَيْكَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ فَإِنَّ ذَكَاتَهُ أَخَذَهُ فَإِنْ وَجَدْتَ عِنْدَهُ كَلْبًا آخَرَ فَخَشِيتَ أَنْ يَكُونَ أَخَذَهُ مَعَهُ وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ إِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ)) تَذْكُرْهُ عَلَى غَيْرِهِ.

۴۹۷۸- عَنْ زَكَرِيَّاءَ بِنْتِ أَبِي زَائِدَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۴۹۷۹- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَكَانَ لَنَا حَارًا وَذَخِيلًا وَرَبِيطًا بِالنَّهْرَيْنِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا قَدْ أَخَذَ لَنَا أَذْرِي أَتِيَهُمَا أَخَذَ قَالَ ((فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَسْمَعْ عَلَى غَيْرِهِ)).

۴۹۸۰- عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ.

۴۹۸۱- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا أُرْسِلْتَ كَلْبُكَ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ

أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَأَذْرَكْتَهُ حَيًّا فَأَذْبَحَهُ وَإِنْ
أَذْرَكْتَهُ قَدْ قُتِلَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ وَإِنْ
وَجَدْتَهُ مَعَ كَتَلِكَ كَتَلًا غَيْرَهُ وَقَدْ قُتِلَ فَلَا
تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهُمَا قَتَلَهُ وَإِنْ رَمَيْتَ
سَهْمَكَ فَأَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا
فَلَمْ تَجِدْ فِيهِ إِلَّا أَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ إِنْ ضَبَّتْ
وَإِنْ وَجَدْتَهُ غَوِيًّا فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ))

۴۹۸۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالَتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ الصَّيْدِ قَالَ ((إِذَا رَمَيْتَ
سَهْمَكَ فَأَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قُتِلَ
فَكُلْ إِلَّا أَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِي مَاءٍ فَإِنَّكَ لَا
تَدْرِي الْمَاءُ قَتَلَهُ أَوْ سَهْمُكَ))

۴۹۸۳- عَنْ أَبِي كَمَلَةَ الْحَضَنِيِّ يَقُولُ أَتَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضٍ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ
نَأْكُلُ فِي آيَتِهِمْ وَأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي
وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعْلَمِ أَوْ بِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ
بِمُعْلَمٍ فَأَخْبِرْنِي مَا الَّذِي يَجُزُّ لَنَا مِنْ ذَلِكَ قَالَ
((أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنْكُمْ بِأَرْضِ قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ
الْكِتَابِ تَأْكُلُونَ فِي آيَتِهِمْ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ
آيَتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا
فَاعْسِلُوهَا ثُمَّ تَكُلُوا فِيهَا وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ
بِأَرْضِ صَيْدٍ فَمَا أَصَبْتَ بِقَوْسِكَ فَأَذْكُرْ اسْمَ

دالے لیکن کھاوے نہیں اس میں سے تو بھی کھا اس کو اور جو
تیرے کتے کے ساتھ دوسرا کتا لے اور جانور مارا گیا ہو تو مت کھا
اس کو کیونکہ معلوم نہیں کس نے مارا اس کو۔ اور جو تو تیرے تو
اللہ تعالیٰ کا نام لے پھر اگر تیرا شکار (تیر کھا کر) ایک دن تک غائب
رہے بعد اس کے تو اس میں سو اپنے تیر کے اور کسی مار کا نشان نہ
پائے تو کھا اس کو اگر تیر اچھی چاہے اور جو تو اس کو پانی میں ڈوبا ہوا
پائے تو مت کھا۔

۳۹۸۲- عدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ
سے پوچھا شکار کو آپ نے فرمایا جب تو تیر مارے تو اللہ تعالیٰ کا نام
لے پھر اگر تو اس کو مرابو اپناوے تو کھا اس کو۔ مگر جس صورت
میں وہ پانی میں پڑا ہو تو مت کھا اس لیے کہ معلوم نہیں وہ ڈوب کر
مرایا تیرے تیر سے مر۔

۳۹۸۳- ابو ثعلبہ نخعی سے روایت ہے میں رسول اللہ کے پاس آیا
اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب (یعنی یہود یا نصاریٰ) کے
ملک میں رہتے ہیں ان کے برتنوں میں کھانا کھاتے ہیں اور ہمارا
ملک شکار کا ملک ہے تو میں شکار کرتا ہوں اپنی کمان سے اور شکار
کرتا ہوں سکھائے ہوئے کتے سے اور شکار کرتا ہوں اس کتے سے
جو سکھایا نہیں گیا تو بیان کیجئے مجھ سے جو حلال ہو ان میں؟ آپ
نے فرمایا تو نے جو کہا میں اہل کتاب کے ملک میں ہوں ان کے
برتنوں میں کھاتا ہوں تو اگر تم کو اور برتن مل سکیں تو مت کھاؤ ان
کے برتنوں میں اور جو اور برتن نہ ملیں تو دھو لو ان کو پھر کھاؤ ان
میں اور جو تو نے ذکر کیا ہے کہ تم شکار کی زمین میں ہو پس جس کو
تیر پہنچے اور تو اس پر اللہ کا نام لے تو اسے کھا لے اور جو تو اپنے

(۵۰۸۳) نووی نے کہا ابو داؤد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ یعنی اہل کتاب اپنی باڑیوں میں سوڑ پکاتے ہیں اور اپنے برتنوں میں
شراب پیتے ہیں۔ تب آپ نے یہی فرمایا کہ اگر اور برتن میں تو ان میں کھاؤ یہ اگر نہ ملیں تو دھو لو ان کو کھاؤ یہ ان میں اور یہ حدیث مخالف
ہے نقیہ کے قول کے جو کہتے ہیں مشرکوں کے برتن کا استعمال درست ہے دھو ڈالنے کے بعد اس میں کوئی کراہت نہیں اگرچہ دوسرا ہے

شکاری کہتے سے شکار کرے تو اس پر اللہ کا نام لے اور کھالے اور جو ایسے کتے کا شکار ہو جو شکاری نہ ہو اور تو اسے زندہ پالے تو اسے ذبح کر پھر کھالے۔

۴۹۸۴- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۴۹۸۵- ابو ثعلبہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تو تیر مارے پھر شکار غائب ہو جائے بعد اس کے ملے تو کھا اس کو جب تک پیر بودار نہ ہو۔

۴۹۸۶- ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا شکار تین روز کے بعد پاوے وہ کھاوے اس کو اگر سبز نہ گیا ہو۔

۴۹۸۷- ترجمہ وہی جواب پر گزرا ایک روایت میں کہتے کے شکار میں بھی یہی ہے کہ تین دن کے بعد اگر ملے تو کھا مگر جب سبز چاوے تو اس کو چھوڑ دے۔

باب: ہر دانت والے درندے اور ہر پنجہ والے پرندے کی حرمت کا بیان

۴۹۸۸- حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے درندے کے کھانے سے۔ زہری نے کہا ہم نے نہیں سنا اس حدیث کو یہاں تک کہ ہم شام کے ملک میں آ گئے۔

۴۹۸۹- ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے درندے کے

اللَّهُ ثُمَّ كُلْ وَمَا أَصْنَتْ بِكَ الْفَعْلَمَ فَادْخُرْ اسْمَ اللَّهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا أَصْنَتْ بِكَ الْفَعْلَمَ فَادْخُرْ لَيْسَ بِمُعْلَمٍ فَادْخُرْ ذَكَاتَهُ فَكُلْ))

۴۹۸۴- عَنْ حَبِوَةَ بِنْتِ الْإِسْدَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي الْمُبَارَكِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ أَبِي وَهْبٍ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ صَيْدَ الْقَوْمِ

۴۹۸۵- عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا زَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَعَابَ عَنْكَ فَادْخُرْهُ فَكُلْهُ مَا لَمْ يَنْتِنِ))

۴۹۸۶- عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يُشْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثِ ((فَكُلْهُ مَا لَمْ يَنْتِنِ))

۴۹۸۷- عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْحُشَيْنِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْعَلَاءِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ تَوَاتُؤَهُ وَقَالَ فِي الْكَلْبِ ((كُلَّهُ بَعْدَ ثَلَاثِ إِلَّا أَنْ يَنْتِنَ فُلْذَعْ))

بَابُ تَحْرِيمِ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السَّبَاءِ وَكُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ

۴۹۸۸- عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السَّبْعِ زَادَ بِسُحْنٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَمْ نَسْمَعْ بِهَذَا حَتَّى قَلَيْتُنَا الشَّامَ

۴۹۸۹- عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْحُشَيْنِيِّ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنْ

ہر دانت والے درندے اور اس حدیث سے جب دو سر برتن مل سکتا تو اس کے استعمال کی کراہت نکلتی ہے اور دھونے سے یہ کراہت نہیں جاتی اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں وہ برتن مراد ہیں جس میں سور کا گوشت پکا کر بنا ہوا شراب پی جاتی ہو اور فقہاء کی مراد وہ برتن ہیں جس میں نجاستوں کا استعمال نہ ہوتا ہو۔ یعنی مختصراً۔

- السَّبَاعِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ أَسْمَعْ ذَلِكَ مِنْ عُلَمَائِنَا بِالْحِجَازِ حَتَّى حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ زَكَانٌ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الشَّامِ
- ۴۹۹۰- عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخَضَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ.
- ۴۹۹۱- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَمِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ وَغَيْرِهِ كُلُّهُمْ ذَكَرَ الْأَكْلَ إِلَّا صَالِحًا وَيُوسُفَ فَإِنَّ حَدِيثَهُمَا نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبْعِ.
- ۴۹۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ فَأَكْلُهُ حَرَامٌ)).
- ۴۹۹۳- عَنْ أَنَسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.
- ۴۹۹۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَنَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ.
- ۴۹۹۵- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.
- ۴۹۹۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ.
- ۴۹۹۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ.
- کھانے سے۔ ابن شہاب نے کہا ہم نے یہ حدیث حجاز میں اپنے علماء سے نہیں سنی یہاں تک کہ مجھ سے ابو ادريس نے بیان کیا اور وہ شام کے فقیہوں میں سے تھے۔
- ۴۹۹۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
- ۴۹۹۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
- ۴۹۹۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر دانت والے درندے کا کھانا حرام ہے۔
- ۴۹۹۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
- ۴۹۹۴- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے درندے اور ہر بچہ والے پرندے سے۔
- ۴۹۹۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
- ۴۹۹۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
- ۴۹۹۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(۴۹۹۷) نووی نے کہا جمہور علماء جیسے شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور داؤد ان کا یہ مذہب ہے کہ ہر درندہ دانت سے شکار کرنے والا ہی طہر ہے نہ بچہ سے شکار کرنے والا حرام ہے اور لہام مالک کے نزدیک مکروہ ہے حرام نہیں ہے۔

بَابُ إِبَاحَةِ مَيْتَةِ الْبَحْرِ

باب: دریا کے مردے کا مباح ہونا

۴۹۹۸- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ عَلَيْنَا أَبُو عُبَيْدَةَ نَتَلَقَى عِيْرًا لِقُرَيْشٍ وَزُوْدًا جَرَانًا مِنْ تَمْرٍ لَمْ يَحْدِثْنَا خَيْرُهُ فَكَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ يُعْطِينَا تَمْرَةً فَمَرَّةً قَالَ فَقُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ بِهَا قَالَ نَصْصُهَا كَمَا يَمَصُّ الصَّبِيُّ ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ فَتَحْكِمُنَا يَوْمَنَا إِلَى اللَّيْلِ وَكُنَّا أَضْرِبُ بَعْضُنَا الْحَبْطَ ثُمَّ نَبْلُهُ بِالْمَاءِ فَتَأْكُلُهُ قَالَ وَانْطَلَقْنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَوُجِعَ لَنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ كَهَيْئَةِ الْكَبِيبِ الْمَضْحَمِ فَأَتَيْنَاهُ فَإِذَا هِيَ ذَابَّةٌ تُدْغِي الْعُثْبِرَ قَالَ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ مَيْتَةٌ ثُمَّ قَالَ لَا بَلْ نَحْنُ رُسُلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدْ اضْطَرَرْنَا فَكُلُوا قَالَ فَأَقْبَمْنَا عَلَيْهِ شَهْرًا وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ حَتَّى سَمِعْنَا قَالَ وَلَقَدْ رَأَيْنَا تَغْتَرِفُ مِنْ رَقَبِ عَيْنِهِ بِالْقِلَالِ الدُّهْنِ وَنَقَطُوعٍ مِنْهُ الْبِدْرُ كَالثَّوْرِ أَوْ كَقَدْرِ الثَّوْرِ فَلَقَدْ أَخَذَ مِنَّا أَبُو عُبَيْدَةَ ثَلَاثَةَ

۴۹۹۸- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بھیجا اور ہم راسمہ دار ابو عبیدہ بن الجراح کو کیا تاکہ ہم ملیں قریش کے قافلہ سے اور ہمارے توشتے کے لیے ایک تھیلہ کھجور کا دیا اور کچھ آپ کو نہ ملا۔ تو ابو عبیدہ ہم کو ایک ایک کھجور (ہر روز) دیا کرتے تھے۔ ابو الزبیر نے کہا میں نے جابر سے پوچھا تم ایک کھجور میں کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا اس کو چوس لیتے تھے بچہ کی طرح پھر اس پر تھوڑا پانی پی لیتے تھے وہ ہم کو سارے دن رات کو کافی ہو جاتی اور ہم اپنی کٹڑیوں سے پتے مچاڑتے پھر اس کو پانی میں تر کرتے اور کھاتے۔

جابر نے کہا ہم گئے سمندر کے کنارے پر وہاں ایک لمبی سی موٹی چیز نمودار ہوئی۔ ہم اس کے پاس گئے دیکھا تو وہ ایک جانور ہے جس کو عمر کہتے ہیں۔ ابو عبیدہ نے کہا یہ مردار ہے پھر کہنے لگے نہیں ہم اللہ کے رسول کے بھیجے ہوئے ہیں اور اللہ کی راہ میں لکھے ہیں اور تم بے قرار ہو رہے ہو (بھوک کے مارے) تو کھاؤ اس کو۔ جابر نے کہا ہم وہاں ایک مہینہ رہے اور ہم تین سو آدمی تھے (اس کا گوشت کھایا کرتے) یہاں تک کہ ہم موٹے ہو گئے۔ جابر نے کہا تم دیکھو ہم اس کی آنکھ کے حلقہ میں سے چربی کے گھڑے

(۴۹۹۸) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے صحابہ کا زہد اور صبر معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی نکلتا ہے کہ باوجود تکلیف اور بھوک کے وہ لڑائی میں پست ہمت نہ ہوتے تھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ ہم اپنے توشتہ اپنی گردنوں پر لیتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ جب توشتہ ختم ہو چکا تو ابو عبیدہ نے سب کے توشتہ جو جاتی تھے جمع کئے اور ہر روز ہم کو ایک کھجور اس میں سے دیتے تھے۔

امام نووی نے کہا پہلے ابو عبیدہ نے اپنے اجتہاد سے اس کو مردار کہا پھر ان کا اجتہاد بدل گیا اور انہوں نے کہا یہ حلال ہے اگر مردار ہو کیونکہ وہ مضطر تھے اور مضطر کے لیے مردار بھی حلال ہے۔ اور حضرت نے جو اس کا گوشت مانگا تو ان کے دل کو خوش کرنے کے لیے کیونکہ وہ حلال تھا یا اس لیے کہ وہ خاص اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا اس کو متبرک سمجھ کر۔ اور اس میں دلیل ہے اس امر کی کہ آدمی کو اپنے درست سے کوئی شے مانگنا درست ہے اور یہ سوال حرام نہیں ہے اور اجتہاد چڑھوئے کی یہاں تک کہ رسول اللہ کے زمانہ میں بھی اور اس امر کی کہ دریا کا مردہ حلال ہے خواہ خود مرد جاوے خواہ شکار سے مر جاوے۔ اور اصل کیا ہے اہل اسلام نے مچھلی کی حالت پر اور ہمارے اصحاب نے لہو

عَشْرَ رَجُلًا فَأَقْعَدَهُمْ فِي وَفٍّ عَلَيْهِ وَأَعَدَّ ضِلْعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَأَقَامَهَا ثُمَّ رَحَلَ أَكْظَمَ يَغِيرُ مَعَنَا فَمَرُّ مِنْ تَحْتِهَا وَتَرَوْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَشَائِقَ فَمَّا قَدِمَا الْمَدِينَةَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَذَكْرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ((هُوَ رِزْقٌ أَخْرَجَهُ اللَّهُ لَكُمْ فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ قُطِّعْ مُوَنًا)) قَالَ فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَأَكَلَهُ.

بھرتے تھے اور اس میں سے قتل کے برابر گوشت کے ٹکڑے کاٹتے تھے۔ آخر ابو عبیدہ نے ہم میں سے تیرہ آدمیوں کو لیا تو وہ سب اس کی آنکھ کے حلقے کے اندر بیٹھ گئے اور ایک پسلی اس کی پسلیوں میں سے اٹھا کر کھڑی کی پھر سب سے بڑے اونٹ پر پالان باندھا ان اونٹوں میں سے جو ہمارے ساتھ تھے وہ اس کے تلے سے نکل گیا اور ہم نے اس کے گوشت میں سے وشائق بنالے تو شہ کے واسطے (وشائق جمع ہے وشیقہ کی وشیقہ وہ ایلا ہو گوشت جو سفر کے لیے رکھتے ہیں)۔ جب ہم مدینہ میں آئے تو رسول اللہ کے پاس آئے اور یہ قصہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا رزق تھا جو تمہارے لیے اس نے نکالا تھا اب تمہارے پاس کچھ ہے اس کا گوشت تو ہم کو بھی کھاؤ۔ جاڑ نے کہا ہم نے اس کا گوشت آپ کے پاس بھیجا آپ نے اس کو کھایا۔

۴۹۹۹- عَنْ حَكِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةِ رَاكِبٍ وَأَمْرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْخِرَاحِ نَرْصُدُ عِيرًا يُقْرَبُشِ فَأَقْعَمْنَا بِالسَّاحِلِ نَصْفَ شَهْرٍ فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْحَبْطَ فَسَمِّيَ جَيْشُ الْحَبْطِ فَأَلْقَى لَنَا الْيَحْوُ ذَابَةً يُقَالُ لَهَا الْعُتْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهَا نَصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهَا حَتَّى ثَابَتَ أَحْسَانُنَا قَالَ فَأَعَدَّ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلْعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَتَصَبَّهَ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ أَطْلُوَنَّ رَجُلٌ فِي الْجَيْشِ وَأَطْلُوَنَّ جَمَلٌ

۴۹۹۹- جاڑ سے روایت ہے ہم کو رسول اللہ ﷺ نے بھیجا اور ہم تین سو سوار تھے اور ہمارے سردار ابو عبیدہ بن الجراح تھے۔ ہم قریش کے قافلہ کو تاک رہے تھے تو ہم سمندر کے کنارے آدھے مہینے تک پڑے رہے اور وہاں سخت بھوکے ہوئے یہاں تک کہ پتے کھانے لگے اور اس لشکر کا نام یہی ہو گیا چوں کہ لشکر۔ پھر سمندر نے ہمارے لیے ایک جانور پھینکا جس کو غنبر کہتے ہیں۔ اس میں سے ہم آدھے مہینے تک کھاتے رہے اور اس کی چربی بدن پر ملتے رہے یہاں تک کہ ہم زوردار ہو گئے۔ پھر ابو عبیدہ نے اس کی ایک پسلی لے کر کھڑی کی اور سب سے زیادہ لمبا آدمی لشکر میں دیکھا اور سب سے زیادہ لمبا اونٹ اس آدمی کو اس اونٹ پر سوار کیا

لہ مینڈک کو حرام کہا ہے اور مینڈک کے سوا اور دریائی جانوروں میں تین قول ہیں سب میں صحیح زیادہ یہ ہے کہ وہ حلال ہیں اور امام مالک کے نزدیک مینڈک بھی درست ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک سوا مچھلی کے اور کوئی دریا کا جانور درست نہیں ہے۔ اسی طرح وہ مچھلی جو خود مر کر پانی کے اوپر تیر آوے ہمارے نزدیک اور جمہور علماء کے نزدیک حلال ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک حرام ہے اور حرمت کی دلیل میں جو جاڑ کی حدیث مروی ہے وہ ضعیف ہے استدلال کے اکتی نہیں ہے اور ہماری دلیل یہ حدیث صحیح ہے۔ اتنی مختصر

فَحَمَلَهُ عَلَيْهِ فَمَرَّ تَحْتَهُ قَالَ وَجَلَسَ فِي حِجَابٍ
عَلَيْهِ نَمْرٌ قَالَ وَأَخْرَجْنَا مِنْ وَطْبِ عَلَيْهِ كَذَا
وَكَذَا قُدَّةً وَذَلِكَ قَالَ وَكَانَ مَعَنَا جَرَابٌ مِنْ نَمْرٍ
فَكَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ يُعْطِي كُلَّ رَجُلٍ مِنْ قَبْضَةً
قَبْضَةً ثُمَّ أَغْطَيْنَا نَمْرَهُ نَمْرَةً فَلَمَّا فَنِيَ وَجَدَ
قُلُوبًا.

وہ اس کی پٹلی کے تلے سے نکل گیا اور اس کی آنکھ کے حلقہ میں گئی
آدمی بیٹھ گئے۔ جاڑ نے کہا ہم نے اس کی آنکھ کے حلقہ میں سے
اچھے گھڑے چربی کے ٹکالے اور ہمارے ساتھ (اس جانور کے
تلے سے پہلے) ایک بورہ تھا کھجور کا تو ابو عبیدہ ہم میں سے ہر ایک کو
ایک ایک مٹھی کھجور دیا کرتے، پھر ایک ایک کھجور دیتے لگے۔
جب وہ بھی نہ ملی تو ہم کو معصوم ہوا اس کا نہ منہ (یعنی ایک کھجور سے
کیا ہوتا ہے پھر جب وہ بھی نہ رہی اس وقت معلوم ہوا کہ ایک
کھجور بھی غنیمت تھی)۔

۵۰۰۰- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ فِي
حَبْسِ الْحَيْضِ إِنَّا رَجَلًا نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ
ثَلَاثًا ثُمَّ نَهَاهُ أَبُو عُبَيْدَةَ.

۵۰۰۰- جاڑ سے روایت ہے چوں کہ لشکر میں ایک شخص نے
ایک دن تین اونٹ کاٹے پھر تین اونٹ پھر تین اونٹ۔ پھر
ابو عبیدہ نے منع کر دیا اونٹوں کے کاٹنے سے اس خیال سے کہ
کبھی اونٹ تمام ہو جاویں اور جہاد میں خلل واقع ہو۔

۵۰۰۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَنَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلَاثَ مِائَةٍ نَحْمِلُ
أَزْوَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا.

۵۰۰۱- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بھیجا تین سو آدمی تھے اور ہمارا گوشہ
ہماری گردنوں پر تھا۔

۵۰۰۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَمِيرَهُ قَالَ
بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْثَةً
ثَلَاثَ مِائَةٍ وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ أبا عُبَيْدَةَ بْنُ الْحَرَّاحِ
فَفَنَى زَادَهُمْ فَجَمَعَ أَبُو عُبَيْدَةَ زَادَهُمْ فِي مَزْدُو
فَكَانَ يُقَوِّمُنَا حَتَّى كَانَ يُصَيِّبُنَا كُلَّ يَوْمٍ نَمْرَةً.

۵۰۰۲- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایک لشکر بھیجا تین سو آدمیوں کا اور ان کا سردار ابو عبیدہ
کو کیا ان کا گوشہ تمام ہو گیا تو ابو عبیدہ نے سب کے گوشہ دان
اکٹھے کئے اور ہر روز ہم کو ایک کھجور دیا کرتے۔

۵۰۰۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ بَعَثَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرْثَةً أَنَا فِيهِمْ إِلَى سِينَةِ الْبَحْرِ
وَسَافَقُوا جَمِيعًا بِقِيَّةِ الْحَدِيثِ كَنَحْوِ حَدِيثِ
عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ
وَتَبِي بْنِ كَوْسَانَ فَأَكَلُوا مِنْهَا الْحَيْشَ ثَمَانِي
عَشْرَةَ لَيْلَةً.

۵۰۰۳- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا میں بھی اس میں تھا سمندر کے
کنارے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح۔ اس میں یہ ہے کہ
لوگوں نے اٹھارہ دن تک اس جانور کا گوشت کھایا۔

۵۰۰۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۰۰۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ إِلَى أَوْصِ جُهَيْنَةَ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا وَسَافَى الْحَدِيثَ يَنْحَوِ حَدِيثَهُمْ.

باب: بستی کے گدھوں کا گوشت حرام ہے

بَابُ تَحْرِيمِ أَكْلِ لَحْمِ الْحُمْرِ الْإِنْسِيَّةِ

۵۰۰۵- امیر المؤمنین حضرت علیؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا عورتوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانے سے خیر کے دن اور بستی کے گدھوں کے گوشت سے بھی منع کیا۔

۵۰۰۵- عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ حَيْبَرٍ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْإِنْسِيَّةِ.

۵۰۰۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۰۶- عَنْ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ لَا إِسْنَادَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمْرِ الْإِنْسِيَّةِ.

۵۰۰۷- ابی ثعلبہ سے روایت ہے حرام کے رسول اللہ نے گوشت ان گدھوں کے جو بستی میں رہتے ہیں (اور جنگل کا گدھا یعنی گور خرباق حلال ہے)۔

۵۰۰۷- عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ.

۵۰۰۸- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بستی کے گدھوں کے گوشت سے۔

۵۰۰۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ.

۵۰۰۹- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی کے گدھے کھانے سے خیر کے دن حالانکہ لوگوں کو حاجت تھی۔

۵۰۰۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْجَمَارِ الْأَهْلِيَّةِ يَوْمَ حَيْبَرٍ وَكَانَ النَّاسُ يَخْجَرُوا إِلَيْهَا.

۵۰۱۰- شیبانی سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے پوچھا بستی کے گدھوں کے گوشت کو انھوں نے کہا ہم خیر کے دن بھوکے ہوئے اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور ہم نے یہود کے گدھے جو شہر سے نکل رہے تھے پکڑ لئے تھے پھر ہم نے ان کو کانا اور ہماری ہانڈیوں میں ان کا گوشت ابل رہا تھا اسے میں جناب رسول اللہ کے منادی نے پکارا ہانڈیاں الٹ دو اور گدھوں کا گوشت مت کھاؤ۔ میں نے کہا آپ نے گدھوں کا

۵۰۱۰- عَنْ الشَّيْبَانِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ فَقَالَ أَصَابَتْهَا مَجَاعَةُ يَوْمِ حَيْبَرٍ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَصْبَحْنَا لِلْقَوْمِ سُحُورًا خَارِجَةً مِنَ الْمَدِينَةِ فَحَضَرْنَاَهَا فَإِنَّ قُلُوبَنَا لَتَغْلِي إِذْ نَدَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَكْفَثُوا الْقُدُورَ وَالْأَظْفَارَ.

(۵۰۰۵) علامہ جہور علماء کے نزدیک اور ابن عباسؓ نے کہا حرام نہیں ہے۔ اور مالک کے تین قول ہیں سب شیہ مشہور یہ ہے کہ مکروہ تنزیہی ہے اور صحیح حرمت ہے (نووی مختصر)

گوشت کیسے حرام کیا یہ باتیں ہم نے آپس میں کہیں۔ بعضوں نے کہا آپ نے ان کو قطعی حرام کر دیا، بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ ان کا قسم نہیں نکلا تھا (یعنی تقسیم سے پہلے انہوں نے گدھے کاٹ ڈالے اس وجہ سے آپ نے حرام کیا)۔

۵۰۱۱- سلیمان شیبانی سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے سنا وہ کہتے تھے ہم خیبر کی رات بھوکے ہوئے جب دن ہوا تو ہم ہستی کے گدھوں پر گرے اور ان کو کانا جب دیکھیں اپنے لگیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سناری نے پکارا اناؤد دیوں کو اور گدھوں کے گوشت میں سے کچھ مت کھاؤ۔ اس وقت بعضوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس سے اس لیے کہ گدھے تقسیم میں نہیں آئے اور بعضوں نے کہا نہیں آپ نے اس کو حرام کر دیا۔

۵۰۱۲- براء اور عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے کہ ہم نے گدھوں کو پکڑا اور ان کو پکایا پھر آپ کے سناری نے آواز دی الٹ دو ہانڈیوں کو۔

۵۰۱۳- حضرت ابو اسحاقؓ سے روایت ہے براء نے کہا ہم نے خیبر کے دن گدھے پکڑے پھر جناب رسول اللہ کے منادی نے آواز دی کہ الٹ دو ہانڈیوں کو۔

۵۰۱۴- براء سے روایت ہے ہم منع کئے گئے ہستی کے گدھوں کے گوشت سے۔

۵۰۱۵- براء بن عازبؓ سے روایت ہے حکم کیا ہم کو رسول اللہ نے ہستی کے گدھوں کا گوشت پھینک دیے کا کچا ہوا پکا ہو پھر نہیں حکم دیا اس کے کھانے کا۔

۵۰۱۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۰۱۷- حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نہیں جانتا رسول اللہ نے منع کیا گدھوں کے گوشت سے اس وجہ

نَظَعُمُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا فَقَسَتْ حُرْمَتُهَا تَحْرِيمَ مَاذَا قَالَ فَحَدَّثَنَا يُونُسُ فَقُلْنَا حُرْمَتُهَا الْبَيْتَةُ وَحُرْمَتُهَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ.

۵۰۱۱- عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أُوْفَى يَقُولُ أَصَابَتْنَا مَخَاعَةٌ لِبَالِي خَيْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمٌ خَيْرٌ وَقَعْنَا فِي الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَاتَّخَرْنَاَهَا فَلَمَّا عَلَتْ بِهَا الْقُدُورُ نَادَى مُنَادِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ اكْفَتُوا الْقُدُورَ وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا قَالَ فَقَالَ نَامٌ إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ وَقَالَ آخِرُونَ نَهَى عَنْهَا الْبَيْتَةُ.

۵۰۱۲- عَنْ الْبَرَاءِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُوْفَى يَقُولَانِ أَصَابَنَا حُمْرًا فَطَبَخْنَاهَا فَتَنَادَى مُنَادِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اكْفَتُوا الْقُدُورَ.

۵۰۱۳- عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ الْبَرَاءُ أَصَابَنَا يَوْمَ خَيْبَرَ حُمْرًا فَتَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ اكْفَتُوا الْقُدُورَ.

۵۰۱۴- عَنْ الْبَرَاءِ يَقُولُ نَهَيْنَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

۵۰۱۵- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُلْقِيَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ بَيْتَةً رَضِيحَةً ثُمَّ لَمْ يَأْمُرْنَا بِأَكْلِهَا.

۵۰۱۶- عَنْ عَاضِدٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۵۰۱۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا أَذْهَبُ إِلَّا مَا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ كَانَ

خَمُولَةُ النَّاسِ فَكَيْفَ أَنْ تَذْهَبَ حُمُولَتُهُمْ أَوْ حَرَمَهُ فِي يَوْمٍ خَيْرٌ لِّحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ.

۵۰۱۸- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ حَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ الْيَوْمَ الَّذِي فَتَحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نيرانًا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا هَذِهِ النَّيرانُ عَلَى أَيْ شَيْءٍ تُوقَدُونَ)) قَالُوا عَلَى لَحْمٍ قَالَ عَلَى أَيْ لَحْمٍ قَالُوا ((عَلَى لَحْمِ خُمْرٍ)) إِنْسِيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَهْرِيقُوهَا وَانْكسِرُوهَا)) فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ تُهْرِيقُهَا وَتَغْسِلُهَا قَالَ أَوْ ذَلِكَ.

۵۰۱۹- عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۵۰۲۰- عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ أَصْبَحْنَا خُمُرًا خَارِجًا مِنَ الْقَرْيَةِ فَطَبَخْنَا مِنْهَا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَانِكُمْ عَنْهَا فَإِنَّهَا رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَأَكْفِيتُ الْقُدُورُ بِمَا فِيهَا وَإِنَّهَا لَتُدَوَّرُ بِمَا فِيهَا.

۵۰۲۱- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ جَاءَ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتُ الْحُمْرَ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْنَيْتُ الْحُمْرَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَا طَلْحَةَ فَنَادَى إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَانِكُمْ عَنْ لَحْمِ الْحُمْرِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ أَوْ لِحْسٌ قَالَ فَأَكْفِيتُ الْقُدُورُ بِمَا فِيهَا.

سے کہ وہ لادنے کے کام میں آتے ہیں تو برا جانا آپ نے ان کا تنف کر لیا حرام کیا خیر کے دن بستی کے گدھوں کا گوشت۔

۵۰۱۸- سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے خیر کی طرف پھر اللہ تعالیٰ نے فتح کر دیا خیر کو جس دن فتح ہوا اس کی شام کو لوگوں نے بہت انگار جلائے۔ آپ نے فرمایا یہ انگار کیسے ہیں اور کیا چیز پکاتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا گوشت پکاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کاہے کا گوشت؟ لوگوں نے کہا بستی کے گدھوں کا۔ آپ نے فرمایا گوشت بہار اور ہانڈیاں توڑ ڈالو۔ ایک شخص بولا ہم گوشت پہلا دیں اور ہانڈیاں دھو ڈالیں؟ آپ نے فرمایا اچھا ایسا ہی کر لو۔

۵۰۱۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۲۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کو فتح کیا تو لگاؤں سے جو گدھے نکل رہے تھے ہم نے ان کو پکڑا پھر ان کا گوشت پکایا اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے منادی نے آواز دی خبردار ہو جاؤ اللہ اور اس کا رسول دونوں تم کو منع کرتے ہیں گدھوں کے گوشت سے کیونکہ وہ پلید ہے شیطان کا کام ہے اس کا کھانا۔ پھر سب ہانڈیاں انہی گدھوں اور گوشت ان میں اٹل رہا تھا۔

۵۰۲۱- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب خیر کا دن ہوا تو ایک آنے والا آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گدھے کھائے گئے پھر دوسرا آیا اور یونا گدھے فنا ہو گئے۔ تب آپ نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو حکم کیا انہوں نے پکارا اللہ اور رسول اس کا منع کرتے ہیں تم کو گدھوں کے گوشت سے کیونکہ وہ پلید ہیں یا ناپاک ہیں۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا پھر ہانڈیاں الٹ دی گئیں۔

بَابُ إِبَاحَةِ أَكْلِ لَحْمِ الْخَيْلِ (۱)

- ۵۰۲۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ حَيْبَرَ عَنْ نَحْوِمِ الْخَيْلِ وَالْأَهْلِیَّةِ وَأَدَّى بِي لَحْمِ الْخَيْلِ.
- ۵۰۲۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَكَلْنَا مِنْ خَيْلِ الْخَيْلِ وَحُمُرِ الْوَحْشِ وَنَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ.
- ۵۰۲۴- عَنْ ابْنِ حُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.
- ۵۰۲۵- عَنْ أَشْمَاءَ قَالَتْ لَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَكَلْنَاهُ.
- ۵۰۲۶- عَنْ إِسْحَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

بَابُ إِبَاحَةِ النَّصَبِ

- ۵۰۲۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّصَبِ فَقَالَ ((لَسْتُ بِأَكْلِهِ وَلَا مُحَرَّمِهِ)).
- ۵۰۲۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ النَّصَبِ فَقَالَ ((لَا أَكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ)).
- ۵۰۲۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمَيْمَنَةِ عَنْ أَكْلِ النَّصَبِ فَقَالَ ((لَا أَكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ)).

باب گھوڑوں کا گوشت حلال ہے

- ۵۰۲۲- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا خیبر کے دن بستی کے گدھوں کے گوشت سے اور اجازت دی گھوڑوں کا گوشت کھانے کی۔
- ۵۰۲۳- جابر بن عبد اللہ نے کہا ہم نے خیبر کے زمانہ میں گھوڑوں کا اور گورخروں کا گوشت کھایا اور منع کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے بستی کے گدھے سے۔
- ۵۰۲۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
- ۵۰۲۵- اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم نے ایک گھوڑا کا گوشت رسول اللہ کے زمانہ میں پھراس کا گوشت کھایا۔
- ۵۰۲۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: گویہ کا گوشت حلال ہے (یعنی سوسمار کا)

- ۵۰۲۷- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا گویہ کا گوشت تو آپ نے فرمایا میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں۔
- ۵۰۲۸- ابن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گویہ کھانے کو تو آپ نے فرمایا میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں۔
- ۵۰۲۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا تا زیادہ ہے کہ آپ منبر پر تھے۔

(۵۰۲۵) صحاح نووی نے کہا اس میں اختلاف ہے تو شافعی اور مجہور سلف اور خلف کا یہ قول ہے کہ گھوڑے کا گوشت مباح ہے بلا کراہت اور امام مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک مکروہ ہے۔

(۵۰۲۷) آپ نے نہیں کھایا کیونکہ وہ آپ کے ملک میں نہیں جوتا تھا تو آپ کو اس سے کراہت ہوئی جیسے دوسری روایت ہے پر صحابہ نے کھایا آپ کے سامنے اس سے معلوم ہوا کہ وہ حلال ہے اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا یہ ابو حنیفہ سے منقول ہے کہ انہوں نے مکروہ کہا۔ (نووی)

۵۰۳۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۰۳۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۳۲- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کے کئی صحابی تھے ان میں سعدؓ بھی تھے۔ وہ گوہ کا گوشت لائے تو ایک عورت نے آپ کی بیبیوں میں سے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ گوہ کا گوشت ہے۔ آپ نے صحابہ سے فرمایا تم کھاؤ وہ حلال ہے لیکن وہ پیرا کھانا نہیں ہے (یعنی مجھے اس کے کھانے کا اتفاق نہیں ہوا اس وجہ سے کراہت آتی ہے)۔

۵۰۳۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۳۴- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں اور خالد بن ولیدؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المؤمنین میمونہؓ کے گھر میں گئے وہاں ایک گوہ لایا گیا بھنا ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ ادھر جھکایا بعضی عورتوں نے جو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتادیا جس کو آپ کھانے والے تھے (یعنی کہہ دیا کہ یہ گوہ ہے)۔ یہ سنتے ہی آپ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ میں نے کہا کیا وہ حرام ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا نہیں وہ میرے ملک میں نہ تھا

۵۰۳۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ.

۵۰۳۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغَضَبِ بِمَعْنَى حَدِيثِ الْبَيْتِ عَنْ نَافِعٍ غَيْرِ أَنَّ حَدِيثَ أُبَيِّ بْنِ أَبِي رَسُولٍ اللَّهِ ﷺ بِضَبٍّ فَلَمْ يَأْكُلَهُ وَلَمْ يُحَرِّمَهُ وَفِي حَدِيثِ أَسَامَةَ فَإِنْ غَامَ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْخَيْبَرِ.

۵۰۳۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ مَعَ نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ سَعْدٌ وَأَتُوا بِنَحْمٍ ضَبٍّ فَتَادَبَتْ امْرَأَةٌ مِنْ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّهُ لَنَحْمٍ ضَبٍّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كُلُوا فَإِنَّهُ حَلَالٌ وَلَكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عِلَاقِي)).

۵۰۳۳- عَنْ ثَوْبَةَ الْخَيْبَرِيِّ قَالَتْ قَالَ لِي الشَّعْبِيُّ أَرَأَيْتَ حَدِيثَ الْحُسَيْنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَاعَدَتْ ابْنِ عُمَرَ قَرِيبًا مِنْ سِتْنَيْنِ أَوْ سَنَةٍ وَتَضَفَّرَ فَلَمْ أَسْمَعْهُ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ هَذَا قَالَ كَانَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِيهِمْ سَعْدٌ بِسَلِ حَدِيثٍ مُعَاذٍ.

۵۰۳۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُونَةَ فَأَتَانِي بِضَبٍّ مَحْنُورٍ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ أَخْبِرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ فَقُلْتُ أَحْرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((لَا وَلَكِنَّهُ لَمْ

اس وجہ سے مجھ کو کراہت ہوئی۔ خالد نے کہا میں نے اس کو اپنی طرف کھینچا اور کھایا اور آپ دیکھ رہے تھے۔

۵۰۳۵- عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے خالد بن ولیدؓ جن کو سیف اللہ کہا جاتا تھا وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ام المومنین میمونہ کے پاس گئے جو رسول اللہ کی بی بی تھیں اور خالد تھیں خالد اور ابن عباسؓ کی۔ ان کے پاس گوہ دیکھا تھا بھنا ہوا جو لائیں تھیں میمونہ کی بہن حفیدہ بنت حارث نجد سے۔ پھر وہ گوہ رسول اللہ کے سامنے رکھا گیا اور نکم ایسا ہوتا کہ آپ کے سامنے کوئی کھانا رکھا جاوے اور بیان نہ کیا جاوے اور نام نہ لیا جاوے (کہ وہ کیا کھانا ہے) تو رسول اللہ نے اپنا ہاتھ بڑھایا گوہ کی طرف ایک عورت عورتوں میں سے جو موجود تھیں بولی انھی رسول اللہ سے اور کہہ دیا جو آپ کے سامنے لائیں تھیں وہ کئے لگیں یہ گوہ ہے یا رسول اللہ! یہ سن کر آپ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ خالد بن ولیدؓ نے کہا کیا گوہ حرام ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا نہیں حرام نہیں ہے لیکن یہ میرے ملک میں نہیں ہوتا اس وجہ سے مجھ کو نفرت ہوتی ہے۔ خالد نے کہا پھر میں نے اس کو کھینچا اور کھایا اور رسول اللہ دیکھ رہے تھے مجھے کھاتے ہوئے منع نہیں کیا۔

۵۰۳۶- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے خالد بن ولیدؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میمونہ بنت حارث کے گھر میں گئے وہ خالد کی خالد تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گوہ کا گوشت لایا گیا۔ اس کو ام حفیدہ بنت حارث نجد سے لائیں تھیں اور وہ بنی جعفر میں سے ایک شخص کے نکاح میں تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی چیز نہیں کھاتے تھے جب تک آپ کو معلوم نہ ہو جاتا تھا کہ وہ کیا چیز ہے پھر بیان کیا اسی طرح۔

يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَغَاثُهُ قَالَ خَالِدٌ فَأَخْتَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْظُرُ.

۵۰۳۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ سَيْفُ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَاتُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْلُوقًا قَدِمَتْ بِهِ أُخْتُهَا حَفِيدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ نَعْبَدٍ فَقَدِمَتْ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ قَلَمًا يُقَدَّمُ إِلَيْهِ طَعَامٌ حَتَّى يُحَدِّثَ بِهِ وَيَسْتَسْئِلَ لَهُ فَأَهْوَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ إِلَى الضَّبِّ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ الْحُضُورِ أَخْبِرِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمَا قَدِمْتُمْ لَهُ قُلْنَ هُوَ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَحْتَرَامُ الضَّبِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((لَا وَلَكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَغَاثُهُ)) قَالَ خَالِدٌ فَأَخْتَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْظُرُ فَلَمْ يَنْهَيْهِ.

۵۰۳۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَهِيَ خَالَتُهُ فَقَدِمَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَحْمَ ضَبٍّ جَاءَتْ بِهِ أُمُّ حَفِيدَةَ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَعْبَدٍ وَكَانَتْ تَحْتِ رَجُلٍ مِنْ بَنِي جَعْفَرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَأْكُلُ شَيْئًا حَتَّى يَعْلَمَ مَا هُوَ ثُمَّ ذَكَرَ بِجِلِّ حَدِيثِ يُونُسَ وَذَكَرَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ وَحَدَّثَهُ ابْنُ الْأَعَصِمِ عَنْ مَيْمُونَةَ وَكَانَ فِي جَعْرَهَا.

۵۰۳۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ دو گویہ آئے
بکھے ہوئے۔

۵۰۳۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۳۹- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میری
خالہ ام حنیدہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس گھی اور پنیر اور گوہ کبھی
آپ نے گھی اور پنیر کھایا اور گوہ نفرت کر کے چھوڑ دیا اور گوہ آپ
کے دسترخوان پر کھایا یا اور جو حرام ہوتا تو آپ کے دسترخوان
پر نہ کھایا جاتا۔

۵۰۴۰- یزید بن اسلم سے روایت ہے ہم کو ایک دولہانے بلایا
مدینہ میں تو تیرہ گوہ ہمارے سامنے رکھے۔ بعضوں نے کھائی
بعضوں نے نہ کھائی۔ پھر میں دوسرے دن ابن عباسؓ سے ملا
اور ان سے یہ حال بیان کیا لوگوں نے ان کے سامنے بہت باتیں
کیں۔ بعضوں نے یہاں تک کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا نہ میں اس
کو کھاتا ہوں نہ منع کرتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں۔ حضرت ابن
عباسؓ نے کہا تم نے برا کہا رسول اللہؐ تو اسی لیے بھیجے گئے کہ ہر
ایک چیز کو حلال کہیں۔ حرام۔ (چنانچہ قرآن مجید میں حضرت کی
صفت بھی آتی ہے یحل لهم الطیبات وحرم علیہم الخبائث)
بلکہ آپ ایک روز میمونہؓ کے پاس تھے اور فضل بن عباسؓ اور خالد
بن ولیدؓ بھی تھے ایک عورت اور بھی تھی اتنے میں ان لوگوں کے
سامنے ایک خوان لایا گیا اس میں گوشت بھی تھا جب رسول اللہؐ
نے اس کے کھانے کا قصد کیا تو میمونہؓ نے کہہ دیا وہ گوہ کا گوشت
ہے۔ یہ سن کر آپ نے ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا اس گوشت کو میں نے
کبھی نہیں کھایا اور ان لوگوں سے فرمایا تم کھاؤ تو فضلؓ اور خالد بن

۵۰۳۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ابْنُ النَّبِيِّ ﷺ
وَنَحْنُ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ بَضْعِينَ مَشْوِيَيْنِ يَوْمَئِذٍ
حَدِيثُهُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ
۵۰۳۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ وَعِنْدَهُ خَالِدُ بْنُ
الْوَلِيدِ يَلْحَمُ عَسْبُ قَدْ كَرِهْتُ حَنِيشَ الزُّهْرِيِّ
۵۰۳۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَخَذْتُ خَالَتِي أُمَّ
حَنِيدَةَ بِلِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَحْنًا وَأَقِطًا وَأَصْبًا
فَأَكَلَ مِنَ السَّمْنِ وَالْأَقِطِ وَتَرَكَ الصَّبَّ تَقْذِيرًا
وَأَكَلَ عَلَى مَا بَيْنَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَوْ كَانَ
حَرَامًا مَا أَكَلَ عَلَى مَا بَيْنَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
۵۰۴۰- عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ دَعَانَا
عُورُسُ بِالْمَدِينَةِ فَقَرَّبَ إِلَيْنَا ثَلَاثَةَ عَشَرَ صَبًا
فَأَكَلْتُ وَتَارَكْتُ فَقَالَتْ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنَ الْغَدِ
فَأَعْبَرْتُهُ فَأَكْتَرُ الْقَوْمُ حَوْتَهُ حَتَّى قَالَ بَعْضُهُمْ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا
أَكْلُهُ وَلَا أَنْهَى عَنْهُ وَلَا أَحَرِّمُهُ)) فَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ بَشَرٌ مَا قُلْتُمْ مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مُجِلًّا وَمُحَرَّمًا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِمَا هُوَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ
وَعِنْدَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ
وَأَمْرَأَةٌ أُعْرِي إِذْ قُرِبَ إِلَيْهِمْ حَوَاتٌ عَلَيْهِمْ لَحْمٌ
فَلَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يَأْكُلَ قَالَتْ لَهُ مَيْمُونَةُ إِنَّهُ لَحْمٌ عَسْبُ فَكَفَّ
يَذَّةً وَقَالَ ((هَذَا لَحْمٌ لَمْ أَكْلُهُ قَطُّ)) وَقَالَ
لَهُمْ ((كُلُوا)) فَأَكَلَ مِنْهُ الْفَضْلُ وَخَالِدُ بْنُ

قُلْتُ أَكُلُهَا وَلَا أَتَمْنِي عَنْهَا»

حرام کہتا ہوں۔

بَابُ إِبَاحَةِ الْحِرَادِ

باب: تندی کھانا درست ہے

۵۰۴۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عَزْرَابًا فَأَكَلَ الْحِرَادَ.

۵۰۴۵- عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات لڑائیاں لڑیں اور تندی کھاتے رہے۔

۵۰۴۶- عَنْ أَبِي يَحْيَى يَنْفُورٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِي رَوَيْتُهُ سَمِعَ عَزْرَابًا وَ قَالَ بِسُحْقٍ سِتٍّ وَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ سِتٍّ أَوْ سَمِعَ.

۵۰۴۶- ابو یحییٰ سے ایسے ہی روایت ہے جیسے اوپر گزری۔ اسحاق نے چھ لڑائیاں روایت کیں ہیں اور ابن عمر نے شگ کے ساتھ چھ یا سات۔

۵۰۴۷- عَنْ أَبِي يَحْيَى يَنْفُورٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ سَمِعَ عَزْرَابًا.

۵۰۴۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ إِبَاحَةِ الْأَرْبِ

باب: خرگوش حلال ہے

۵۰۴۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرَرْنَا فَاسْتَفْتَحْنَا أَرْبًا بِسَرِّ الظُّهْرَانِ فَسَمِعُوا عَلَيْهِ قَلْبُورًا قَالَ فَسَمِعْتُ حَتَّى أَذْرَكْتُهَا فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بِوَرَكَيْهَا وَفَعَلْنَا بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَهُ.

۵۰۴۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم جا رہے تھے ہم نے مرا الظہران میں (جو ایک مقام ہے قریب مکہ کے) ایک خرگوش کا چھپا کیا پہلے لوگ اس پر دوڑے لیکن تھک گئے پھر میں دوڑا تو میں نے پکڑ لیا اور ابو طلحہ کے پاس لایا انہوں نے اس کو ذبح کیا اور اس کا پتھر اور دونوں رانیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجیں۔ میں لے کر آیا آپ نے لے لیا ان کو۔

۵۰۴۹- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثٍ يَحْيَى يَوْرَكَيْهَا أَوْ فَعَلْنَا بِهَا.

۵۰۴۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(۵۰۴۶) نووی نے کہا تندی کے حلال ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔ اب شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ تندی ہر حال میں حلال ہے کہ ذبح کی جاوے یا نہ کی جاوے مسلمان شکار کرے یا نجوسی یا خود مر جاوے اور مالک نے کہا کہ وہ حلال نہیں ہے اگر خود مر جاوے البتہ اگر کسی سب سے مرے مثلاً کوئی تکر اس کا کاٹیں یا اس کو ذباکیں یا زہدہ نگار میں ڈالیں یا بھونیں تو حلال ہے۔ انجلی۔

(۵۰۴۸) نووی نے کہا خرگوش حلال ہے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور علماء کے نزدیک مگر عبد اللہ بن عمرو بن العاص اور ابن ابی لیلیٰ سے اس کی کراہت منقول ہے اور کسی حدیث سے ممانعت اس کی نہیں ہے۔ انجلی

بَابُ إِبَاحَةِ مَا يُسْتَعَانُ بِهِ عَلَى الْإِصْطَادِ
وَالْعَدُوِّ وَكَرَاهَةِ الْخَذْفِ

باب: شکار کے لیے اور دوڑنے کے لیے جو سامان ضروری ہو وہ درست ہے لیکن چھوٹی چھوٹی کنکریاں پھینکنا درست ہے

۵۰۵۰- عَنْ أَنَسٍ بَرِيدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُثَنَّلِ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ لَا تَخْذِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُهُ أَوْ قَالَ يَنْهَى عَنْ الْخَذْفِ فَإِنَّهُ لَا يُصْطَادُ بِهِ الصَّيْدُ وَلَا يُنْكَأُ بِهِ الْعَدُوُّ وَلَكِنَّهُ يَكْثِرُ السَّيِّئُ وَيَقْضَى الْعَيْنُ ثُمَّ رَأَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ أُخْبِرْكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُهُ أَوْ يَنْهَى عَنْ الْخَذْفِ ثُمَّ أَرَاكَ تَخْذِفُ لَا أَكَلِمَتِكَ كَلِمَةً كَذَا وَكَذَا.

۵۰۵۰- ابن بریدہ سے روایت ہے عبد اللہ بن معقل نے ایک شخص کو دیکھا اپنے یاروں سے خذف کرتے ہوئے (خذف کنکری مارنا گھٹلی مارنا کوئی اور چیز ان کے مانند دو انگلیوں کے بیچ میں رکھ کر یا انگلی اور انگوٹھے کے بیچ میں رکھ کر)۔ عبد اللہ نے اس سے کہا تو خذف مت کر اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ کمرہ جاتے تھے یا منع کرتے تھے خذف کو کیونکہ نہ اس سے شکار ہوتا ہے نہ دشمن مرتا ہے بلکہ دانت ٹوٹ جاتا ہے یا آنکھ پھوٹ جاتی ہے (جب وہ کسی کے لگ جاتا ہے)۔ پھر عبد اللہ نے اس کو دیکھا خذف کرتے ہوئے تو کہا میں تجھ سے حدیث بیان کرتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ رکھتے تھے یا منع کرتے تھے خذف سے اور پھر میں دیکھتا ہوں تو خذف کے جاتا ہے اب میں تجھ سے بات نہ کروں گا۔

۵۰۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۵۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۵۱- عَنْ كَيْسِ بْنِ يَزِيدَ الْإِسْنَادِ لُحُوهُ.
۵۰۵۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُثَنَّلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَذْفِ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فِي حَدِيثِهِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يُنْكَأُ الْعَدُوُّ وَلَا يَقْتُلُ الصَّيْدُ وَلَكِنَّهُ

(۵۰۵۰) صحیح نووی نے کہا اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بدعتی اور فاسقوں کی ملاقات ترک کرنی چاہیے۔ اسی طرح ان لوگوں کی جو جان بوجھ کر حدیث پر عمل نہ کریں اور ایسے لوگوں کی ترک ملاقات ہمیشہ کے لیے درست ہے اور وہ جو تین دن سے زیادہ ترک منع ہے وہ جب ہے کہ اپنے خلاف شایانہ امور کے لیے ترک کرے لیکن اہل بدعت سے تو ہمیشہ ترک ملاقات چاہیے اور اس حدیث کی مؤید اور حدیثیں ہیں جیسے حدیث کعب بن مالک وغیرہ کی۔ اچھا

مترجم کہتا ہے کہ حدیث پر عمل نہ کرنا اور اپنی خواہش نفس پر اصرار کرنا ایسا بڑا گناہ ہے کہ ایسے شخص سے ہمیشہ کے لیے ترک ملاقات جائز ہے اور داخل ہیں اس میں وہ لوگ جو حدیث صحیح کو کسی مجتہد یا عالم یا ور دین یا مجرم یا مرشد کے قول یا فعل کے خلاف میں واجب العمل نہ جانیں بلکہ ان کا گناہ سخت ہے اس شخص کے گناہ سے جو صرف شامت نفس سے حدیث پر عمل نہ کر سکے لیکن حدیث پر عمل کرنا اچھا سمجھتا ہے۔

يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَقْفَأُ الْعَيْنَ وَ قَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ
(إِنَّهَا لَا تَنَكُّ الْعَدُوَّ وَلَمْ يَذْكُرْ تَقْفَأَ الْعَيْنَ))

۵۰۵۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ عبد اللہ بن مسفل کے ایک رشتہ دار نے خذف کیا۔

۵۰۵۳- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ قَرِيْبًا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ خَذَفَ قَالَ فَهَاهُ وَقَالَ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ الْخَذَفِ وَقَالَ إِنَّهَا لَا تَصِيدُ صَيْدًا وَلَا تَنَكُّ عَدُوًّا وَلَكِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ وَيَقْفَأُ الْعَيْنَ قَالَ فَقَالَ أَحَدُكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْهُ ثُمَّ تَخَذَفَ لَا أَكَلَمَكَ أَبَدًا.

۵۰۵۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۵۴- عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

باب: ذبح یا قتل اچھی طرح کرنا چاہیے اور چھری کو تیز کر لینا چاہیے

بَابُ الْأَمْرِ بِإِحْسَانِ الذَّبْحِ وَالْقَتْلِ وَ تَحْدِيدِ الشُّفْرَةِ

۵۰۵۵- شہاد امین اوس سے روایت ہے دو باتیں میں نے یاد رکھیں رسول اللہ سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر کام میں بھلائی فرض کی ہے۔ جب تم قتل کرو تو اچھی طرح سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح سے ذبح کرو اور چاہیے کہ تم سے جو کوئی ذبح کرنا چاہے وہ چھری کو تیز کر لے اور اپنے جانور کو آرام دیوے (اور یہی مستحب ہے کہ چہرے جانور کے سامنے تیز نہ کرے اور نہ ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کرے اور نہ ذبح کرنے کے لیے کھینچ کر لے جاوے)

۵۰۵۵- عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ حَفِظَةَ مِمَّا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ ((فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحَدِّثْ أَحَدُكُمْ شُفْرَتَهُ فَلْيُفْرِخْ ذَبِيحَتَهُ))

۵۰۵۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۵۶- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَدَّادِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ ابْنُ عُثَيْمٍ رَمَعْنَى حَدِيثَهُ

باب: جانوروں کو باندھ کر مارنا منع ہے

بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ

۵۰۵۷- ہشام بن زید بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اپنے دادا انس بن مالک کے ساتھ حکم بن ایوب

۵۰۵۷- عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ حَدَّيْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ دَارَ

(۵۰۵۷) اور یہ ممانعت تحریمی ہے کیونکہ اس میں جانور کو ایذا پہنچتا ہے اور مال تلف ہوتا ہے۔ نووی نے کہا عربی میں اس کو صبر کہتے

کے گھر میں گیا وہاں کچھ لوگوں نے ایک مرغی کو نشانہ بنایا تھا اور اس پر تیر مار رہے تھے۔ اُنسؑ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے منع کیا جانوروں کو باندھ کر مارنے سے۔

۵۰۵۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۵۹- حضرت ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا کسی جاندار کو نشانہ مت بناؤ۔

۵۰۶۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۶۱- حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما گزرے چند لوگوں پر جنہوں نے ایک مرغی کو نشانہ بنایا تھا اس پر تیر چلا رہے تھے۔ جب ان لوگوں نے ابن عمر کو دیکھا تو وہاں سے الگ ہو گئے۔ ابن عمرؓ نے کہا یہ کام کس نے کیا؟ رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے اس پر جو ایسا کام کرے۔

۵۰۶۲- سعید بن جبیر سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر جو قریش کے چند جوانوں پر گزرے انہوں نے ایک پرندہ پر نشانہ لگایا تھا اور اس کو تیر مار رہے تھے اور جس کا پرندہ تھا اس سے یہ ٹھہرایا تھا کہ جو تیر نشانہ پرندہ لگے اس تیر کو وہ لے لیتے۔ جب ان لوگوں نے عبد اللہ بن عمرؓ کو دیکھا تو الگ ہو گئے۔ ابن عمرؓ نے کہا لعنت کی اللہ نے اس پر جو ایسا کام کرے اور رسول اللہ نے لعنت کی ہے اس شخص پر جو کسی جاندار کو نشانہ بناوے۔

۵۰۶۳- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جانور کو باندھ کر مارنے سے۔

الْحَكَمُ بْنُ أَيُّوبَ فَإِذَا قَوْمٌ قَدْ نَصَبُوا دَحَاجَةً يَرْمُونَهَا قَالِ فَقَالَ أَنَسُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَصْنَعَ الْبَهَائِمَ.

۵۰۵۸- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۵۰۵۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا))

۵۰۶۰- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۵۰۶۱- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِغَنَمٍ قَدْ نَصَبُوا دَحَاجَةً يَرْمُونَهَا فَلَمَّا رَأَوْا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا عَنْهَا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هَذَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هَذَا.

۵۰۶۲- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِبَنِيَّانٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ نَصَبُوا طَيْرًا وَهُمْ يُرْمُونَهُ وَقَدْ مَحَلُّوا لِصَاحِبِ الطَّيْرِ كُلِّ عَاطِفَةٍ مِنْ نَتْلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هَذَا لَعَنَ اللَّهُ مَنْ فَعَلَ هَذَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا.

۵۰۶۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْتَلَ شَيْءٌ مِنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا.



کِتَابُ الْأَضَاحِي

کتاب قربانیوں کے بیان میں

بَابُ وَقْتِهَا

باب: قربانی کا وقت کیا ہے

۵۰۶۴- عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ الْأَضْحَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَغْدُ أَنْ صَلَّى وَفَرَّغَ مِنْ صَلَاتِهِ سَلَّمَ فَإِذَا هُوَ بِرِي لَحْمٍ أَضَاحِي قَدْ ذُبَحَتْ قُلْتُ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ فَقَالَ ((مَنْ كَانَ ذَبَحَ أَضْحِيَّتَهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ أَوْ نُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ كَانَ لَهُ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللَّهِ))

۵۰۶۳- جندب بن سُلَیْم سے روایت ہے میں عید الاضحی میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھا آپ نے ابھی نماز نہیں پڑھی تھی اور نماز سے فارغ نہیں ہوئے تھے اور سلام نہیں بھیجا تھا کہ دیکھا قربانیوں کا گوشت اور دوزخ ہو چکی تھیں نماز سے فارغ ہونے کے اول ہی تو آپ نے فرمایا جس شخص نے قربانی کاٹی اپنی نماز سے پہلے ہی یا ہماری نماز سے پہلے (یہ شک ہے راوی کا) وہ دوسری قربانی کرے (کیونکہ پہلے قربانی درست نہیں ہوئی) اور جس نے نہیں کاٹی وہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کاٹے۔

(۵۰۶۳) بڑی نووی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے کہ مالدار پر قربانی واجب ہے یا نہیں؟ جمہور علماء کے نزدیک قربانی سنت ہے اگر ترک کرے گا تو گناہ گار نہ ہو گا نہ نفاق لازم ہو گی اور یہی مذہب ہے۔ تک اور احمد اور ابو یوسف اور اشعری اور ابو ثور اور حنفی اور ابو داؤد وغیرہم اور ربیعہ اور اوزاعی اور ابو حنیفہ اور لیث کے نزدیک مالدار پر قربانی واجب ہے اور نفعی نے کہا مالدار پر واجب ہے بشرطیکہ وہ سنی میں حاجی نہ ہو اور محمد بن حسن نے کہا شہر والوں پر واجب ہے۔ اور وقت قربانی کا یہ ہے کہ امام کے ساتھ نماز پڑھنے کے بعد قربانی کرے اور اجماع ہے اس پر کہ طلوع فجر سے پہلے دسویں تاریخ کی قربانی کرنا درست نہیں ہے اور اختلاف ہے اس کے بعد میں تو شافعی اور ابو داؤد اور ابن منذر وغیرہ کا یہ مذہب ہے کہ جب آفتاب نکلا دسویں تاریخ کا اور اتنا وقت گزر گیا کہ عید کی نماز اور دو خطبے جنتی دیر میں ہوتے ہیں تو قربانی کا وقت آگیا اب اگر قربانی کرے گا تو کافی ہے گو امام کے ساتھ عید کی نماز پڑھے یا عید کی نمازی نہ پڑھے خواہ شہر والا ہو یا دیہاتی یا مسافر خواہ امام نے اپنی قربانی اس وقت تک کاٹی ہو یا نہ کاٹی ہو۔ اور عطا اور ابو حنیفہ نے کہا کہ گاؤں اور جنگل والوں کے لیے قربانی کا وقت دسویں تاریخ کی صبح صادق کے بعد ہو جاتا ہے اور شہر والوں کے لیے جب تک امام نماز اور خطبہ سے فارغ نہ ہو اس وقت تک نہیں ہوتا تو اس سے پہلے قربانی درست نہ ہو گی۔ اور امام مالک نے کہا کہ جب تک امام نماز اور خطبہ اور قربانی کے ذبح سے فارغ نہ ہو تو اس وقت تک قربانی درست نہیں ہے اور امام احمد نے کہا کہ امام کی نماز سے پہلے درست نہیں اور اس کی نماز کے بعد درست ہے گو اس نے ابھی قربانی نہ کی ہو اور دیہاتی اور شہری ان کے نزدیک برابر ہیں۔ اور ثوری نے کہا کہ امام جب تک خطبہ سے فارغ نہ ہو اس وقت تک درست نہیں ہے اور ربیعہ نے کہا جہاں امام نہیں ہے وہاں آفتاب نکلنے سے پہلے قربانی درست نہیں ہے اور اس کے بعد درست ہے اب اخیر وقت قربانی کا حیر حویس کی شام تک ہے اور یہی قول ہے شافعی کا اور ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کے نزدیک بار حویس کی شام تک اور رات کو بھی قربانی درست ہے لیکن مکروہ ہے اور مالک کے نزدیک درست نہیں۔ انہی مختصر

۵۰۶۵- عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سَفْيَانَ قَالَ شَهِدْتُ الْأَنْصَحِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ بِالنَّاسِ نَظَرَ إِلَى غَنَمٍ قَدْ ذُبِحَتْ فَقَالَ ((مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ شَاةً مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ))

۵۰۶۵- جندب بن سفیان سے روایت ہے میں عید الاضحی میں رسول اللہ کے ساتھ تھا جب آپ نماز پڑھ چکے تو بکریوں کو دیکھا وہ کٹ گئیں آپ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا وہ دوسری بکری ذبح کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا ہے وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

۵۰۶۶- عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ يَهْدِي الْإِسْنَادَ وَقَالَ عَلَى اسْمِ اللَّهِ كَحَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ

۵۰۶۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۶۷- عَنْ جُنْدُبِ بْنِ الْبَحَلِيِّ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى يَوْمَ أَضْحَى ثُمَّ خَضَبَ فَقَالَ ((مَنْ كَانَ ذَبْحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَعِدْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللَّهِ))

۵۰۶۷- جندب بن بکلی سے روایت ہے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا عید الاضحی کے دن آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا پھر فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کی ہو وہ دوبارہ پھر کرے اور جس نے نہیں کی وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر کاٹے۔

۵۰۶۸- عَنْ شُعْبَةَ يَهْدِي الْإِسْنَادَ بِمِثْلِهِ

۵۰۶۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۰۶۹- عَنْ الثَّوْرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى عَلَيَّ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((بَلَّغْ شَاةً لَحْمًا)) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَتَبِي جَائِعَةٌ مِنْ الْمَعْرِ فَقَالَ ((صَبَّحْ بِهَا وَتَا تَصْلُحْ لِبُعِيرِكَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ضَحَّى قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَأْمَأْ ذَبْحَ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ))

۵۰۶۹- ثوراء سے روایت ہے میرے ماموں ابو بردہ نے نماز سے پہلے قربانی کی۔ رسول اللہ نے فرمایا یہ تو گوشت کی بکری ہوئی (یعنی قربانی کا ثواب نہیں ہے)۔ ابو بردہ نے کہا یا رسول اللہ! میرے پاس ایک چھ مہینہ کا بچہ ہے بکری کا۔ آپ نے فرمایا اسی کی قربانی کرو اور تیرے سوا اور کسی کے لیے یہ درست نہیں (بلکہ بکری ایک برس یا زیادہ کی ضروری ہے)۔ پھر آپ نے فرمایا جو شخص نماز سے پہلے قربانی کرے اس نے اپنی ذات کے لیے کانا (یعنی گوشت کھانے کیلئے) قربانی کا ثواب نہیں ملتا (اور جو شخص نماز کے بعد ذبح کرے اس کی قربانی پوری ہوئی اور وہ پا گیا مسلمانوں کی سنت کو)۔

۵۰۷۰- عَنْ الثَّوْرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ خَالَهٖ أَبَا بُرْدَةَ بْنَ نَبَارٍ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا يَوْمَ اللَّحْمِ فِيهِ مَكْرُورَةٌ وَإِنِّي غَضَبْتُ لَسِيكَتِي لِأَطْعِمَ أَهْلِي وَبِحَدَانِي وَأَهْلَ دَارِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۵۰۷۰- ثوراء بن عازب سے روایت ہے ان کے ماموں ابو بردہ بن نیار نے رسول اللہ ﷺ کے قربانی کرنے سے پہلے قربانی کرنی تو کہنے لگا یا رسول اللہ! یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش رکھنا برا ہے (یعنی قربانی نہ کرنا اور پال بچوں کے دل میں گوشت کی خواہش باقی رکھنا اس دن برا ہے اور بعض نسخوں میں مکروہ کے

بدلے مقررہ ہے تو ترجمہ یہ ہو گا یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی طلب ہوتی ہے) اور میں نے اپنی قربانی جلد کی تاکہ کھانوں میں اپنے ہاں بچوں اور ہمسایوں اور گھروالوں کو رسول اللہ نے فرمایا پھر قربانی کرو وہ بولا یا رسول اللہ میرے پاس ایک دودھ والی کم سن بکری ہے (ایک برس سے کم عمر کی اس کو عرب میں عناق کہتے ہیں) اور وہ میرے نزدیک گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے آپ نے فرمایا یہ بہتر ہے تیری دونوں قربانیوں میں (اگرچہ پہلی قربانی نہ تھی مگر چھ نکلہ ابو بردہ نے اس کو نیت خیر سے کاٹا تھا اس وجہ سے اس میں بھی ثواب ہوا) اور اب تیرے بعد ایک برس سے کم کی بکری کسی کے لیے درست نہ ہوگی (البتہ بھیڑ درست ہے)

۵۰۷۱- براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ہم کو خطبہ سنایا یوم النحر کو تو فرمایا کوئی قربانی نہ کرے نماز سے پہلے میرے ماموں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش باقی رکھنا برا ہے پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزر ل

۵۰۷۲- براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے اور ہمارے قبلے کی طرف منہ کرے اور ہماری طرح قربانی کرے (یعنی مسلمان ہو) وہ قربانی نہ کرے جب تک کہ نماز نہ پڑھ لیں۔ میرے ماموں نے کہا یا رسول اللہ! میں تو اپنے بیٹے کی طرف سے قربانی کر چکا آپ نے فرمایا اس میں تو نے جلدی کی اپنے گھروالوں کے لیے اس نے رسول اللہ سے کہا میرے پاس ایک بکری ہے جو دو بکریوں سے بہتر ہے۔ (نووی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ قربانی میں گوشت کی کثرت افضل نہیں ہے بلکہ گوشت کی عمدگی تو ایک فریب بکری دو دلی بکریوں سے بہتر ہے) آپ نے فرمایا قربانی کر اس کی دو تیری دونوں قربانیوں سے بہتر ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْدٍ نُسْكَأُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عِنْدِي عَنْقًا لَيْسَ خَيْرَ مِنْ شَاتِي لَحْمٍ فَقَالَ ((هِيَ خَيْرٌ نَسِيكَتِكَ وَلَا تَجْزِي جَذَاعَةً عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ))

۵۰۷۱- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَطَبْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ ((لَا يَذْبَحُنَّ أَحَدٌ حَتَّى يُصَلِّيَ)) قَالَ فَقَالَ حَالِي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا يَوْمُ اللَّحْمِ فِيهِ مَكْرُوهٌ ثُمَّ ذَكَرَ بَعْضَ حَدِيثٍ هَسْتِم.

۵۰۷۲- عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَوَجَّهَ قِبَلَتَنَا وَنَسَكَ نُسْكَأَ فَلَا يَذْبَحُ حَتَّى يُصَلِّيَ)) فَقَالَ حَالِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِذَا نُسَكْتُ عَنْ لِي فَقَالَ ((ذَلِكَ شَيْءٌ عَجَلْتَهُ لِأَهْلِكَ)) فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي شاةً خَيْرَ مِنْ شَاتَيْنِ قَالَ ((صَحَّ بِهَا فَإِنَّهَا خَيْرٌ نَسِيكَةٍ))

۵۰۷۳- عَنْ أَنَسٍ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ أُولَى مَا بُدِئَ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا نُصَلِّي ثُمَّ نَرْجِعُ فَتَنْحَرُ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَفِي ذَلِكَ ذَبْحٌ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسْكِ فِي شَيْءٍ)) وَكَانَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ بَيَّارٍ قَدْ ذَبَحَ فَقَالَ عَبْدِي خَذَعَةُ خَيْرٌ مِنْ مُسْبِيَةٍ فَقَالَ ((أَذْبَحْنَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ))

۵۰۷۳- براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے جو کام ہم اس دن کرتے ہیں وہ یہ کہ نماز پڑھتے ہیں (عیذ کی پھر گھر کو) لوٹ کر قربانی کرتے ہیں تو جو کوئی ایسا کرے وہ ہمارے طریقہ پر چلا اور جو (نماز سے پہلے) ذبح کرے تو وہ گوشت ہے جس کو اس نے تیار کیا اپنے گھر والوں کے لیے قربانی نہ ہوگی اور ابو بردہ بن بیار نے ذبح کر لیا تھا پھر بولا کہ میرے پاس ایک جذعہ ہے (ایک برس سے کم کا) جو بہتر ہے مسہ سے (ایک برس سے زیادہ عمر کا)۔ آپ نے فرمایا تو ذبح کر اسی کو اور تیرے بعد اور کسی کو درست نہیں۔

۵۰۷۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۷۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۷۴- عَنْ أَنَسٍ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ أُولَى مَا بُدِئَ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا نُصَلِّي ثُمَّ نَرْجِعُ فَتَنْحَرُ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَفِي ذَلِكَ ذَبْحٌ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسْكِ فِي شَيْءٍ)) وَكَانَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ بَيَّارٍ قَدْ ذَبَحَ فَقَالَ عَبْدِي خَذَعَةُ خَيْرٌ مِنْ مُسْبِيَةٍ فَقَالَ ((أَذْبَحْنَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ))

۵۰۷۶- براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ہم کو خطبہ سنایا یوم النحر کو تو فرمایا نماز سے پہلے کوئی قربانی نہ کرے۔ ایک شخص بولا میرے پاس ایک دودھ والی (یعنی کم سن ابھی دودھ چیتی تھی) ایک برس سے کم کی بکری ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے آپ نے فرمایا اسی کی قربانی کر اور تیرے بعد پھر کسی کو جذعہ کی قربانی درست نہ ہوگی (یعنی بکری کا جذعہ)۔

۵۰۷۶- عَنْ أَنَسٍ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ أُولَى مَا بُدِئَ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا نُصَلِّي ثُمَّ نَرْجِعُ فَتَنْحَرُ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَفِي ذَلِكَ ذَبْحٌ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسْكِ فِي شَيْءٍ)) وَكَانَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ بَيَّارٍ قَدْ ذَبَحَ فَقَالَ عَبْدِي خَذَعَةُ خَيْرٌ مِنْ مُسْبِيَةٍ فَقَالَ ((أَذْبَحْنَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ))

۵۰۷۷- براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو بردہ نے نماز سے پہلے ذبح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے بدلے دوسری قربانی کر۔ وہ بولا یا رسول اللہ! میرے پاس تو جذعہ کے سوا اور کچھ نہیں۔ شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں اس نے یہ بھی کہا کہ وہ جذعہ مسہ سے بہتر ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا اچھا اسی کو ذبح کر اور تیرے بعد کسی کو کافی نہ ہوگا۔

۵۰۷۷- عَنْ أَنَسٍ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ أُولَى مَا بُدِئَ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا نُصَلِّي ثُمَّ نَرْجِعُ فَتَنْحَرُ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَفِي ذَلِكَ ذَبْحٌ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسْكِ فِي شَيْءٍ)) وَكَانَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ بَيَّارٍ قَدْ ذَبَحَ فَقَالَ عَبْدِي خَذَعَةُ خَيْرٌ مِنْ مُسْبِيَةٍ فَقَالَ ((أَذْبَحْنَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ))

۵۰۷۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بِشَدِّ فِي قَوْلِهِ هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسْبِقَةٍ.

۵۰۷۹- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النُّحْرِ ((مَنْ كَانَ ذَبْحَ قَبْلِ الصَّلَاةِ فَلْيَعِدْ)) فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا يَوْمٌ يُشْتَهَى فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ هَنَةً مِنْ حِجْرَانِهِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَهُ قَالَ وَجَعَلَنِي خَدْعَةً هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتِي لَحْمٍ أَفَادَنِيهَا قَالَ فَرَحَصَ لَهُ فَقَالَ لَا أَذْرِي أَبْلَعْتُ رُحَصَتَهُ مِنْهُ سِوَاهُ أَمْ لَا قَالَ وَانْكَفَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كَيْثَيْنِ فَذَبَحَهُمَا فَقَامَ النَّاسُ إِلَى غُصْنَةٍ فَتَوَزَّعُوا أَوْ قَالَ فَتَفَرَّقُوا.

۵۰۸۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَطَبَ فَأَمَرَ مَنْ كَانَ ذَبْحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ أَنْ يَعِدَ ذَبْحًا ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَنْسٍ عَلَيْهِ.

۵۰۸۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَطَبْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَضْحَى قَالَ فَرَحَصَ رَجُلٌ لَحْمٍ فَنَبَاهَهُمْ أَنَّ يَذْبَحُوا قَالَ ((مَنْ كَانَ ضَحًى فَلْيَعِدْ ثُمَّ ذَكَرْ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا)).

بَابُ مِنَ الْإِضْحِيَّةِ

۵۰۸۲- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا

۵۰۷۹- حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے (دسویں تاریخ) یوم النحر کو فرمایا جس نے میری نماز سے پہلے ذبح کیا ہو وہ دوبارہ ذبح کرے۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ! یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور اپنے ہمسایوں کی محتاجی کا حال بیان کیا شاید رسول اللہ نے اس کو سچا کہا پھر وہ شخص بولا میرے پاس ایک بکری ہے ایک برس سے کم کی (یعنی جذبہ) جو گوشت کی دو بکریوں سے زیادہ مجھ کو پسند ہے کیا میں اس کو ذبح کر دوں؟ آپ نے اس کو اجازت دی۔ راوی نے کہا اب یہ نہیں معلوم کہ یہ اجازت اوروں کو بھی ہوئی یا نہیں۔ پھر آپ جھکے دو سینہ حوں پر ان کو ذبح کیا (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا افضل ہے) پھر لوگ کھڑے ہوئے اور بکریوں کو ہانٹ لیا۔

۵۰۸۰- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۵۰۸۱- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا عید الاضحیٰ کے روز پھر گوشت کی بویائی اور منع کیا ان کو ذبح کرنے سے (نماز سے پہلے) اور فرمایا جو ذبح کر چکا ہو وہ پھر ذبح کرے۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

باب: قربانی کی عمر کا بیان

۵۰۸۲- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا امت ذبح کرو قربانی میں مگر سنہ (جو ایک برس کا ہو کر

(۵۰۸۲) بخاری نووی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ ذبح کے سوا اور جانور کا جذبہ درست نہیں اور اس پر اجماع ہے مگر ازہادی سے یہ منقول ہے کہ ہر جانور کا جذبہ درست ہے اور ذبح کا جذبہ ہمارے اور اکثر علماء کے نزدیک درست ہے اور ابن عمرؓ اور زہریؓ کے نزدیک درست نہیں ہے اور مجہور کا مذہب یہ ہے کہ سوا اونٹ اور گائے اور بکری کے اور کسی جانور کی قربانی درست نہیں اور حسن سے منقول ہے کہ نمل گائے بھی طہ

تَذْبَحُوا إِنَّا مُبْتَلَاؤُكُمْ أَن تَعْبُرُوا عَلَيْهِمْ
فَتَذْبَحُوا جَذْعَةً مِنَ الضَّأْنِ))

۵۰۸۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ صَلَّى
بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ
بِالسَّبِيَةِ فَقَدَّمَ رَحُلًا فَنَحَرُوا وَقَالُوا إِنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَحَرَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ نَحَرَ فَلْيَنْحَرْ فَلَمْ يَنْحَرْ
يُعِذُّ بِنَحْرِ آخِرٍ وَلَا يَنْحَرُوا حَتَّى يَنْحَرَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۰۸۴- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَفْسِيهَا
عَلَى أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَنْوُدٌ فَذَكَرَهُ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
((ضَحِّ بِهَ أَفْنَا)) قَالَ فَتَبَّعَهُ عَلَى ضَحَايِهِ.

۵۰۸۵- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ بَعْثَةِ
الْحِمْيَرِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ قَسَمَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا ضَحَايَا
فَأَصَابَنِي جَذْعٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أَصَابَنِي
جَذْعٌ فَقَالَ ((ضَحِّ بِهَ)).

۵۰۸۶- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْحِمْيَرِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَسَمَ ضَحَايَا بَيْنَ أَصْحَابِهِ بِمِثْلِ
مَعْنَاهُ.

دوسرے میں لگا ہو) البشہ جب تم کو ایسا جانور نہ ملے تو دنبہ کا جذعہ
کرو (جو چھ مہینہ کا ہو کر ساتویں میں لگا ہو)۔

۵۰۸۳- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے نماز پڑھی یوم النحر کو بدینہ میں تو کئی آدمیوں نے
آتے ہی قربانی کر لی اور یہ سمجھے کہ آپ نے بھی قربانی کر لی پھر
رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ جس نے آپ سے پہلے قربانی کر لی
ہو وہ دوبارہ قربانی کرے اور جب تک رسول اللہ قربانی نہ کریں تم
قربانی نہ کرو۔ (اس سے امام مالک کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ جب
تک امام قربانی نہ کرے لوگ بھی نہ کریں)۔

۵۰۸۴- عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بکریاں دیں اپنے پیروں کو بانٹنے کے
لیے قربانی کے لیے پھر ایک برس کا بچہ بیچ رہا بکری کا انھوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا اسی کو
قربانی کرو۔

۵۰۸۵- عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو قربانی کی بکریاں یا تئیں تو میرے حصہ
میں ایک جذعہ آیا (ایک برس کا بچہ) میں نے عرض کیا یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے حصہ میں جذعہ آیا آپ نے فرمایا
اسی کی قربانی کرو۔

۵۰۸۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

تھ سات آدمیوں کی طرف سے اور ہر ایک آدمی کی طرف سے درست ہے اور دنبہ کا جذعہ وہ ہے جو ایک برس کا ہو۔ اور بعضوں نے
کہا چھ مہینے کا اور بعضوں نے کہا سات کا اور بعضوں نے کہا اسی کا اور افضل قربانی کے لیے ہمارے نزدیک اونٹ
ہے پھر گائے بیل پھر دھبہ بھیرا پھر بکری اور مالک کے نزدیک بکری افضل ہے اور بہتر یہ ہے کہ قربانی کا جانور موٹا شہرہ درست
ہو۔ اسی مختصراً

بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّحِيَّةِ وَذَبْحِهَا مُبَاشَرَةً
بِلَا تَوَكُّلٍ وَالتَّسْمِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ

۵۰۸۷- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا.

۵۰۸۸- عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا قَالَ وَسَمَّى وَكَبَّرَ.

۵۰۸۹- عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ قَالَ نَعَمْ.

۵۰۹۰- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَيَقُولُ ((بِاسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ))

۵۰۹۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ يَطَّأُ فِي سَوَادٍ وَيَتْرُكُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ فَإِنِّي بِهِ لَيُضْحِكُ بِهِ فَقَالَ لَهَا ((يَا

باب: قربانی اپنے ہاتھ سے کرنا مستحب ہے اسی طرح بسم اللہ واللہ اکبر کہنا

۵۰۸۷- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے قربانی کی دو مینڈھوں کی جو سفید تھیں یا سفید اور سیاہ سینکڑاں آپ نے ذبح کیا ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے نور بسم اللہ کہی اور تکبیر کہی اور پاؤں رکھا ان کی گردن پر کاٹنے وقت تاکہ جو نور اپنا سر نہ ہلا سکے اور تکلیف نہ پائے۔

۵۰۸۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۸۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ نے کاٹنے وقت بسم اللہ واللہ اکبر کہا۔

۵۰۹۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۵۰۹۱- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ایک مینڈھا سینکڑاں لائے کا جو چلنا ہو سیاہی میں اور بیٹھتا ہو سیاہی میں اور دیکھتا ہو سیاہی میں (یعنی پاؤں اور پیٹ اور آنکھوں کے گرد سیاہی ہو) پھر لایا گیا ایک ایسا

(۵۰۸۷) نووی نے کہا اجماع ہے اہل اسلام کا کہ قربانی میں بے سینکڑاں جانور یعنی جس کا سینکڑاں لگا ہی نہ ہو درست ہے اور جس کا سینکڑاں ٹوٹ گیا ہو اس میں اختلاف ہے تو شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علماء کے نزدیک درست ہے اور اجماع ہے کہ بیمار اور دبلے اور کانے اور ٹنگڑے جانور کی قربانی درست نہیں اور ایسے ہی اندھے یا مجنوں کی اور ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ افضل رنگ قربانی میں سفید ہے پھر زرد پھر خاکی پھر چیت کبرا پھر کالا اور مستحب ہے اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا اور جائز ہے کسی اور کو کہیں کرنا عذر سے اس حالت میں مستحب ہے کہ ذبح کے وقت خود بھی موجود رہے اور اگر وکیل کرے یہودی یا نصرانی کو تو مکروہ ہے اور جائز ہے وکیل کرنا لڑکے یا حائضہ عورت کو۔ انہی مختصر

(۵۰۹۱) نووی نے کہا اجماع ہے اس پر کہ جانور کو بائیں کروت پر لٹا دے تاکہ ذبح کرنے والے کو آسانی ہو دے چھری اپنے ہاتھ میں پکڑے اور بائیں ہاتھ سے اس کا سر تھامے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ ایک ہی جانور ایک ہی آدمی اور اس کے گھروالوں کی طرف لے

میںڈھا قربانی کے لیے آپ نے فرمایا اے عائشہ چھری لا پھر فرمایا تیز کر لے اس کو پتھر سے میں نے تیز کر دی پھر آپ نے چھری لی اور میںڈھے کو پکڑا اس کو لٹایا پھر اس کو ذبح کیا پھر فرمایا اسم اللہ یا اللہ قبول کر محمدؐ کی طرف سے اور محمدؐ کی آل کی طرف سے اور محمدؐ کی امت کی طرف سے پھر قربانی کی اس کی۔

عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْبِيَّةَ)) ثُمَّ قَالَ ((اشْعَلِيهَا بِخَجَرٍ)) فَفَعَلْتُ ثُمَّ أَعَدُّهَا وَأَعَدَّ الْكَبِشَ فَأَصْحَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ ((بِاسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةٍ مُّحَمَّدٍ)) ثُمَّ ضَحَّى بِهِ.

باب: ذبح ہر چیز سے درست ہے جو خون بہائے سوا دانت اور ناخن اور ہڈی کے

بَابُ جَوَازِ الذَّبْحِ بِكُلِّ مَا أَنْهَرَ أَزْهَرَ الدَّمِ إِلَّا النِّسْنَ وَالظُّفْرَ وَمَا نَزَّ الْعِظَامَ

۵۰۹۲- رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کل دشمن سے بھڑنے والے ہیں اور بھادے پاس چھریاں نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا جلدی کر یا ہوشیاری کر جو خون بہا دے اور اللہ کا نام لیا جو اس کو کہا سوا دانت اور ناخن کے اور میں تجھ سے کہوں گا اس کی وجہ یہ ہے کہ دانت ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھریاں ہیں۔ راوی نے کہا ہم کو لوٹ میں ملے اونٹ اور بکری پھر ان میں سے ایک اونٹ بگڑ گیا ایک شخص نے اس کو تیر سے مارا وہ ٹھہر گیا۔ تب رسول اللہ نے فرمایا ان اونٹوں میں بھی بھڑ جاتے ہیں اور بھاگ نکلتے ہیں جیسے جنگلی جانور بھاگتے ہیں پھر جب کوئی جانور ایسا ہو جاوے تو اس کے ساتھ یہی کر۔

۵۰۹۲- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَأَقْرُ الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدَى قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ((أَعْجَلُ أَوْ أَرْبَى مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ فَكُلَّ نِيسِ النِّسْنِ وَالظُّفْرِ وَسَأَحَدُكَ إِنَّمَا النِّسْنُ فَعَظْمٌ وَإِنَّمَا الظُّفْرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ)) قَالَ وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَنَحْمٍ فَقَدْ مَنَّا نَعِيمٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوْبَدَ كَأَوْبَدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَاصْتَوْا بِهِ هَكَذَا))

خبر سے کافی ہے اور سب کو ثواب ملے گا ہمارا اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور ثوری اور ابو حنیفہ نے اس کو مکروہ کہا اور طحاوی نے کہا ہے کہ یہ حدیث مضبوط ہے یا مخصوص۔ اور علماء نے کہا ہے کہ طحاوی کا قول غلط ہے کیونکہ نسخ اور تخصیص صرف دعویٰ سے نہیں ہو سکتی۔

(۵۰۹۲) یعنی تیز ہر چھی وغیرہ سے اس کو مار تو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اگر وہ اس زخم سے مر جاوے تو اس کو کھال وہ طلال ہے اور جو نہ مرے تو ذبح کر ڈالو جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور یہ صحیح ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناخن اور دانت اور ہڈی سے ذبح کرنا درست نہیں باقی ہر تیز چیز سے جیسے تلوار چھری نیز چتر ٹکڑی کاٹنے کی ٹھیکری تانب وغیرہ سے درست ہے اگر وہ حارہ دار ہوں اور ابو حنیفہ کے نزدیک جو دانت بدن سے جدا ہو گیا ہو ای طرح جو ہڈی جدا ہو گئی ہو اس سے ذبح کرنا درست ہے اور مالک کے نزدیک ہڈی سے درست ہے اور یہ دونوں مذہب باطل ہیں اور خلاف ہیں سنت کے۔ (نودی مختصر)

۵۰۹۳- رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ذوالحلیفہ میں جو تہامہ میں ہے (یہ ذوالحلیفہ دوسرا ایک مقام ہے حاذہ اور ذات عرق کے بیچ میں اور وہ ذوالحلیفہ نہیں ہے جو اہل مدینہ کا میقات ہے) وہاں ہم کو بکری اور اونٹ ملے۔ لوگوں نے جلدی کر کے ان کو جوش دیا ہانڈیوں میں (یعنی ان کے گوشت کاٹ کر) آپ نے حکم دیا وہ سب ہانڈیاں اونڈھائی گئیں۔ پھر دس بکریاں ایک اونٹ کے برابر رکھیں اور بیان کیا حدیث کو اسی طرح۔

۵۰۹۴- رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ ہم نے کہا یا رسول اللہ! کل ہم دشمن سے ملنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں تو ہم ذبح کریں نہ کل کے چھکوں سے پھر بیان کیا حدیث کو قصہ سمیت اور کہا کہ ایک اونٹ ہم میں کا بھڑک لگا ہم نے اس کو تیروں سے مارا یہاں تک کہ گر لیا اس کو۔

۵۰۹۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۹۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے ممانعت اور اس کے منسوخ ہونے کا بیان

۵۰۹۷- ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں عید کی نماز میں

(۵۰۹۳) آپ نے ہانڈیوں کو اونڈھ دیا کیونکہ غنیمت کا مال تقسیم سے پہلے استعمال کرنا درست نہیں ہے جب دارالسلام میں پہنچ جاوے اور دارالحرب میں ضرورت سے کھانے کی چیز کا استعمال درست ہے۔

(۵۰۹۷) ایک عالمہ علمہ نے اسی حدیث پر عمل کر کے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھ چھوڑنا حرام کیا ہے اور مجبور علماء کے نزدیک جائز ہے اور وہ کہتے ہیں یہ حدیث منسوخ ہے اور یہی صحیح ہے۔ (تووی مختصراً)

۵۰۹۳- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحَلِيفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَأَصْبَحْنَا غَنَمًا وَإِبِلًا فَعَجَلِ الْقَوْمَ فَأَعْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِهَا فَكُوْنَتْ ثُمَّ عَذَلْ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ بِخَزِيرٍ وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ كَمَا حُوِّ حَدِيثُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ.

۵۰۹۴- عَنْ عِصَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ خَدْوَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَأَقْوُ الْعُدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مَدَى فَتَذَكَّرْنَا بِاللِّبْلِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَقَالَ فَنَدَّ عَلَيْنَا بَعِيرٌ مِنْهَا فَرَمَيْنَاهُ بِالْبِلِّ حَتَّى وَهَضْنَاهُ.

۵۰۹۵- عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ بِهَذَا الْإِسْنَامِ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ بِقِسَامِهِ وَقَالَ فِيهِ وَلَيْسَتْ مَعَنَا مَدَى أَفَتَذَبَحُ بِالْقَضَبِ.

۵۰۹۶- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَأَقْوُ الْعُدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مَدَى وَسَأَقُ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فَعَجَلِ الْقَوْمَ فَأَعْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِهَا فَكُوْنَتْ وَذَكَرَ سَائِرَ الْقِصَّةِ.

بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ لَحْمِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ وَنَسِيحِهِ

۵۰۹۷- عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْبَعْدَ مَعَ

حضرت علیؓ کے ساتھ تھانہوں نے نماز پہلے پڑھی اور خطبہ اس کے بعد اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد۔

۵۰۹۸- ابو عبیدہؓ سے روایت ہے انہوں نے عید کی نماز پڑھی حضرت عمرؓ کے ساتھ پھر انہوں نے کہا میں نے نماز پڑھی حضرت علیؓ کے ساتھ انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی پھر خطبہ سنایا لوگوں کو اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین دن سے زیادہ تو مت کھاؤ (تین دن کے بعد بلکہ تین دن تک کھاؤ اور خیرات بھی کرو)۔

۵۰۹۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۱۰۰- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھاوے۔

۵۱۰۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۵۱۰۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا قربانی کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد۔ سالم نے کہا ابن عمرؓ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے۔

۵۱۰۳- عبداللہ بن واقدؓ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد۔ عبداللہ بن ابی بکرؓ نے کہا میں نے یہ عمرہ سے بیان کیا انہوں نے کہا سچ کہا عبداللہ نے میں نے حضرت عائشہؓ سے سنا وہ کہتی تھیں چند لوگ

عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاَنَا أَنْ نَأْكُلَ مِنْ لَحْمٍ نُسَكِّبَا بَعْدَ ثَلَاثِ

۵۰۹۸- عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَرْهَرَ أَنَّ هَذَا الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ ثُمَّ صَنَيْتُ مَعَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ فَصَلَّيْ لَنَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ حَضَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ نَهَاَكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لَحْمَ نُسَكِّبَكُمْ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَلَا تَأْكُلُوا.

۵۰۹۹- عَنْ الزُّمَرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۵۱۰۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((لَا يَأْكُلُ أَحَدٌ مِنْ لَحْمِ أَضْحِيَّتِهِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ)).

۵۱۰۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَطَيْبٍ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ النَّبِيِّ.

۵۱۰۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ تُؤْكَلَ لَحْمُ الْأَضْحَايِ بَعْدَ ثَلَاثِ قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلُ لَحْمَ الْأَضْحَايِ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ بَعْدَ ثَلَاثِ

۵۱۰۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لَحْمِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَدْ كُتِبَ ذَلِكَ لِعُمْرَةَ فَقَالَتْ صَدَقَ

(۵۱۰۳) جہاں نوودی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکنا منع نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قربانی میں سے صدقہ دینا چاہیے اور کھانا بھی چاہیے پھر اگر قربانی نفل ہو تو اس میں صدقہ دینا واجب ہے اور بہتر یہ ہے کہ اکثر صدقہ کرے۔ علماء

دیہات کے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں آئے عید الاضحیٰ میں شریک ہونے کو (اور وہ لوگ محتاج تھے) تو آپ نے فرمایا قربانی کا گوشت تین دن کے موافق رکھ لو باقی خیرات کر دو (تاکہ یہ محتاج بھوکے نہ رہیں اور ان کو بھی کھانے کو گوشت ملے)۔ اس کے بعد لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگ اپنی قربانیوں سے مشکلیں بناتے تھے ان کی کھالوں کی اور ان میں چربی پھلتے تھے۔ رسول اللہ نے فرمایا اب کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے منع فرمایا قربانیوں کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے اور اس سے لگا کہ قربانی کا کوئی جز تین دن سے زیادہ نہ رکھنا چاہیے۔ آپ نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا ان محتاجوں کی وجہ سے جو اس وقت آگئے تھے اب کھاؤ اور رکھ چھوڑو اور صدقہ دو۔

۵۱۰۳- حضرت جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے منع کیا قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے پھر اس کے بعد فرمایا کھاؤ اور توشہ کر دو اور رکھ چھوڑو (تو ممانعت منسوخ ہو گئی)۔

۵۱۰۵- حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم اپنی قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے منیٰ میں پھر رسول اللہ ﷺ نے اجازت دی اور فرمایا کھاؤ اور توشہ بناؤ (راہ کا)۔ میں نے عطا سے کہا جابرؓ نے یہ بھی کہا یہاں تک کہ ہم آئے مدینہ کو؟ انہوں نے کہا ہاں۔

۵۱۰۶- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں رکھتے تھے پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا اس میں سے توشہ بنانے کا اور تین دن سے زیادہ کھانے کا۔

۵۱۰۷- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم قربانی کے گوشت کا توشہ

سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ دَفَعَ أَهْلُ نَبَاتٍ مِنْ أَهْلِ الْيَادِبَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحَى زَمَنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ادْخِرُوا فَلَانًا ثُمَّ تَصَدَّقُوا بِهَا يَحْيَى)) فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ يَتَخَذُونَ الْأَضْحَى مِنْ ضَحَائِهِمْ وَيَحْمِلُونَ مِنْهَا الْوَذَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَلِكَ قَالُوا فَهَيْتَ لَنَا فَوُكِّلَ لِحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ فَقَالَ ((إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ أَجْلِ الدَّافَةِ الَّتِي دَفَعْتُ فَكُلُوا وَادْخِرُوا وَتَصَدَّقُوا))

۵۱۰۴- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ((كُلُوا وَتَزَوَّدُوا وَادْخِرُوا))

۵۱۰۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُومِ بَدَنَيْنَا فَوْقَ ثَلَاثٍ مَنَى فَادْخَرْنَا لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوا وَتَزَوَّدُوا قُلْتُ لِنَعْطَاءِ قَالَ جَابِرٌ حَتَّى جِئْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ نَعَمْ

۵۱۰۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا لَا نُمْسِكُ لُحُومَ الْأَضْحَى فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَزَوَّدَ مِنْهَا وَنَأْكُلَ مِنْهَا يَعْنِي فَوْقَ ثَلَاثٍ

۵۱۰۷- عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا تَزَوَّدُهَا إِلَى

انہوں نے کہا ہے کہ تہائی کھاؤ اور تہائی صدقہ دینے اور تہائی دو ستموں کو ہر پہ کرے اور یہ ایک قول یہ ہے کہ آدھا کھاؤ آدھا خیرات کرنے اور کھانا اس میں سے مستحب ہے واجب نہیں اور بعض سلف سے اس کا وجوب منقول ہے۔ (ابھی خفصہ)

الْمَدِينَةِ عَلَى غَنَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

بناتے مدینہ تک رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں۔

۵۱۰۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ لَا تَأْكُلُوا لَحُومَ الْأَصْحَابِ فَوْقَ ثَلَاثِ)) وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى ثَلَاثَ أَيَّامٍ فَشَكُّوا بِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ لَهُمْ عِيَالًا وَحَشَمًا وَخَدَمًا فَقَالَ ((تَكُلُوا وَأَطِيعُوا وَاحْبِسُوا)) أَوْ ادَّخِرُوا قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى شَكََّ عَبْدُ اللَّهِ الْمُثَنَّى.

۵۱۰۸- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مدینہ کے لوگو! مسکھاؤ قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ۔ لوگوں نے شکایت کی آپ سے کہ ہمارے ہاں بچے نوکر چاکر ہیں (اس لیے ضرورت پڑتی ہے گوشت رکھ چھوڑنے کی) آپ نے فرمایا کھاؤ اور کھلاؤ اور رکھ لو یا رکھ چھوڑو۔

۵۱۰۹- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ صَحَّحَ مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ فِي يَتِيمَةٍ بَعْدَ ثَلَاثَةِ شَهْرٍ)) فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَفْعُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ أَوَّلٍ فَقَالَ ((لَا إِنَّ ذَلِكَ عَامٌ كَانَ النَّاسُ فِيهِ يَجْهَدُونَ فَأَرَدْتُ أَنْ يَفْشَوْ فِيهِمْ)).

۵۱۰۹- سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تم میں سے قربانی کرے تو تیسرے دن کے بعد اس کے گھر میں کچھ نہ رہے (اس میں سے یعنی سب خرچ کر ڈالے)۔ جب دوسرا سال ہوا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم ایسا ہی کریں جیسے پہلے سال کیا تھا؟ آپ نے فرمایا نہیں وہ سال محتاجی کا تھا تو میں نے چاہا کہ سب لوگوں کو گوشت ملے۔

۵۱۱۰- عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَحِيحَتَهُ ثُمَّ قَالَ ((يَا ثَوْبَانُ أَصْلَحِ لَحْمَ هَذِهِ)) فَلَمْ أَرَأْ أَطْعِمُهُ مِنْهَا حَتَّى قَدِمَ الْمَدِينَةَ.

۵۱۱۰- ثوبانؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنی قربانی کاٹی پھر فرمایا اے ثوبان! اس کا گوشت بٹا رکھ میں آج کو وہ گوشت کھلاتا رہا یہاں تک کہ آپ مدینہ منورہ میں آئے۔

۵۱۱۱- عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۵۱۱۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا ہے۔

۵۱۱۲- عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوُطَاخِ ((أَصْلَحِ هَذَا اللَّحْمَ)) قَالَ ((فَأَصْلَحْتُهُ)) فَلَمْ يَزَلْ يَأْكُلُ مِنْهُ حَتَّى بَلَغَ الْمَدِينَةَ.

۵۱۱۲- ثوبانؓ سے روایت ہے جو مولیٰ تھے (غلام آزاد کے ہوئے) رسول اللہ ﷺ کے انہوں نے کہا مجھ سے فرمایا رسول اللہ نے حجۃ الوداع میں اے ثوبان! یہ گوشت بٹا رکھ میں نے بتالیا پھر آپ اس میں سے کھاتے رہے یہاں تک کہ مدینہ میں پہنچے۔

۵۱۱۳- عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمْرَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۵۱۱۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا ہے۔

(۵۱۰) ☆ نوویؒ نے کہا اس سے یہ نکلا کہ سفر میں تو شہر رکھنا توکل کے خلاف نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مسافر کو قربانی مشرور ہے جیسے متم کو اور حار اور اکثر علماء کا یہی مذہب ہے اور ثعلبی اور ابو حنیفہ کے نزدیک مسافر پر قربانی نہیں ہے اور مالک نے کہا کہ مسافر پر منیٰ اور مکہ میں قربانی نہیں ہے۔

وَلَمْ نَقُلْ فِي حَجَّةِ الْوَدَّاعِ.

۵۱۱۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَرَبُذَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَهَيْتُكُمْ عَنْ ذِمَاةِ الْقُصُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَصْحَابِ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ الشِّبْذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَأَشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مَسْكُورًا))

۵۱۱۵- عَنْ أَبِي تَرَبُذَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ)) فَلَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي سِنَانٍ

بَابُ الْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ

۵۱۱۶- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا فَرَعٌ وَلَا عَتِيرَةٌ)) إِذَا ابْنُ رَافِعٍ فِي رِوَايَةِ وَالْفَرَعُ أَوَّلُ السَّاجِ كَانَ يَتَّبِعُ لَهُمْ فَيَذْبَحُونَهُ

بَابُ نَهْيٍ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ وَهُوَ مُرِيدُ التَّضَحِّيَةِ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ شَعْرِهِ أَوْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا

۵۱۱۷- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ

۵۱۱۴- حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے اب زیارت کردان کی اور میں نے تم کو منع کیا تھا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے اب رکھو جب تک چہ ہو اور میں نے تم کو منع کیا تھا نبیذ بنانے سے سوا سب کے اور برتنوں میں اب جس برتن میں چاہو بناؤ لیکن نہ پیر نہ کر کے دانی چیزیں۔

۵۱۱۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: فرع اور عتیرہ کا بیان

۵۱۱۶- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرع کوئی چیز ہے نہ عتیرہ۔ ابن رافع نے اپنی روایت میں اتنا زیادہ کیا کہ فرع پہلا بچہ ہے اونٹنی کا جس کو شرک فرع کیا کرتے تھے۔

باب: جو شخص قربانی والا ہو وہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے قربانی تک بال اور ناخن نہ کتروائے

۵۱۱۷- ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا

(۵۱۱۳) ہذا نووی نے کہا ان حدیثوں میں مانع اور منسوخ دونوں کا بیان ہے اور نسخ بھی اسی طرح معلوم ہوتا ہے کبھی صحابی کے کہنے سے جیسے کہا کہ اخیر امر آپ کا وضو نہ کرنا تھا ان چیزوں کے کھانے سے جو آگ سے پکی ہوں اور کبھی تاریخ سے جب جمع ممکن نہ ہو اور کبھی اجزاء سے جیسے نسخ شارب خمر کے قتل کا اور اجزاء مانع نہیں ہے لیکن مانع کے وجہ دیکھنا چاہیے

(۵۱۱۶) ہذا اور عتیرہ وہ ذبیحہ ہے کہ رجب کے نول دہے میں کرتے تھے اس کو رجبی کہتے تھے اور بعضوں نے کہا کہ فرع وہ شخص کرنا تھا جس کے سوا نہ ہو جاتے تھے وہ ذبح کرتا پہلوئی کے بچے کو بٹوں کے واسطے اور یہ دونوں جاہلیت کی رسمیں تھیں حضرت نے ان کو موقوف کر دیا اور فرمایا کہ ان کی کوئی اصل نہیں ہے اب اگر کوئی خدا کے واسطے یہ کام کرے تو جائز ہے اور دوسری حدیثوں میں اس کی اجازت آئی ہے۔

(۵۱۱۷) ہذا نووی نے کہا بعض علماء کا عمل اسی حدیث پر ہے اور ان کے نزدیک یہ بھی حرام ہے لیکن امام احمد اور اسحاق اور داؤد اور

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا دَخَلْتَ الْعَشْرَ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَصْحِيَ فَلَا يَمْسُ مِنْ شَعْرِهِ وَبَشْرِهِ شَيْئًا)) قِيلَ لِمَنْ بَشْرًا فَإِنْ بَعْضُهُمْ لَا يَرْفَعُهُ قَالَتْ لَكِنِّي أَرْفَعُهُ

جب ذی الحجہ کا عشرہ آجاوے (یعنی پہلی تاریخ شروع ہو) اور تم میں سے کسی کا ارادہ قربانی کا ہو تو وہ اپنے بالوں اور ناخنوں میں سے کچھ نہ لے رہے ہوں (جو راوی ہیں اس حدیث کے ان) سے کسی نے کہا بعض لوگ اس حدیث کو مرفوع نہیں کرتے انہوں نے کہا میں تو مرفوع کرتا ہوں۔

۵۱۱۸- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَرْنَةَ قَالَتْ ((إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَعِنْدَهُ أَصْحَابَةٌ يُرِيدُ أَنْ يَصْحِيَ فَلَا يَأْخُذُ شَعْرًا وَلَا يَقْلِبُ ظَفْرًا))

۵۱۱۸- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب ذی الحجہ کا عشرہ آجاوے اور قربانی موجود ہو جس کو وہ قربان کرنا چاہے تو بال نہ لیوے نہ ناخن تراشے۔

۵۱۱۹- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا دَخَلَ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَصْحِيَ فَلْيَمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ))

۵۱۱۹- ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ذی الحجہ کا چاند دیکھو اور تم میں سے کوئی قربانی کرنا چاہے تو اپنے بال اور ناخن پر نہ ہونے دے۔

۵۱۲۰- عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُسْلِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ لَحْرَةً

۵۱۲۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۱۲۱- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ كَانَ لَهُ ذَبْعٌ يَذْبَحُهُ فَإِذَا أَهَلَ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَأْخُذُ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتَّى يَصْحِيَ))

۵۱۲۱- ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جس کے پاس جانور ہو ذبح کرنے کے لیے اور ذی الحجہ کا چاند آجاوے تو اپنے بال اور ناخن نہ لیوے جب تک قربانی نہ کرے۔

۵۱۲۲- عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُمَارِ النَّضِيِّ قَالَتْ كُنَّا فِي الْحَمَامِ فَبُيِّلَ الْأَصْحَى فَاطْلَى فِيهِ نَاسٌ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَمَامِ إِنَّ سَعِيدَ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَكْرَهُ هَذَا أَوْ يَنْهَى عَنْهُ فَلَقِيتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَسْبَغٍ هَذَا حَدِيثٌ قَدْ نَسِيَ وَتَرِكَ حَدِيثِي أُمِّ سَلَمَةَ

۵۱۲۲- عمرو بن مسلم بن عمار لیشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم حمام میں تھے عید الاضحیٰ سے ذرا پہلے تو بعض لوگوں نے نوروں لگایا بعض حمام والوں نے کہا کہ سعید بن المسیب اس کو مکروہ کہتے ہیں یا اس سے منع کرتے ہیں۔ پھر میں سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے بیان کیا انہوں نے کہا اے بھتیجے میرے یہ تو حدیث کا مضمون ہے جس کو لوگوں نے بھلا دیا یا چھوڑ دیا مجھ سے

لہ کا بھی یہی قوس ہے اور شافعی کے نزدیک یہ بھی بطور کراہت تحریمی کے ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک کراہت تحریمی بھی نہیں ہے اور مالک سے دور و امتیں ہیں۔ اچھی محضراً

حدیث بیان کی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو اوپر گزرا۔
۵۱۲۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

رَوَى النَّبِيُّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
بِمَعْنَى حَبِيبٍ مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو
۵۱۲۳- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَوَى النَّبِيُّ ﷺ أَحْمَدُ
وَدَاكِرُ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ

باب: جو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی تعظیم کے لیے

باب تحریم الذبح لغير الله تعالى
وَلَعْنِ فَاعِلِهِ

جائور کاٹے وہ ملعون ہے اور ذبیحہ حرام ہے

۵۱۲۳- ابو الطفیل بن عامر بن واثلہ سے روایت ہے میں حضرت علیؓ کے پاس بیٹھا تھا اس نے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو چھپا کر بتلاتے تھے یہ سن کر حضرت علیؓ ناراض ہوئے اور کہنے لگے آپ نے مجھے کوئی چیز ایسی نہیں بتلائی جو اور لوگوں سے چھپائی ہو مگر آپ نے مجھے فرمایا چار باتوں کو وہ شخص بولا وہ یہ ہیں اے امیر المؤمنین حضرت علیؓ نے فرمایا لعنت کرے اللہ اس پر جو لعنت کرے اپنے باپ پر اور لعنت کرے اللہ اس پر جو ذبح کرے سوا خدا کے اور کسی کے لیے اور لعنت کرے اللہ اس پر جو جگہ دے دے کسی بدعتی کو اور لعنت کرے اللہ اس پر

۵۱۲۴- عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ قَالَ
كُنْتُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَأَنَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ
مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ
إِلَيْنَا قَالَ فَغَضِبَ وَقَالَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ إِلَيْنَا شَيْئًا يَكْتُمُهُ النَّاسُ
غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ حَدَّثَنِي بِكَلِمَاتٍ أَرْبَعٍ قَالَ فَقَالَ مَا
هِيَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قَالَ (۱) لَعْنُ اللَّهِ مَنْ
لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعْنُ
اللَّهُ مَنْ أَوَى مُحَدِّثًا وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ

(۵۱۲۳) کیونکہ آپ پیغمبر تھے اور آپ کو ساری امت کے لوگوں کی تعظیم منظور تھی جو آپ نے بتلایا اور سکھایا وہ سب کو سکھایا اور بتلایا یہ رافضیوں کا طوفان ہے کہ آپ نے حضرت علیؓ کو ہی خاص کر عمرہ عمدہ عموم سکھائے اور امت کے لوگوں کو نہیں بتلایے۔ معاذ اللہ اس میں حضرت کی ثبوت پر ایک الزام آتا ہے۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

یہ حدیث کتاب الحج کے اخیر میں گزر چکی۔ امام نوویؒ نے کہا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کے لیے ذبح کرنا یہ ہے کہ اللہ کے سوا اور کسی کا نام لے کر ذبح کرے جیسے بت کا یا صلیب کا یا موی کا یا عیسیٰ کا یا کبھی کا یا مانند اس کے یہ سب حرام ہے اور ذبیحہ مردار ہے خولہ ذبح کرنے والا مسلمان ہو یا نصرانی یا یہودی اس پر امام شافعیؒ نے نہی کر دیا ہے اور ہمارے اصحاب کا اس پر اتفاق ہے پھر اگر اس کے ساتھ غیر اللہ کی تعظیم بھی منظور ہو اور اس کی پرستش کا قصد ہو تو وہ کفر ہے مگر ذبح کرنے والا اس سے پہلے مسلمان ہو گا تو اس فعل سے مرتد ہو جاوے گا اور شیخ ابراہیمؒ مروزیؒ نے ہمارے اصحاب میں سے یہ کہا ہے کہ بادشاہ کی سواری آتے وقت جو جانور کاٹنے جاتے ہیں اہل بخارا ان کی حرمت کا فتویٰ دیتے ہیں کیونکہ ماہل بد لغیر اللہ میں داخل ہیں۔ اور رافعیؒ نے کہا کہ ان جانوروں کو بادشاہ کی سواری کی خوشی میں کاٹے ہیں تو وہ بھی ایسا ہی جیسے عقیدہ کا ذبح اور حرمت کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ مگر جرم کہتا ہے کہ رافعی کا قول اس وقت درست ہو گا جب ذبح سے ان کی نیت غیر اللہ کی تعظیم نہ ہو بلکہ ذبح اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہو اور جو ذبح سے بادشاہ کی عظمت منظور ہو اور تقرب الی غیر اللہ تو وہ جانور حرام ہو گا تو اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاوے اور یہ مسئلہ اختلافی ہے اور اس میں فریقین کی طرف سے جدا جدا سہارے مرتب ہوئے ہیں اور یہ احتیاط ہے کہ ایسے جانور جو غیر اللہ کی جگہ

الْأَرْضِ))

۵۱۲۵- عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْنَا لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبِرْنَا بِشَيْءٍ أَسْرَهُ الْبَيْتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا أَسْرَ إِلَيَّ شَيْئًا كَتَمَهُ النَّاسُ وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ ((لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى مُحَدِّثًا وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ غَيَّرَ الْمَنَارَ))

جو زمین کے نشان کو بدلے۔

۵۱۲۵- ابو الطفیل سے روایت ہے ہم نے حضرت علیؑ سے کہا وہ بات ہم کو بتلاؤ جو رسول اللہؐ نے پوشیدہ تم کو سکھائی؟ انہوں نے کہا آپ نے کوئی بات مجھے پوشیدہ نہیں بتلائی جو لوگوں سے چھپائی ہو لیکن میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے لعنت کی اللہ نے اس شخص پر جو کانٹے جانور کو سوا خدا کے اور کسی کے لیے اور لعنت کی اللہ نے اس پر جو جگہ دیوے کسی بدعتی کو اور لعنت کی اللہ نے اس پر جو لعنت کرے اپنے والدین پر اور لعنت کی اللہ نے جو بدلے دیوے زمین کے نشان کو (کیونکہ اس میں مسافروں کو تکلیف ہوگی)۔

۵۱۲۶- عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخَصَّكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ فَقَالَ مَا أَحْصَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ يَعْصِ بِهِ النَّاسُ كَأَفْئَةٍ بِنَا مَا كَانَ فِي قَرَبِ سَتْمِي هَذَا قَالَ فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً مَكْتُوبٌ فِيهَا ((لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى مُحَدِّثًا))

۵۱۲۶- ابو الطفیل سے روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا گیا کیا تم کو خاص کیا رسول اللہ ﷺ نے کسی بات سے؟ انہوں نے کہا ہم سے کوئی خاص بات نہیں فرمائی جو سب لوگوں سے نہ فرمایا ہو البتہ چند باتیں ہیں جو میری تلواریں کے خلاف میں ہیں۔ پھر انہوں نے کہا کہ آپ نے ایک کاغذ نکالا جس میں لکھا تھا لعنت کی اللہ نے اس پر جو ذبح کرے جانور کو سوا اللہ تعالیٰ کے اور کسی کے لیے اور لعنت کی اللہ نے اس پر جو زمین کی نشانی چرائے اور لعنت کی اللہ نے اس پر جو لعنت کرے اپنے باپ پر اور لعنت کی اللہ نے اس پر جو جگہ دے بدعتی کو (یعنی بدعتی کو اپنے گھر اتارے یا اس کی مدد کرے معذ اللہ بدعت یعنی دین میں نئی بات نکالنا جس کی دلیل کتاب اور سنت سے نہ ہو کتنا بڑا گناہ ہے جب بدعتی کے مددگار پر لعنت ہوئی تو خود بدعت نکالنے والے پر کتنی بڑی پھٹکار ہوگی خدا پتاوے)۔



ہر تعظیم کے لیے کما گیا ہو مطلقاً پر ہیز کرے گواں پر کائے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاوے۔

کِتَابُ الْأَشْرِبَةِ

کتاب شرابوں کے بیان میں

باب: خمر کی حرمت کا بیان

۵۱۲۷- حضرت علیؓ سے روایت ہے مجھے ایک اونٹنی ملی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر کی لڑائی میں اور آپ نے ایک اونٹنی مجھے اور دی۔ میں نے ان دونوں کو ایک انصاری کے دروازے پر بٹھایا اور میرا ارادہ یہ تھا کہ ان پر ازخراہ (ایک گھاس ہے خوشبودار) لاد کر لاؤں اور بیچوں اور میرے ساتھ ایک سار بھی تھا بنی قریظہ (یہود کا ایک قبیلہ تھا) میں سے اور مجھے مدد ملی حضرت فاطمہؓ کے ولیمہ کے لیے (یعنی ان کے ساتھ جو میں نے نکاح کیا تھا تو ولیمہ نہیں کیا تھا پس میرا قصد یہ تھا کہ ازخراہ کر بیچ کر کچھ پیسہ کمادوں اور ولیمہ کروں) اور اسی گھر میں (جس کے دروازے پر میں اونٹنیاں بٹھایا تھا) حمزہ بن عبدالمطلب (حضرت کے چچا سید الشہداء) شراب پی رہے تھے (اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی)۔ ان کے

باب: تَحْرِيمُ الْخَمْرِ

۵۱۲۷- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَصَبْتُ شَارِبًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَغْصَمِ يَوْمٍ بَدْرٍ وَأَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَارِبًا أُخْرَى فَأَنْتَحْتُهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُخْبِلَ عَلَيْهِمَا إِذْ خَبِرَا لِأَيُّعَةٍ وَمَعِيَ صَافِقٌ مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ فَأَسْتَعِيتُ بِهِ عَلَى وَكِيمَةٍ فَاطِمَةَ وَحَمْزَةَ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ مَعَهُ فَبَيْنَمَا تَعْنِيهِ فَقَالَتْ أَلَا يَا حَمْزُ لِلشَّرَفِ النَّوَاءِ فَتَارَ إِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَحَبَّ أَسْنِيَّتُهُمَا وَتَفَرَّ عَوَاصِرُنَا ثُمَّ

(۵۱۲۷) رهن معقلات لقناء ☆ وضع السكين في اللبات منها وضر حهن حمزة بالدماء

وعجل من اطابها لشرب ☆ قد بدا من طبع او شواء

یہ اشعار ہیں ان کا ترجمہ لقم میں یہ ہے (لقم) چل اے حمزہ ان موٹے اونٹوں پر جا۔ بڑھے جس صحن میں جو سب ایک جا۔ چلان کی کران پر چلنی چھرا۔ ماہان کو تو خون میں اور لانا۔ پلان کے ٹکڑوں سے حمد و حمد ہوں گزک گوشت کا ہر پکا یا ہونا۔
نوٹ: میں نے کہا حضرت سید الشہداء امیر حمزہؓ نے جو کام کیا یعنی شراب کا پینا اور اونٹنیوں کی کوبان کاٹ لینا ان کی کونھیں پھاڑ ڈالنا ان کا گوشت کھا لینا ان میں سے کسی کام کا گناہ ان پر نہیں ہوا کیونکہ شراب پینا تو اس زمانے میں مباح تھا اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ متوالا ہوتا ہمیشہ حرام رہا ہے وہ غلط کہتا ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ اب رہ گئے باقی کام وہ انہی میں سرزد ہوئے اس وقت تکلیف نہیں رہتی جیسے کوئی ضرورت سے دوائے پھر اس کی عقل جاتی رہے یا سر کہ سمجھ کر شراب پی لے یا زبردستی شراب پلایا جاوے۔ اور انہی میں کوئی کام گناہ کا کر بیٹھے تو اس پر کوئی گناہ نہ ہو گا البتہ کسی کے مال کا نقصان کرے تو تادان لازم ہو گا اور شاید حضرت حمزہؓ نے وہ نقصان حضرت علیؓ کو دے دیا ہو یا حضرت علیؓ نے معاف کر دیا ہو یا حضرت نے حمزہ کی طرف سے لیا کر دیا ہو۔ اور عمر بن شیبہ کی کتاب میں ہے کہ آپ نے حمزہؓ سے ان دونوں اونٹنیوں کا تادان دلایا ہے

أَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ وَمِنْ
السَّامِ قَالَ قَدْ حَبَّ أَسْبَسْتُهَا فَذَهَبَ بِهَا قَالَ
ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عَلِيٌّ فَظَنَرْتُ إِلَى مَنْظَرٍ أَفْطَعَنِي
فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعْدَهُ
زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَأَسْبَرْتُهُ الْحَصْرَ فَحَرَّخَ وَمَعَهُ زَيْدُ
وَأَتَقَلَّقْتُ مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَيَّ حَمْزَةٌ فَتَغَيَّطَ عَلَيْهِ
فَرَفَعَ حَمْزَةً بَصَرَةً فَقَالَ هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عِبِيدُ
لِلْأَجَانِي فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ يُقَبِّحُونَ حَتَّى خَرَجَ عَنْهُمْ.

پاس ایک لوٹری تھی جو گاری تھی آخر اس نے یہ گلیاں لایا حمر
للشرف النواء یہ سن کر حمزہ اپنی تلوار لے کر ان پر دوڑے اور ان کی
کوہن کاٹ لی اور ان کی کوٹھیں پھاڑ ڈالیں پھر ان کا کلیہ لے لیا۔ ابن
جریج نے کہا میں نے ابن شہاب سے کہا اور کوہان بھی نہ لیا۔ نہیں
انہوں نے کہا کہ کوہان تو کاٹ ہی لیے۔ حضرت علیؑ نے کہا میں نے
جو یہ حال دیکھا (اپنے اونٹوں کا) مجھے برا لگا میں رسول اللہؐ کے پاس
آیا آپ کے ساتھ زید بن حارثہ تھے میں نے سب قصہ کہا۔ آپ
نکلے اور آپ کے ساتھ زیدؓ تھے میں بھی آپ کے ساتھ چلا یہاں تک کہ
حمزہ کے پاس پہنچے۔ آپ حمزہ پر غصہ ہوئے۔ حمزہ نے آنکھ اٹھا کر
دیکھا اور کہا تم ہو کیا میرے باپ دادوں کے غلام ہو؟ یہ سن کر
جناب رسول اللہؐ اٹے پاؤں پھرے یہاں تک کہ وہاں سے نکل گئے
کیونکہ آپ کو معلوم ہو گیا کہ حمزہ نشے میں ہے ٹھہرنا ٹھیک نہیں۔

۵۱۲۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۱۲۹- حضرت حسین بن علیؑ محبوب رسول اللہؐ سے
روایت ہے حضرت علیؑ نے کہا مجھے بدر کی لڑائی میں سے ایک
اونٹنی ملی اور اسی دن رسول اللہؐ نے خمس میں سے ایک اونٹنی مجھ کو
دی پھر جب میں نے چاہا کہ صحبت کروں حضرت فاطمہؑ زہراءؑ سے
جو صاحبزادی تھیں رسول اللہؐ کی تو میں نے وعدہ کیا کہ ایک سار
سے نئی قیقاع کے ہمراہ وہ میرے ساتھ چلے اور ہم دونوں مل کر
اخر لادیں اور ساروں کو بیچیں اور اس سے میں ولیمہ کروں اپنی

۵۱۲۸- عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.
۵۱۲۹- عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِي
بِ بْنِ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
أَعْطَانِي شَارِفًا مِنْ الْخُمْسِ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ
أَتَيْتَنِي بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَعَدْتُ
رَجُلًا صَوْنًا مِنْ بَنِي قَيْقَاعٍ يَوْمَئِذٍ مَعِيَ فَنَأْتِي
بِأَخِيرٍ أَرَدْتُ أَنْ أُبِيعَهُ مِنَ الصَّوْنِغِينَ فَأَسْتَبِينَ بِهِ

لہ اور اجماع ہے علامہ کا کہ متوالیہا گل کسی کا مال تلف کر دے تو تہ و ان لازم ہو گا اور یہ جو کوہان اونٹنیوں کے حمزہ نے کاٹے گر نحر کے بعد کاٹے
تو حلال تھے اور جو نحر سے پہلے کاٹ لے تو حرام تھے باجماع نہیں ان کے کھانے پر حمزہ پر مکناہ نہیں ہوا کیونکہ وہ نشے کی حالت میں تھے اور اس
حالت میں تکلیف نہیں ہے۔ ابھی مختصر

یہ حمزہ نے نشے میں کہا حضرت علیؑ کو دیکھ کر اور زیدؓ کو دیکھ کر زیدؓ تو واقعی رسول اللہؐ کے غلام تھے اور حضرت علیؑ حضرت حمزہؓ
کے چھوٹے اور بچے کی طرح تھے وہ بھی گویا غلام ہوئے اور خطاب رسول اللہؐ کی طرف نہ تھا اور اگر آپ کی طرف بھی ہو تو نشے میں یہ بات ان
سے نکل گئی اور ایسی حالت میں تکلیف نہیں ہے علاوہ اس کے حمزہ رسول اللہؐ کے بھی بچپا تھے اور باعتبار رشتہ قرابت کے بزرگ تھے دوسرے یہ
کہ حضرت حمزہؓ نے اپنے باپ دادوں کا غلام کہا کہ انہوں نے اپنا اور حضرت حمزہؓ کے باپ عبدالمطلبؑ تھے اور عبدالمطلب جناب رسول اللہؐ کے دادا تھے۔

فِي وَكَيْفَةٍ غُرْسِي فَمِنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِبِي مَنَاعًا
مِنْ الْإِنْفَابِ وَالْعَرَابِ وَالْحَبَالِ وَشَارِبِي مَنَاعًا
إِلَى حَنْبِ حُمْرَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَجَمَعْتُ
حِينَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَإِذَا شَارِبِي قَدْ
أَحْبَبْتُ أَسْمِيَهُمَا وَبَقَرَتَا خَوَاصِرَهُمَا وَأَجَدَ مِنْ
أَكْبَادِهِمَا فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْتِي حِينَ رَأَيْتُ ذَلِكَ
النَّظَرَ مِنْهُمَا فَلْتُ مَنْ فَعَلَ هَذَا قَالُوا فَعَلَهُ حُمْرَةُ
بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فِي شَرَابٍ
مِنَ الْأَنْصَارِ غَنَتْهُ فَيْتَةٌ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَتْ فِي غَدَائِهَا
أَلَا يَا حُمْرُ لِلشَّرَفِ الْبَوَاءُ فَقَامَ حُمْرَةُ بِالسَّيْفِ
فَأَحْبَبْتُ أَسْمِيَهُمَا وَبَقَرَتَا خَوَاصِرَهُمَا فَأَحَدَ مِنْ
أَكْبَادِهِمَا فَقَالَتْ عَيْتِي فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى أَذْجَلَ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَبْدُهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ قَالَ
فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي وَجْهِهِ الَّذِي لَقِيتُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا نَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ عَدَا حُمْرَةُ عَلَى
نَاقَتِي فَأَحْبَبْتُ أَسْمِيَهُمَا وَبَقَرَتَا خَوَاصِرَهُمَا وَهَذَا
هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرِبُ قَالَ فَذَعَا رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ بِرِدَائِهِ قَارَأَهُ ثُمَّ انْطَلَقَ بِمَنْسِي وَابْتَعَثَهُ أَنَا
وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَابَ الَّذِي فِيهِ
حُمْرَةُ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنُوا لَهُ فَإِذَا هُمْ شَرِبُ فَنُطِيقُ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَلَوْمُ حُمْرَةُ فِيمَا فَعَلَ فَإِذَا
حُمْرَةُ مُحْمَرَةٌ عِيَاهُ فَتَنَظَّرَ حُمْرَةُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ ثُمَّ صَعَدَ النَّظَرَ إِلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ صَعَدَ النَّظَرَ
فَنَظَرَ إِلَى سُرْبِهِ ثُمَّ صَعَدَ النَّظَرَ فَتَنَظَّرَ إِلَى وَجْهِهِ
فَقَالَ حُمْرَةُ وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَيْدُ يَأْبَى فَعَرَفَ

شاوی کا تو میں اپنی دونوں اونٹنیوں کا سامان اکٹھا کر رہا تھا پاران
رکاتیں رسیاں۔ اور وہ دونوں بیٹھیں تھیں ایک انصاری کی کوٹھری
کے بازو۔ جس وقت میں یہ سامان جو اکٹھا کرتا تھا اکٹھا کر چکا تھا تو
کیا دیکھتا ہوں دونوں اونٹنیوں کی کوبان کئے ہوئے ہیں اور ان کی
کوٹھیں بچھی ہوئی ہیں مجھ سے یہ دیکھ کر نہ رہا گیا اور میری
آنکھیں تھم نہ سکیں (یعنی میں رونے لگا اور یہ رونادینا کے طمع سے
نہ تھا بلکہ حضرت فاطمہ زہراؑ اور رسول اللہؐ کے حق میں جو تقصیر
ہوئی اس خیال سے تھا کہ میں نے پوچھا یہ کس نے کیا؟ لوگوں نے
کہا حضرت حمزہ بن عبدالمطلب نے اور وہ اس گھر میں ہیں انصار
کے ایک جماعت کے ساتھ جو شراب پیا رہے ہیں ان کے سامنے
ایک گانے والی نے گانا گایا اور ان کے ساتھیوں نے تو گانے میں یہ
کہا اے حمزہ! اٹھ ان موٹی اونٹنیوں کو لے۔ اسی وقت حضرت حمزہؑ
تلوار لے کر اٹھے اور ان کے کوبان کاٹ لیے اور کوٹھیں پھاڑ ڈالیں
اور جگر نکال لیے۔ حضرت علیؑ نے کہا یہ سن کر میں چلا اور رسول
اللہؐ کے پاس گیا وہاں زید بن حارثہ بیٹھے تھے آپ نے مجھے دیکھتے
ہی پہچان لیا جو میرے منہ پر رنج تھا اور فرمایا کیا ہوا تجھ کو؟ میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ! قسم خدا کی آج کا سادن میں نے کبھی نہیں
دیکھا حضرت حمزہؑ نے میری دونوں اونٹنیوں پر ستم کیا ان کے
کوبان کاٹ لیے، کوٹھیں پھاڑ ڈالیں اور وہ اس گھر میں ہیں چند
شرابیوں کے ساتھ۔ یہ سن کر رسول اللہؐ نے اپنی چادر منگوائی اور
اس کو اوڑھا پھر چپے پایادہ۔ میں اور زید بن حارثہ دونوں آپ کے
پیچھے یہاں تک کہ آپ اس دروازے پر آئے جہاں حضرت حمزہؑ
تھے اور اجازت مانگی اندر آنے کی۔ لوگوں نے اجازت دی دیکھا تو
وہ شراب پئے ہوئے تھے۔ رسول اللہؐ نے حضرت حمزہؑ کو اس کام پر
ملامت شروع کی اور حضرت حمزہؑ کی آنکھیں سرخ تھیں (نشہ
سے) انہوں نے رسول اللہؐ کو دیکھا پھر آپ کے گھٹنوں کو دیکھا

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَمِلٌ فَتَكَصَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مَنِيَّ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَقِبِهِ الْقَهْقَرَى
وَحَرَجَ وَحَرَجْنَا مَعَهُ.

پھر نگاہ بلند کی تو ناف کو دیکھا پھر نگاہ بلند کی تو منہ کو دیکھا پھر کہا تم
ہو کیا میرے باپ دادوں کے غلام ہو۔ تب رسول اللہ نے پہچانا
کہ وہ نشہ میں مست ہیں آپ اٹے پاؤں پھرے اور باہر نکلے ہم
بھی آپ کے ساتھ نکلے۔

۵۱۳۰- ترجمہ دہی جو اوپر گزرا۔

۵۱۳۱- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس دن
شراب حرام ہوئی تو میں لوگوں کا ساقی تھا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے
گھر میں اور ان کا شراب نہیں تھا مگر گدر کھجور یا خشک کھجور کا ایک
ہی ایک سا ایک شخص کو پکارتے ہوئے۔ ابو طلحہ نے کہا نکل کر دیکھ۔
میں نکلا تو وہ پکار رہا تھا خبردار ہو جاؤ شراب حرام ہو گئی ہے۔ پھر
تمام مدینہ کے راستوں میں یہ منادی ہو گئی۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ
نے مجھے کہا اٹھ جا اور بہادے شراب کو (جو باقی ہے) میں نے
بہادی۔ تب بعضوں نے کہا فلاں اور فلاں تباہ ہو گئے ان کے پیٹوں
میں شراب ہے (یعنی وہ پی چکے تھے حرمت سے پہلے)۔ اس پر یہ
آیت اتری لیس علی الذین امنوا وعملوا الصالحات
جناح فیما طعموا اخیر تک۔

۵۱۳۲- عبد العزیز بن صہیب سے روایت ہے انس بن مالک سے
لوگوں نے پوچھا نسیح کو (نسیح وہ شراب ہے جو گدر کھجور سے بنتا

۵۱۳۰- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۵۱۳۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ سَاقِي
الْقَوْمِ يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فِي بَيْتِ أَبِي طَلْحَةَ
وَمَا شَرِبْنَاهُمْ إِلَّا الْفَضِيخَ الْبُسْرَ وَالْتَمَرُ فَإِذَا مُنَادٍ
يُنَادِي فَقَالَ اخْرُجْ فَانْظُرْ فَحَرَجْتُ فَإِذَا مُنَادٍ
يُنَادِي أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ فَخَرْتُ فِي
سِكَكِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ اخْرُجْ
فَاهْرُقْهَا فَهَرَقْتُهَا فَفَالُوا أَوْ قَالَ بَعْضُهُمْ قَتْلًا فَقَالَ
قَتْلًا فَلَا وَهِيَ فِي بَطْنِهِمْ قَالَ فَلَا أَثَرِي هُوَ مِنْ
حَلِيبِهِمْ أَنَسٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ عَلَى
الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا
طَعَمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ.

۵۱۳۲- عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ
سَأَلُوا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْفَضِيخِ فَقَالَ مَا

(۵۱۳۱) جہاں بعض جو لوگ ایماندار ہیں اور نیک کام کر چکے ہیں ان پر کچھ نہیں اس کا جو کھا چکے جب آنکھوں سے پرہیز کریں اور ایماندار رہیں
اور نیک کام کریں۔ فردی نے کہا امام مسلم نے اس مقام پر جن حدیثوں کو نقل کیا ہے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام وہ شرابیں جن میں نشہ ہو
حرام ہیں اور ان سب کو خمر کہتے ہیں خواہ کھجور کا ہو یا انگور کا یا جو کا یا بجر کا یا شہد کا یا اور کسی چیز کا یہ سب حرام ہیں اور خمر ہیں۔ ہمارا یہی مذہب ہے
اور یہی قول ہے مالک اور احمد اور جمہور سلف اور خلف کا اور بصرہ والے کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ تازے انگور کا شیرہ حرام ہے اسی طرح خشک انگور کا
بجھو یا کاشیرت۔ لیکن پتے ہوئے انگور کا اور پتے انگور کے سوا اور چیزوں کا درست ہے جب تک اس میں نشہ نہ ہو۔ اور ابو حنیفہ نے کہا کہ
کھجور اور انگور کا شیرہ حرام ہے لیکن تازے انگور کا کچھ پانی وہ تو قلیل اور کثیر حرام ہے پر جب پکا کر دتھائی ذرا نل کر دیں اور ایک تہائی رہ جاوے تو
حلال ہے اور نیز خشک کھجور اور انگور کا درست ہے اگر اس کو تھوڑا پکالیں اور بن پکائے تھوڑا انگور کا حرام ہے پر اس کے پینے والے پر حد نہ پڑے
کی جب تک نشہ نہ ہو اور تازے انگور کا شیرہ مطلقاً حرام ہے اور اختلاف علماء کا اس شراب میں ہے جس میں نشہ نہ ہو لیکن اگر نشہ ہو تو وہ حرام ہے
بلاجماع بل اسلام۔ انتہی مختصراً

كَانَتْ لَنَا خَمْرٌ غَيْرَ فَضِيحِكُمْ هَذَا الَّذِي تَسْمَوْنَهُ الْفَضِيحَ إِنِّي لَفَائِمٌ أَسْقِيهَا أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا أَيُّوبَ وَرِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِنَا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ بَلَعَكُمْ الْخَمْرُ قُلْنَا لَا قَالَ فَإِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ يَا أَنَسُ أَرَأَيْكَ هَذِهِ الْقِلَابُ قَالَ فَمَا رَأَيْتُهَا وَلَا سَأَلُوا عَنْهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ.

۵۱۳۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنِّي لَفَائِمٌ عَلَى الْحَيِّ عَلَى عُمُومَتِي أَسْقِيهِمْ مِنْ فَضِيحِ لَهُمْ وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ سِنًا فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّهَا قَدْ حُرِّمَتْ الْخَمْرُ فَقَالُوا اكْفَيْتُهَا يَا أَنَسُ فَكَفَّاتُهَا قَالَ قُلْتُ يَا أَنَسُ مَا هُوَ قَالَ بُسْرٌ وَرَطْبٌ قَالَ فَقَالَ أَكْبَرُ بَكْرٍ بَنُ أَنَسٍ كَانَتْ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سَلِيمَانُ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ ذَنْكَ أَيْضًا.

۵۱۳۴- عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ كَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ.

۵۱۳۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا دُجَانَةَ وَمُعَاذَ بْنَ حَبَلٍ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَابِلٌ فَقَالَ حَدَّثَ خَبْرٌ نَزَلَ يُحَرِّمُ الْخَمْرَ فَأَكْفَأْنَاهَا يَوْمَئِذٍ وَإِنَّهَا لَخَلِيطُ الْبُسْرِ وَالْبُسْرُ قَالَ قَتَادَةُ وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَقَدْ حُرِّمَتْ الْخَمْرُ وَكَانَتْ عَامَّةُ عُمُومِهِمْ يَوْمَئِذٍ خَلِيطُ الْبُسْرِ وَالْبُسْرِ.

۵۱۳۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنِّي لَأَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا دُجَانَةَ وَسَهَيْلَ بْنَ بَيْضَانَ مِنْ مَرَادَةٍ فِيهَا خَلِيطُ بُسْرٍ وَكَمَرٌ بِخَبَرٍ حَدِيثٌ سَجِيدٌ.

ہے اسے توڑ کر پانی میں ڈال دیتے ہیں اور رہنے دیتے ہیں یہاں تک کہ جھاگ مارے انہوں نے کہا فضیح کے سوا اور کوئی خمر نہ تھا ہمارا اور میں کھڑا ہوا یہی فضیح ابو طلحہ اور ابو ایوب اور انصار کے کئی آدمیوں کو پلا رہا تھا اپنے گھر میں اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا کہ کچھ خمر پینچی؟ ہم نے کہا نہیں وہ بولا شراب حرام ہو گئی ابو طلحہ نے کہا اے انس! یہاں سے ان مشکوں کو پھر کبھی انہوں نے شراب نہیں پی اور نہ اس کا حال پوچھا اس خبر کے بعد۔

۵۱۳۳- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اپنے قبیلہ کے چچاؤں کو کھڑا ہوا فضیح پلا رہا تھا اور میں عمر میں سب سے چھوٹا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا شراب حرام ہو گیا انہوں نے کہا یہاں سے شراب کو اے انس! میں نے بہادیا۔ سلیمان بنی نے کہا میں نے انس سے پوچھا وہ شراب کا ہے کا تھا؟ انہوں نے کہا گدرا اور کچی کھجور کا۔ ابو بکر بن انس نے کہا ان دنوں خمران کا یہی تھا۔ سلیمان نے کہا مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا اس نے انس سے ساواہ بھی کہتے تھے۔

۵۱۳۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۱۳۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو طلحہ اور ابو جابر اور معاذ بن جبل اور انصار کی ایک جماعت کو شراب پلا رہا تھا اتنے میں ایک شخص اندر آیا اور کہنے لگا ایک نئی خبر ہے شراب حرام ہو گیا۔ پھر ہم نے اسی دن شراب کو بہادیا اور وہ شراب گدرا اور خشک کھجور کا تھا۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خمر جب حرام ہوا تو اکثر خمران کا یہی تھا خلیط یعنی گدرا اور خشک کھجور کو ملا کر۔

۵۱۳۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۱۲۷- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نَهَى أَنْ يُخْطَطَ التَّمْرُ وَالزُّهُوْ ثُمَّ يُشْرَبَ وَإِنْ

ذَلِكَ كَانَ عَامَةً عُمُورِهِمْ يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ.

۵۱۲۸- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ

أَسْفَجَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأَبِي

بْنِ كَعْبٍ شَرَبًا مِنْ فَضِيغٍ وَتَمْرٍ فَأَتَانَهُمْ ابْنُ

فَقَالَ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا

أَنَسُ قُمْ إِلَى هَذِهِ الْجَرَّةِ فَاكْسِرْهَا فَفُضَّتْ إِلَى

مِهِرَاسٍ لَنَا فَضَرَبْتُهَا بِأَسْفَلِهِ حَتَّى تَكَسَّرَتْ.

۵۱۲۹- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ لَقَدْ نَزَلَ

اللَّهُ الْمَلَايَةَ الَّتِي حُرِّمَ اللَّهُ فِيهَا الْخَمْرُ وَمَا

بِالْمُنْدِيبَةِ شَرَابٌ يُشْرَبُ إِلَّا مِنْ تَمْرٍ.

بَابُ تَحْرِيمِ تَخْلِيلِ الْخَمْرِ

۵۱۴۰- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنْ

الْخَمْرِ تَخَذَ حَلًا فَقَالَ ((لَا)).

بَابُ تَحْرِيمِ التَّدَاوِي بِالْخَمْرِ

۵۱۴۱- عَنْ طَارِقِ بْنِ سُوَيْدٍ الْجَنْفِيِّ سَأَلَ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْخَمْرِ فَهَلْ

أَرُ كَرَهُ أَنْ يُصْنَعَ فَقَالَ إِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ

فَقَالَ ((إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلَكِنَّهُ دَاءٌ)).

۵۱۳۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خشک اور گدڑ کھجور ملا کر

بھگونے سے پھر اس کو پینے سے اور اکثر شراب ان لوگوں کا یہی تھا

جب شراب حرام ہوا۔

۵۱۳۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ابو عبیدہ

اور ابو طلحہ اور ابی بن کعب کو فضیغ کا شراب پلا رہا تھا اور کھجور کا

اتنے میں ایک آنے والا آیا اور کہنے لگا شراب حرام ہو گیا۔ ابو طلحہ

نے کہا اے انس! اٹھ اور یہ گھڑا پھوڑاں۔ میں نے پھر کا ہاون اٹھایا

اور اس کے نیچے سے مارا وہ ٹوٹ گیا۔

۵۱۳۹- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ

تعالیٰ نے وہ آیت اتاری جس میں شراب کو حرام کیا اور اس وقت

مدینہ میں کوئی شراب نہ تھی جو پی جاتی ہو سوا کھجور کے۔

باب: شراب کا سرکہ بنانا حرام ہے

۵۱۴۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے

پوچھا گیا کہ شراب کو سرکہ بنالویں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔

باب: شراب سے علاج کرنا حرام ہے اور وہ دوا نہیں ہے

۵۱۴۱- طارق بن سويد جہنی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے پوچھا شراب کو آپ نے منع کیا یا ناپسند کیا اس کے بنانے کو۔

وہ بولا میں دوا کے لیے بناتا ہوں؟ آپ نے فرمایا وہ دوا نہیں ہے

بلکہ بیماری ہے۔

۵۱۴۰) نووی نے کہا امام شافعی اور جمہور علماء کی یہی دلیل ہے کہ شراب کا سرکہ بننا درست نہیں اور نہ وہ پاک ہوگی سرکہ ہوئے سے اور

اور اسی روایت اور ابو حنیفہ کے نزدیک پاک ہے۔ اتنی مختصر!

۵۱۴۱) نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب سے دوا کرنا یا وہ دوا استعمال کرنا جس میں شراب ہو حرام ہے اور یہی صحیح ہے

ہمارے اصحاب کے نزدیک اسی طرح حرام ہے شراب کا بنالویں کی حالت میں لیکن اگر قلعہ میں ایک جاوے اور اس کے اتارنے کو پانی نہ

لے اور ہلاکت کا یقین ہو تو شراب کے گھونٹ سے اتار سکتا ہے۔ اتنی مع زیادت

باب: کھجور کا شراب بھی خمر ہے

بَابُ بَيَانِ أَنَّ جَمِيعَ مَا يُنْبَذُ مِمَّا يُتَّخَذُ مِنَ النَّخْلِ وَالْعِنَبِ يُسَمَّى خَمْرًا

۵۱۴۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب ان دو درختوں سے ہوتا ہے کھجور اور انگور کے درخت سے۔

۵۱۴۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبِ))

۵۱۴۳- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۵۱۴۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبِ))

۵۱۴۴- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۵۱۴۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ الْكَرْمَةِ وَالنَّخْلَةِ)) وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي كُرَيْبٍ ((الْكَرْمُ وَالنَّخْلُ))

باب: کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونا مکروہ ہے

بَابُ كَرَاهَةِ اِتِّبَاعِ التَّمْرِ وَالزُّبَيْبِ مَخْلُوطَيْنِ

۵۱۴۵- حضرت جابر سے روایت ہے رسول اللہ نے منع کیا انگور اور کھجور کو یا گدرا اور سوکھی کھجور کو ملا کر بھگونے سے۔ (کیونکہ ایسے نمید میں جلد نشہ آجاتا ہے اور پینے والے کو خمر نہیں ہوتی اور یہ کراہت تخریکی ہے۔ اور نمید حرام نہیں ہے جب تک اس میں نشہ نہ ہو اور یہی قول ہے جمہور علماء کا۔ اور بعض مالکیہ کے نزدیک حرام ہے اور ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک اس میں کراہت بھی نہیں ہے اور یہ قول خلاف ہے احادیث کے)۔

۵۱۴۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُحْلَطَ الزُّبَيْبُ وَالتَّمْرُ وَالسُّرُّ وَالتَّمْرُ

۵۱۴۶- جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا آپ نے کھجور اور انگور کو یا کچی اور گدرا کھجور کو ملا کر

۵۱۴۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ التَّمْرُ وَالزُّبَيْبُ

(۵۱۴۳) نووی نے کہا ان حدیثوں سے یہ نکلا کہ جو شراب بنایا چوے گدرا یا خشک انگور سے وہ خمر ہے اور حرام ہے بشرطیکہ نشہ کرے اور یہی مذہب ہے جمہور علماء کا اور ان حدیثوں کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو اریا شہدیا جو کافر نہیں ہو تا کیونکہ دوسری حدیثوں میں صاف موجود ہے کہ ان سے بھی خمر ہوتا ہے۔

بھگونے سے۔

۵۱۴۷- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ملا کر بھگوؤ پکی اور گدر کھجور کو اور انگور اور کھجور کو۔

۵۱۴۸- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ نے منع کیا انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور منع کیا گدر کھجور اور پختہ کھجور ملا کر بھگونے سے۔

۵۱۴۹- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۵۱۵۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۱۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۱۵۲- ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تم میں سے نبید (شراب کھجور یا انگور کا) پئے تو صرف انگور کا پئے یا صرف کھجور کا یا صرف گدر کھجور کا۔

۵۱۵۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۱۵۴- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بھگوؤ گدر کھجور اور پختہ کھجور کو ملا کر اور مت بھگوؤ انگور اور کھجور کو ملا کر بلکہ علیحدہ علیحدہ بھگوؤ ہر ایک کو۔

جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُنْبَذَ الرُّطْبُ وَالْبُسْرُ جَمِيعًا.

۵۱۴۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا ((تَجْمَعُوا بَيْنَ الرُّطْبِ وَالْبُسْرِ وَبَيْنَ الزَّيْبِ وَالشَّمْرِ نَبِيذًا)).

۵۱۴۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ الزَّيْبُ وَالشَّمْرُ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطْبُ جَمِيعًا.

۵۱۴۹- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ النَّعْرِ وَالزَّيْبِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا وَعَنْ الشَّمْرِ وَالْبُسْرِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا.

۵۱۵۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَخْلُطَ بَيْنَ الزَّيْبِ وَالشَّمْرِ وَأَنْ نَخْلُطَ الْبُسْرَ وَالشَّمْرَ.

۵۱۵۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ شَرِبَ النَّبِيذَ مِنْكُمْ فَلْيُشْرَبْهُ زَيْبًا قَرْدًا أَوْ شَمْرًا قَرْدًا أَوْ بُسْرًا قَرْدًا)).

۵۱۵۲- عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَيْدِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَخْلُطَ بُسْرًا بِشَمْرٍ أَوْ زَيْبًا بِشَمْرٍ أَوْ زَيْبًا بِبُسْرٍ وَقَالَ مَنْ شَرِبَهُ مِنْكُمْ فَلْيُشْرَبْ بِمِثْلِ حَدِيثٍ وَكَيْفٍ.

۵۱۵۴- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَتَّبِعُوا الزَّمْعَ وَالرُّطْبَ جَمِيعًا وَلَا تَتَّبِعُوا الزَّيْبَ وَالشَّمْرَ جَمِيعًا وَاتَّبِعُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حَدِيثِهِ)).

- ۵۱۵۵- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَثَلًا.
- ۵۱۵۶- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَتَّبِعُوا الزُّهْمَ وَالرُّطْبَ جَمِيعًا وَلَا تَتَّبِعُوا الرُّطْبَ وَالزُّيْبَ جَمِيعًا وَلَكِنْ اتَّبِعُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حِدَّتِهِ)) وَزَعَمَ يَحْيَى أَنَّهُ لَقِيَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ فَحَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هَذَا.
- ۵۱۵۷- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَيْنِ الْإِسْنَادَيْنِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((الرُّطْبُ وَالزُّهْمُ وَالزُّيْبُ)).
- ۵۱۵۸- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزُّيْبِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزُّهْمِ وَالرُّطْبِ وَقَالَ ((اتَّبِعُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حِدَّتِهِ)).
- ۵۱۵۹- رَحَلْتُ أَبِي أَمْرَ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ هَذَا الْحَدِيثِ.
- ۵۱۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الزُّيْبِ وَالتَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالتَّمْرِ وَقَالَ ((يُنْبَذُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَّتِهِ)).
- ۵۱۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.
- ۵۱۶۲- عَنْ أَبِي عُبَّاسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَخْلَطَ التَّمْرُ وَالزُّيْبُ جَمِيعًا وَأَنْ يَخْلَطَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَكَتَبَ إِلَى أَهْلِ حَرَشٍ بِنَهَائِهِمْ عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالزُّيْبِ.
- ۵۱۶۳- عَنْ الشَّيْبَانِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي التَّمْرِ وَالزُّيْبِ وَكَمْ يَذْكُرُ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ.
- ۵۱۵۵- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔
- ۵۱۵۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔
- ۵۱۵۷- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔
- ۵۱۵۸- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔
- ۵۱۵۹- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔
- ۵۱۶۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔
- ۵۱۶۱- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔
- ۵۱۶۲- ترجمہ وہی جواب پر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے لکھا حَرَشِ والوں کو (حَرَشِ ایک شہر ہے یمن میں) منع کرتے تھے ان کو کھجور اور انگور کے خلیط سے۔
- ۵۱۶۳- ترجمہ وہی جواب پر گزرا ہے لیکن اس حدیث میں آپ نے گدھر کھجور اور پختہ کھجور کا ذکر نہیں کیا۔

۵۱۶۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَدْ نُهِيَ أَنْ يُشَدَّ الْبَسْرُ وَالرُّطْبُ جَمِيعًا وَالتَّمْرُ وَالزَّيْبُ جَمِيعًا.

۵۱۶۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَدْ نُهِيَ أَنْ يُشَدَّ الْبَسْرُ وَالرُّطْبُ جَمِيعًا وَالتَّمْرُ وَالزَّيْبُ جَمِيعًا.

۵۱۶۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَحْتَمُوا بَيْنَ الرُّطْبِ وَالْبَسْرِ وَبَيْنَ الزَّيْبِ وَالتَّمْرِ نَبِيذًا.

۵۱۶۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الدُّبَاءِ وَالْمُرْقَةِ أَنْ يُقَبَّذَ فِيهِ.

۵۱۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَتَبَذَرُوا فِي الدُّبَاءِ وَلَا فِي الْمُرْقَةِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاجْتَنِبُوا الْخَنَازِمَ))

۵۱۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ الْمُرْقَةِ وَالْخَنَمِ وَالْقَيْزِ قَالَ قِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ مَا الْخَنَمُ قَالَ الْحِرَارُ الْخَضِرُ.

۵۱۷۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَافِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ ((أَفْهَأَكُمْ عَنِ الدُّبَاءِ وَالْخَنَمِ))

۵۱۶۴- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا گدڑ اور پختہ

کھجور کو ملا کر یا کھجور اور منقہ کو ملا کر بھگونا۔

۵۱۶۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: مرتبان اور تو بے اور سبز لا کھی برتن اور لکڑی

کے برتن میں نمیدینا کی ممانعت اور اس کی منسوخی

کامیاں

۵۱۶۶- حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت آپ صلی اللہ علیہ

و سلم نے فرمایا منع کیا گدڑ اور پختہ کھجور کو ملا کر اور منقہ اور کھجور کو

ملا کر نمیدینا ہے۔

۵۱۶۷- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تو بے اور مرتبان (لا کھی برتن) میں

نمیدینا ہے۔

۵۱۶۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا مت نمیدینا تو بے اور مرتبان میں پھر حضرت ابو ہریرہ کہتے

تھے بچہ سبز لا کھی برتنوں سے۔

۵۱۶۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا

رسول اللہ ﷺ نے لا کھی اور حتم اور لکڑی کے برتن سے (جس کو

تغیر کہتے ہیں وہ کھجور کی لکڑی کو کرید کر بناتے ہیں) کسی نے

ابو ہریرہ سے پوچھا حتم کیا ہے؟ انہوں نے کہا سبز گھڑے۔

۵۱۷۰- حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے آپ نے عبد القیس کے

گروہ سے فرمایا میں تم کو منع کرتا ہوں تو بے اور سبز ٹھلیا اور تغیر

۵۱۷۱- اس حدیث کا بیان کتاب الاطعمہ میں تفصیل سے گزرا اور خلاصہ یہ ہے کہ جب شراب حرام ہوئی تو کچھ مدت تک جن

برتنوں میں شراب بنتی تھی آپ نے ان میں نمیدینا بھی منع کر دیا اس خیال سے کہ کہیں اس میں نشہ نہ ہو چاہے اور لوگوں کو خبر نہ ہو پھر یہ

ممانعت جاتی رہی۔

۵۱۷۰- (۵۱۷۱) نے کہا یہ وہم ہے روئی کا اور صحیح یہ ہے کہ منع کیا حتم اور منع کیا سبز گھڑے جو مثل مٹکے کے ہو جاتی ہے۔

وَالنَّقِيرِ وَالْمُقْبِرِ وَالْحَتَمِ وَالْمَزَادَةِ الْمَجْثُومَةِ وَلَكِنْ اشْرَبَ فِي سِقَالِكَ وَأَوْسَمَهُ).

۵۱۷۱- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُشْبَذَ فِي الدُّبَاءِ وَالْمَرْفَقِ هَذَا حَدِيثٌ حَرِيرٌ وَفِي حَدِيثٍ أُخَرٍ وَشُعْبَةُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ الدُّبَاءِ وَالْمَرْفَقِ.

۵۱۷۲- عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِلْأَسْوَدِ خَلِّ سَأَلْتُ أُمَ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا يُحَرِّهُ أَنْ يُشْبَذَ فِيهِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ يَا أُمَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرِي عَمَّا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُشْبَذَ فِيهِ قَالَتْ نَهَانَا أَهْلُ الْبَيْتِ أَنْ يُشْبَذَ فِي الدُّبَاءِ وَالْمَرْفَقِ قَالَ قُلْتُ لَهُ لِمَا ذَكَرْتُ الْحَتَمَ وَالْحَرَّ قَالَ إِنَّمَا أَحَدُكَ لِمَا سَمِعْتُ أَوْ حَدَّثْتُكَ مَا لَمْ أَسْمَعْ.

۵۱۷۳- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الدُّبَاءِ وَالْمَرْفَقِ.

۵۱۷۴- عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۵۱۷۵- عَنْ ثُمَامَةَ بِنِ جَزْنِ الْقُسَيْرِيِّ قَالَ لَقِيتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنِ النَّبِيِّ فَقَدْتَنِي أَنْ وَقَدْ عَمِيَ الْقَبَسُ قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ فَتَاهُمْ أَنْ يُشْبَذُوا فِي الدُّبَاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمَرْفَقِ وَالْحَتَمِ.

۵۱۷۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الدُّبَاءِ وَالْحَتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمَرْفَقِ.

۵۱۷۷- عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

اور مقبر (روغن دار) برتن سے اور حتم سرکئی مشک سے لیکن پی اپنی چھاگل سے اور ڈاٹ لگا اس میں (تا کہ کیز او غیر نہ جاوے)۔
۵۱۷۱- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توبے اور لا کھی برتن میں نبیذ بنانے سے۔

۵۱۷۲- ابراہیم سے روایت ہے میں نے اسود سے کہا تم نے ام المؤمنین حضرت عائشہ سے پوچھا کن برتنوں میں نبیذ بنانا مکروہ ہے؟ انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا اے ام المؤمنین! مجھے بتاؤ کن برتنوں میں رسول اللہ نے نبیذ بنانے سے منع کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہم اہل بیت کو منع کیا آپ نے نبیذ بنانے سے توبے اور لا کھی برتن میں۔ میں نے ان سے کہا تم نے حتم اور ٹھلیا کا ذکر نہیں کیا انہوں نے کہا؟ میں تو وہ بیان کرتا ہوں جو میں نے سنا ہے کیا میں وہ بیان کروں جو میں نے نہیں سنا ہے۔

۵۱۷۳- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے توبے اور لا کھی برتن سے۔

۵۱۷۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۱۷۵- ثمامہ بن حزن قسیری سے روایت ہے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملا اور ان سے پوچھا نبیذ کو انہوں نے کہا عبد القیس کے لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے نبیذ و آپ نے منع کیا ان کو تو بے اور جو بن اور لا کھی اور سبز برتن سے۔

۵۱۷۶- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توبے اور سبز اور جو بن اور لا کھی برتن سے۔

۵۱۷۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں لا کھی کے عوض روغن

إِلَّا أَنَّهُ جَعَلَ مَكَانَ الْمُزْنَةِ الْمُقْبِرَ.

برتن مذکور ہے۔

۵۱۷۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِمَ وَفَدُ عَبْدُ

۵۱۷۸- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے عہد القیس کے

الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ

لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے فرمایا

((أَنهَاكُمْ عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَتَمِ وَالْتَقِيرِ وَالْمُزْنَةِ))

میں تم کو منع کرتا ہوں تو بے اور سبز برتن اور چوہین اور روغنی

وَفِي حَدِيثٍ خَصَّاهُ جَعَلَ مَكَانَ الْمُقْبِرِ الْمُزْنَةَ.

سے یا لاکھی سے۔

۵۱۷۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ

۵۱۷۹- ابن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے

ﷺ عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَتَمِ وَالْمُزْنَةِ وَالْتَقِيرِ.

تو بے اور سبز برتن اور لاکھی اور چوہین سے۔

۵۱۸۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ

۵۱۸۰- ابن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ نے تو بے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَتَمِ

اور سبز اور لاکھی اور روغنی برتن سے ہتھی اور گدر کھجور کو ملا کر

وَالْمُزْنَةِ وَالْتَقِيرِ وَأَنْ يُحْلَطَ السُّحُحُ بِالزُّمُرِ

بھگونے سے۔

۵۱۸۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ

۵۱۸۱- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول

ﷺ عَنِ الدُّبَاءِ وَالْتَقِيرِ وَالْمُزْنَةِ.

اللہ ﷺ نے تو بے اور چوہین اور لاکھی برتن سے۔

۵۱۸۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

۵۱۸۲- ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

لِلَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَرِّ أَنْ يُبْدَ قَبْدَ

نے منع کیا ٹھلیا میں ٹیڈینا سے۔

۵۱۸۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ

۵۱۸۳- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَتَمِ وَالْمُزْنَةِ.

ﷺ نے منع کیا تو بے اور سبز اور چوہین اور لاکھی برتن سے۔

۵۱۸۴- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ

۵۱۸۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرانہ

ﷺ نَهَى أَنْ يُبْدَ قَبْدَ مِثْلَهُ.

۵۱۸۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ

۵۱۸۵- ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ

ﷺ عَنِ الشَّرْبِ فِي الْحَتَمَةِ وَالْدُّبَاءِ وَالْتَقِيرِ.

ﷺ نے سبز برتن اور تو بے اور چوہین میں پینے سے۔

۵۱۸۶- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى

۵۱۸۶- سعید بن جبیر سے روایت ہے میں گواہی دیتا ہوں ابن

ابْنِ عُمَرَ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُمَا شَهِدَا أَنَّ رَسُولَ

عمر اور ابن عباس پر انہوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے

اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَتَمِ وَالْمُزْنَةِ وَالْتَقِيرِ.

منع کیا تو بے اور سبز برتن اور لاکھی اور چوہین سے۔

۵۱۸۷- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ

۵۱۸۷- سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے

عُمَرَ عَنْ نَبِيِّ الْحَرِّ فَقَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ٹھلیا کے ٹیڈ کو پوچھا انہوں نے کہا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيَّ الْحَرِّ فَأَنْبَتُ ابْنَ

حرام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا کی ٹیڈ کو۔ میں ابن

عباس کے پاس آیا اور ان سے کہا تم نے نہیں سنا ابن عمرؓ جو کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ٹھلیا کے نبیہ کو حرام کیا ہے۔ انہوں نے کہا کج کہا ابن عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ نے حرام کیا ہے ٹھلیا کے نبیہ کو اور جو چیز میں سے بنے وہ ٹھلیا کے مثل ہے۔

۵۱۸۸- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک جہاد میں خطبہ سنایا لوگوں کو میں ادھر چلا (خطبہ سننے کو) آپ میرے پیچھے سے پہلے فارغ ہو گئے۔ میں نے لوگوں سے پوچھا آپ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا منع کیا آپ نے نبیہ بنانے سے تو بنے اور لاکھی میں۔

۵۱۸۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا

۵۱۹۰- ثابت سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے ٹھلیا کے نبیہ سے؟ انہوں نے کہا لوگ ایسا کہتے ہیں۔ میں نے کہا کیا آپ نے منع کیا ہے اس سے؟ انہوں نے کہا لوگ ایسا کہتے ہیں۔

۵۱۹۱- طاؤسؓ سے روایت ہے ایک شخص نے ابن عمرؓ سے کہا کیا جناب رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے ٹھلیا کے نبیہ سے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ طاؤسؓ نے کہا قسم خدا کی میں نے یہ سنا ابن عمرؓ سے۔

۵۱۹۲- حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا کیا رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے ٹھلیا اور تو بنے میں نبیہ بنانے سے؟ انہوں نے کہا ہاں۔

۵۱۹۳- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ٹھلیا اور تو بنے سے۔

۵۱۹۴- طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ابن عمرؓ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا کیا رسول اللہ ﷺ نے

عَبَّاسُ فَقُلْتُ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ وَمَا يَقُولُ قُلْتُ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَبِيذَ الْحَجَرِ فَقَالَ صَدَقَ ابْنُ عُمَرَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَبِيذَ الْحَجَرِ فَقُلْتُ وَابْنُ عُمَرَ نَبِيذُ الْحَجَرِ فَقَالَ كُلُّ شَيْءٍ يُصْنَعُ مِنَ الْمَكْدَرِ.

۵۱۸۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَطَلَتِ النَّاسَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَأَقْبَلْتُ نَحْوَهُ فَأَنْصَرَفَ قَبْلَ أَنْ أَتِمُّهُ فَمَسَّالْتُ مَاذَا قَالَ قَالُوا نَهَى أَنْ يُتَبَدَّ فِي الدُّبَاءِ وَالْمَرْفُوفِ.

۵۱۸۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِعَنْ حَدِيثِ مَالِكٍ وَكَمْ يَذْكُرُوا فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ إِلَّا مَالِكٌ وَأُسَامَةُ.

۵۱۹۰- عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قُلْتُ لَابْنِ عُمَرَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْحَجَرِ قَالَ قَدْ رَعِمُوا ذَلِكَ قُلْتُ أَنَّهُى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَدْ رَعِمُوا ذَلِكَ.

۵۱۹۱- عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ أَنَّهُى نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَبِيذِ الْحَجَرِ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ طَاوُسٌ وَاللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ.

۵۱۹۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ أَنَّهُى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَبَدَّ فِي الْحَجَرِ وَالْدُّبَاءِ قَالَ نَعَمْ.

۵۱۹۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الْحَجَرِ وَالْدُّبَاءِ.

۵۱۹۴- عَنْ طَاوُسٍ يَقُولُ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَنَّهُى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

منع کیا ٹھلپا کے فیذ سے اور تو بے سے اور مرتبان سے؟ انہوں نے کہا ہاں منع کیا ہے۔

۵۱۹۵- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے ستر برتن اور تو بے اور لا کھی سے محارب نے کہا میں نے یہ ابن عمر سے کئی بار سنا۔

۵۱۹۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزر اس میں فقیر کا بھی ذکر ہے۔

۵۱۹۷- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلپا اور تو بے اور لا کھی برتن سے اور فرمایا فیذ بنائو مشکیزوں میں۔

۵۱۹۸- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حتمہ سے میں نے کہا حتمہ کیا ہے؟ کہا ٹھلپا۔

۵۱۹۹- زاذان سے روایت ہے میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا حدیث بیان کرو مجھ سے ان شرابیوں کی جن سے جناب رسول اللہ نے منع کیا اپنی زبان میں اور ترجمہ کرو اس کا ہماری زبان میں کیونکہ تمہاری زبان ہماری زبان سے جدا ہے؟ انہوں نے کہا منع کیا آپ نے حتم سے اور وہ ٹھلپا ہے اور وہاں سے اور وہ تو بے اور مزفت سے اور وہ روغنی ہے اور فقیر سے اور وہ کھجور کی لکڑی ہے جو پھیل کر کرید کی جاتی ہے اور حکم کیا آپ نے فیذ بنانے کا مشکلوں میں۔

۵۲۰۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزر۔

۵۲۰۱- سعید بن المسیب سے روایت ہے میں نے سنا عبد اللہ بن عمر سے اس منبر کے پاس اور اشارہ کیا رسول اللہ کے منبر کی طرف کہ عبد القیس کے لوگ آئے رسول اللہ کے پاس اور پوچھا آپ سے شرابیوں کو۔ آپ نے منع کیا ان کو تو بے اور جو میں اور حتم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَيْبِ الْحَرِّ وَالذَّبَاءِ وَالْمَرْفَةِ قَالَ نَعَمْ

۵۱۹۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْحَتَمِ وَالذَّبَاءِ وَالْمَرْفَةِ قَالَ سَمِعْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ

۵۱۹۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ قَالَ وَأَرَاهُ قَالَ وَالْفَقِيرَ

۵۱۹۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْحَرِّ وَالذَّبَاءِ وَالْمَرْفَةِ وَقَالَ اتَّبِعُوا فِي الْأَسْقِيَةِ

۵۱۹۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْحَتَمِ فَقُلْتُ مَا الْحَتَمُ قَالَ الْحَرَّةُ

۵۱۹۹- عَنْ زَادَانَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ حَدِّثْنِي بِمَا نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَشْرِيَةِ بَلْغِيكَ وَفَسِّرْهُ لِي بَلْغِيْنَا فَإِنَّ لَكُمْ لَعَةً سِوَى لَعْنَتِنَا فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْحَتَمِ وَهِيَ الْحَرَّةُ وَعَنْ الذَّبَاءِ وَهِيَ الْفَرَعَةُ وَعَنْ الْمَرْفَةِ وَهِيَ الْمُفِيرُ وَعَنْ الْبَقِيرِ وَهِيَ النُّحْلَةُ فَتَسْحُ نَسْحًا وَتَنْفَرُ نَفْرًا وَأَمَرَ أَنْ يُتَّبَعَ فِي الْأَسْقِيَةِ

۵۲۰۰- عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ

۵۲۰۱- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ عِنْدَ هَذَا الْعَمِيرِ وَأَشَارَ إِلَى مَنبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَدِيمٌ وَقَدْ عَتَبَ الْقَيْسُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلُوهُ عَنِ الْأَشْرِيَةِ فَذَهَبُوا

سے میں نے کہا اے ابو محمد! اور لا کھی سے اور ہم سمجھے کہ وہ بھول گئے انہوں نے کہا اس دن میں نے لا کھی کا لفظ عبد اللہ بن عمر سے نہیں سنا لیکن وہ مکر وہ جانتے تھے لا کھی کو بھی۔

۵۲۰۲- جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا چوبیس اور لا کھی اور تو بنے سے۔

۵۲۰۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ منع فرماتے تھے ٹھلیا اور تو بنے اور لا کھی سے۔

۵۲۰۴- ابو الزبیر نے کہا میں نے جابر سے سنا کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے ٹھلیا ہے اور لا کھی سے اور چوبیس برتن سے اور آپ کو جب کوئی برتن نہ ملتا نبیذ بنانے کے لیے نبیذ بنایا جاتا آپ کے لیے گھڑے میں پتھر کے۔

۵۲۰۵- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے لیے نبیذ بنایا جاتا پتھر کے گھڑے میں۔

۵۲۰۶- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے لیے نبیذ بنایا جاتا ایک مشک میں جب مشک نہ ملتی تو پتھر کے گھڑے میں بناتے۔ بعضوں نے کہا میں نے ابو الزبیر سے سنا وہ کہتے تھے وہ گھڑا رام کا تھ یعنی پتھر کا۔

۵۲۰۷- بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا نبیذ بنانے سے سوا مشک کے اور برتنوں میں اب سب برتنوں میں بناؤ لیکن نہ پیرا اس شراب کو جس میں نشہ ہو۔

۵۲۰۸- حضرت بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا برتنوں سے لیکن برتنوں سے کوئی چیز حلال یا حرام نہیں ہوئی اور ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے۔

۵۲۰۹- بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا چمڑے کے

عَنِ الدُّبَاءِ وَالنَّبِيرِ وَالْحَتَمِ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ وَالْمُرْقُوفَ رَضِينَا أَنَّهُ نَسِيَهُ فَقَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ يَوْمَئِذٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَغَدَا كَانَ بِكَرَّةٍ.

۵۲۰۶- عَنْ جَابِرٍ وَأَبْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ النَّبِيرِ وَالْمُرْقُوفِ وَالِدُّبَاءِ.

۵۲۰۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّهُ سَلَّمَ يَنْهَى عَنْ الْحَرِّ وَالِدُّبَاءِ وَالْمُرْقُوفِ.

۵۲۰۸- قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولَانِ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْحَرِّ وَالْمُرْقُوفِ وَالنَّبِيرِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا لَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُشَبِّدُ لَهُ فِيهِ نَبَذَ لَهُ فِي ثَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ.

۵۲۰۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُنَبِّدُ لَهُ فِي ثَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ.

۵۲۰۱۰- عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ يُنَبِّدُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ فَإِذَا لَمْ يَجِدُوا سِقَاءً نَبَذَ لَهُ فِي ثَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ وَأَنَا أَسْمَعُ لِأَبِي الزُّبَيْرِ مِنْ بَرَامٍ قَالَ مِنْ بَرَامٍ.

۵۲۰۱۱- عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيدِ إِنَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَكَمَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا)).

۵۲۰۱۲- عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظَّرُوفِ وَإِنَّ الظَّرُوفَ أَوْ ظَرُفًا لَا يَجِلُّ شَيْئًا وَلَا يُخَوِّمُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)).

۵۲۰۱۳- عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرَبَةِ

فِي ظُرُوفِ الْإِذَامْ فَاشْرَبُوا فِي كُلِّ وَغَاءٍ غَيْرِ
أَنْ لَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا))

برتنوں میں پینے سے اب بڑھاپہ برتن میں پر نہ پوئہ نشہ لانے والی چیز۔

۵۲۱۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْبَيْعِ فِي
الْأَوْجَعِ قَالُوا أَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ فَارْخَصُوا لَهُمْ
فِي الْخَمْرِ غَيْرِ الْمَرْفُوعِ.

۵۲۱۰- عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب منع کیا
رسول اللہ ﷺ نے برتنوں میں نمیز بنانے سے تو لوگوں نے کہا ہر
ایک آدمی کو چمڑے کی مشک نہیں ملتی پھر آپ نے اجازت دی
تھلیا کی جولا کھی نہ ہو۔

بَابُ بَيَانِ أَنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَأَنَّ كُلَّ
خَمْرٍ حَرَامٌ

باب: ہر نشہ لانے والا شراب خمر ہے اور ہر خمر
حرام ہے

۵۲۱۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْبَيْعِ فَقَالَ ((كُلُّ
شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ))

۵۲۱۱- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ سے
پوچھا لوگوں نے بیع کو (شہد کی شراب کو)؟ آپ نے فرمایا جس
شراب میں نشہ ہو وہ حرام ہے۔

۵۲۱۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ((كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ))

۵۲۱۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۲۱۳- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي
حَدِيثِ سُفْيَانَ وَصَالِحٍ سُئِلَ عَنْ الْبَيْعِ وَهُوَ فِي
حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((كُلُّ شَرَابٍ مُسْكِرٍ
حَرَامٌ))

۵۲۱۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۲۱۴- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ أَنَا وَمَعَاذُ بْنُ جَحَلٍ إِلَى الْيَمَنِ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ شَرَابًا يُصْنَعُ بِأَرْضِنَا
يُقَالُ لَهُ الْمَزْرُ مِنَ الشَّعِيرِ وَشَرَابٌ يُقَالُ لَهُ الْبَيْعُ
مِنَ الْعَسَلِ فَقَالَ ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ))

۵۲۱۳- ابو موسیٰؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو
اور معاذ کو یمن کی طرف بھیجا میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے
ملک میں ایک شراب بنتا ہے جس کو مزہ رکھتے ہیں وہ جو سے بنتا ہے
(انگریزی میں اس کو (بیر) کہتے ہیں) اور ایک شراب شہد سے بنتا
ہے جس کو بیع کہتے ہیں آپ نے فرمایا ہر نشہ والی شراب حرام ہے۔

۵۲۱۵- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَنَا

۵۲۱۵- ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
نے ان کو اور معاذ کو یمن کی طرف بھیجا اور ان دونوں سے فرمایا

شَرَابًا مِنَ الْعَمَلِ يُطْلَخُ حَتَّى يَغْتَبِ وَالْمُزْرُ
يَصْنَعُ مِنَ الشَّعِيرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كُلُّ مَا أَسْكَرَ عَنْ الصَّلَاةِ فَهُوَ
حَرَامٌ))۔

لوگوں کو خوش رکھنا اور ان پر آسانی کرنا اور دین کی باتیں سکھانا
اور نفرت نہ دلانا اور دونوں اتفاق سے رہنا جب انھوں نے پیٹھ
موڑی تو حضرت ابو موسیٰ لوطیؓ اور عرض کیا یا رسول اللہ! یمن
والوں کے پاس ایک شراب ہوتا ہے شہد سے جو پکایا جاتا ہے یہاں
تک جم جاتا ہے اور ایک شراب ہوتا ہے مزر کا جو بنایا جاتا ہے جو
ہے۔ آپ نے فرمایا جو شراب نماز سے غافل کرے وہ حرام ہے۔

۵۲۱۶- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
بَغْتَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ ادْعُوا النَّاسَ ((وَبَشِّرَا
وَلَا تُنْفَرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا)) قَالَ فَقُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَقْتَنَا فِي شَرَابَيْنِ كُنَّا نَصْنَعُهُمَا
بِالْيَمَنِ الْبُخْعُ وَهُوَ مِنَ الْعَسَلِ يُبْدُ حَتَّى يَشْتَدَ
وَالْعِزْرُ وَهُوَ مِنَ الذَّرَّةِ وَالشَّعِيرِ يُبْدُ حَتَّى يَشْتَدَ
قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ أُعْطِيَ جَمَاعَ الْكَلِمِ بِحَوَائِجِهِ فَقَالَ ((أَتَيْتِي
عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ أَسْكَرَ عَنْ الصَّلَاةِ))۔

۵۲۱۶- ابو موسیٰؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو اور
معاذ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا لاؤ لوگوں کو (اسلام کی طرف)
اور خوش رکھو ان کو اور نفرت مت دلاؤ اور آسانی کرو اور دشواری
مت ڈالو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کو فتویٰ دیجئے دو
شرابوں میں جن کو ہم بنایا کرتے تھے یمن میں ایک تو بخج کا شہد سے
بنتا ہے جب وہ جھاگ مارنے لگے دوسرے مزر جو بخوار یا جو کا ہوتا
ہے اس کو بھگوتے ہیں یہاں تک کہ تیز ہو جاوے اور رسول اللہ ﷺ کو
اللہ نے وہ باتیں دی تھیں جن میں لفظ تھوڑے ہوں اور معنی بہت
ہوں۔ آپ نے فرمایا میں منع کرتا ہوں ہر نشہ لانے والے شراب
سے جو باز رکھے نماز سے۔

۵۲۱۷- عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا قَدِيمًا مِنْ حَيْثَانَ
وَحَيْثَانَ مِنَ الْيَمَنِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ
شَرَابٍ يَشْرَبُونَهُ بِأَرْضِهِمْ مِنَ الذَّرَّةِ يُقَالُ لَهُ
الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَوْ مُسْكِرٌ هُوَ))
قَالَ تَعَمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كُلُّ مُسْكِرٍ
حَرَامٌ إِنْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَهْدًا لِمَنْ
يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طَبِئَةِ الْحَبَالِ))
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا طَبِئَةُ الْحَبَالِ قَالَ
((عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ أَوْ غَصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ))۔

۵۲۱۷- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص
حیثان سے آیا اور حیثان ایک شہر ہے یمن میں اس نے پوچھا اس
شراب کو جو پیتے تھے اس کے ملک میں اور وہ بخوار سے بناتا تھا اس کو
مزر کہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس میں نشہ ہے وہ بولا
ہاں۔ آپ نے فرمایا جو نشہ کرے وہ حرام ہے اور اللہ تعالیٰ نے عہد
کیا ہے جو نشہ پئے اس کو طبیۃ الخبال پلاوے گا (آخرت میں)۔
لوگوں نے عرض کیا طبیۃ الخبال کیا ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا
یہ پینے والے جنہیوں کا۔

۵۲۱۸- عَنْ أَبِي عُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

۵۲۱۸- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ کرنے والا شراب خمر ہے اور ہر نشہ کرنے والا شراب حرام ہے اور جو شخص دنیا میں خمر پئے گا پھر مر جاوے گا پیتے پیتے اور توبہ نہ کرے گا تو اس کو آخرت میں خمر نہیں ملے گا۔

۵۲۱۹- ابن عمرؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نشہ لائے والا نشہ خمر ہے اور نشہ لائے والا شراب حرام ہے۔
۵۲۲۰- ترجمہ وہی جو گزر چکا۔

۵۲۲۱- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لائے والا خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے۔

باب : جو شخص دنیا میں شراب پئے اور توبہ نہ کرے

۵۲۲۲- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص دنیا میں شراب پئے وہ آخرت میں شراب سے محروم رہے گا۔

۵۲۲۳- حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا جو شخص دنیا میں شراب پئے پھر اس سے توبہ نہ کرے وہ آخرت میں شراب سے محروم رہے گا اور اس کو توبہ پئے گا۔ امام مالکؒ سے کسی نے پوچھا عبد اللہؓ نے اس حدیث کو مرفوع کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔

۵۲۲۴- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص دنیا میں خمر پئے وہ آخرت میں نہ پئے گا مگر جب توبہ کر لے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا قَمَاتٍ وَهُوَ يَدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ))

۵۲۱۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)).

۵۲۲۰- عَنْ مُوسَى بْنِ عُثْمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ

۵۲۲۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ))

بَابُ عُقُوبَةِ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ إِذَا لَمْ يَتُبْ مِنْهَا بِمَنْعِهِ إِيَّاهَا فِي الْآخِرَةِ

۵۲۲۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا حُرِمَ فِي الْآخِرَةِ)).

۵۲۲۳- عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَلَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَ فِي الْآخِرَةِ فَلَمْ يُسْقَ فِي لِمَالِكٍ رَفَعَهُ قَالَ نَعَمْ.

۵۲۲۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا أَنْ يَتُوبَ.

(۵۲۲۱) یہ اصل اول کی پہلی ضرب ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر ایک نشہ لائے والا حرام ہے اس میں کوئی خصوصیت نہیں کہ وہ انگور کا ہو یا جو کا یا جوار کا جو نشہ کرے وہ حرام ہے۔ اب بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ حدیث سے اس مقدار کی حرمت نکلتی ہے جن سے نشہ ہو جاوے اور قلیل کی حرمت نہیں نکلتی اس کا جواب یہ ہے کہ دوسری حدیث میں صاف موجود ہے جس شراب کی کثیر مقدار نشہ کرے اس میں سے قلیل بھی حرام ہے تو اب کوئی شبہ باقی نہ رہا۔

۵۲۲۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ

بَابُ إِباحَةِ النَّبِيذِ الَّذِي لَمْ يَشْتَدْ وَلَمْ

يَبْصُرَ مُسْكِرًا

۵۲۲۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْبِذُ لَهُ أَوَّلُ النَّبِيذِ

فَيُشْرِبُهُ إِذَا أَصْبَحَ يَوْمَهُ ذَلِكَ وَاللَّيْلَةَ الَّتِي تَحِيءُ

وَالْعَدَّةَ وَاللَّيْلَةَ الْآخِرَى وَالْعَدَّةَ إِلَى الْعَصْرِ فَإِنْ

بَقِيَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمُ أَوْ أَمَرَ بِهِ فَصَبَّ

۵۲۲۷- عَنْ يَحْيَى الْبَهْرَانِيِّ قَالَ ذَكَرُوا النَّبِيذَ

عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

يُشْبِذُ لَهُ فِي سِقَاءٍ قَالَ شُعْبَةُ مِنْ لَيْلَةٍ

الْأَوَّلِينَ فَيُشْرِبُهُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْنَاءِ إِلَى الْعَصْرِ

فَإِنْ فَضَلَ مِنْهُ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمُ أَوْ صَبَّ

۵۲۲۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُنْبِذُ لَهُ الزَّبِيبُ فَيُشْرِبُهُ

الْيَوْمَ وَالْعَدَّةَ وَبَعْدَ الْعَدَّةِ إِلَى مَسَاءِ الْاِثْنَاءِ ثُمَّ يَأْمُرُ

بِهِ فَيُسْقَى أَوْ يُهْرَأُ

۵۲۲۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

يُشْبِذُ لَهُ الزَّبِيبُ فِي السَّمَاءِ فَيُشْرِبُهُ يَوْمَهُ

وَالْعَدَّةَ وَبَعْدَ الْعَدَّةِ فَإِذَا كَانَ مَسَاءَ الْاِثْنَاءِ شَرِبَهُ

وَسَقَاهُ فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ أَهْرَأَهُ

۵۲۳۰- عَنْ يَحْيَى النَّخَعِيِّ قَالَ سَأَلَ قَوْمٌ ابْنَ

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ نَيْعِ الْحَمَرِ وَخَيْرِهَا

۵۲۲۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: جس نبیذ میں تیزی نہ آئی ہو اور نہ اس میں نشہ ہو

وہ حلال ہے

۵۲۲۶- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اول رات میں نبیذ بھگو دیتے

آپ اس کو پتے صبح کو پھر دوسری رات کو پھر صبح کو پھر تیسری

رات کو پھر صبح کو عصر تک اس کے بعد جو بچتا تو آپ خادم کو

پلا دیتے یا حکم دیتے وہ بہادیا جاتا۔

۵۲۲۷- یحییٰ بہرانی سے روایت ہے لوگوں نے نبیذ کا ذکر کیا

عبداللہ بن عباس کے سامنے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کے

لیے نبیذ بنایا جاتا تھا مشک میں شعبہ نے کہا پیر کی رات کو پھر آپ

پتے اس کو پیر کے دن اور منگل کے دن عصر تک پھر جو کچھ بچتا وہ

خادم کو پلا دیتے یا بہادیتے۔

۵۲۲۸- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ کے

لیے انگور بھگوئے جاتے آپ اس دن پتے پھر دوسرے دن پھر

تیسرے دن شام تک پھر آپ حکم کرتے اس کے پینے کا (جب

مسکرنہ ہو) یا گرا دینے کا (جب مسکر نہ ہو)۔

۵۲۲۹- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول

اللہ ﷺ کے لیے انگور بھگوئے جاتے مشک میں آپ اس دن پتے

پھر دوسرے دن پھر تیسرے دن کی شام کو اس کو پتے اور پلاتے

اور جو کچھ بچ رہتا اس کو بہادیتے۔

۵۲۳۰- یحییٰ نخعی سے روایت ہے کچھ لوگوں نے ابن عباس رضی

اللہ عنہما سے پوچھا شراب کی بیج اور تجارت کو انھوں نے کہا تم

۵۲۲۶) اگر اس میں تیزی نہ آئی اور نشہ کی کوئی نشان ظاہر نہ ہو تو خادم کو دے دیتے ورنہ بہادیتے۔ غرض یہ کہ آپ تیسرے دن تک

پتے کیونکہ اس مدت میں تیزی نہیں آتی اور وہ مثل شربت کے ہوتا ہے۔

وَالْتَحَارَ فِيهَا فَنَاقَ أَسْلِمُ بْنُ أَثَمٍ قَالُوا نَعَمْ قَالَ
فَبَاتَ لَا يَصْبُحُ بِنَعْمَا وَلَا شَرَابًا وَلَا التَّحَارَ فِيهَا
قَالَ فَسَأَلُوهُ عَنْ النَّبِيِّ فَقَالَ حَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ فِي سَبَرٍ ثُمَّ رَجَعَ وَقَدْ نَبَذَ نَاسٌ مِنْ
أَصْحَابِهِ فِي حَذَائِهِمْ وَتَقَرُّوا بِمَاءٍ فَأَمَرَ بِهِ فَأُفْرِقَ
ثُمَّ أَمَرَ بِسِقَاءٍ فَجُعِلَ فِيهِ زَبِيبٌ وَمَاءٌ فَجُعِلَ مِنَ
الَّيْلِ فَأَصْبَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ يَوْمَهُ ذَلِكَ وَبَيَّاتَهُ
الْمُسْتَقْبَلَةَ وَمِنْ اللَّغْدِ حَتَّى أَتَسَى فَشَرِبَ وَسَقَى
فَلَمَّا أَصْبَحَ أَمَرَ بِمَا بَيْنِي مِنْهُ فَأُفْرِقَ.

۵۲۳۱- عَنْ ثَمَامَةَ بَعْنِ ابْنِ حَزْنٍ الْقَشِيرِيِّ
قَالَ لَقِيتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنْ النَّبِيِّ فَذَعَتْ
عَائِشَةُ جَارِيَةً حَبَشِيَّةً فَقَالَتْ سَأَلَ عَنْهُ فَإِنَّمَا
كَانَتْ تَبْدُو رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ: الْحَبَشِيَّةُ كُنْتُ أَتَبَدُّ لَهُ فِي سِقَاءٍ مِنْ
الَّيْلِ وَأَوْكِيهِ وَأَعْلَفُهُ نَادًا أَصْبَحَ شَرِبَ مِنْهُ.

۵۲۳۲- عَنْ عَائِشَةَ فَكَانَتْ كَمَا تَبْدُو رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءٍ يُوَكِّي
أَعْلَاهُ وَأَنَّهُ غَزَلَاءُ تَبْدُو غُدُوَّةً فَيُشْرِبُهُ عِشَاءً
وَتَبْدُو عِشَاءً فَيُشْرِبُهُ غُدُوَّةً.

۵۲۳۳- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَعَا أَبُو
أَسْبَدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فِي عَرْمِيهِ فَكَانَتْ امْرَأَتُهُ يَوْمَئِذٍ حَامِلًا مِنْهُمْ
وَهِيَ الْعَرُوسُ فَإِنَّ سَهْلًا تَذَرُونَ مَا سَقَتْ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَقَعَتْ لَهُ

مسلمان ہو؟ وہ بولے ہاں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا تو وہ اس
کی صحیح درست ہے نہ خرید نہ تجارت اس کی۔ پھر لوگوں نے ان
سے غیبہ کو پوچھا انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر
میں نلکے پھر لوٹے تو لوگوں نے آپ کے اصحاب میں سے غیبہ بنایا
تھامز گھڑوں میں اور چوبین برتن میں اور تو بے میں آپ نے
عقلم زیادہ بہایا گیا پھر آپ نے حکم دیا ایک مشک میں انگور اور پانی ڈالا
گیا وہ رات بھر یونہی رہا پھر صبح کو آپ نے اس میں سے پیا اور
دوسری رات کو پھر دوسرے دن صبح کو شام تک پیا اور پلایا پھر
تیسرے دن جو پیا آپ نے عقلم زیادہ بہایا گیا۔

۵۲۳۱- ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت ہے میں حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے ملا ان سے غیبہ کو پوچھا انہوں نے ایک حبشی
لوٹدی کو بلایا اور کہا اس سے پوچھ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے لیے غیبہ بنایا کرتی تھی اس نے کہا میں آپ کے لیے مشک میں
رات کو غیبہ بھگوئی اور ذات انکاری اور پھر لکارتی صبح کو آپ اس
میں سے پیتے۔

۵۲۳۲- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک مشک میں غیبہ
بھگوتے اور ذات لگادیتے اس میں سوراخ تھا صبح کو ہم بھگوتے اور
رات کو آپ پیتے اور رات کو بھگوتے اور صبح کو آپ پیتے۔

۵۲۳۳- سہل بن سعد سے روایت ہے ابو اسید ساعدی نے اپنی
شادی میں رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی اور ان کی عورت ہی کام
کرتی تھی اس دن اور دینی دلہن بھی تھی۔ سہل نے کہا تم جانتے ہو
اس نے رسول اللہ ﷺ کو کیا پلایا تھا رات کو اس نے چند کھجوریں
بھگو دیں تھیں ایک گھڑے میں جب آپ کھانا کھا چکے تو اس کا

(۵۲۳۳) نووی نے کہا اس حدیث سے نکلے کہ میزبان بعض مہمانوں کی خدمت میں کر سکتا ہے عمدہ کھانے سے یا شربت سے بشرطیکہ انہوں
کو رنج نہ ہو اور صحابہ تو خوش ہوتے تھے رسول اللہ کی نذر خاطر کرنے سے۔

شریت آپ کو پایا۔

۵۲۳۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۲۳۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ جب آپ کھانے سے فارغ ہوئے تو اس عورت نے ملا ان کھجوروں کو اور صرف آپ کو پایا گیا وہ۔

۵۲۳۶- سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ کے سامنے عرب کی ایک عورت کا ذکر ہوا آپ نے ابواسید کو حکم کیا پیام دینے کا انہوں نے پیام دیا وہ آئی اور بنی ساعدہ کے قلعوں میں اتری۔ رسول اللہ نکلے اور اس کے پاس تشریف لے گئے جب وہاں پہنچے دیکھا تو ایک عورت ہے سر جھکائے ہوئے آپ نے اس سے بات کی وہ بولی میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہوں تم سے۔ رسول اللہ نے فرمایا تو نے اپنے تئیں بچا لیا مجھ سے (یعنی اب میں تجھ سے کچھ نہیں کرنے کا)۔ لوگوں نے اس سے کہا تو جانتی ہے یہ کون شخص ہیں؟ وہ بولی نہیں میں نہیں جانتی۔ لوگوں نے کہا اللہ کے رسول ہیں اللہ کی رحمت اور سلام ہوں پر وہ تشریف لائے تھے تجھ سے نسبت کرنے کو۔ وہ بولی میں بد قسمت تھی (جب تو میں نے پناہ مانگی آپ سے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منگنی کرنے والے کو عورت کی طرف دیکھنا درست ہے)۔ سہل نے کہا پھر رسول اللہ اسی دن آئے اور بنی ساعدہ کے چیتے میں بیٹھے آپ اور آپ کے

تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّبْلِ فِي تَوْرٍ فَلَمَّا أَكَلْنَا سَفَفَهُ أَبَاهُ.

۵۲۳۴- عَنْ أَبِي حَارِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ أَتَى أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَدَعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِسَبْطِهِ وَلَمْ يَقُلْ فَلَمَّا أَكَلْنَا سَفَفَهُ أَبَاهُ.

۵۲۳۵- عَنْ سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الطَّعَامِ أَمَانَتُهُ فَسَفَفَهُ نَحْصَهُ بِذَلِكَ.

۵۲۳۶- عَنْ سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنَ الْعَرَبِ فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَقَلِمَتْ فَتَرَكْتُ فِي أَحْمٍ بَنِي سَاعِدَةَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى حَاوَمَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ مُتَكِنَةٌ رَأْسَهَا فَلَمَّا كَلَّمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ قَالَ قَدْ أَعَذْتُكَ مِنِّي فَقَالُوا لَهَا أَتَسْرِبِينَ مِنْ هَذَا فَقَالَتْ لَا فَقَالُوا هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَكَ لِيُخْطِبَكَ قَالَتْ أَنَا كُنْتُ أَشْفَقِي مِنْ ذَلِكَ قَالَ سَهْلٌ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ حَتَّى جَلَسَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثُمَّ قَالَ ((اصْبِرْنَا

(۵۲۳۶) ہذا نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ رسول اللہ کے آچار شریفہ سے برکت لینا جائز ہے اور جس چیز کو آپ نے چھوا یہ بنا وہ سب شریک ہے اور سلف اور خلف سب نے اجماع کیا کہ جہاں پر آپ نے نماز پڑھی روضہ میں وہاں نماز پڑھنا برکت کے لیے اسی طرح اس نماز میں جانا جس میں حضرت تشریف رکھتے تھے وہ اسی قسم میں ہے جو آپ نے ابو طلحہ کو اپنے بال دینے تھے لوگوں کو بانٹنے کے لیے اور اپنا کپڑا دیا تھا ساجزادی کے کفن کے لیے اور قبر پر شاخیں لگادی تھیں اور ملاحان کی بیٹی نے آپ کا پیرینا کھنا کیا تھا اور آپ کے وضو کے پانی کو صحابہ نے بدن پر سوا اور آپ کی تھوک کو منہ پر لگایا اور اس کے فائدہ بہت ہیں صحیح حدیثوں میں اور یہ واضح ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ انتہی

لَسْتُمْ ۝ قَالَ فَأَخْرَجَتْ لَهُمْ هَذَا الْقَدَحَ فَأَشْفَيْتُهُمْ بِهِ قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَأَسْرَخَ لَنَا سَهْلٌ ذَلِكَ الْقَدَحَ فَشَرَبْنَا فِيهِ قَالَ ثُمَّ اسْتَوْعَنَهُ بَعْدَ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَوَقَّعَهُ لَهُ وَهِيَ رَوَايَةُ أَبِي بَكْرٍ بْنِ اسْتَحَقَّ قَالَ ۝ اسْقِنَا يَا سَهْلُ ۝

۵۲۳۷- عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ بِقَدَحِي هَذَا الشَّرَابَ كُلَّهُ الْأَعْسَلُ وَالْبَيْضُ وَالنَّمَاءُ وَاللَّبَنَ

اصحاب۔ پھر آپ نے فرمایا اے سہل! ہم کو پیلا۔ سہل نے کہا میں نے یہ پیالا نکالا اور سب کو پیلایا ابو حازم نے کہا سہل نے وہ پیالا نکالا ہم لوگوں نے بھی اس میں پیلا (برکت کے لیے)۔ پھر عمر بن عبد العزیز نے (اپنی خلافت کے زمانے میں) وہ پیالا سہل سے مانگا۔ سہل نے دے دیا۔

۵۲۳۷- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے اپنے اس پیالہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہداء و رفیقہ اور پانی اور دودھ پلایا۔

باب: دودھ پیئے گا بیان

۵۲۳۸- براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اٹکے مکہ سے مدینہ کو تو ایک چرواہا ملا اور آپ پیاسے تھے میں نے تھوڑا دودھ دیا اور لے کر آیا۔ آپ نے پیایاں تک کہ میں سمجھا بس آپ کو کافی ہو گیا۔

۵۲۳۹- براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ کو آئے تو سراقہ بن مالک نے آپ کا پیچھا کیا (مشرکوں کی طرف سے) آپ نے اس کے لیے بددعا کی اس کا گھوڑا دھنس گیا (یعنی زمین نے اس کو پکڑ لیا) تو دویلا آپ میرے لیے دعا کیجئے میں آپ کو نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ آپ نے دعا کی (اس کو نجات ملی)۔ پھر آپ پیاسے ہوئے اور بکریوں کا ایک چرانے والا ملا۔ ابو بکر نے کہا میں نے پیالہ لیا اور تھوڑا دودھ آپ کے لیے دیا وہ لے کر آیا آپ نے پیایاں تک کہ میں سمجھا بس آپ کو کافی ہو گیا۔

باب: جواز شرب اللبن

۵۲۳۸- عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ لَمَّا سَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ مَرَرْنَا بِرَاعٍ وَقَدْ غَطِيسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَلَبْتُ لَهُ كَنْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيَ

۵۲۳۹- عَنْ الْبَرَاءِ يَقُولُ لَمَّا أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَاتَّبَعَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ بْنِ جُعْثَمٍ قَالَ فَسَمِعَا عَلَيْهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَاحَتُ فَرَسُهُ فَقَالَ ادْخُ اللَّهُ لِي وَلَا أَضُرُّكَ قَالَ فَسَمِعَا اللَّهَ قَالَ فَغَطِيسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَرَوَا بِرَاعِي عَنَمٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ فَأَحْدَثْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيهِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيَ

(۵۲۳۸) خودی نے کہا ان جانوروں کا مالک کافر حربی ہو گا اور اس کا مال لے لینا درست ہے یا نہ آپ کے پینے سے ناراض نہ ہو گیا عرب کے ملک میں یہ امر دستور کے خلاف نہ ہو گا۔

۵۲۴۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس رات کو رسول اللہ ﷺ بیت المقدس میں لائے گئے تو آپ کے پاس دو پیالے آئے ایک میں شراب تھا اور ایک میں دودھ۔ آپ نے دونوں کو دیکھ اور دودھ کا پیالہ لے لیا۔ حضرت جبرائیل نے کہا شکر ہے اس خدا کا جس نے تم کو فطرت کی ہدایت کی (یعنی اسلام کی اور استقامت کی)۔ اگر تم شراب کو لیتے تو تمہاری امت گمراہ ہو جاتی۔ (اس حدیث کا بیان کتاب الایمان میں گزرا)۔

۵۲۴۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: برتن کو ڈھانپ دینے اور باتوں کا بیان

۵۲۴۲- ابو حمید ساعدی سے روایت ہے میں رسول اللہ کے پاس ایک پیالہ دودھ کا لایا قہج سے (قہج ایک مقام ہے وادی عقیق میں) جو ڈھانپا ہوا تھا آپ نے فرمایا تو نے اس کو ڈھانپا کیوں نہیں ایک کڑی ہی آڑی اس پر رکھ دیتا (اگر ڈھانپنے کو کچھ نہ تھا)۔ ابو حمید نے کہا آپ نے حکم کیا رات کو مشک میں ڈاٹ لگا دینے کا اور دروازوں کو بند کرنے کا۔

۵۲۴۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۲۴۴- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے پانی مانگا۔ ایک شخص بولایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کو نبیڈ پلاؤں؟ آپ نے فرمایا اچھا وہ دوڑتا گیا اور ایک پیالہ نبیڈ کا لایا۔ آپ نے فرمایا تو نے اس کو ڈھانپا کیوں نہیں ایک کڑی ہی آڑی رکھ دیتا پھر اس کو پیا آپ نے۔

۵۲۴۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى لَيْلَةَ أُسْرَى يَوْمَ يَابِلَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ مَقَطَرٍ بَيْنَهُمَا فَأَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ تَهْ حَبِيرُ! عَلَيْهِ السَّلَامُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَذَا لِلْفِطْرَةِ نَوَاحِدَتٌ فَخَمَرٌ غَوَتْ أُمَّتُكَ.

۵۲۴۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَتَمَّ بِذِكْرِ يَابِلَاءَ.

بَابُ فِي شَرْبِ النَّبِيذِ وَتَخْمِيرِ الْإِنَاءِ

۵۲۴۲- عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ لَبَنٍ مِنَ الْقَهْجِ أُسْرَى مَخْمَرًا فَقَالَ ((أَلَا خَمْرُكَ وَلَوْ تَعْرِضُ عَلَيْهِ عُودًا)) قَالَ أَيْوُ حُمَيْدُ! إِنَّمَا أُبْرِئُ بِالنَّبِيذِ أَنْ تَوْكَأَ لَيْلًا وَبِالنَّوَابِ أَنْ تُغْلِقَ لَيْلًا.

۵۲۴۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِقَدَحٍ لَبَنٍ بِمِثْلِهِ قَالَ وَلَمْ يَذْكُرْ زَكْوِيَاءَ قَوْلَ أَبِي حُمَيْدٍ بِاللَّيْلِ.

۵۲۴۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاَسْتَسْقَى فَقَالَ رَحُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَسْتَفِيكَ نَبِيذًا فَقَالَ ((بَلَى)) قَالَ فَخَرَجَ الرَّحُلُ يَسْقَى فَجَاءَ بِقَدَحٍ فِيهِ نَبِيذٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَلَا خَمْرُكَ وَلَوْ تَعْرِضُ عَلَيْهِ عُودًا قَالَ فَشَرِبَ))

۵۲۴۵- عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو حُمَيْدٍ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ مِنَ النَّبِيعِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَلَا خَمْرُهُ وَلَوْ تَعَرَّضُ عَلَيْهِ غُودًا))

۵۲۴۵- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص جس کو ابو حمید کہتے تھے نبيج سے ایک دودھ کا پیالہ لایا آپ نے فرمایا تو نے اس کو ڈھانپا کیوں نہیں کاش ایک لکڑی ہی تیزی رکھ رہتا۔

۵۲۴۶- عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((غَطُّوا الْبَنَاءَ وَأَوْكُوا السَّقَاءَ وَأَغْلِقُوا الْبَابَ وَأَطْفِنُوا السَّرَاجَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءَ وَلَا يَفْطَحُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ بَنَاءً فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدَكُمْ إِلَّا أَنْ يَعْرُضَ عَلَى بَنَائِهِ غُودًا وَيَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ فَلْيَفْعَلْ فَإِنَّ الْفَوَاسِقَةَ تُضْرَمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْنَهُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ قَتِيلَةً فِي حَدِيثِهِ وَأَغْلَقُوا الْبَابَ))

۵۲۴۶- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھانپ دو برتن کو اور ڈاٹ لگا دو مشک کر اور بند کر دو دروازوں کو اور بجھا دو چراغ کو کیونکہ شیطان مشک نہیں کھولتا اور دروازہ نہیں کھولتا اور برتن نہیں کھولتا۔ پھر اگر تم میں سے کسی کو کچھ نہ ملے سو ایک لکڑی کے اسی کو آڑا رکھ لے اور اللہ کا نام لیوے اس لیے کہ چوہیا لوگوں کے گھر جلا دیتی ہے (چراغ کی جتنی کھینچ کر آگ لگا دیتی ہے)۔ قصیدہ کی روایت میں دروازہ بند کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

۵۲۴۷- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((وَأَكْفِنُوا الْبَنَاءَ أَوْ خَمِّرُوا الْبَنَاءَ)) وَلَمْ يَذْكُرْ تَعْرِضَ الْعُودَ عَلَى الْبَنَاءِ.

۵۲۴۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس روایت میں آڑی لکڑی رکھنے کا ذکر نہیں ہے۔

۵۲۴۸- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَغْلِقُوا الْبَابَ قَدْ ذُكِرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْبَيْتِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((وَخَمِّرُوا الْبَابَ)) وَقَالَ تَضَرَّمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْنَهُمْ ((

۵۲۴۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۲۴۹- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَقَالَ ((وَالْفَوَاسِقَةُ تُضْرَمُ الْبَيْتَ عَلَى أَهْلِهِ))

۵۲۴۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۲۵۰- عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا كَانَ جُحُ الْبَلِّسِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا صَبَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَتَشَبَّهُ جَبِينًا فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلَّوْهُمْ وَأَغْلِقُوا الْبَابَ وَادْكُرُوا

۵۲۵۰- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کی تاریکی آجائے یا شام ہو تو اپنے بچوں کو مست لگائے دو اس لیے کہ شیطان اس وقت پھیل جاتے ہیں پھر جب ایک گھڑی رات گزر جاوے تو ان کو چھوڑ دو اور دروازے بند کر لو اور اللہ تعالیٰ کا نام لو اس لیے کہ شیطان بند

دروازے نہیں کھولے اور اپنی مشکوں پر ڈالت لگا دو اور اللہ عزوجل کا نام لو اور اپنے برتنوں کو ڈھانپ دو اور اللہ کا نام لو اگر کوئی برتن ڈھانکنے کو نہ ملے تو ان پر آڑا کچھ رکھ دو اور اپنے چراغوں کو بجھا دو۔

۵۲۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرل۔

۵۲۵۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرل۔

۵۲۵۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے چالوروں کو مت چھوڑو اور بچوں کو جب آفتاب ڈوبے یہاں تک کہ عشاء کی تاریکی جاتی رہے کیونکہ شیاطین بھیجے جاتے ہیں آفتاب ڈوبتے ہی عشاء کی تاریکی جانے تک۔

۵۲۵۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرل۔

۵۲۵۵- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے سارے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے برتن ڈھانپ دو اور مشک بند کر دو اس لیے کہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں دبا اترتی ہے پھر وہ دبا جو برتن کھلا پاتی ہے یا مشک کھلی پاتی ہے اس میں سما جاتی ہے۔

۵۲۵۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرل اس میں یہ ہے کہ سال میں ایک

اسم اللہ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَقْتَعُ بَابًا مُغْلَقًا وَأَوْكُوا قُرْبَكُمْ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَخَمَرُوا آبِيتَكُمْ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَلَوْ أَنَّ تَعْرِضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا وَأَطْفَنُوا مَصَابِيحَكُمْ))۔

۵۲۵۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَحْنُ إِيمَاءُ أَحْمَرُ عَطَاءُ إِلَّا أَنَّهُ لَا يَقُولُ ((ادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ غَرَّ وَخَلَّ))۔

۵۲۵۲- عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ عَطَاءٍ وَخَمَرُوا تَنْ دِمَارٍ كِرْوَانَةِ رُوحٍ۔

۵۲۵۳- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تُرْسَلُوا فَوَاحِشَكُمْ وَصَبَّانَكُمْ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحِمَةُ الْعِشَاءِ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْبَعُ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحِمَةُ الْعِشَاءِ))۔

۵۲۵۴- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْحَرُ حَدِيثَ زُهَيْرٍ۔

۵۲۵۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((عَطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السُّمَاءَ فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِإِنَاءٍ)) تَسْرُ عَنْهُ غَطَاءٌ أَوْ سَقَاءٌ لَيْسَ عَلَيْهِ وَكَاءٌ إِلَّا نَزَلَ فِيهِ مِنْ ذَلِكَ الْوَبَاءِ۔

۵۲۵۶- عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ

(۵۲۵۵) اور جو کوئی اس برتن کے کھانے میں سے کھاتا ہے یا اس پانی میں سے پیتا ہے اس کو دبا ہو جاتی ہے اسی طرح لوگوں کو دبا بھیل جاتی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دبا حکم الہی ہے پانی یا ہوا کے فساد سے دبا نہیں ہوتی اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ایک ہی ہوا اور ایک ہی پانی کو بہت سے آدمی استعمال کرتے ہیں اور پھر بعضوں کو دبا ہوتی ہے بعضوں کو نہیں ہوتی۔ ایک مدت سے ڈاکٹر اور حکیم دبا کی علت دریافت کر رہے ہیں اور اس کے واسطے بہت سی خاک ازار ہے ہیں پر آج کی تاریخ تک کوئی علت ایسی معلوم نہیں ہوئی جس پر پورا اطمینان ہو سکے۔ بعض کہتے ہیں کہ دبا کی علت پانی کا فساد ہے اور ہمیشہ پانی کو گرم کر کے پھر کوٹلوں اور دیت میں پکا کر پینا چاہیے۔ بعض کہتے ہیں یہ ہوا کا فساد ہے اور اس سے گریز کرنا

دن دہا اترتی ہے اور لپیٹ نے کہا کہ ہمارے ملک میں عجم کے لوگ
کانون اول میں اس سے بچتے ہیں (کانون اول وہ مہینہ ہے جب
آفتاب برج قوس کے بیچ میں آجاتا ہے اور کانون ثانی وہ مہینہ ہے
جو دلو میں آتا ہے)۔

۵۲۵۷- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا امت چھوڑو انگار کو اپنے گھروں میں جب سونے لگو۔

۵۲۵۸- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رات کو مدینہ
مبارک میں کسی کا گھر جل گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو اس کی خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا یہ آگ تمہاری دشمن ہے جب
سونے لگو اس کو بجھا دو۔

باب: کھانے اور پینے اور سونے کے آداب

کامیان

۵۲۵۹- حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھاتے تو اپنے ہاتھ نہ ڈالتے
جب تک آپ شروع نہ کرتے اور ہاتھ نہ ڈالتے ایک بار ہم آپ
کے ساتھ کھانے پر موجود تھے ایک لڑکی آئی دوڑتی ہوئی جیسے
کوئی اس کو بلانے رہا ہے اور اس نے اپنا ہاتھ کھانے میں ڈالنا چاہا
آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک گنوار آیا دوڑتا ہوا آپ نے اس

عمرُ اَنَّهُ قَالَ فَإِنَّ فِي السَّنَةِ يَوْمًا يَنْزِلُ فِيهِ وَبَاءٌ
وَزَادَ فِي أَحْبَرِ الْحَدِيثِ قَالَ الثَّلَاثُ فَإِنَّا عَاجِمُ
عِنْدَنَا يَتَّقُونَ ذَلِكَ فِي كَانُونِ الْوَأُولِ

۵۲۵۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
(لَا تَتْرَكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ)۔

۵۲۵۸- سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَوْسَى قَالَ أَحْتَمِقُ بَيْتَ عَلِيٍّ
أَهْبِيهِ بِالْعَدِينَةِ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ بِسَأْلِهِمْ قَالَ ((إِنَّ هَذِهِ النَّارُ إِنَّمَا هِيَ
غَدُوٌّ لَّكُمْ فَإِذَا بَمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ))۔

بَابُ آدَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

وَأَحْكَامِهِمَا

۵۲۵۹- عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ
النَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ أَيْدِيَنَا حَتَّى يَبْدَأَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ يَدَهُ
وَأَنَا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا فَجَاءَتْ حَارِجَةُ
كَأَنَّهَا تَدْفِعُ فَلَهَبَتْ لِيَضَعُ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ
فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهَا ثُمَّ جَاءَ أُعْرَابِيٌّ

ہم نہیں بجز اس کے کہ چوتے کے ذریعہ کو کون کو گھر میں رکھیں سرکہ دیواروں پر چھڑکیں نجاست کو دور کریں شرعی چیز کو داب دیں ڈامر
گندھک کے دھونی دیں کاغذ سو لگھیں۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ گوشت کے قتل سے پیدا ہوتی ہے۔ بعض کہتے ہیں ترکاریوں کے فساد سے۔ بعض کہتے
ہیں کہ ہر ایک آدمی کے جسم میں یہ زہر رہتا ہے اور جب نکلیں جاتا ہے اور خون میں مل جاتا ہے تو کار کا مرض پیدا ہوتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب
(۵۲۵۹) فردی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ کھانے سے پہلے بسم اللہ کہنا چاہیے اور بہتر یہ ہے کہ پکار کر کہے تاکہ جو بھول گیا ہو وہ بھی
سن کر کہے اور جو شروع میں بسم اللہ کہنا بھول جاوے اور کھانے میں یاد آوے تو بسم اللہ اولہ و آخرہ کہے کیونکہ اور چاہے یا جس بسم اللہ
کہنے کا مانع نہیں ہے اب ٹھیک مذہب جس پر جمہور علماء ہیں سلف اور خلف کے محدثین اور فقہاء اور متکلمین وہ یہ ہے کہ یہ حدیث اور جو حدیثیں

۱۔ کانون الاول شامی زبان میں دسمبر کو کہتے ہیں اور کانون الثانی جنوری کو۔

۲۔ عربی مہینہ کا نام فصول الشتاء میں آتا ہے۔

كَانَمَا يُدْفَعُ فَأَخَذَ يَدَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ الشَّيْطَانُ بَسَجَلَ الطَّعَامَ أَنْ لَا يَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّ جَاءَ بِهِذِهِ الْحَارِيَّةُ لَيَسْجَلْ بِهَا فَأَخَذْتُ يَدَهَا فَجَاءَ بِهَذَا الْأَعْرَابِيُّ لَيَسْجَلْ بِهِ فَأَخَذْتُ يَدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ يَدَهُ فِي يَدِي مَعَ يَدِهَا))

۵۲۶۰- عَنْ حُلَيْفَةَ بِنِ الْيَمَانِ قَالَتْ كُنَّا إِذَا دُعِينَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى طَعَامٍ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَقَالَ ((كَانَمَا نَطْرُذُ)) وَفَدَّمَ مَجِيءَ الْأَعْرَابِيِّ فِي حَدِيثِهِ قَبْلَ مَجِيءِ الْحَارِيَّةِ وَزَادَ فِي الْخَبَرِ الْحَدِيثِ ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ وَآكَلَ

۵۲۶۱- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَدَّمَ مَجِيءَ الْحَارِيَّةِ قَبْلَ مَجِيءِ الْأَعْرَابِيِّ

۵۲۶۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا قَبِيَّةَ لَكُمْ وَلَا عِشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ قَلَمٌ يَذْكُرُ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَذْرَكْتُمُ الْمَيِّتَ وَإِذَا لَمْ يَذْكُرْ اللَّهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ أَذْرَكْتُمُ الْمَيِّتَ وَالْعِشَاءَ))

۵۲۶۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي عَاصِمٍ إِلَى

کا ہاتھ تھام لیا پھر فرمایا کہ شیطان اس کھانے پر قدرت پاتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیانہ چلوے اور وہ ایک لڑکی کو لایا اس کھانے پر قدرت حاصل کرنے کو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ شیطان کا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہے اس لڑکی کے ہاتھ کے ساتھ ۔

۵۲۶۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں پہلے گنوار کے آنے کا ذکر نہیں ہے اور اخیر حدیث میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر آپ نے اللہ کا نام لیا اور کھایا۔

۵۲۶۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۲۶۲- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب آدمی اپنے گھر میں جاتا ہے پھر گھر میں گھستے وقت اور کھاتے وقت اللہ عزوجل کا نام لیتا ہے تو شیطان (اپنے رفیقوں اور دوسرے تابعداروں سے) کہتا ہے نہ تمہارے رہنے کا یہاں ٹھکانہ ہے نہ کھانا ہے۔ اور جب گھر میں گھستے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے تمہیں رہنے کا تو ٹھکانہ مل گیا اور جب کھاتے وقت بھی اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے تمہارے رہنے کا بھی ٹھکانہ ہو اور کھانا بھی ملا۔

۵۲۶۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

لہ شیطان کے جانے کے باب میں آئیں وہ سب اپنے ظاہر پر محمول ہیں اور شیطان کھانا ہے اس لیے کہ عظام یہ محال نہیں ہے اور شرخ نے اس کا انکار نہیں کیا ہے بلکہ ثابت کیا تو واجب ہے قبول کرنا اس کا اور اعتقاد رکھنا اس پر۔ انہی مختصراً

اللَّهُ قَالَ ((وَإِنْ لَمْ يَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عِنْدَ طَعَامِهِ
وَإِنْ لَمْ يَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عِنْدَ دُخُونِهِ))

۵۲۶۴- عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ
((لَا تَأْكُلُوا بِالشِّمَالِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ
بِالشِّمَالِ))

۵۲۶۵- عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ ((إِذَا أَكَلْتُمْ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَإِذَا
شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ
بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ))

۵۲۶۶- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادٍ سُهَيْبَانَ

۵۲۶۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ
مِنْكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ))
يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا)) قَالَ وَكَانَ نَابِعٌ
يَرِيدُ فِيهَا ((وَلَا يَأْخُذُ بِهَا وَلَا يُعْطِي بِهَا))
وَرَفِي رَوَايَةُ أَبِي الطَّاهِرِ ((لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ))

۵۲۶۸- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ بِشِمَالِهِ فَقَالَ ((كُلْ بِيَمِينِكَ)) قَالَ لَا
أَسْتَطِيعُ قَالَ ((لَا اسْتَطَعْتُ)) مَا مَنَعَهُ إِلَّا
الْكِبَرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا إِلَيَّ فِيهِ

۵۲۶۹- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

(۵۲۶۵) یہاں نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ اسے ہاتھ سے کھانا اور چٹا مستحب ہے اور ہاتھیں ہاتھ سے کھروہ ہے۔ اگر عذر ہو تو ہاتھیں
ہاتھ سے بھی درست ہے۔

(۵۲۶۸) اس کا ہاتھ وہ گھسیڑا ہے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی۔ بعضوں نے کہا یہ شخص منافق تھا اور اس کا نام ہر بن راعی البصر
تھا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو کوئی باعذر شریعت کی مخالفت کرے اس پر بدعا کرنا درست ہے۔

قَالَ كُنْتُ فِي حَضْرَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيرُ فِي الصَّخْفَةِ فَقَالَ لِي (يَا غُلَامُ سَمِّ اللَّهَ وَكُلْ مِنْ مَيْمَنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ))

۵۲۷۰- عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ يَوْمَ مَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَخَضَعْتُ أَخَذَ مِنْ لَحْمِ خَوَلِ الصَّخْفَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كُلْ مِمَّا يَلِيكَ))

۵۲۷۱- عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ احْتِنَاتِ الْأُسْتَبَةِ

۵۲۷۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ احْتِنَاتِ الْأُسْتَبَةِ أَنْ يُشْرَبَ مِنْ أَفْوَاهِهَا

۵۲۷۳- عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَاحْتِنَاتُهَا أَنْ يُقْلَبَ رَأْسُهَا ثُمَّ يُشْرَبَ مِنْهُ

بَابُ كَرَاهِيَةِ الشُّرْبِ قَائِمًا

۵۲۷۴- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا

۵۲۷۵- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا قَالَ قَتَادَةُ فَقُلْنَا فَلَا أَكُلُ فَقَالَ ذَلِكَ أَشْرُّ أَوْ أَحَبُّ

۵۲۷۶- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ قَتَادَةَ

اللہ ﷺ کی گود میں تھا (کیونکہ آپ نے عمر کی ہاں ام سلمہ سے نکاح کیا تھا) اور میرا ہاتھ پیالہ میں سب طرف گھوم رہا تھا آپ نے فرمایا اے لڑکے اللہ کا نام لے اور دلاہنے ہاتھ سے کھا اور جو پاس ہو ادھر سے کھا۔

۵۲۷۰- عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھایا تو میں نے پیالہ کے سب کناروں سے گوشت لینا شروع کیا آپ نے فرمایا اپنے پاس کی طرف سے کھا۔

۵۲۷۱- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ کو الٹ کر پینے سے (ایسا نہ ہو کوئی کیز او غیرہ منہ میں چلا جاوے)۔

۵۲۷۲- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکوں کو الٹ کر ان کے منہ سے پانی پینے سے۔

۵۲۷۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: کھڑے ہو کر پانی پینے کا بیان

۵۲۷۴- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھڑے ہو کر پینے سے۔

۵۲۷۵- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ نے منع کیا کھڑے ہو کر پانی وغیرہ پینے سے۔ قتادہ نے کہا ہم نے کہا اور کھڑے ہو کر کھانا کیا ہے؟ انس نے کہا یہ تو اور زیادہ برا ہے۔

۵۲۷۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں قتادہ کا قول مذکور نہیں ہے۔

۵۲۷۷- حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے سے۔
۵۲۷۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۲۷۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشَّرْبِ قَائِمًا.
۵۲۷۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشَّرْبِ قَائِمًا

۵۲۷۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے کھڑا ہو کر نہ پئے اور جو بھولے سے پی لے تو قے کر ڈالے۔

۵۲۷۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِ))

۵۲۸۰- ابن عباسؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو زمزم کا پانی پلایا اور آپ کھڑے تھے۔

۵۲۸۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ.

۵۲۸۱- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے زمزم کا پانی ایک ڈول سے پیا کھڑے ہو کر۔

۵۲۸۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ مِنْ دَلْوٍ مِنْهَا وَهُوَ قَائِمٌ.

۵۲۸۲- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے زمزم میں سے پیا کھڑے ہو کر۔

۵۲۸۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ.

۵۲۸۳- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو زمزم کا پانی پلایا آپ نے پیا کھڑے ہو کر اور پانی مانگا کعبہ کے پاس۔

۵۲۸۳- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ قَائِمًا وَاسْتَقَى وَهُوَ عِنْدَ الْكَبَةِ.

۵۲۸۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۲۸۴- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا قَائِمًا يَشْرَبُ.

باب: پانی پینے میں برتن کے اندر سانس لینا مکروہ ہے اور باہر مستحب ہے۔

بَابُ كَرَاهَةِ التَّنَفُّسِ فِي نَفْسِ الْإِنَاءِ وَاسْتِحْبَابِ التَّنَفُّسِ ثَلَاثًا خَارِجَ الْإِنَاءِ

۵۲۸۵- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا برتن کے اندر ہی سانس لینے سے۔

۵۲۸۵- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ.

۵۲۸۶- انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ تین بار سانس لیتے برتن میں (یعنی پینے میں برتن کے باہر یعنی تین گھونٹے میں پیتے۔)

۵۲۸۶- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا.

۵۲۸۷- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ پینے میں تین بار سانس لیتے اور فرماتے ایسا کرنے سے خوب

۵۲۸۷- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتَنَفَّسُ فِي

سیری ہوئی ہے اور پیاس بجھتی ہے یا بیماری سے تندرستی ہوتی ہے اور پانی اچھی طرح ہضم ہوتا ہے۔ انسؓ نے کہا میں بھی پانی پیتے میں تین بار سانس لیتا ہوں۔

۵۲۸۸- ترجمہ: یعنی جو اوپر گزرا۔

الشَّرَابُ ثَلَاثًا وَيَقُولُ ((إِنَّهُ أَرْوَى وَتَبْرَأُ وَأَقْرَأُ)) قَالَ أَنَسٌ فَإِنَّا أَنْتَفُسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا.

۵۲۸۸- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَقَالَ فِي الْإِنْبَاءِ.

بَابُ اسْتِحْبَابِ إِدَارَةِ الْمَاءِ وَاللَّيْنِ وَتَحْوِيهِمَا عَلَى يَمِينِ الْمُبْتَدِئِ

۵۲۸۹- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَبِيَّ بَيْنَ قَدْ شَبَّ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَغْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أُعْطِيَ الْأَعْرَابِيُّ وَقَالَ ((الْيَمِينُ فَالْيَمِينُ))

۵۲۹۰- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَأَنَا بَيْنَ عَشْرٍ وَمِائَتٍ وَأَنَا بَيْنَ عَشْرَيْنِ وَكُنْتُ مُشَاهِدًا يَحْتَضِنُنِي عَلَى خَدِّهِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَارُنَا فَحَضَّنَا لَهُ مِنْ شَاةٍ حَامِيَةٍ وَشَبَّ لَهُ مِنْ بَرِيٍّ فِي الدَّارِ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ شِمَالِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُعْطِيَ أَبَا بَكْرٍ فَأَعْطَاهُ أَغْرَابِيًّا عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْيَمِينُ فَالْيَمِينُ))

۵۲۹۱- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ فَإِنَّا أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي دَارُنَا فَاسْتَمَقَى فَحَلَيْنَا لَهُ شَاةً ثُمَّ شَكَّهُ مِنْ مَاءٍ بَرِيٍّ فَلَهُ فَأَعْطَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

باب : دودھ یا پانی یا کوئی چیز شروع کرنے والے کے دائیں طرف سے تقسیم کرنا

۵۲۸۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس دودھ آیا جس میں پانی ملا تھا۔ آپ کے دائیں طرف ایک دیہاتی شخص تھا اور بائیں طرف ابو بکر صدیقؓ تھے آپ نے دودھ یا پھر دیہاتی شخص کو دیا اور فرمایا دائیں طرف سے شروع کرنا چاہیے پھر دائیں طرف سے (اگرچہ دائیں طرف وہ شخص ہو جو بائیں طرف والے سے بہتہ میں کم ہو)۔

۵۲۹۰- حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے اس وقت میں دس برس کا تھا اور آپ نے وفات پائی اس وقت میں میں دس برس کا تھا اور میری ماںیں رغبت دلاتیں مجھ کو آپ کی خدمت کرنے کی۔ آپ ہمارے گھر میں آئے ہم نے آپ کے لیے ایک پلی ہوئی بکری کا دودھ دوہا اور گھر میں ایک کنواں تھا اس کا پانی اس دودھ میں ملایا جناب رسول اللہ نے اس کو پیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا اب ابو بکرؓ کو دیجئے وہ آپ کے بائیں طرف بیٹھے تھے آپ نے ایک دیہاتی کو دیا جو آپ کے دائیں طرف بیٹھا تھا اور فرمایا اپنے سے شروع کرنا چاہیے پھر بائیں سے۔

۵۲۹۱- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں آئے اور پانی مانگا ہم نے بکری کا دودھ دوہا پھر اس میں پانی ملا یا اپنے اس کنویں سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا آپ نے پیا اور ابو بکرؓ آپ کی بائیں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ بَسَارِ بْنِ وَغْمَرٍ
وَرِجَالَهُ وَأَعْرَابِيٍّ عَنْ يَمِينِهِ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ مِنْ شَرْبِهِ قَالَ عُمَرُ هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَا
رَسُولَ اللَّهِ يُرِيدُ بِإِثْمِهِ فَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
الْأَعْرَابِيَّ وَتَرَكَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ الْإِيمَانُ الْإِيمَانُ الْإِيمَانُ قَالَ أَنَسٌ فَهِيَ
سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ

طرف بیٹھے تھے اور عمر سامنے اور وائیں طرف ایک اعرابی تھا۔
آپ نے اعرابی کو دیا اور ابو بکر کو اور عمر کو نہیں دیا اور فرمایا
وائیں طرف والے مقدم ہیں پھر وائیں طرف والے انس رضی
اللہ عنہ نے کہا یہ تو سنت ہے سنت ہے۔

۵۲۹۲- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ
بَسَارِ بْنِ وَغْمَرٍ أَشْبَاحُ فَقَالَ بِلْغَامٍ ((تَقَاضَى لِي أَنْ
أَعْطِيَ هَؤُلَاءِ)) فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللَّهِ لَا أُؤْتَرُ
بِأَمْرِي وَمَنْكَ أَهْلًا قَالَ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ.

۵۲۹۲- سهل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پینے کی کوئی چیز آئی آپ
نے پیا اور وائیں طرف آپ کے ایک لاکا تھا اور بئیں طرف
بڑے لوگ تھے آپ نے لڑکے سے فرمایا تو مجھ کو اجازت دینا
ہے پہلے ان لوگوں کو دینے کی۔ وہ بولا نہیں قسم خدا کی میں اپنا
حصہ دوسرے کسی کو نہیں دینا چاہتا۔ یہ سن کر آپ نے اس
لڑکے کے ہاتھ میں دے دیا۔

۵۲۹۳- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِطْلَبِهِ وَلَمْ يَقُولَا خَلَّةً وَلَكِنْ
فِي رِوَايَةٍ يُعْقَبُ قَالَ فَأَعْطَاهُ إِثْمًا.

۵۲۹۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب استحياب لعق الأصابع

۵۲۹۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا
أَكَلْتُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسَحُ يَدُكَ حَتَّى
يَلْعَقَهَا أَوْ يَلْعَقَهَا))

باب: کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا مستحب ہے
۵۲۹۴- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا جب کوئی تم میں سے کھانا کھاوے تو اپنا ہاتھ نہ پونچھے
جب تک اس کو چاٹ نہ لے یا چٹا نہ دیوے (اپنی بی بی یا بچہ یا لونڈی
کو جو برائیاں نہیں بلکہ خوش ہوں)۔

۵۲۹۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۵۲۹۵- ابن عباس سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

(۵۲۹۲) بلا بعضوں نے کہا کہ لڑکے عبد اللہ بن عباس تھے اور بڑوں میں خالد بن ولید تھے اور آپ نے لڑکے سے اجازت مانگی اس لیے کہ
اس کی ناراضی کا ڈر نہ تھا اور گوار سے اجازت نہ مانگی اس لیے کہ وہ ناراض نہ ہو اور تباہ ہو جاوے اور وائیں طرف سے پلانا وغیرہ مسئلوں ہے
بلا خلاف اور مانگ اسے اس کی تخصیص پلانے کے لیے منقول ہے۔ (نوروی)

ﷺ ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ مِنَ الطَّعَامِ فَلَا يَمْسَحُ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يَلْعَقَهَا))

۵۲۹۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ كَعْبٍ بَنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ مِنَ الطَّعَامِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ حَلَمَ الثَّلَاثَ وَقَالَ أَنَسُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رَوَاتِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ.

۵۲۹۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ كَعْبٍ بَنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعٍ وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَمْسَحَهَا.

۵۲۹۸- عَنْ كَعْبِ الْخُبَرَةِ عَنْ أَبِيهِ كَعْبِ أَنَّ حَدِيثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعٍ وَإِذَا فَرَغَ لَعَقَهَا.

۵۲۹۹- عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ نُسَيْبٍ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۵۳۰۰- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ وَالصَّخْفَةِ وَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَعْلَمُونَ فِي أَبِيهِ الْبُرُكَةَ.

۵۳۰۱- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا فَلْيَمِطْ مَا سَمَانَ يَهَا مِنْ أَذَى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمُنْتَبِيلِ حَتَّى يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَنْتَرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبُرُكَةَ))

۵۳۰۲- عَنْ سَمَانَ بْنِ هَدَا الْأَسَدِيِّ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِهِمَا وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمُنْتَبِيلِ حَتَّى يَلْعَقَهَا

۵۲۹۶- کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی تینوں انگلیاں چاٹتے ہوئے دیکھا کھانے کے بعد۔

۵۲۹۷- کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھاتے اور ہاتھ پونچھنے سے پہلے ان کو چاٹتے۔

۵۲۹۸- کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھاتے پھر جب فارغ ہوتے تو انگلیوں کو چاٹتے۔

۵۲۹۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۰۰- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیا انگلیوں اور رکاب کو چاٹنے اور صف کرنے کا اور فرمایا تم نہیں جانتے برکت کس میں ہے۔

۵۳۰۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا نوالہ گر پڑے (اور وہ جگہ نجس نہ ہو) تو اس کو اٹھالے اور جو کوزا وغیرہ لگ گیا ہو اس کو صاف کرے اور کھالے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ رومال سے نہ پونچھے جب تک انگلیاں چاٹ نہ لے کیونکہ اس کو معلوم نہیں کون سے کھانے میں برکت ہے۔

۵۳۰۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے جب تک چاٹ نہ لے یا چٹانہ دے۔

أَوْ يُلْعِقَهَا وَمَا بَعْدَهُ.

۵۳۰۳- عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ حَتَّى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمُ اللَّقْمَةُ فَلْيَمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَدَى ثُمَّ لْيَأْكُلْهَا وَلَا يَذْغِهَا لِلشَّيْطَانِ فَإِذَا فَرَّغَ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ تَكُونُ الْبِرْكَةُ))

۵۳۰۴- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ((إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةٌ أَحَدَكُمْ)) أَيْ آخِرِ الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ الْحَدِيثِ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ))

۵۳۰۵- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي ذِكْرِ اللَّعَقِ وَعَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَذَكَرَ اللَّقْمَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا.

۵۳۰۶- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعَقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ قَالَ وَقَالَ ((إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةٌ أَحَدَكُمْ فَلْيَمِطْ عَنْهَا الْأَذَى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَذْغِهَا لِلشَّيْطَانِ)) وَأَمَرَهُ أَنْ نَسَلْتَ الْقِصْعَةَ قَالَ ((فَإِنَّكُمْ لَا تَذَرُونَ فِي أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبِرْكَةُ))

۵۳۰۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّتِهِنَّ الْبِرْكَةُ))

۵۳۰۸- عَنْ حَمَّادٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((وَلَيْسَلْتُ أَحَدَكُمْ الصَّحْفَةَ)) وَقَالَ ((فِي

۵۳۰۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے شیطان تم میں سے ایک کے پاس اس کے ہر کام کے وقت موجود رہتا ہے یہاں تک کہ کھانے کے وقت بھی۔ پھر جب تم میں سے کسی کا نوالہ گر پڑے تو اس کو صاف کرے پھر بے وغیرہ سے جو اس میں لگ جاوے پھر اس کو کھالے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے جب کھانے سے فارغ ہو تو انگلیاں چالے کیونکہ وہ نہیں جانتا اس کے کون سے کھانے میں برکت ہے۔

۵۳۰۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۰۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۰۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے تو اپنی تینوں انگلیاں چاٹتے اور فرماتے تم میں سے کسی کا نوالہ اگر گر جاوے تو اس کو صاف کر کے کھالے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور حکم کیا پیالہ پونچھ لینے کا ہم کو۔ آپ نے فرمایا تم کو معلوم نہیں کون سے کھانے میں برکت ہے۔

۵۳۰۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھاوے تو اپنی انگلیاں چاٹ لیوے کیونکہ اس کو معلوم نہیں کونسی انگلی میں برکت ہے۔

۵۳۰۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پونچھ لیوے ایک تم میں کا پیالے کو اور فرمایا کون سے کھانے میں برکت

أَيُّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ أَوْ يُبَارِكُ لَكُمْ))

ہے یا برکت ہوتی ہے تمہارے لیے۔

بَابُ مَا يَفْعَلُ الضَّيْفُ إِذَا تَبِعَهُ غَيْرُ مَنْ

باب اگر مہمان کے ساتھ کوئی طفیلی ہو جاوے تو کیا

دَعَاهُ صَاحِبُ الطَّعَامِ

کرے

۵۳۰۹- عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ أَحْمَامُ فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَفَّ فِي وَجْهِهِ الْجُوعُ فَقَالَ لِغُلَامِهِ وَيْحَكَ اصْنَعْ لَنَا طَعَامًا لِحَمْسَةِ نَفَرٍ فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَذْغُرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِسَ حَمْسَةٍ فَإِنِ فَضَعْتُ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا حَامِسَ حَمْسَةٍ وَاتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّا هَذَا أَتَيْنَا فَإِنِ شِئْتَ أَنْ تَأْذِنَ لَهُ وَإِنِ شِئْتَ رَجَعِ)) قَالَ لَا يَلْ أَذْنُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

۵۳۰۹- ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انصار میں ایک مرد تھا جس کا نام ابو شعیب تھا اس کا ایک غلام تھا جو گوشت بیچا کرتا تھا۔ اس مرد نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ اور آپ کے چہرے پر بھوک معلوم ہوئی اس نے اپنے غلام سے کہا ارے ہم پانچ آدمیوں کے لیے کھانا تیار کر کیونکہ میں چاہتا ہوں رسول اللہ کی دعوت کرنا اور آپ پانچویں ہیں پانچ آدمیوں کے۔ پھر اس نے کھانا تیار کیا اور وہ مرد پھر رسول اللہ کے پاس آیا آپ کو دعوت دی آپ پانچویں تھے پانچ کے ان کے ساتھ ایک اور آدمی ہو گیا۔ جب آپ دروازے پر پہنچے تو فرمایا (صاحب خانہ سے) یہ شخص ہمارے ساتھ چلا آیا ہے اگر تو چاہے تو اس کو اجازت دے ورنہ یہ لوٹ جاوے گا۔ اس نے کہا نہیں میں اس کو اجازت دیتا ہوں یا رسول اللہ۔

۵۳۱۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۱۰- عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ بِهَذَا الْخَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَنْخُرُ حَدِيثَ جَرِيرٍ قَالَ نَصَرْتُ بَنِي عَمِي فِي رِوَايَتِهِ لِهَذَا الْخَدِيثِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سُلَيْمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ وَسَاقَ الْخَدِيثَ

۵۳۱۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۱۱- عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي شُعَيْبَانَ عَنْ جَابِرٍ بِهَذَا الْخَدِيثِ

۵۳۱۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

۵۳۱۲- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ جَارًا لِرَسُولِ اللَّهِ

(۵۳۰۹) جب اس سے معلوم ہوا کہ مہمان کے ساتھ اگر کوئی شخص طفیلی چلا جاوے تو صاحب خانہ کو خبر کر دے جب اس کے دروازے پر پہنچے اور صاحب خانہ کو مستحب ہے کہ اجازت دے اگر اس میں کوئی ضرر نہ ہو۔

(۵۳۱۲) امام نووی نے کہا آپ نے دعوت قبول نہ کی کسی عذر سے اور حضرت کو اختیار تھا دعوت قبول کرنے اور نہ کرنے کا اور

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلْنَا بِكَانَ طَيْبِ
النَّمْرِ فَصَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ جَاءَ بِدَعْوَةٍ
فَقَالَ ((وَهَذِهِ)) بَعَانَسَةَ فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَعَادَ بِدَعْوَةٍ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَهَذِهِ)) قَالَ لَا قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا)) ثُمَّ
عَادَ بِدَعْوَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ((وَهَذِهِ)) قَالَ نَعَمْ فِي الثَّلَاثَةِ فَقَامَا
يَتَدَفَعَانِ حَتَّى أَتَيَا مَنْرَلَهُ.

بَابُ جَوَازِ اسْتِبَاعِهِ غَيْرُهُ إِلَى دَارٍ مِنْ
يَلْقَى بِرِضَاكَ بِذَلِكَ وَبِتَحْقِيقِهِ تَحَقُّقًا تَامًا
وَاسْتِحْبَابِ الْاجْتِمَاعِ عَلَى الطَّعَامِ

۵۳۱۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ
يَوْمٍ نَزْلًا فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ ((مَا
أَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوتِكُمَا هَذِهِ السَّاعَةَ)) قَالَ
الْجَوْعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((وَأَنَا وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ نَأْخُذُ جَنَّتِي الَّذِي أَخْرَجَكُمَا
فَقَامُوا مَعَهُ فَأَتَى رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ
فَإِذَا هُوَ كَيْسُ بْنُ يَسِيْبٍ فَلَمَّا رَأَتْهُ امْرَأَتُهُ قَالَتْ
مَرْحِبًا وَاهْلًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

کا ایک ہمسایہ شور یا عموہ بناتا تھا۔ وہ قارس کا تھا اس نے ایک بار
شور یا بنیاد رسول اللہ کے لیے اور آپ کو بلانے آیا۔ آپ نے فرمایا
عائشہ کی بھی دعوت ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو میں
بھی نہیں آتا۔ پھر وہ دوبارہ بلانے کو آیا آپ نے فرمایا عائشہ کی
بھی دعوت ہے؟ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو میں بھی نہیں
آتا۔ پھر سہ بار آپ کو بلانے کے لیے آیا آپ نے فرمایا عائشہ کی
بھی دعوت ہے؟ وہ بولا تیسری بار میں ہاں۔ پھر وہ نوں چلے ایک
دوسرے کے پیچھے (یعنی حضرت رسول اللہ اور جناب عائشہ
صدیقہؓ) یہاں تک کہ اس کے مکان پر پہنچے۔

باب: اگر مہمان کو یقین ہو کہ میزبان دوسرے کسی
شخص کو ساتھ لے جانے سے ناراض نہ ہوگا تو ساتھ
لے جاسکتا ہے

۵۳۱۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
ایک رات باہر نکلے آپ نے ابو بکر اور عمر کو دیکھا پوچھا تم کیوں
نکلے؟ اس وقت انہوں نے کہا بھوک کے مارے نکلے یا رسول اللہ
آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں
بھی اسی وجہ سے نکلا چلو پھر وہ آپ کے ساتھ چلے آپ ایک
انصاری کے دروازے پر آئے وہ اپنے گھر میں نہیں تھا اس کی
عورت نے آپ کو دیکھا وہ کہنے لگی آئیے آپ اچھے آئے اپنے
لوگوں میں۔ آپ نے فرمایا فلاں شخص (اس کے خاوند کو فرمایا)
کہاں گیا ہے؟ وہ بولی ہمارے لیے بیٹھاپانی پینے گیا ہے۔ (اس

نے تو آپ نے بغیر عائشہ کے قبول نہ کی اس وجہ سے کہ وہ بھی بھوک کی ہوں گی تو آپ نے اکیلے کھانا منظور نہ کیا اور یہ حسن معاشرت ہے۔
اور بعض علماء کا مذہب یہ بھی ہے کہ سوا و بیہ کے اور کوئی دعوت قبول کرنا واجب نہیں ہے۔

(۵۳۱۳) اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اور آپ کے صحابہ کرام کی زندگی کیونکر گزری۔ ایک حدیث میں ہے کہ آپ دنیا
سے تشریف لے گئے اور جو کی روٹی سے پیٹ نہیں مھر اور وفات کے وقت زہرہ گرو تھی۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بھوک کی حالت
میں اپنے دوست کے پاس جاؤ درست ہے اگر اس کو تکلیف نہ ہو اور اجنبی عورت سے ضرورت کے وقت کام کرنا درست ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَفْنِ فُلَانًا)) قَالَتْ ذَهَبَ
بِهَا بَنَاتُهَا مِنْ الْمَاءِ إِذْ جَاءَهُ النَّاصِرِيُّ فَنَظَرَ
إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَصَاحِبِيهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا لَحَدَّ إِلَيْهِمْ أَكْرَمُ
نُصْبَانَا مِنِّي قَالَ فَاذْهَبِي فَقَدْ جِئْتِ بِعَيْنٍ فِيهِ بُسْرٌ
وَتَمَرٌ وَرُطْبَانَا فَقَالَ كُلُوا مِنْ هَذَا وَاتَّخِذِ الْمَدِينَةَ
فَقَالَ اللَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَكَ وَالْخُلُوبِ فَادْبِغْ لِهِنَّ مَا كَلُوا مِنَ الشَّاةِ
وَمِنْ دَمِثِ شَعْبِي وَشَرِبُوا فَلَمَّا أَنْ شَبِعُوا وَرَزُوا
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّ
تَكْرٍ وَعُمَرُ وَالَّذِي بَيْنِي بَيْنَهُ لَسَأَلَنِي عَنْ هَذَا
الشَّعْبِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ الْجُوعُ
ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوا حَتَّى أَصَابَكُمْ هَذَا الْبَعِثُ

۵۳۱۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَيْنَا أَبُو بَكْرٍ
قَاعِدٌ وَعُمَرُ مَعَهُ إِذْ أَتَاهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((مَا أَقْعَدَكُمَا هَاهُنَا))
قَالَا أَخْرَجَنَا الْجُوعُ مِنْ بُيُوتِنَا وَالَّذِي بَعَثَكَ
بِالْحَقِّ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ خَلْفِهِ بْنِ حَلِيفَةَ

۵۳۱۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْ يَقُولُ لَمَّا خَفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَضًا فَأَنْكَفَأْتُ إِلَى
مَرَاتِي فَقُلْتُ لَهَا هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ فَإِنِّي رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَضًا
شَدِيدًا فَأَخْرَجَتْ لِي حَرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ

حدیث سے معلوم ہوا اچھی عورت سے بات کرنا اور جو ب دین
اس کو درست ہے عذر سے۔ اسی طرح عورت اس مرد کو گھر میں
بلا سکتی ہے جس کے آنے سے غلامد راضی ہو۔ اسے میں وہ مرد
الناصری آگیا اس نے رسول اللہ اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو
دیکھا تو کہا شکر ہے خدا کا آج کے دن کسی کے پاس ایسے عزت
والے مہمان کسی میں جیسے میرے پاس ہیں۔ پھر گیا اور کھجور کا
ایک خرچہ لے کر آیا جس میں گدرا اور سوکھی اور تازہ کھجوریں تھیں
اور کہنے لگا میں سے کھاؤ۔ پھر اس نے چھری لی آپ نے فرمایا
دودھ والی بکری مت کاٹنا۔ اس نے ایک بکری کا لی اور سب نے اس
کا گوشت کھایا اور کھجور بھی کھائی اور پانی پی لیا۔ جب سیر ہوئے کھانے
ورپٹے سے تو رسول اللہ نے فرمایا ابو بکرؓ اور عمرؓ سے قسم اس کی جس
کے ہاتھ میں میری جان ہے تم سے سوال ہو گا اس نعمت کا قیامت
کے دن تم اپنے گھروں سے نکلے بھوک کے مارے پھر نہیں لوئے
یہاں تک کہ تم تو یہ نعمت ملے۔

۵۳۱۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۱۵- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب
خندق کھودی گئی (مدینہ کے گرد) تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو
بھوکا پایا۔ میں اپنی بی بی کے پاس لوٹا اور کہا تیرے پاس کچھ ہے؟
کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بہت بھوکا پایا ہے۔ اس نے ایک
تھیلہ نکالا جس میں ایک صاع جو تھے اور ہمارے پاس ایک بکری کا
بچہ تھا پایا ہوا میں نے اس کو ذبح کیا اور میری عورت نے ۴۲ پیسا وہ

(۵۳۱۵) جہاں نووی سے کہا اس حدیث میں آپ کے دو معجزے ہیں ایک تو تھوڑا کھانا بہت ہو جانا دوسرے آپ کو معلوم ہو جانا محتسرتی

وَلَا يَهْمُهُ دَاحٍ قَالَ فَذِيحْتَهَا وَصَحَّتْ
فَضَرَبَتْ إِلَى فَرَاغِي فَأَقَامَتُنِي فِي بَرْمِيَّانَ
وَلَيْتَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَمِنْ مَعَهُ قَالَ فَجَعَلَ عَسَارَتَهُ مَضَتْ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ قَدْ ذَبَحْنَا يَهْمَةً لَنَا وَظَلَعَتْ
صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالِ أَنْتَ فِي نَفَرٍ
مَعَكَ مَصْنُوحَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَالَ ((يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ
لَكُمْ سُورًا فَحِي هَلَا بِكُمْ)) وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَتَوَلَّوْنَ بَرْمِيَّانَ
وَلَا تَخْبِرُونَ عَجِيذَتَكُمْ حَتَّى أَجِيءَ)) فَحَبِطُ
وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَعْمِ
الْأَسْ حَتَّى حَبِطَ إِبْرَأَتِي فَقَالَتْ بَكَ وَبَكَ
فَقُلْتُ لَقَدْ مَعَتْ الَّذِي قُلْتُ لِي فَأَخْرَجَتْ لِي
عَجِيذَتَا فَبَسَقَ فِيهَا وَبَارَكَ ثُمَّ عَمِدَ إِلَيَّ بَرْمِيَّانَ
فَبَسَقَ فِيهَا وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ((ادْعِي جَابِرَةَ
فَلْيَخِزْ مَعَكَ وَأَقْذِجِي مِنْ بَرْمِيَّانَ وَلَا
تَنَزِّلُوها)) وَهَمَّ أَلْفَ فَأَقْبَسَ بِاللَّهِ لَأَكْلُوا حَتَّى
تَرَكَوْهُ وَانْخَرَعُوا وَإِنْ بَرْمِيَّانَ لَتَغْطُ كَمَا هِيَ وَإِنْ
عَجِيذَتَا أَوْ كَمَا قَالَ الضَّحَّاكُ لَتَخِزُ كَمَا مَرَّ

بھی میرے ساتھ ہی فارغ ہوئی۔ میں نے اس کا گوشت کاٹ کر
بانڈی میں ڈالا بعد اس کے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بوند
عورت بولی مجھ کو رسوا نہ کرنا رسول اللہ ﷺ اور آپ کے
ساتھیوں کے سامنے (یعنی کھانا کھوڑا ہے میں بہت سے آدمیوں
کی دعوت نہ کر دینا)۔ جب میں آپ کے پاس آیا تو چپکے سے میں
نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور
ایک صاع جو کا آٹا جو ہمارے پاس تھا تیار کیا ہے تو آپ چند لوگوں
کو اپنے ساتھ لے کر تشریف لے جائیں۔ یہ سن کر رسول اللہ نے پکارا
اور فرمایا اے خندق والو! آج بڑے تمہاری دعوت کی ہے تو چلو۔
اور آپ نے فرمایا اپنی بانڈی کو مت اتارنا اور آنے کی روٹی مت
پکانا جب تک میں نہ آؤں۔ پھر میں گھر میں آیا اور جناب رسول
اللہ بھی تشریف لائے، آپ آگے تھے اور لوگ آپ کے پیچھے
تھے۔ میں اپنی عورت کے پاس آیا وہ بولی تو ہی ذلیل ہو گا اور تجھے
ہی لوگ ذلیل اور برا کہیں گے۔ میں نے کہا میں نے تو وہی کیا جو تو
نے کہا تھا (پر رسول اللہ نے فاش کر دیا اور سب کو دعوت سنائی)
آخر اس نے وہ آٹا نکالا رسول اللہ نے اہلب مبارک اس میں ڈالا
اور برکت کی دعا کی پھر ہماری ہانڈی کی طرف چلے اس میں بھی
تھوکا اور برکت کی دعا کی بعد اس کے فرمایا ایک روٹی پکانے والی
اور بلا لے جو تیرے ساتھ مل کر پکاوے (میری عورت سے
فرمایا) اور ہانڈی میں سے ذولی نکال کر نکالتی جا اس کو اتار مت۔
جابر نے کہا آپ کے ساتھ ایک ہزار آدمی تھے تو میں قسم کھاتا
ہوں کہ سب نے کھایا یہاں تک کہ چھوڑ دیا اور لوٹ گئے اور
بانڈی کا وہی حال تھا اہل رہی تھی اور آٹا بھی ویسا ہی تھا اس کی
روٹیاں بن رہی تھیں۔

اس سے کہ یہ کھانہ سب کو کافی ہو چاہے گا دوسری روایت میں حضرت انس سے بھی ایسا ہی معجزہ مذکور ہے جب چند روٹیاں جو کی سڑیا ہی
آدمیوں کو کافی ہو گئی تھیں ان کا قصہ آگے آتا ہے۔

۵۳۱۶- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں کمزوری پائی ہے میں سمجھتا ہوں آپ بھوکے ہیں تو تیرے پاس کچھ ہے کہ لے کو؟ وہ بولی ہاں ہے۔ پھر اس نے جو کئی روٹیاں نکالیں اور اپنی اور حنی لی اس میں روٹیوں کو پسینا اور میرے کپڑے میں چھپا دیا کچھ میرے کو اور حادیا (حتی ایک ہی کپڑے میں سے کچھ مجھے اور حادیا اور کچھ کپڑے میں روٹی چھپا دی) پھر مجھ کو بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں اس کو لے کر گیا میں نے آپ کو مسجد میں بیٹھا ہوا پایا آپ کے ساتھ لوگ تھے میں کھڑا رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ کو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ آپ نے اپنے سب ساتھیوں سے فرمایا اٹھو اور آپ چلے۔ میں سب کے سامنے چلا یہاں تک کہ ابو طلحہ کے پاس آیا ان کو خبر کی۔ ابو طلحہ نے کہا اے ام سلیم رسول اللہ کو لوگوں کو لے کر تشریف لائے اور ہمارے پاس ان کے کھلانے کو کچھ نہیں ہے۔ ام سلیم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ پھر ابو طلحہ چلے اور رسول اللہ ﷺ سے آگے بڑھ کر ملے بعد اس کے آپ تشریف لائے اور ابو طلحہ بھی ساتھ تھے۔ آپ نے فرمایا اے ام سلیم تیرے پاس کیا ہے وہ وہی روٹیاں لے کر آئی۔ آپ نے حکم دیا وہ سب روٹیاں توڑی گئیں پھر ام سلیم نے تھوڑا کھی اس پر قال دیا وہ دیا سالن تھا۔ پھر جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا آپ نے

۵۳۱۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سَلِيمٍ قَدْ سَمِعْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ضَعِيفًا أُعْرِفُ فِيهِ الْخَوَجَ فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَبًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ حِمَارًا لَهَا فَفَلَتَتْ أَخْبَزَ بَعْضُهُ ثُمَّ دَسَتْهُ تَحْتَ ثَوْبِي وَرَدَّ بَعْضُهُ بَعْضُهُ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَالِيسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَ النَّاسِ فَفَعَنْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَوْسَلَكْ أَبُو طَلْحَةَ)) قَالَ فَقَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ ((أَلْطَعَامُ)) فَقَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمَنْ مَعَهُ ((قَوْمُوا)) قَالَ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سَلِيمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالنَّاسِ وَكَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هَلُمِّي مَا عِنْدَكَ يَا أُمَّ سَلِيمٍ)) فَأَنْتَ بِذَلِكَ الْخَبَرِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَفَعَتْ وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ أُمُّ سَلِيمٍ غُرَّةً لَهَا فَأَذْنَتْ ثُمَّ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ

(۵۳۱۶) بلا آپ نے اس دس کو بلایا کیونکہ پوال چھوٹا ہو گا اور دس سے زیادہ آدمی اس کے ردھتہ نہ کر سکتے ہوتے۔ اس حدیث سے ام سلیم کی بڑی دلہنی اور دیداری ثابت ہوئی کہ ابو طلحہ گھر آگئے پر وہ پریشان نہیں ہوئیں۔

۱۔ ام سلیم ابو طلحہ کی بی بی اور انس کی ماں تھیں۔

يَقُولُ ثُمَّ قَالَ ((اَلَذَّنْ لِعَشْرَةِ فَاَذَّنْ)) لَهُمْ فَآكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ((اَلَذَّنْ لِعَشْرَةِ)) فَآذَنَ لَهُمْ فَآكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ((اَلَذَّنْ لِعَشْرَةِ)) حَتَّى أَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَانْقَرَمَ سَبْعُونَ رَجُلًا أَوْ ثَمَانُونَ ۝۳۱۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَذْعُوَةٍ وَقَدْ خَلَعَ طَعَامًا قَالَ فَأَقْبَلْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ النَّاسِ فَظَرَّ إِلَيَّ فَأَتَحَيْتُ فَقُلْتُ أَجِبْ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ لِلنَّاسِ ((قُومُوا)) فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا مَنَعْتُكَ لَكَ شَيْئًا قَالَ فَمَسَّهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَدَعَا فِيهَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ ((أَدْخِلْ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِي عَشْرَةً)) وَقَالَ ((كُلُوا)) وَأَخْرَجَ لَهُمْ شَيْئًا مِنْ ثَلَاثِ أَصَابِعٍ فَآكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا فَخَرَجُوا فَقَالَ ((أَدْخِلْ عَشْرَةً)) فَآكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا فَمَا زَالَ يُدْخِلُ عَشْرَةً وَيُخْرِجُ عَشْرَةً حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ فَآكَلَ حَتَّى شَبِعَ ثُمَّ هَيَّأَهَا فَإِذَا هِيَ مِثْلُهَا حِينَ أَكَلُوا مِنْهَا: ۝۳۱۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ لُمَيْرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي آخِرِهِ ثُمَّ أَخَذَ مَا بَقِيَ فَحَمَعَهُ ثُمَّ دَعَا بِهِ بِالْبَرَكَةِ قَالَ فَعَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ ((دُونَكُمْ هَذَا)).

۝۳۱۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَمَرَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سَلِيمٍ أَنْ تَصْنَعَ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا لِنَفْسِهِ خَاصَّةً

فرمایا (دعا کی) بعد اس کے فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ۔ انہوں نے کھایا پیٹ بھر کر وہ نکلے پھر فرمایا اور دس کو بلاؤ۔ انہوں نے بھی کھایا سیر ہو کر اور چلے پھر فرمایا اور دس کو بلاؤ یہاں تک کہ سب نے کھایا سیر ہو کر اور سب ستر یا اسی آدمی تھے۔

۵۳۱۷- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مجھے ابو طلحہ نے بھیجا رسول اللہ ﷺ کو دعوت دینے کے لیے اور کھانا انہوں نے تیار کیا تھا۔ میں آیا اس وقت آپ لوگوں کے ساتھ بیٹھے تھے آپ نے میری طرف دیکھا مجھے شرم آئی میں نے عرض کیا ابو طلحہ کی دعوت قبول کیجئے۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا چلو۔ ابو طلحہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے تو آپ کے لیے تھوڑا کھانا تیار کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کھانے کو چھوا اور دعا کی اس میں برکت ہونے کی پھر آپ نے فرمایا میرے ساتھیوں میں سے دس آدمیوں کو بلا لے آپ نے فرمایا کھاؤ اور اپنی انگلیوں کے بیچ میں سے کچھ نکالا انہوں نے کھایا اور سیر ہو گئے وہ گئے پھر آپ نے فرمایا اور دس کو بلا لے۔ انہوں نے بھی کھایا اور نکلے پھر اسی طرح آپ دس دس کو اندر بلا لے اور دس دس باہر جاتے یہاں تک کہ کوئی ان میں سے باقی نہ رہا جو سیر نہ ہوا ہو۔ پھر آپ نے اس کھانے کو ایک جگہ کیا تو وہ اتنا ہی تھا بقینا انہوں نے شروع کیا تھا۔

۵۳۱۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ پھر جو کھانا بچا آپ نے اس کو اکٹھا کیا اور دعا کی اس میں برکت کی وہ اتنا ہی ہو گیا جیسے پہلے تھا۔ پھر آپ نے فرمایا لے لو اس کو۔

۵۳۱۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ نے اپنا ہاتھ اس کھانے پر رکھا اور اللہ کا نام لیا پھر فرمایا دس آدمیوں کو

ثُمَّ أَرْسَلَنِي إِلَيْهِ وَمَسَاقِ الْحَدِيثِ وَقَالَ فِيهِ بَوَاصِعُ النَّبِيِّ ﷺ يَدُهُ وَسَمِعْتُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ ((أَفْبَدْتُ لِعَشْرَةٍ)) فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا فَقَالَ ((كُلُوا وَاسْمُوا اللَّهَ فَاكُلُوا)) حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ ثَمَانِينَ رَجُلًا ثُمَّ كَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ وَأَعْلَى النَّبِيِّتِ وَغَرَبُوا سَوْرًا

آئے دے۔ انہوں نے دس کو اجازت دی وہاں پر آئے۔ آپ نے فرمایا کھاؤ اور اللہ کا نام پڑھاؤ انہوں نے کھایا یہاں تک کہ اسی آدمیوں کو اسی طرح بلایا پھر رسول اللہ نے اور گھروالوں نے سب کے بعد کھایا تب بھی کھانا ختم رہا۔

۵۳۲۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَدُهُ الْقِصَّةُ فِي طَعَامِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ فِيهِ طَعَامُ أَبِي طَلْحَةَ عَلَى النَّبِيِّ حَتَّى أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَدُنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِذَا كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ قَالَ ((هَلْ سَمِعْتُمْ فَإِنَّ اللَّهَ سَيَجْعَلُ فِيهِ الْبَرَكَةَ))

۵۳۲۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزر اس میں یہ ہے کہ ابو طلحہ دروازے پر کھڑے ہوئے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس تھوڑا سا کھانا ہے۔ آپ نے فرمایا اسی کو لے آ اللہ جل جلالہ اس میں برکت دے گا۔

۵۳۲۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَكَلَ أَقْلُ النَّبِيِّ وَأَفْضَرُ مَا أَتَعَوَّا حَبْرَانَهُمْ

۵۳۲۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر اس میں یہ ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اور گھروالوں نے کھایا اور اتنا کھانا بچا کہ اپنے مسایوں کو بھیجا۔

۵۳۲۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَى أَبُو طَلْحَةَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي الْمَسْجِدِ يَنْقَلِبُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ فَأَتَى أُمُّ سَلِيمٍ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي الْمَسْجِدِ يَنْقَلِبُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ وَأَعْلَى خَاتَمًا وَمَسَاقِ الْحَدِيثِ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ وَأُمُّ سَلِيمٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَفَضْلَتُ فَضْلَةً فَأَمَدَيْنَا لِحَبْرَانِنَا

۵۳۲۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو طلحہ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا مسجد میں لیٹے ہوئے آپ پر پیٹ کو پیٹھ بناتے (یعنی اس کو زمین سے لگاتے)۔ پس ام سلیم کے پاس اور کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں بیٹے ہوئے دیکھا ہے اور پیٹ کو پیٹھ پھرا رہے ہیں اور سمجھتا ہوں کہ آپ بھوکے ہیں۔ پھر بیان کیا حدیث کو اس میں یہ ہے کہ پھر رسول اللہ نے کھایا اور ابو طلحہ نے اور ام سلیم نے اور انس نے اور کچھ بچ رہا تو ہم نے اپنے مسایوں کو حصہ بھیجا۔

۵۳۲۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ حِثُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَرَحْنَاهُ جَالِسًا مَعَ أَصْحَابِهِ يُحَدِّثُهُمْ وَقَدْ حَضَبَ بَعْضُهُ بِعَصَاةٍ قَالَ أَسَامَةُ وَأَنَا أَشْكُ عَلَى

۵۳۲۳- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک دن آیا میں نے دیکھا آپ اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہیں اور پیٹ پر ایک پٹی باندھ رکھی ہیں۔ اسامہ نے کہا مجھے شک ہے کہ پتھر کا بھی آ کر کیا نہیں۔ میں نے آپ کے کسی صحابی سے پوچھا یہ پٹی

آپ نے کیوں باندھ ہی ہے؟ اس نے کہا بھوک کی وجہ سے۔ میں ابو طلحہؓ کے پاس گیا وہ خادما تھے ام سلیم کے جو ملاحان کی بیٹی تھی اور میں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے اپنے پیٹ پر ایک پٹی باندھ ہی ہے۔ میں نے آپ کے ایک صحابی سے پوچھا تو اس نے کہا بھوک کی وجہ سے باندھ ہی ہے یہ سن کر ابو طلحہؓ میری ہاں کے پاس گئے اور پوچھا تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ وہ بولی ہاں کچھ ٹکڑے ہیں روٹی کے اور کچھ کھجوریں ہیں اگر رسول اللہ ﷺ اکیلے تشریف لائیں تو ہم آپ کو پیٹ بھر کر کھلا سکتے ہیں اور جو اور کوئی بھی آپ کے ساتھ آوے تو کھانا کم پڑے گا۔ پھر بیان کیا حدیث کو پورے قصہ کے ساتھ۔

۵۳۲۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

حَجَرٌ فَقُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِهِ لَمْ غَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِضَةٍ فَقَالُوا مِنْ الْخُورِ فَذَهَبْتُ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ وَهُوَ رَوَّاحٌ أَمْ مَلِيحٌ بَنْتُ مَخْلَدٍ فَقُلْتُ يَا أَبَتَاهُ قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ غَضِبَ بِضَةٍ بِعَصَانَةٍ فَسَأَلْتُ بَعْضَ أَصْحَابِهِ فَقَالُوا مِنَ الْخُورِ فَدَخَلَ أَبُو طَلْحَةَ عَلَيَّ أَمِّي فَقَالَ هَلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتُ لَعَمْرُكَ عِنْدِي كَسْرٌ مِنْ خُبْزٍ وَتَمْرَاتٍ فَإِنْ جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَحَدَّثَهُ أَسْعَيْنَاهُ وَإِنْ خَاءَ الْخُرْمَةُ فَلَرَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ذَكَرَ سَائِرَ الْحَدِيثِ بِقِصَّتِهِ.

۵۳۲۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ هِيَ طَعَامُ أَبِي طَلْحَةَ لَحْوٌ خَبِثَةٌ.

باب: شور با کھانا اور کدو کھانے کا

بیان

باب جواز اكل المرق واستحباب اكل اليقطين

اليقطين

۵۳۲۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی کچھ کھانا پکایا۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا میں بھی آپ کے ساتھ گیا اس کھانے پر پھر آپ کے سامنے جو کی روٹی لائی گئی اور شور با آیا جس میں کدو تھا اور بھنا ہوا گوشت۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا میں دیکھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیالہ کے کناروں سے کدو کو ڈھونڈ کر کھاتے تھے اس روز سے مجھے بھی کدو سے محبت ہے۔

۵۳۲۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ حَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَبْزًا مِنْ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَاءٌ وَقَدِيدٌ. قَالَ أَنَسٌ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَّبِعُ الدُّبَاءَ مِنْ حَوْلِي الصَّخْفَةِ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَاءَ مِنْذُ يَوْمَئِذٍ.

(۵۳۲۵) اس سے معلوم ہوا کہ دعوت قبول کرنا درست ہے اور شور با درست ہے۔ کدو کی فضیلت نگی اور یہ بھی معلوم ہو کہ کدو کو دوست رکھنا چاہیے۔ اسی طرح ہر چیز کو جس کو رسول اللہ دوست رکھتے تھے اور حرص کرنا چاہیے اس کے حاصل کرتے پر اور دسترخوان کھانے والوں کو مستحب ہے عمدہ چیز کسی کو کھانا اگر بیزاران کو برانہ معلوم ہو اور یہ جو اس روایت میں ہے کہ آپ پیالہ کے کناروں سے کدو کے ٹکڑے ڈھونڈتے تھے دوسری طرفوں سے دوسرے یہ کہ ممانعت اس وجہ سے ہے کہ دوسرے کھانے والوں کو کراہت نہ ہو اور رسول اللہ کے جوٹھے سے کسی کو کراہت نہ تھی بلکہ آپ کے آثار شریفہ سے برکت حاصل کرتے یہاں تک کہ آپ کی تھوک مبارک کو اپنے موبوں پر ملتے۔ (نوی)

۵۳۲۶- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا فَأَنْطَلَقَتْ مَعَهُ فَحَمِيءَ بِمَرْقَةٍ فِيهَا دَبَابَةٌ فَحَقَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَسْحَلٍ مِنْ ذَلِكَ الدَّبَابَ وَتَعَجَّبَهُ قَالَ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ جَعَلْتُ أَتْلُوهُ بِأَلْفِهِ وَلَمَّا أَصْعَمَهُ قَالَ فَقَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا رَأَيْتُ بَعْدُ يُعْجِبُنِي الدَّبَابُ

۵۳۲۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی ایک شخص نے دعوت کی میں بھی آپ کے ساتھ گیا وہاں شور مچا رہا جس میں کدو تھا رسول اللہ ﷺ نے کدو کھانا شروع کیا بڑے مزے سے جب میں نے یہ دیکھا تو میں کدو کے ٹکڑے آپ کی طرف ڈالنا تھا اور خود نہیں کھاتا تھا انس نے کہا اس روز سے مجھے کدو پسند ہو گیا۔

۵۳۲۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا حَبَاطًا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ قَالَ نَابَتْ فَسَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ فَمَا صَنَعَ لِي طَعَامٌ بَعْدَ أَفْعَرٍ عَلَيَّ أَنْ يُصْنَعَ فِيهِ دَبَابٌ إِنَّمَا صُنِعَ

۵۳۲۷- انس بن مالک سے روایت ہے ایک درزی نے دعوت کی رسول اللہ کی اتنا زیادہ ہے اس روایت میں کہ انس نے کہا پھر جو کوئی کھانا اس کے بعد میرے لیے تیار کیا گیا اور مجھ سے ہو سکا اس میں کدو شریک کیا گیا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ وَضْعِ النَّوَى خَارِجَ الثَّمَرِ

۵۳۲۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ قَالَ نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي قَالَ فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا وَزَوْطِيَةً فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ أَتَى بِشَرٍّ نَكَانَ يَأْكُلُهُ وَيُنْقِي النَّوَى بَيْنَ إِبْصَعَيْهِ وَيُخَمِّعُ السَّيَاةَ وَالْوَسْطَى قَالَ شَعْبَةُ هُوَ ظَلَمِي وَهُوَ فِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ الْفَاءُ النَّوَى بَيْنَ الْإِبْصَعَيْنِ ثُمَّ أَتَى بِشَرَابٍ فَسَرَبَهُ ثُمَّ تَوَلَّى الَّذِي عَنْ يَمِينِهِ قَالَ فَقَالَ أَبِي وَأَحَدٌ يُلْجِمُ دَابَّةً إِذْخُ اللَّهُ لَنَا فَقَالَ ((اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَا رَزَقْتَهُمْ وَاعْظِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ))

باب: کھجور کھاتے وقت گٹھلیاں علیحدہ رکھنا مستحب ہے
۵۳۲۸- عبد اللہ بن بسر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ میرے باپ کے پاس اترے ہم نے کھانا پیش کیا اور وضبہ (وطب) ایک کھانا ہے جو کھجور اور پیڑ اور گھی کو ملا کر بنتا ہے آپ نے کھایا پھر سو کھی کھجوریں آئیں آپ ان کو کھاتے تھے اور گٹھلیاں دونوں انگلیوں کے بیچ میں رکھتے جاتے کدو اور بیج کی انگلی کے درمیان۔ شعبہ نے کہا مجھے یہی خیال ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس حدیث میں یہی ہے گٹھلیاں دونوں انگلیوں میں ڈالنا (غرض یہ ہے کہ گٹھلیاں کھجور میں نہیں ملاتے تھے جدا رکھتے تھے)۔ پھر بیٹے کے لیے کچھ آیا آپ نے پیا بعد اس کے داہنی طرف جو پیٹھا تھا اس کو دیا پھر میرے باپ نے آپ کے جانور کی باگ تھامی اور عرض کیا دعا کیجئے ہمارے لیے آپ نے فرمایا اللہ! برکت دے ان کی روزی میں اور بخش دے ان کو اور رحم کر ان پر۔

(۵۳۲۶) کدو بڑی فائدہ مند ترکاری ہے اور خصوصاً عرب اور ہندو گرم ملکوں کے لیے گوشت کے ساتھ کدو کا کھانا ضروری ہے تاکہ حرارت گوشت کی ضرورت نہ کرے اور کدو حرارت صفر کو بخا دیتا ہے اور انگلی کو ٹھکراتا ہے اور مادہ القرع صفرادی بخار اور عیب دق کو بڑا مفید ہے۔

۵۳۲۹- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَشْكُرْ فِي إِقَاءِ النَّوَى بَيْنَ سَبْعِينَ

بَابُ الْإِقَاءِ بِالرُّطْبِ

۵۳۳۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ الْإِقَاءَ بِالرُّطْبِ.

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَوَاضُعِ الْآكِلِ وَصِفَةِ قَعُودِهِ

۵۳۳۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِعًا يَأْكُلُ نَمْرًا.

۵۳۳۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَّ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ أُنْبِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرِ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُهُ وَهُوَ مُخْتَبِرٌ يَأْكُلُ مِنْهُ أَكْثَلًا ذَرِيعًا وَلَوْ رَوَّيْتَهُ زُهَيْرًا أَكْثَلًا حَبِيبًا.

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقِرَانِ فِي

جَمَاعَةٍ

۵۳۳۳- عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سَحْتَمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ قَالَ وَقَدْ كَانَ أَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ جَهْدٌ وَكُنَّا نَأْكُلُ قِصْرُ غَلَبْنَا ابْنَ عُمَرَ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فَيَقُولُ لَنَا تَقَارَبُوا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ

بَاب : جب لوگوں کے ساتھ کھاتا ہو تو دو دو لقمے یا دو دو کھجوریں ایک بار نہ کھائے

۵۳۳۴- جبکہ بن حاتم سے روایت ہے عبد اللہ بن زبیرؓ کو کھجوریں کھاتے ان دنوں لوگوں پر تکلیف تھی (کھانے کی) ہم کھا رہے تھے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سامنے سے نکلے اور انہوں نے کہا دو دو لقمے مت کھاؤ (ملا کر) کیونکہ رسول اللہ صلی

(۵۳۳۰) ☆ اس میں بھی بڑی مصلحت ہے کہ کھجوری حرارت اور ککڑی کی بردوت مل کر اعتدال ہو جاوے اور کھجور سے جو شدت صفر کی ہوتی ہے وہ نہ ہووے۔

(۵۳۳۱) ☆ اقواء کا بیٹھنا یہ ہے کہ سرین زمین سے لگا دے اور دونوں پنڈلیاں کھڑی کر دیوے۔

(۵۳۳۳) ☆ دو لقمے یا دو کھجوریں یا تین یا زیادہ ایک بار کی اٹھا کر کھانا منع ہے اس لیے کہ جماعت میں اوروں کو ناگوار ہوگا۔ دوسرے یہ کہ کھانے میں سب کا حق ہے پھر اوروں سے زیادہ کھا جانا مروت کے خلاف ہے اور یہ بھی تحریمی ہے یا بطور کراہت اور ادب کے ہے اور صحیح یہ ہے کہ اگر کھانا مشترک ہو تو حرام ہے بغیر اجازت اور شرکاء کے اور جو ایک شخص کا ہو تو اس کی رضا مندی کے بغیر حرام ہے اگر کھانا قلیل ہو اور جو کھانا بہت ہو تب بھی ادب کے خلاف ہو کر دہ ہے۔ (نودی مختصر ۱)

اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے مگر جب اپنے بھائی سے اجازت لیوے۔ شعبہ نے کہا یہ اجازت لینا میں سمجھتا ہوں ابن عمر کا قول ہے۔

۵۳۳۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر اس میں نہ شعبہ کا قول ہے نہ لوگوں پر تکلیف ہونے کا ذکر ہے۔

۵۳۳۵- جلد بن حکیم سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے دو کھجوریں ملا کر کھانے سے جب تک اپنے ساتھیوں سے اجازت نہ لیوے۔
باب: کھجور یا اور کوئی غلہ وغیرہ بال بچوں کے لیے جمع کر رکھنا

۵۳۳۶- حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ گھر والے بھوکے نہ رہیں گے جن کے پاس کھجور ہو۔
۵۳۳۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ! جس گھر میں کھجور نہیں ہے وہ گھر والے بھوکے ہیں دوبارہ فرمایا تین بار۔

باب: مدینہ کی کھجور کی فضیلت

۵۳۳۸- سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سات کھجوریں مدینہ کے دونوں میدانوں کے اندر کی کھا لیوے صبح کے وقت اس کو شام تک کوئی زہر نقصان نہ کرے گا۔

۵۳۳۹- سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سات کھجوریں مدینہ کے دونوں میدانوں کے اندر کی کھا لیوے صبح کے وقت اس کو شام تک کوئی زہر

حسبی اللہ علیہ وسلم نہی عن الإفراق إلا أن يستأذن لرجل أبعاد قال شعبه لا أرى هذه الكلمة إلا من كلمة ابن عمر يعني الاستئذان.

۵۳۳۴- عن شعبه بهذا الإسناد وليس فيه حديثهما قول شعبه ولا قوله وقد كان أصاب الناس يومئذ جهل.

۵۳۳۵- عن حنلة بن سحيم قال سمعت ابن عمر يقول سمعت رسول الله ﷺ أن يقول لرجل من التمرتين حتى يستأذن أصحابه.
باب في ادخار التمر ونحوه من الأقوات للعيال

۵۳۳۶- عن عائشة أن النبي ﷺ قال ((لا يخوع أهل بيت عندهم التمر))
۵۳۳۷- عن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله ﷺ ((يا عائشة بيت لا تمر فيه جوع أهله يا عائشة بيت لا تمر فيه جوع أهله أو جوع أهله قالها مرتين أو ثلاثا))

باب فضل تمر المدينة

۵۳۳۸- عن سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال ((من أكل سبع تمرات مما بين لانتها حين يصبح لم يضره سم حتى يمسي))

۵۳۳۹- عن سعد بن أبي وقاص يقول سمعت رسول الله ﷺ يقول ((من تصبح بسبع تمرات عذوة لم

يَضْرِبُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَمًّا وَلَا سِحْرًا))

نقصان کرے گا نہ کوئی جادو۔

۵۳۴۰- عَنْ سَمِ بْنِ هَاشِمٍ يَهْدِي الْإِسْنَادَ عَنْ

۵۳۴۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

النَّبِيِّ ﷺ مِنْهُ الْقَوْلَانِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ

۵۳۴۱- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۵۳۴۱- ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِمَةِ

فرمایا عالیہ (وہ حصہ مدینہ کا جو نجد کی طرف ہے تین میل یا آٹھ

شِفَاءٌ أَوْ إِنِّهَا تَرِثُاقُ أَوَّلِ الْبَكْرَةِ))

میل تک) کی عجوہ میں شفا ہے یا وہ تریاق ہے صبح ہی صبح۔

بَابُ فَضْلِ ثَمَرِ الْمَدِينَةِ

باب: کھنسی کی فضیلت اور آنکھ کا علاج

۵۳۴۲- عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ عَمْرٍو

۵۳۴۲- سعید بن زید سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے میں

بِفَيْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ

نے سنا آپ فرماتے تھے کھنسی من سے ہے (یعنی وہ من جو بنی

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ

اسرائیل پر اترتا تھا اگرچہ وہ مثل ترجمین کے تھا مگر یہ بھی خود رو

وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ))

ہے تو گویا من کی طرح ہوا) اور اس کا پانی آنکھ کی دوا ہے۔

۵۳۴۳- عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ

۵۳۴۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ

وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ))

۵۳۴۴- عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۵۳۴۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

قَالَ شُعْبَةُ لَمَّا حَدَّثَنِي بِهِ الْحَكَمُ لَمْ أَكْرِهْ مِنْ

حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ.

۵۳۴۵- عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ عَمْرٍو

۵۳۴۵- سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

فَالْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھنسی اس من میں سے ہے جس کو اللہ

الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى نَبِيِّ

تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر اتارا تھا اس کا پانی آنکھ کی دوا ہے۔

إِسْرَائِيلَ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ))

۵۳۴۶- عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۵۳۴۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

قَالَ ((الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى

مُوسَى وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ))

۵۳۴۷- عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۵۳۴۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

ﷺ ((الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

عَلَى نَبِيِّ إِسْرَائِيلَ وَمَاؤَهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ))

۵۳۳۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۴۸- عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَكَمَاءُ مِنَ الْأَمْنِ وَمَاؤَهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ.

بَابُ فَضِيلَةِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَبَاثِ

باب : راک کے سیاہ پھل کی فضیلت

۵۳۳۹- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے مر الظهران میں (جو مکہ سے ایک منزل پر ہے) اور ہم کباث چمن رہے تھے (کباث کہتے ہیں اراک کے پھل کو اور اراک ایک جنگلی درخت ہے)۔ رسول اللہ نے فرمایا سیاہ رکھ کر چنو۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے آپ نے بکریاں چرا لیں ہیں (تب تو جنگل کا حال معلوم ہے)۔ آپ نے فرمایا ہاں اور کوئی نبی ایسا نہیں ہوا جس نے بکریاں نہ چرا لی ہوں یا ایسا ہی کچھ فرمایا۔

۵۳۴۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَمُرِّ الظُّهْرَانِ وَنَحْنُ نَحْبِي الْكَبَاثَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ)) قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَأَنَّهُ رَعِبَتْ أَنْعَمُ قَالَ ((نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا)) أَوْ نَحْوَ هَذَا مِنَ الْقَوْلِ.

بَابُ فَضِيلَةِ الْخَلِّ

باب : سرکہ کی فضیلت

۵۳۵۰- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھا سالن ہے سرکہ۔

۵۳۵۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((نَعْمَ الْآدَمُ أَوْ الْإِدَامُ الْخَلُّ))

۵۳۵۱- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((نَعْمَ الْآدَمُ)) وَلَمْ يَشْكُ.

۵۳۵۲- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے آپ سے سالن مانگا کہنے لگے ہمارے پاس کچھ نہیں ہے سوا سرکہ کے۔ آپ نے سرکہ منگو لیا پھر اس سے روٹی کھائی اور فرماتے تھے کہ سرکہ اچھا سالن ہے سرکہ اچھا سالن ہے۔

۵۳۵۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ أَهْلَهُ الْآدَمَ فَقَالُوا مَا عِنْدَنَا إِلَّا نَعْلٌ فَدَعَا بِهِ فَعَمَلَ بِأَكْلِهِ وَتَقَبَّلَ ((نَعْمَ الْآدَمُ الْخَلُّ))

((نَعْمَ الْآدَمُ الْخَلُّ))

۵۳۵۳- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے گئے اپنے مکان پر پھر چند کھڑے روٹی

۵۳۵۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي ذَاتَ

(۵۳۴۹) یہ کیونکہ بکریاں چرانے سے تواضع پیدا ہوتی ہے خلوت کی وجہ سے دل صاف ہوتا ہے بکریاں چراتے چراتے پھر آدمیوں کے چرانے کی لیاقت پیدا ہوتی ہے۔ (نوی)

کے آپ کے پاس لائے گئے آپ نے فرمایا سالن نہیں ہے؟
لوگوں نے کہا کچھ نہیں سر کہ ہے آپ نے فرمایا سر کہ تو اچھا
سالن ہے۔ جابرؓ نے کہا اس روز سے مجھے سر کہ سے محبت ہو گئی
جب سے میں نے آپ سے یہ سنا اور طلحہؓ نے کہا (جو اس حدیث کو
روایت کرتے ہیں جابر رضی اللہ عنہ سے) جب سے میں نے یہ
حدیث جابرؓ سے سنی مجھے بھی سر کہ پسند ہے۔

۵۳۵۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرل

يَوْمَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَأَخْرَجَ إِلَيْهِ فَلَقَا مِنْ حُبْرٍ فَقَالَ
((مَا مِنْ أَدَمَ)) فَقَالُوا لَا إِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ
قَالَ ((فَإِنَّ الْخَلَّ يَغْمُ الْأَدَمَ)) قَالَ جَابِرٌ وَمَا
رَأَيْتُ أَحَبُّ ((الْخَلَّ مُنْذُ)) سَمِعْتُهَا مِنْ نَبِيِّ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ طَلْحَةُ مَا
رَأَيْتُ أَحَبُّ الْخَلِّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ جَابِرٍ.

۵۳۵۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ أَخَذَ يَدَيْهِ إِلَى مَنْزِلِهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ
عَلِيٍّ إِلَى قَوْلِهِ ((فَيَغْمُ الْأَدَمَ الْخَلُّ)) وَلَمْ
يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

۵۳۵۵- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اپنے گھر میں بیٹھا
تھار رسول اللہ ﷺ مجھ پر سے گزرے اور مجھ کو اشارہ کیا میں آپ
کے پاس گیا آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا پھر ہم چلے یہاں تک کہ
آپ اپنی کسی بی بی کے حجرے پر پہنچے اور اندر گئے پھر مجھے اجازت
دی تو اس بی بی نے پردہ کیا آپ نے پوچھا کچھ کھانا ہے؟ لوگوں
نے کہا ہاں۔ پھر تین روٹیاں آپ کے سامنے لائی گئیں اور چھال
کی ایک دسترخوان پر رکھی گئیں۔ رسول اللہ نے ایک روٹی لی اس
کو اپنے سامنے رکھا پھر دوسری روٹی لی اس کو میرے سامنے رکھا
پھر تیسری روٹی لی اس کے دو ٹکڑے کئے، اوسھی اپنے سامنے رکھی
اور آدھی میرے سامنے پھر فرمایا کچھ سالن ہے؟ لوگوں نے کہا
نہیں سر کہ ہے۔ آپ نے فرمایا لاؤ سر کہ تو بہتر سالن ہے۔

باب: لہسن کھانا درست ہے

۵۳۵۶- ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ ﷺ کے پاس جب کھانا آتا آپ اس میں سے کھاتے اور جو بچتا
وہ مجھے بھیج دیتے۔ ایک بار آپ نے کھانا بھیجا اور اس میں سے
نہیں کھایا کیونکہ اس میں لہسن تھا۔ میں نے آپ سے پوچھا کیا

۵۳۵۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ
جَالِسًا فِي دَارِي فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَشَارَ
إِلَيَّ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَأَخَذَ يَدَيَّ فَأَنْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَى
بَعْضُ حُجَرِ نِسَائِهِ فَدَخَلَ ثُمَّ أَدَوَ لِي فَدَخَلْتُ
الْحِجَابَ عَلَيْهَا فَقَالَ ((هَلْ مِنْ غَدَا)) فَقَالُوا
نَعَمْ فَأَتَانِي بِثَلَاثَةِ أَقْرَصَةٍ فَوَضَعْنِ عَلَى نَبِيٍّ فَأَخَذَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُرْصًا فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَخَذَ
قُرْصًا آخَرَ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ أَخَذَهُ الثَّلَاثَ
فَكَسَرَهُ بِأَنْشِينَ فَجَعَلَ نِصْفَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَنِصْفَهُ
بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ((هَلْ مِنْ أَدَمَ)) قَالُوا لَا إِلَّا
شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ قَالَ ((هَاتُوهُ فَيَغْمُ الْأَدَمَ هُوَ)).

باب: إباحة أكل الثوم

۵۳۵۶- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ أَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلِهِ إِلَيَّ وَإِنَّهُ
بَعَثَ إِلَيَّ يَوْمًا بِفَضْلَةٍ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا لِأَنِّي فِيهَا

لہسن حرام ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں لیکن یونی وجہ سے مجھے برا معلوم ہوتا ہے۔ میں نے سنا جو چچہ آپ کو بری معلوم ہوتی ہے مجھے بھی بری لگتی ہے۔

۵۳۵۷۔ ترجمہ وی سے خواہر مخیر

۵۳۵۸۔ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ پیچھے کے مکان میں رہے اور ابو ایوب اوپر کے درجہ میں تھے۔ ایک بار ابو ایوب رات کو جاگے اور کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے اوپر چلا کرتے ہیں پھر ہٹ کر رات کو ایک کونے میں ہو گئے۔ بعد اس کے ابو ایوب نے کہا آپ سے اوپر جانے کے لیے آپ نے فرمایا پیچھے کا مکان آرام گاہ ہے (رہنے والوں کے لیے آنے والوں کے لیے اور اسی لیے حضرت پیچھے کے مکان میں رہتے تھے) ابو ایوب نے کہا میں اس چھت پر نہیں رہ سکتا جس کے پیچھے آپ ہوں۔ یہ سن کر آپ اوپر کے درجہ میں تشریف لے گئے اور ابو ایوب پیچھے کے درجہ میں آ رہے۔ ابو ایوب حضرت کے لیے کھانا تیار کرتے تھے پھر جب کھانا آپ کے پاس آتا اور آپ کھاتے بعد اس کے بچا ہوا کھانا واپس جاتا تو ابو ایوب آدمی سے پوچھتے آپ کی انگلیاں کھانے کی کس جگہ پر لگی ہیں وہیں سے وہ کھاتے برکت کے لیے۔ ایک بار ابو ایوب نے کھانا پکایا جس میں لہسن تھا جب کھانا واپس گیا تو ابو ایوب نے پوچھا آپ کی انگلیاں کہاں لگی تھیں؟ لوگوں نے کہا آپ نے نہیں کھایا۔ یہ سن کر ابو ایوب گھبرائے اور اوپر گئے اور پوچھا کیا لہسن حرام ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں لیکن مجھے برا معلوم ہوتا ہے۔ ابو ایوب نے کہا جو چیز آپ کو بری معلوم ہوتی ہے مجھے بھی بری معلوم ہوتی ہے۔ ابو ایوب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرشتے آتے اور فرشتوں کو لہسن کی بو سے تکلیف ہوتی ہے اس واسطے آپ نہیں کھاتے۔

لَا مَا فَسَلَتْهُ أَحْرَامٌ هُوَ قَالَ ((لَا وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيحِهِ قَالَ فَإِنِّي أَكْرَهُهُ مَا كَرِهْتَ))

۵۳۵۷۔ عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْلَامِ

۵۳۵۸۔ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَزَا عَنْهُ قَبْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَابْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ فَإِنَّهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحَّوْا مَنَاوَا فِي جَانِبِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((السُّقْلُ أَرْفَقُ)) فَقَالَ لَا أَعْلُو سَقِيفَةً نَتَّ تَحْتَهَا فَتَحْوِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُتُوِّ وَابْنُ أَبِي أَيُّوبَ فِي السُّقْلِ فَكَانَ يَصْنَعُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمَامًا إِذَا جِيءَ بِهِ إِلَيْهِ سَأَلَ عَنْ مَوْضِعِ أَصَابِعِهِ فَيَتَّبِعُ مَوْضِعَ أَصَابِعِهِ يَصْنَعُ لَهُ طَعَامًا فِيهِ ثَوْمٌ فَلَمَّا رَدَّ إِلَيْهِ سَأَلَ عَنْ مَوْضِعِ أَصَابِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ أَمْ بِأَكْمَلِ فَفَرَّغَ رَمَقًا وَإِلَيْهِ فَذَلِكَ أَحْرَامٌ هُوَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ)) قَالَ فَإِنِّي أَكْرَهُهُ مَا نَكَرُهُ أَوْ مَا كَرِهْتَ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْوِي

باب الحرام الضیف

۵۳۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي سَجُودٌ فَأَرْسَلْ إِلَيَّ نَعِصْرَ بَسَالَةٍ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيَّ أُخْرَى فَقَالَتْ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى قُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذَلِكَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ فَقَالَ ((مَنْ يَضِيفُ هَذَا اللَّيْلَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ)) فَتَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحِيهِ فَقَالَ لِمَأْرَأَتِهِ هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ قَالَتْ لَا إِلَّا قُوْتٌ صِبْيَانِي قَالَ فَعَلَيْهِمْ بَشِيءٌ فَإِذَا دَخَلَ ضَبَمْنَا فَاطَمِينَ السَّرَاجِ وَأَرَادَ أَنَا نَأْكُلُ فَإِذَا أُفْرَى لِنَأْكُلَ فَنَقَرُمِي إِلَى السَّرَاجِ حَتَّى تُطْفِئِيهِ قَالَ فَفَعَلُوا رَأَكُلَ الضَّيْفُ فَلَمَّا أَصْبَحَ عَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((قَدْ عَجَبَ اللَّهُ مِنْ صَبِيْعِكُمْ بِضَيْفِكُمْ اللَّيْلَةَ))

۵۳۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ بَاتَ بِهِ ضَيْفٌ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا قُوْتُهُ وَقُوْتُ صِبْيَانِهِ فَقَالَ لِمَأْرَأَتِهِ نَوْبِي الصَّبِيَّةَ وَأُخْفِي السَّرَاجَ وَفَرَمِي لِلضَّيْفِ مَا عِنْدَكَ قَالَتْ فَهَزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةُ وَيُؤْتِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

باب مہمان کی خاطر داری کرنا چاہیے

۵۳۵۹- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے «ی تکلیف ہے (کھانے پینے کی)۔ آپ نے اپنی کسی بی بی کے پاس کھلا بھیجا وہ بولی قسم اس کی حسن نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے میرے پاس تو پانی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ پھر آپ نے دوسری بی بی کے پاس بھیجا اس نے بھی ایسا ہی کہا۔ تیسری تک کہ سب عورتوں نے یہی جواب دیا ہمارے پاس کچھ نہیں سوا پانی کے۔ آپ نے فرمایا کون اس کی مہمانی کرنا ہے؟ آج کی رات اللہ اس پر رحم کرے۔ تب ایک انصاری اٹھا اور کہنے لگا میں کرتا ہوں یا رسول اللہ پھر وہ اس کو اپنے ٹھکانے پر لے گیا اور اپنی بی بی سے کہا تیرے پاس کچھ ہے؟ وہ بولی کچھ نہیں ابھی میرے بچوں کا کھانا ہے۔ انصاری نے کہا بچوں سے کچھ بہانہ کروں اور سب بہانہ مہمان اندر آوے تو چراغ بجھا دے۔ اس نے ایسا ہی کیا اور میاں بی بی بھوکے بیٹھ رہے اور مہمان نے کھانا کھایا جب صبح ہوئی تو وہ انصاری رسول اللہ کے پاس آیا آپ نے فرمایا اللہ نے تعجب کیا اس سے جو تم نے اپنے مہمان کے ساتھ کیا اس رات کو۔

۵۳۶۰- ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک انصاری کے پاس مہمان آیا اس کے پاس کچھ نہ تھا سو اس کے اور اس کے بچوں کے کھانے کے۔ اس نے اپنی عورت سے کہا بچوں کو سلاوے اور چراغ بجھا دے اور جو کچھ تیرے پاس ہے وہ مہمان کے سامنے رکھ دے۔ اس نے ایسا ہی کیا تب یہ آیت تری۔ ویوثرودن علی انفسہم ولو کان بہم خصاصة یعنی اپنی راحت پر دوسروں کے آرام کو مقدم رکھتے ہیں گو خود محتاج ہوں۔

(۵۳۵۹) آپ کو سوخت غیر کو لذت عربی میں اس کو ایسا کہتے ہیں یہ بڑے بزرگوں کا کام ہے قرآن شریف میں ایسے لوگوں کی فضیلت آتی۔ ویوثرودن علی انفسہم ولو کان بہم خصاصة اور بچوں پر ایسا اس وقت درست ہے جب بھوک کے مارے ان کے ضرر کا ذرہ نہ ہو۔ ان کو کھانا مہمان کی مہمانداری پر مقدم ہے۔

۵۳۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَاءَ رَجُلٌ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصِفُهُ قَلَمٌ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مَا يُصِفُهُ فَقَالَ ((الَّذِي يَصِفُ هَذَا رَحِمَهُ اللَّهُ)) فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ أَلَا تَطْلُقُ فَاَنْطَلِقَ بِهِ إِلَى رَحِيلِهِ وَمِثَالِي الْحَدِيثُ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَبْرٍ وَذَكَرَ فِيهِ زُيْلُ اللَّامَةِ كَمَا ذَكَرَهُ وَكَيْفُ.

۵۳۶۲- عَنْ الْقَعْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلْتُ أَنَا وَصَاحِبَانِ لِي وَفَدًا ذَهَبَتْ أَسْمَاعُنَا وَأَبْهَرَانَا مِنَ الْجَهْدِ فَخَفَلْنَا نَعْرَضُ أَتَقْنَا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَأْخُذْ مِنْهُمْ يَقْبَلُنَا فَأَيُّدَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْطَلَقَ بِنَا إِلَى أَهْلِهِ فَوَازَا ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَحْتَلَبُوا هَذَا اللَّبَنَ بَيْنَنَا)) قَالَ فَكُنَّا نَحْتَلِبُ فَنَشْرَبُ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ أَصِيبَةٍ وَنَرْفَعُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبَهُ قَالَ فَجِئْنَا مِنَ اللَّيْلِ فَبَسَلْنَا لَنَا يُوقِظُ نَائِمًا وَيُسَبِّحُ الْبَقَطَانَ قَالَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصْبِي ثُمَّ يَأْتِي شَرَابَهُ فَيَشْرَبُ فَأَتَانِي الشَّيْطَانُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَقَدْ شَرِبْتُ نَصِيبِي فَقَالَ مُحَمَّدٌ يَأْتِي الْأَنْصَارَ فَيُحَقِّقُونَهُ وَيُصِيبُ عَنْدهُمْ مَا يَمُ حَاجَةً إِلَى هَذِهِ الْحُرْعَةِ فَأَتَيْتَهَا فَشَرِبْتُهَا فَلَمَّا أُنْ وَعَسْتُ فِي نَهْطِي وَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ بِإِيَّاهَا سَبِيلٌ قَالَ نَدَمَنِي الشَّيْطَانُ فَقَالَ وَيْحَكَ مَا صَنَعْتَ أَشْرَبْتَ شَرَابَ مُحَمَّدٍ فَيَجِيءُ فَلَا يَجِدُهُ فَيَدْعُو عَلَيْكَ فَتَهْلِكُ فَتَذْهَبُ ذُنُوبُكَ وَأَعْيُرُكَ وَعَلَى شَمْلَةٍ

۵۳۶۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا مہمان۔ آپ کے پاس کچھ نہ تھا اس کی مہمانی کو آپ نے فرمایا کوئی اس کی مہمانی کرنا ہے خدا اس پر رحم کرے۔ ایک انصاری بولا جس کو ابو طلحہ کشتے تھے میں کرتا ہوں۔ پھر وہ نے گیا اس کو اپنے گھر اخیر حدیث تک۔

۵۳۶۲- مقداد بن الاسود سے روایت ہے میں اور میرے دونوں ساتھی آئے اور ہمارے کانوں اور آنکھوں کی قوت جاتی رہی تھی تکلیف سے (فاقہ وغیرہ کے)۔ ہم اپنے تئیں پیش کرتے تھے حضرت کے اصحاب پر کوئی ہم کو قبول نہ کرتا۔ آخر ہم رسول اللہ کے پاس آئے آپ ہم کو اپنے گھر لے گئے وہاں تین بکریاں تھیں آپ نے فرمایا ان کا دودھ دو بیوہ ہم تم سب پئیں گے۔ پھر ہم نے ان کا دودھ روہیا کرتے اور ہر ایک ہم میں سے اپنا حصہ پی لیتا اور رسول اللہ کا حصہ اٹھا رکھتے آپ رات کو تشریف لاتے اور ایسی آواز سے سلام کرتے جس سے سونے والا نہ جاگے اور جاگنے والا سن لے۔ پھر آپ مسجد میں آتے اور نماز پڑھتے پھر اپنے دودھ کے پاس آتے اور اس کو پیتے۔ ایک رات شیطان نے مجھ کو بھڑکایا میں اپنا حصہ پی چکا تھا شیطان نے کہا یہ حضرت محمدؐ تو انصار کے پاس جاتے ہیں وہ آپ کو تھک دیتے ہیں اور جو آپ کو احتیاج ہوتی ہے وہ مل جاتا ہے آپ کو اس ایک گھونٹ دودھ کی کیا احتیاج ہوگی۔ آخر میں آیا اور وہ دودھ پی لیا۔ جب دودھ پیٹ میں سما گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ اب وہ دودھ نہیں ملے گا اس وقت شیطان نے مجھ کو ندامت دی اور کہنے لگا خرابی ہو تیری تو نے کیا کام کیا تو نے حضرت کا حصہ پی لیا اب وہ آویں گے اور دودھ کو نہ پاویں گے پھر تجھ پر بد دعا کریں گے تیری دنیا اور آخرت دونوں تباہ ہو گئی۔ میں ایک چادر اوڑھے تھا جب اس کو پاؤں پر ڈالتا تو سر

إِذَا وَضَعْتُهَا عَلَى قَدَمِي خَرَجَ رَأْسِي وَإِذَا وَضَعْتُهَا عَلَى رَأْسِي خَرَجَ قَدَمَيَّ وَحَقْلًا لَا يَجْعَلُنِي النَّوْمُ وَأَمَّا صَاحِبَايَ فَمَاذَا وَلَمْ يَصْنَعَا مَا صَنَعْتُ قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ ثُمَّ أَتَى السُّجْدَةَ فَصَلَّى ثُمَّ أَتَى شَرَابَهُ فَكَشَفَ عَنْهُ فَلَمْ يَجِدْ فِيهِ شَيْئًا فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ الْآنَ يَدْعُو عَلَيَّ فَأَجِيبْ فَقَالَ ((اللَّهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي وَأَسْقِ مَنْ أَسْقَانِي)) فَإِنْ فَعِمْتُ إِلَى الشَّمْلَةِ لَسَدْتُهَا عَلَيَّ وَأَخَذْتُ الشَّفْرَةَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى الْخَمْرِ أَيُّهَا أَسَمْنُ فَأَذْنَحَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هِيَ خَافِلَةٌ وَإِذَا هُنَّ حُمْلٌ كُلُّهُنَّ فَعِمْتُ إِلَى بَنَاءِ نَالٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانُوا يَطْمَعُونَ أَنْ يَخْتَلِبُوا فِيهِ قَالَ فَحَبَبْتُ فِيهِ حَنِي غَلَّتْ رَغْوَةٌ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((أَشْرَبْتُمْ شَرَابَكُمْ اللَّيْلَةَ)) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشْرَبْتُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ نَأَوْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشْرَبْتُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ نَأَوْتُ فَلَمَّا عَرَفْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَوَى وَأَصَبَتْ دَعْوَتُهُ صَحِيحَتْ حَتَّى أَتَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِخْدِي مَوَاتِكَ يَا مِقْلَادُ)) فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَ مِنْ أَمْرِي كَذَا وَكَذَا وَفَعَلْتُ كَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَا هَذِهِ إِلَّا رَحْمَةٌ مِنَ اللَّهِ أَفَلَا كُنْتَ أَذِنْتَنِي فَنَوْقُطُ صَاحِبَيْنَا فَيُصَيِّيانَ مِنْهَا)) قَالَ

کھن جاتا اور جب سر ڈھانپتا تو پاؤں کھل جاتے اور نیند بھی مجھ کو نہ آئی۔ میرے ساتھی سو گئے الہوں نے یہ کام نہیں کیا تھا جو میں نے کیا تھا آخر رسول اللہ آئے اور معمول کے موافق سلام کیا پھر مسجد میں آئے اور نماز پڑھی بعد اس کے دودھ کے پاس آئے برتن کھولا تو اس میں کچھ نہ تھا۔ آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا میں سمجھا کہ اب آپ بد دعا کرتے ہیں اور تو تیار ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ کھلا اس کو جو مجھ کو کھلاوے اور پلا اس کو جو مجھ کو پلاوے۔ یہ سن کر میں نے اپنی چادر کو مضبوط باندھا اور چھری لی اور بکریوں کی طرف چھا کہ جو ان میں سے موتی ہو اس کو ذبح کروں رسول اللہ کے لیے دیکھا تو اس کے تھن میں دودھ بھرا ہوا ہے پھر دیکھا تو اور بکریوں کے تھنوں میں بھی دودھ بھرا ہوا ہے میں نے آپ کے گھر والوں کا ایک برتن لیا جس میں وہ دودھ نہ دوہتے تھے (یعنی اس میں دوہنے کی خواہش نہیں کرتے تھے) اس میں میں نے دودھ دوہا یہاں تک کہ اوپر پھین آگیا (تاکہ زیادہ دودھ نکلا)۔ اور اس کو میں نے لے کر آیا آپ کے پاس آپ نے فرمایا تم نے اپنے حصہ کا دودھ رات کو پیا یا نہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ دودھ پیچھے آپ نے پیا پھر مجھے دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور پیچھے۔ آپ نے پیا پھر مجھے دیا۔ جب مجھ کو معلوم ہوا کہ آپ میرے ہو گئے اور آپ کی دعا میں نے لے لی اس وقت میں ہنسیاں تک کہ خوشی کے مارے زمین پر لوٹ گیا۔ رسول اللہ نے فرمایا اے مقداد! تو نے کوئی بری بات کی وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا حال ایسا ہوا اور میں نے ایسا قصور کیا۔ آپ نے فرمایا اس وقت کا دودھ جو خلاف معمول اتر اللہ کی رحمت تھی تو نے مجھ سے پہلے ہی کیوں نہ کہا ہم اپنے دونوں ساتھیوں کو بھی جگا دیتے وہ بھی یہ دودھ پیتے۔ میں نے عرض کیا قسم اس کی جس نے آپ کو سچا کلام دے کر بھیجا اب مجھ کو کوئی

فَقَاتُ وَالَّذِي بَعَثَ بِالْحَقِّ مَا أُنْزِلَ إِذَا أَصْبَحَتْهَا
وَأَصْبَحَتْهَا مَعَتْ مِنْ أَصَابِيهَا مِنَ النَّاسِ.

۵۳۶۳- عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ السُّعَيْبَةِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ:

۵۳۶۴- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ

صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوَهُ فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ

مُشْرِكٌ مُشْعَانٌ طَوِيلٌ بِغَمٍّ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ

ﷺ أَيْتَعُ أَمْ عَصِيَّةٌ أَوْ قَالَ أَمْ هَبِيَّةٌ فَقَالَ لَا بَلْ

يَبِيعُ فَأَشْرَى مِنْهُ شَاةٌ فَصُيِّغَتْ وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ يَشْوَى قَالَ وَإِنَّهُمُ اللَّهُ مَا

بَيْنَ الثَّلَاثِينَ وَمِائَةٍ إِلَّا حَزَنَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

حَزَنَهُ حَزَنَةً مِنْ سَوَادٍ بَطْنُهَا إِنْ كَانَ شَاهِدٌ

أَعْطَاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا غَنِيًّا لَهُ قَالَ وَجَعَلَ

قَصَصَيْنِ فَأَكَلْنَا مِنْهُمَا أُحْمَمُونَ وَشَبَعْنَا وَفَطَلْنَا

فِي النَّفْسَتَيْنِ فَحَسَلَتْهُ عَلَى الْبُعِيرِ أَوْ كُنَّا قَالَ.

۵۳۶۵- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَصْحَابَ الْصُّفَةِ كَانُوا نَاسًا فَقَرَأَ وَ

أَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ مَرَّةً

((مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَلَاثَةٍ

وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ أَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ

بِسَادِسٍ)) أَوْ كَمَا قَالَ وَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِعَشْرَةٍ وَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

بِثَلَاثَةٍ قَالَ فَهُوَ أَنَا وَ ابْنِي وَ امْنِي وَ لَا أَذْرِي هَلْ

پروا وہیں جب میں نے خدا کی رحمت حاصل کی اور آپ کے
ساتھ حاصل کی کہ کوئی بھی اس کو حاصل کرے۔

۵۳۶۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۶۴- عبد الرحمن بن ابی بکرؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہؐ

کے ساتھ تھے ایک سو تیس آدمی آپ نے فرمایا تمہارے پاس کھانا

ہے؟ تو ایک شخص کے پاس ایک صاع اناج نکلا کسی کے پاس ایسا ہی

پھر وہ سب گوندھا گیا۔ بعد اس کے ایک مشرک آیا جس کے ہاں

بکھرے ہوئے تھے لمبا بکریاں لے کر ہانکنا ہوا۔ رسول اللہؐ نے

فرمایا تو بیچتا ہے یا نہیں دیتا ہے؟ اس نے کہا نہیں بیچتا ہوں۔ آپ

نے ایک بکری اس سے خرید لی اس کا گوشت تیار کیا گیا اور آپ

نے حکم دیا اس کی کچلی بھونے کا۔ راوی نے کہا قسم خدا کی ان ایک سو

تیس آدمیوں میں سے کوئی نہ رہا جس کے لیے آپ نے کچھ اس

کچلی میں سے جدا نہ کیا ہو اگر وہ موجود تھا تو اس کو دے دیا ورنہ اس کا

حصہ رکھ چھوڑا اور دو بیالوں میں آپ نے گوشت نکالا پھر ہم سب

نے ان میں سے کھیا اور میر ہو گئے بلکہ پیالوں میں کچھ بچ رہا اس کو

میں نے لا لیا اونٹ پر یا ایسا ہی کہہ۔ (اس حدیث میں آپ کے دو

مہجرے ہیں ایک تو کچلی میں برکت دوسرے بکری میں برکت کہ

۵۳۶۵- عبد الرحمن بن ابی بکرؓ سے روایت ہے اصحاب صفہ

محتاج لوگ تھے اور رسول اللہؐ نے ایک بار فرمایا جس کے پاس دو

آدمیوں کا کھانا ہو وہ تین کو لے جاوے اور جس کے پاس چار کا ہو

وہ پانچ یا چھ کو بھی لے جاوے اور حضرت ابو بکرؓ تین آدمیوں کو

لے آئے اور رسول اللہؐ دس آدمیوں کو لے گئے (آپ کے اہل و

عیال بھی دس کے قریب تھے تو گویا آدھا کھانا مہمانوں کے لیے

ہوا) عبد الرحمن نے کہا ہمارے گھر میں میں تھا اور میرے باپ اور

میرے ماں راوی نے کہا شاید بی بی بی کو بھی کہہ اور ایک خادم جو

میرے اور ابو بکرؓ دونوں کے گھر میں تھا۔ عبد الرحمن نے کہا ابو بکرؓ

قَالَ وَ امْرَأَتِي وَ خَادِمَتَيْنِ بَيْنَ بَيْنِنَا وَ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَ إِنْ أَنَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
نَعَشَى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ثُمَّ
لَبَسْتُ حَتَّى صَلَّيْتُ الْعِشَاءَ ثُمَّ رَجَعْتُ فَلَبَسْتُ حَتَّى
نَعَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَجَاءَ
بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَتْ لَهُ
امْرَأَتُهُ مَا تَبْسُكُ عَنْ أَصْيَافِكَ أَوْ قَالَتْ صَبَّحْتَ
قَالَ أَوْ مَا عَشَّيْتَهُمْ قَالَتْ أَبُو حَتَّى تَجِيئُ قَدْ
غَرَضُوا عَلَيْهِمْ فَعَلَّوهُمْ قَالَ فَلَذَهَبْتُ أَنَا
فَأَعْتَبْتُ وَ قَالَ يَا غَثَرُ فَجَدُّعٌ وَ سَبٌّ وَ قَالَ
كُلُّوا لَاهِنَيْنَا وَ قَالَ وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا قَالَ
فَلَسَمَ اللَّهُ مَا كُنَّا فَأَحْذَ مِنْ نَقْمَةٍ إِلَّا رَبَّانِي
أَسْأَلُهَا أَكْثَرَ مِنْهَا قَالَ حَتَّى شَبَعْنَا وَ صَارَتْ
أَكْثَرُ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذَلِكَ فَظَنَرُ إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَا هِيَ كَمَا هِيَ أَوْ أَكْثَرُ قَالَ
لِامْرَأَتِهِ يَا أُحْتُ بَيْتِي فِرَاسٍ مَا هَذَا قَالَتْ لَا
وَقَرَّةٌ عَيْنِي لَهَا الْآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ
بِنَدَابٍ مِرَارٍ قَالَ فَآكَلَتْ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ وَ قَالَ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي
يَمِينُهُ ثُمَّ أَكَلَتْ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاصْبَحَتْ عِنْدَهُ فَإِنْ
وَ كَانَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَتَضَى الْأَجُلُ
فَعَرَفْنَا أَنَّا عَشَرُ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ نَاسٌ
اللَّهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ قَالَ إِلَّا أَنَّهُ بَعَثَ
مَعَهُمْ فَآكَلُوا مِنْهَا اجْتَمَعُونَ أَوْ كَمَا قَالَ.

نے رات کا کھانا رسول اللہ کے ساتھ کھایا پھر وہیں ٹھہرے رہے
یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھی گئی پھر نماز سے فارغ ہو کر رسول
اللہ کے پاس لوٹ گئے اور وہیں رہے یہاں تک کہ آپ سو گئے۔
غرض بڑی رات گزرنے کے بعد جتنی اللہ کو منظور تھی ابو بکرؓ گھر
میں آئے ان کی بی بی نے کہا تم اپنے مہمانوں کو چھوڑ کر کہاں رہ
گئے؟ حضرت ابو بکرؓ نے کہا تم نے ان کو کھانا نہیں کھلایا؟ انہوں نے
کہا مہمانوں نے نہیں کھایا تمہارے آئے تک اور انہوں نے
مہمانوں کے سامنے کھانا پیش کیا تھا لیکن مہمان ان پر غالب ہوئے
نہ کھانے میں۔ عبدالرحمنؓ نے کہا میں (ابو بکرؓ کی ٹھکی کے ذریعے)
چھپ گیا انہوں نے مجھ کو پکارا اے ست مجھول یا احمق تیری ناک
کے اوپر برا کہا مجھ کو اور مہمانوں سے کہا کھاؤ ہر چند یہ خوشگوار کھانا
نہیں (کیونکہ بے وقت ہے) اور ابو بکرؓ نے کہا قسم خدا کی میں نہیں
کھاؤں گا اس کو کبھی بھی عبدالرحمنؓ نے کہا قسم خدا کی ہم جو تھکے
اٹھاتے بیچے سے اتنا ہی وہ کھانا بڑھ جاتا یہاں تک کہ ہم سیر ہو گئے
اور کھانا جتنا پہلے تھا اس سے بھی زیادہ ہو گیا۔ ابو بکرؓ نے اس کھانے
کو دیکھا تو وہ اتنا ہی ہے یا زیادہ ہو گیا انہوں نے اپنی عورت سے کہا
اے بی بی فراس کی بہن (ان کا نام ام رومان تھا اور بی بی فراس ان کا قبیلہ
تھا) یہ کیا ہے؟ وہ بولی قسم میری آنکھوں کی شخصک کی (یعنی
رسول اللہؐ کی) یہ تو پہلے سے بھی زیادہ ہے تین حصے زیادہ ہے (یہ
حضرت ابو بکرؓ کی کرامت تھی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء
کی کرامت حق ہے)۔ پھر حضرت ابو بکرؓ نے اس میں سے کھایا
اور کہا یہ قسم جو میں نے کھائی تھی شیطان کی طرف سے تھی (غصے
میں) پھر ایک لقمہ اس میں سے کھایا بعد اس کے وہ کھانا رسول اللہؐ
کے پاس لے گئے میں بھی صبح کو وہیں تھا اور ہمارے اور ایک قوم
کے بیچ میں عقد تھا (یعنی اقرار تھا صلح کا) تو مدت اقرار کی گزر گئی
آپ نے ہمارے افسر بارہ آدمی کئے اور ہر ایک کے ساتھ لوگ

تھے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ہر ایک کے ساتھ کتنے لوگ تھے پھر وہ کھانا ان کے ساتھ کر دیا سب لوگوں نے اس میں سے کھایا۔

۵۳۶۶- عبد الرحمن بن ابی بکرؓ سے روایت ہے ہمارے پاس مہمان آئے اور میرے باپ رات کو رسول اللہؐ سے باتیں کیا کرتے تھے وہ چلے اور مجھ سے کہہ گئے اے عبد الرحمن! تم مہمانوں کی خدمت کر لینا۔ جب شام ہوئی ہم ان کے لیے کھانا لے انہوں نے انکار کیا کھانے سے اور کہا جب تک گھر کے صاحب نہ آویں اور ہمارے ساتھ نہ کھادیں ہم بھی نہیں کھادیں گے۔ میں نے ان سے کہا ان کا مزاج تیز ہے اور تم اگر نہ کھاؤ گے تو مجھے ڈر ہے ان سے ایذا پہنچے گا۔ انھوں نے نہ مانا۔ جب ابو بکرؓ آئے تو پہلے یہی بات کی مہمانوں کی خدمت تم کر چکے؟ لوگوں نے کہا نہیں۔ انہوں نے کہا میں تو عبد الرحمن سے کہہ گیا تھا (عبد الرحمن نے کہا میں سرک گیا تھا ان کے سامنے سے) انہوں نے پکارا عبد الرحمن۔ میں سرک گیا پھر کہا اے مالک! میں تجھے قسم دیتا ہوں اگر تو میری آواز سنتا ہے تو آتب میں گیا اور میں نے کہا قسم خدا کی میرا کوئی تصور نہیں آپ اپنے مہمانوں سے پوچھتے ہیں ان کے پاس کھانا لے گیا تھا انہوں نے کہا ہم نہیں کھائیں گے جب تک آپ نہ آویں۔ ابو بکرؓ نے ان سے کہا تم نے کھانا کیوں نہیں کھایا؟ ابو بکرؓ نے کہا قسم خدا کی میں تو آج کی رات کھانا ہی نہ کھاؤں گا۔ مہمانوں نے کہا قسم خدا کی ہم نہ کھادیں گے جب تک تم نہ کھاؤ گے۔ ابو بکرؓ نے کہا میں نے ایسی بری رات کبھی نہیں دیکھی انفسوس ہے کہ تم اپنی مہمانی قبول نہیں کرتے۔ پھر ابو بکرؓ نے کہا میں نے جو قسم کھائی وہ شیطان کی طرف سے تھی لاؤ کھانا لاؤ آخر کھانا آیا اور ابو بکرؓ نے بسم اللہ کہہ کر کھانا مہمانوں نے بھی کھایا۔ جب صبح ہوئی تو حضرت ابو بکرؓ رسول اللہؐ کے پاس گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! مہمانوں کی قسم تو سچی ہوئی اور میری قسم جھوٹی ہوئی آپ نے فرمایا تو ان سب سے زیادہ سچا ہے اور سب سے

۵۳۶۶- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَزَلَ عَلَيْنَا أَضْيَافٌ لَنَا قَالَ وَكَانَ أَبِي يَتَحَدَّثُ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ فَاظْطَلَعْنَا وَالرَّحْمَنُ أَمْرُغٌ مِنْ أَضْيَافِكَ قَالَ فَلَمَّا انْصَبَتْ جِئْنَا بِبِرْهَانِهِمْ قَالَ فَأَبَوْا فَقَالُوا حَتَّى يَجِيءَ أَبُو مَرْثَلَا فَيَطْعَمَهُمْ. فَمَعَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُمْ إِنَّهُ رَجُلٌ حَدِيثٌ وَإِنَّكُمْ إِنْ لَمْ تَصْعَلُوا حِفْتُ أَنْ يُصِيبَنِي مِنْهُ أَذَى قَالَ فَأَبَوْا فَلَمَّا جَاءَ نَبِيُّ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَوَّلُ مِنْهُمْ فَقَالَ أَمْرُغْتُمْ مِنْ أَضْيَافِكُمْ قَالَ قَالُوا لَا وَاللَّهِ مَا فَرَعْنَا قَالَ إِنَّهُ أَمْرُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ وَتَحَنَّنَتْ سَنَةٌ فَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَإِنْ فَتَحْتُمْ قَالَ فَقَالَ يَا عَمْرُو أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِي إِنْ جِئْتُ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ مَا لِي ذَلَّ هَؤُلَاءِ أَضْيَافُكَ فَسَلُّهُمْ قَدْ أَتَيْتُهُمْ بِبِرْهَانِهِمْ فَأَبَوْا أَنْ يَطْعَمُوا حَتَّى تَجِيءَ قَالَ فَقَالَ مَا لَكُمْ إِنْ لَا تَقْبَلُوا عِنْدَ فِرَاكُمُ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَوَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ النَّبِيَّةُ قَالَ فَقَالُوا فَوَاللَّهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتَّى تَصْعَمَهُ قَالَ فَمَا رَأَيْتُ كَالشُّرِّ كَالنَّبِيَّةِ فَقَطُّ وَإِنَّكُمْ مَا لَكُمْ إِنْ لَا تَقْبَلُوا عِنْدَ فِرَاكُمُ قَالَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا الْوَلِيُّ فَمِنْ الشَّيْطَانِ هَلُمُّوا فِرَاكُمُ قَالَ فَجِيءَ بِالطَّعَامِ فَسَمُّوا فَاسْكَلُوا وَآكَلُوا قَالَ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَرُّوا

وَحِشْتُ قَالَ فَأَخْبِرُهُ فَقَالَ ((نِلْ أَنْتَ أَوَّلَهُمْ
وَأَخِيرُهُمْ)) قَالَ وَكَمْ يَتْلُو كِفَارُهُ.

بَابُ فَضِيلَةِ الْمَوَاسَاةِ فِي الطَّعَامِ الْقَلِيلِ

۵۳۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((طَعَامُ الْإِثْنَيْنِ
كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ))

۵۳۶۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي
الْإِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ
الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ)) وَفِي رِوَايَةِ إِسْحَاقَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ.

۵۳۶۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِجِبِلِّ خَلِيفَةِ أَبِي جُرَيْجٍ.

۵۳۷۰- عَنْ جَابِرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ
وَطَعَامُ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ))

۵۳۷۱- عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
((طَعَامُ الرَّجُلِ يَكْفِي رَجُلَيْنِ وَطَعَامُ رَجُلَيْنِ
يَكْفِي أَرْبَعَةَ وَطَعَامُ أَرْبَعَةٍ يَكْفِي ثَمَانِيَةَ))

بَابُ الْمُؤْمِنِ يَأْكُلُ لِي مَعِيَ وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَهْوَاءَ

۵۳۷۲- عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
((الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَهْوَاءَ وَالْمُؤْمِنُ
يَأْكُلُ فِي مَعِيَ وَاحِدٍ)).

اچھا ہے عبدالرحمن نے کہا مجھے خبر نہیں ہوئی کہ ابو بکرؓ نے کفارہ دیا
ہو (یعنی قسم توڑنے سے پہلے لیکن بعد کفارہ دینے ضروری ہے۔)

باب: تھوڑے کھانے میں مہمانی کرنے کی فضیلت

۵۳۶۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں کا کھانا تین کو کافی ہو جاتا ہے
اور تین کا چار کو کافی ہو جاتا ہے۔

۵۳۶۸- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کا کھانا دو کو کافی ہے اور دو کا
چار کو اور چار کا آٹھ کو۔

۵۳۶۹- ترجمہ دعویٰ جو اوپر گزرل۔

۵۳۷۰- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ایک کا کھانا دو کو کافی ہے اور دو کا چار کو۔

۵۳۷۱- ترجمہ دعویٰ ہے جو اوپر گزرا لیکن اتنا زیادہ ہے کہ چار کا
آٹھ کو۔

باب: مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں

۵۳۷۲- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے
اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔

(۵۳۷۲) نوٹ: اسے کہا دوسری روایت میں ہے کہ یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب آپ نے ایک کافر کی دعوت کی تھی اور وہ
سات بکریوں کا دودھ پی گیا پھر دوسرے دن مسلمان ہوا تو ایک ہی بکری کا دودھ پیا اور دوسری بکری کے دودھ کو پورا نہ پی سکا۔ قاضی لہجہ

۵۳۷۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۷۴- نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک مسکین کو دیکھا تو اس کے سامنے کھانا رکھتے جاتے تھے وہ کھانا جاتا تھا بہت کھا گیا تب انہوں نے کہا یہ میرے سامنے نہ آئے کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کافرسات آنتوں میں کھاتا ہے۔

۵۳۷۵- جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافرسات آنتوں میں۔

۵۳۷۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۷۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۷۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۷۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کافر آیا اور آپ نے اس کی خیافت کی۔ آپ نے حکم دیا ایک بکری کا دودھ دوہا گیا وہ پی گیا۔ پھر دوسری بکری کا وہ بھی پی گیا پھر تیسری کا وہ بھی پی گیا یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ پھر دوسری صبح کو وہ مسلمان ہو گیا پھر آپ نے حکم دیا ایک بکری کا دودھ دوہا گیا اس نے اس کا دودھ پیا پھر دوسری کا تو وہ پورا بھی نہ پی سکا تب رسول اللہ صلی

۵۳۷۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَثَلِهِ
۵۳۷۴- عَنْ زَاوِعٍ قَالَ رَأَى ابْنَ عُمَرَ مَسْكِينًا
فَجَعَلَ يَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ
فَجَعَلَ يَأْكُلُ أَكَلًا كَثِيرًا قَالَ فَقَالَ لِمَ يَذْهَبُ
هَذَا عَلَيَّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
(إِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ))

۵۳۷۵- عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ ((الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعَى وَاحِدٍ
وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ))

۵۳۷۶- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمَثَلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنَ عُمَرَ

۵۳۷۷- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعَى وَاحِدٍ
وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ

۵۳۷۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمَثَلِ حَدِيثِهِمْ

۵۳۷۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ظِئْفًا وَهُوَ كَافِرٌ فَأَمَرَ
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحَلَبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا
ثُمَّ أُخْرِي فَشَرِبَهُ ثُمَّ أُخْرِي فَشَرِبَهُ حَتَّى شَرِبَ
حِلَابَ سَبْعِ شِيَاةٍ ثُمَّ إِنَّهُ أَصْبَحَ فَأَسْلَمَ فَأَمَرَ لَهُ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَاةٍ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ أَمَرَ
بِأُخْرَى فَلَمْ يَسْتَمِعْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

عز عیاض نے کہا بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث اسی معین شخص کے باب میں ہے۔ اور طبیعوں نے کہا ہے کہ ہر آدمی کی سات آنتیں ہیں ایک معدہ اور تین آنتیں بائیں اور تین موٹی تو کافر حرص کی وجہ سے سب کو بھرنا چاہتا ہے اور مومن کو نیک ہی بھرنا کافی ہے۔ اور بعضوں نے کہا سات آنتوں سے سات بری صفتیں مراد ہیں حرص اور طمع اور امید اور حسد اور مونا یا اور لالچ وغیرہ۔ ابھی مختصر

((الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ لِي مَعَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَفْعَاء))
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک آمت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

بَابُ لَا يَعْيبُ الطَّعَامَ

باب: کھانے کا عیب نہیں بیان کرنا چاہیے

۵۳۸۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا عَابَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ كَانَ إِذَا اشْتَهَى شَيْئًا أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ.
 ۵۳۸۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے کسی کھانے پر کبھی عیب نہیں کیا۔ آپ کا جی چاہتا تو کھا لیتے نہیں تو پھر پھوڑ دیتے۔

۵۳۸۱- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.
 ۵۳۸۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۸۲- عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.
 ۵۳۸۲- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۵۳۸۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَابَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ إِذَا اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ لَمْ يَشْتَهُهُ سَكَتَ.
 ۵۳۸۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ﷺ نے کسی کھانے کا عیب نہیں بیان کیا۔ آپ کا جی چاہتا تو کھا لیتے اور نہ چاہتا تو چپ رہتے۔

۵۳۸۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.
 ۵۳۸۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔



کِتَابُ اللَّبَاسِ وَالزَّيْنَةِ

کتاب لباس اور زینت کے بیان میں

باب: مرثیا عورت کسی کو چاندی یا سونے کے برتن میں کھانا اور پینا درست نہیں

۵۳۸۵- ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں غٹ غٹ جہنم کی آگ اٹارتا ہے۔

۵۳۸۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ جو کوئی کھاتا ہے یا پیتا ہے چاندی یا سونے کے برتن میں۔

۵۳۸۷- حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی بچے سونے چاندی کے برتن میں وہ اتارتا ہے اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ کو۔

باب: چاندی اور سونے کے استعمال کا بیان

۵۳۸۸- معاویہ بن سوید بن مقرن سے روایت ہے میں براء بن عازبؓ کے پاس گیا میں نے ان سے سنا وہ کہتے تھے حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں کا اور منع کیا سات باتوں سے حکم کیا ہم کو بیمار پرسی کرنے کا اور جنازے کے ساتھ جانے کا (قبر تک) اور چھینک کا جواب دینے کا اور قسم کو پورا کرنے

بَابُ تَحْرِيمِ اسْتِعْمَالِ اَوَانِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فِي الشَّرْبِ وَغَيْرِهِ عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

۵۳۸۵- عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ ((الَّذِي يَشْرَبُ فِي اَيَّةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُخْرِجُ جُرْمًا فِي بَطْنِهِ نَارًا جَهَنَّمِ))

۵۳۸۶- عَنْ نَافِعٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ سَالِكِ بْنِ اَسِيْدٍ بِإِسْنَادِهِ عَنْ نَافِعٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عَلِيٍّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ((أَنَّ الَّذِي يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ فِي آيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ)) وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ ذِكْرُ الْأَكْلِ وَالذَّهَبِ إِلَّا فِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ

۵۳۸۷- عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ((مَنْ شَرِبَ فِي اِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَإِنَّمَا يُخْرِجُ فِي بَطْنِهِ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ))

بَابُ تَحْرِيمِ اسْتِعْمَالِ اِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

۵۳۸۸- عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ بْنِ مَقْرُونٍ قَالَ ذَعَلْتُ عَلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فَمَسَبَغْتُهُ يَقُولُ أَمْرًا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِ وَيُتْبَاعُ وَتَهْنَأُ عَنْ مَسْبَغِ أَمْرًا بِعِيَادَةِ السَّرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيَةِ الْعَاطِسِ وَابْتِرَاقِ الْقَسَمِ أَوْ

(۵۳۸۶) جو نو دینی نے کہا اجزاء ہے علماء کا کہ چاندی اور سونے کے برتن میں کھانا اور پینا حرام ہے اور شائقی سے ایک قول منقول ہے کہ مکرم ہے حرام نہیں ہے اور دواؤ ظاہری کے نزدیک صرف پینا حرام ہے اور کھانا درست ہے اور یہ دونوں قول باطل ہیں۔ انتہی مختصر

کا اور منع کیا ہم کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور چاندی کے برتن میں پیئے سے اور زین پوش (یعنی ریشمی زین پوشوں سے اگر ریشمی نہ ہوں تو منع نہیں ہے) اور قس کے پہننے سے (جو ایک ریشمی کپڑا ہے قس کا بنا ہوا۔ قس ایک قریہ ہے بلاد مصر میں) اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور استبرق اور دیباچ سے (یہ بھی دونوں ریشمی ہی کچھ سے ہیں)۔

۵۳۸۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں قسم پوری کرنے کا ذکر نہیں ہے اس کے بدل گم ہوئی چیز ڈھونڈنے کا ذکر ہے۔

۵۳۹۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنے زیادہ ہے کہ جو کوئی دنیا میں چاندی میں بچے گا وہ آخرت میں اس میں نہ بچے گا۔

۵۳۹۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۹۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں سلام فاش کرنے کے بدلے سلام کا جواب دینا ہے اور یہ ہے کہ منع کیا ہم کو سونے کی انگوٹھی اور سونے کے چھلے سے۔

۵۳۹۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۹۴- عبد اللہ بن عکیم سے روایت ہے ہم حذیفہ کے ساتھ تھے مدائن میں انہوں نے پانی مانگ۔ ایک گاؤں والا چاندی کے برتن میں پانی لایا انہوں نے پھینک دیا اور کہا میں تم سے کہتا ہوں میں اس سے کہہ چکا تھا کہ اس برتن میں مجھ کو پانی نہ پلانا کیونکہ

الْمُقْسِمِ وَالْمُظْلَمِ وَالْحَائِثِ لِدَعْوَى وَافْتِئَاءِ لِسَبَابٍ وَتَهَانًا عَنْ خَوَاتِمِهِ أَوْ عَنْ تَخَنُّبِ الدَّهَبِ وَعَنْ شُرْبِ الْفَيْضَةِ وَعَنْ أَلْمِائَةِ وَعَنْ الْقَسِيِّ وَعَنْ لُبِّ الْخَبِيرِ وَالْإِسْتَرْقِ وَالْذَّبَّاجِ۔

۵۳۸۹- عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ بِهَذَا الْإِسْنَاءِ مِثْلَهُ إِنَّا قَوْلُهُ وَإِنْ زَارَ الْقَسِمِ أَوْ الْقُسْمِ فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ هَذَا الْحَرْفَ فِي الْحَدِيثِ وَجَعَلَ مَكَاتَهُ وَانْتِشَادَ الضَّالِّ۔

۵۳۹۰- عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِهَذَا الْإِسْنَاءِ مِثْلَ حَدِيثٍ وَغَيْرِ وَقَالَ إِنْ زَارَ الْقَسِمِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَعَنْ الشُّرْبِ فِي الْفَيْضَةِ فَإِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِيهَا فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيهَا فِي الْآخِرَةِ۔

۵۳۹۱- عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِإِسْنَادِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ زِيَادَةَ خَبِيرٍ وَأَبْنِ مُسْهِرٍ۔

۵۳۹۲- عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ بِإِسْنَادِهِمْ وَمَعْنَى حَدِيثِهِمْ إِلَّا قَوْلُهُ وَإِسْنَاءُ السَّلَامِ فَإِنَّهُ قَالَ نَدَلَهَا وَزَادَ السَّلَامَ وَقَالَ تَهَانًا عَنْ خَاتَمِ الدَّهَبِ أَوْ حَلَقَةِ الذَّهَبِ۔

۵۳۹۳- عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِإِسْنَادِهِمْ وَقَالَ وَإِسْنَاءُ السَّلَامِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ۔

۵۳۹۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَكِيمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حَذِيفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَأَسْتَبَسْتَنِي حَذِيفَةُ فَحَاجَّةٌ دَعَانًا بِشَرَابٍ فِي إِنَاءٍ مِنْ فَيْضَةِ فَرَمَادٍ بِهِ وَقَالَ إِنِّي أُعْطِرُكُمْ أَنِّي قَدْ أَمَرْتُ أَنْ لَا يَسْتَفِينِي

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مت پیو سونے اور چاندی کے برتن میں اور مت پہنو دیہا اور حریر کو کیونکہ یہ کافروں کے لیے ہیں دنیا میں اور تمہارے لیے ہیں آخرت میں قیامت کے دن۔

۵۳۹۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۹۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۹۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۹۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۹۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۴۰۰- عبدالرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حدیفہؓ نے پانی مانگا۔ ایک مجوسی ان کے لیے پانی لایا چاندی کے برتن میں۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے مت پہنو حریر اور دیہاج کو اور مت پیو سونے اور چاندی کے برتنوں میں اور مت کھاؤ سونے اور چاندی کی رکابیوں میں کیونکہ یہ چیزیں کافروں کے لیے ہیں دنیا میں۔

فِيهِ فَإِنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَشْرَبُوا فِي إِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الدِّيَّاجَ وَالْحَرِيرَ فَإِنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهُوَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۵۳۹۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ يَقُولُ كُنَّا مَعَ حَدِيقَةَ بِالنَّدَائِنِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۵۳۹۶- عَنْ ابْنِ عُكَيْمٍ فَطَنْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى إِذَا سَبَعَهُ مِنْ ابْنِ عُكَيْمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حَدِيقَةَ بِالنَّدَائِنِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَقُلْ ((يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۵۳۹۷- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ شَهِدْتُ حَدِيقَةَ اسْتَسْقَى بِالنَّدَائِنِ فَأَتَاهُ إِنْسَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَلَاكُرُهُ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُكَيْمٍ عَنْ حَدِيقَةَ

۵۳۹۸- عَنْ شُعْبَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَإِسْنَادِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي الْحَدِيثِ شَهِدْتُ حَدِيقَةَ غَيْرَ مُعَاذٍ وَحَدَّثَهُ إِنْسَانٌ قَالُوا إِنَّ حَدِيقَةَ اسْتَسْقَى

۵۳۹۹- عَنْ حَدِيقَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَنْ ذَكَرْنَا

۵۴۰۰- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَسْقَى حَدِيقَةُ فُسَقَاهُ مَجُوسِيٌّ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَقَالَ إِنِّي سَبَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيَّاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا))

۵۴۰۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةَ سَيْرَاءَ جَنَدٍ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ فَلَبِستَهَا لِلنَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَّةٌ فَأَعْطَى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَوْنَهَا وَقَدْ قُلْتَ لِي حُلَّةَ عَطَارٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَمْ أَكْسُهَا لِنَبِيِّهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ أَمَّا لَهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ.

۵۴۰۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَبَرٍ حَاضِرٍ مَالِكٍ.

۵۴۰۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَى عُمَرُ عَطَارِدًا تَبِيعِي يُقِيمُ بِالسُّوقِ حُلَّةَ سَيْرَاءَ وَكَانَ رَجُلًا يَغْشَى لَمَنُوكَ وَيَصِيبُ مِنْهُمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ عَطَارِدًا يُقِيمُ فِي السُّوقِ حُلَّةَ سَيْرَاءَ فَلَوْ اشْتَرَيْتَهَا فَلَبِستَهَا لَوُفْدٍ الْعَرَبِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ وَأَخْلَفَهُ قَالَ وَلَبِستَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّمَا يَلْبَسُ الْخَبِيرُ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ)) فَمَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُلِّلُ

۵۴۰۱- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے ایک ریشمی جوڑا دیکھا مسجد کے دروازے پر تو کیا یا رسول اللہ! آپ اس کو خرید لیتے اور پہنتے جمعہ کے دن لوگوں میں جب باہر کے لوگ آتے ہیں تو بہتر ہوتا۔ آپ نے فرمایا یہ تو وہ پہنے گا جس کا آخرت میں حصہ نہیں ہے۔ بعد اس کے رسول اللہؐ کے پاس ایسے ہی کئی جوڑے آئے آپ نے ایک جوڑا ان میں سے حضرت عمرؓ کو دیا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ یہ مجھے پہناتے ہیں اور آپ ہی نے عطار د کے جوڑے میں ایسا فرمایا تھا (عطار د اس جوڑے کے بیچنے والے کا نام تھا)۔ آپ نے فرمایا میں نے تجھے پہنتے کے لیے نہیں دیا۔ پھر حضرت عمرؓ نے وہ جوڑا اپنے ایک بھائی کو جو مشرک تھا مکہ میں دے دیا پہنتے کو۔

۵۴۰۲- ترجمہ وہی جو لاپرواہ گزرا۔

۵۴۰۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے عطار د تہمی کو دیکھا بازار میں ایک ریشمی جوڑا رکھے ہوئے (بیچنے کے لیے) اور وہ ایک ایسا شخص تھا جو بادشاہوں کے پاس جایا کرتا اور ان سے روپیہ حاصل کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے عطار د کو دیکھا اس نے بازار میں ایک ریشمی جوڑا رکھا ہے اگر آپ اس کو خرید لیں اور جب عرب کے اپنی آتے ہیں اس وقت پہنا کریں تو مناسب ہے۔ راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں انہوں نے یہ بھی کہا کہ جمعہ کو بھی آپ پہنا کریں تو رسول اللہؐ نے فرمایا ریشمی کپڑا دنیا میں وہ پہنے گا جس کا آخرت میں حصہ نہیں۔ پھر اس

(۵۴۰۱) جو نوٹی نے کیا ہے جو از سرے ریشم کا ہو گا کیونکہ وہی حرام ہے اور جس میں ریشم اور سوت ملا ہوا ہو اور ریشم زیادہ نہ ہو تو اس کا پہنا حرام نہیں اور نور تو اس کو زار ریشم بھی پہننا درست ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کافر عزانہ کے ساتھ بھی صلوات کرنا ہدیہ دینا درست ہے۔

کے بعد رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میرے پاس چند ریشمی جوڑے آئے آپ نے حضرت عمرؓ کو بھی ایک جوڑا دیا اور اسامہ بن زیدؓ کو ایک اور حضرت علیؓ کو ایک اور فرمایا اس کو پھاڑ کر اپنی عورتوں کی سر بندھن بنادے۔ حضرت عمرؓ اپنا جوڑا لے کر آئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! آپ نے یہ جوڑا مجھے بھیجا اور کل ہی آپ نے عطار کے جوڑے کے باب میں کیا فرمایا تھا۔ آپ نے فرمایا میں نے یہ جوڑا تمہارے پاس پہننے کے لیے نہیں بلکہ اس لیے بھیجا کہ اس سے فائدہ حاصل کرو (اس کو بچ کر)۔ اور اسامہؓ نے اپنا جوڑا پہن لیا اور چلے رسول اللہؐ نے ان کو ایسی نگاہ سے دیکھا کہ ان کو معلوم ہو گیا کہ آپ ناراض ہیں۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کیا دیکھتے ہیں؟ آپ ہی نے تو یہ جوڑا مجھ کو بھیجا۔ آپ نے فرمایا میں نے اس لیے نہیں بھیجا کہ تو خود پہنے بلکہ اس لیے بھیجا کہ پھاڑ کر اپنی عورتوں کے سر بندھن بنادے۔

۵۴۰۴- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے استبرق کا ایک جوڑا دیکھا جو بازار میں تھا انہوں نے اس کو لے لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئے اور عرض کیا اس کو خرید لیجئے عید میں پہننے کے لیے اور جس وقت باہر والوں کے مردہ آویں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ تو اس کا لباس ہے جس کا آخرت میں حصہ نہیں۔ پھر حضرت عمرؓ جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور تھا ٹھہرے رہے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان کے پاس ایک جبہ بھیجا دیاج کا (استبرق اور دیاج دونوں ریشمی کپڑے ہیں)۔ حضرت عمرؓ اس کو لے کر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا تھا یہ اس کا لباس ہے جس کا آخرت میں حصہ نہیں ہے پھر آپ نے مجھے کیسے بھیجا۔ آپ نے فرمایا تو اس کو بچ ڈال اور اس کی قیمت کام میں لا۔

سیرا فَبَعَثَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ وَبَعَثَ إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ بِحُلَّةٍ وَأَعْطَى عَلِيَّ بْنَ أَبِي حَالِبٍ حُلَّةً وَقَالَ ((شَقَّقْهَا خُمُرًا بَيْنَ بَنَاتِكَ)) قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ بِحُلَّتِهِ فَيَحْمِلُهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعَثَ إِلَيَّ بِهَذِهِ وَقَدْ قُلْتُ بِالنَّامُوسِ فِي حُلَّةِ عَطَارِدٍ مَا قُلْتُ فَقَالَ ((إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَلَكِنِّي بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَصِيبَ بِهَا وَأَمَّا أُسَامَةُ)) فَارْحَ فِي حُبَّتِهِ فَظَهَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَظَرًا عَرَفَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَنْكَرَ مَا صَنَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَنْعُرُ إِلَيَّ فَأَنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهَا فَقَالَ ((إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَلَكِنِّي بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَشَقَّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ بَنَاتِكَ))

۵۴۰۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةً مِنْ إِسْتَبْرِقٍ فَبَاعَ بِالنَّمُوسِ فَأَخَذَهَا فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْفَعْ هَذِهِ فَجَمَلُ بِهَا لِلْعِيَةِ وَاللَّوْقِدِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسٌ مِنْ لَأِ خَلْقٍ لَهُ)) قَالَ فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحِلَّةٍ دِيَّاجٍ فَأَتَى بِهَا عُمَرَ حَتَّى أَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتُ إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسٌ مِنْ لَأِ خَلْقٍ لَهُ أَوْ ((إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَأِ خَلْقٍ لَهُ)) ثُمَّ أَرْسَلْتُ إِلَيَّ بِهَذِهِ فَقَالَ لَهُ ((رَسُولُ اللَّهِ ﷺ)) ((نِيْعَهَا وَتَصِيبُ بِهَا حَاجَتَكَ))

۵۴۰۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۴۰۶- ابن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو عطار دیکھا اور اس سے کہا میں نے تمہارے عطر کا کیا حیرت انگیز اثر دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ وہ ہے جس کو آخرت میں حصہ نہیں۔ پھر رسول اللہؐ کے پاس ایک ریشی جوڑا تھوڑا سا آیا آپ نے اس کو میرے پاس بھیج دیا۔ میں نے عرض کیا یہ جوڑا آپ نے مجھے بھیجا اور میں تو سن چکا ہوں جو آپ نے اس کے باب میں فرمایا تھا۔ آپ نے فرمایا میں نے اس لیے بھیجا کہ تو اس سے فائدہ اٹھاوے (بیچ کر)۔

۵۴۰۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ میں نے تم کو اس لیے بھیجا کہ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ اور اس لیے نہیں بھیجا کہ تم پہنو۔

۵۴۰۸- یحییٰ بن ابی اسحاق رضی اللہ عنہ نے کہا مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے استبرق کو پوچھا میں نے کہا استبرق وہ سنگین دیا ہے اور سخت۔ سالم نے کہا میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عمرؓ نے ایک جوڑا استبرق کا دیکھا ایک شخص پر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے پھر بیان کیا دیا ہی جیسے اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ میں نے تجھے اس لیے بھیجا تھا کہ تو اس سے مال حاصل کرے۔

۵۴۰۹- عبد اللہ سے روایت ہے جو مولیٰ تھا اسماء بنت ابی بکرؓ کا اور ماموں تھا عطا کے لڑکے کا اس نے کہا مجھ کو اسماءؓ نے عبد اللہ بن عمرؓ کے پاس بھیجا اور کہا کہ میں نے سنا ہے تم حرام کہتے ہو تین چیزوں کو ایک تو کپڑے کو جس میں ریشی نقش ہوں دوسرے ارچوان (یعنی سرخ ڈھانچا) زین پوش کو تیسرے تمام رجب کے مہینے میں روزے رکھنے کو تو عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا رجب کے مہینے

۵۴۰۵- عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۵۴۰۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ رَأَى عَلَى رَجُلٍ مِنْ آلِ عَطَّارٍ قُبَاءً مِنْ دِيْبَاجٍ أَوْ خَبَرٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَوْ اشْتَرَيْتَهُ فَقَالَ ((إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذَا مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ)) فَأَهْدَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سَبْرًا فَأَرْسَلَهَا إِلَيَّ قَالَ قُلْتُ أُرْسِلَتْ إِلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقُلْتُ قَبِلْتُهَا مَا قُلْتُ قَالَ ((إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَسْتَمِيعَ بِهَا))

۵۴۰۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ رَأَى عَلَى رَجُلٍ مِنْ آلِ عَطَّارٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَسْتَمِيعَ بِهَا رَأَى أَنَّهُ بَعَثَ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا

۵۴۰۸- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي اسْحَقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي الْإِسْتَبْرِقِ قَالَ قُلْتُ مَا غَلِظَ مِنَ السِّيَاحِ وَنَعَشُونَ مِنْهُ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ رَأَى عُمَرُ عَلَى رَجُلٍ حُلَّةً مِنْ إِسْتَبْرِقٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ ((إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَصِيبَ بِهَا مَالًا))

۵۴۰۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَكَانَ خَالَ وَلَدٍ عَطَاءٍ قَالَ أُرْسِلَتْنِي أَسْمَاءُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَتْ بَلِّغْنِي أَنَّكَ نَحَرَمَ أَعْيَاءَ ثَلَاثَةَ الْعَمِّ فِي الثَّرْبِ وَمِثْرَةَ الْأَرْجُونِ وَصَوْمَ رَجَبٍ كُلِّهِ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ أَمَا مَا ذَكَرْتِ مِنْ رَجَبٍ

فَكَيْفَ يَمْنُ يَصُومُ الْيَدِ وَأَمَّا مَا ذَكَرْتُ مِنَ
الْعَلَمِ فِي التَّوْبِ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا تَلْبَسُ الْخَيْرَ مَنْ لَا
خِلَافَ لَهُ فَحَقَّتْ أَنْ يَكُونَ الْعَلَمُ مِنْهُ وَأَمَّا بَشَرَةُ
الْأَرْجَوَانِ فَبَشَرَةُ عَبْدِ اللَّهِ فَإِذَا هِيَ أَرْجَوَانُ
فَرَجَعْتُ إِلَى أَسْمَاءَ فَحَصَرْتُهَا فَقَالَتْ هَذِهِ حَبَّةُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجْتُ
إِلَى حَبَّةِ طَبَالِسَةَ كَسَرُوا بَيْتًا لَهَا لَبَنًا دِيحًا
وَفَرَّجَتْهَا مَكْفُوفِينَ بِالْذِّيحِ فَقَالَتْ هَذِهِ كَانَتْ
عِنْدَ عَائِشَةَ حَتَّى قُبِضَتْ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَامَتْهَا
وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا
فَتَحْنُ تَغْسِلُهَا بِالْمَرْصِيِّ يُسْتَشْفَى بِهَا.

کے روزوں کو کون حرام کہے گا جو شخص ہمیشہ روزے رکھے گا
(عبداللہ بن عمرؓ ہمیشہ روزہ یا سثناء عیدین اور ایام تشریق کے رکھتے
تھے اور ان کا مذہب یہی ہے کہ صوم دہر کمرہ نہیں ہے) اور کپڑے
کے ریشمی نقوشوں کا تو میں نے حضرت عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں
نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے حریر وہ پہنے گا جس کا
آخرت میں حصہ نہیں تو مجھے ڈر ہوا کہیں نقشی کپڑا بھی حریر نہ
ہو۔ اور ار جوائی زین پوش تو خود عبداللہ کا زین پوش ار جوائی ہے۔ یہ
سب میں نے چاکر اسم سے کہا انہوں نے کہا رسول اللہ کا یہ جب
موجود ہے پھر انہوں نے ایک جب نکالا کالی چادروں کا ان کی کسروانی
(مغسوب ہے، طرف کسری کے یعنی بادشاہ فارس کی) جس کا
گر بیان دیا کہ تھا اور اس کے دامنوں پر سنخاف تھے دیناج کے۔ اسل
نے کہا یہ جب حضرت عائشہ کے پاس تھا ان کی وفات تک جب وہ
مر گئیں تو یہ جب میں نے لیا اور رسول اللہ اس کو پہنا کرتے
تھے۔ اب ہم اس کو دھو کر اس کا پانی بیماروں کو پلاتے ہیں شفا کے
لیے (سنخاف حریر یعنی ریشم کی چار ایک انگلی تک درست ہے اس
سے زیادہ حرام ہے جیسے دوسری حدیث میں آتا ہے)۔ (نوی)

۵۴۱۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يَحْطُبُ يَقُولُ
أَلَا لَا تَلْبَسُوا نِسَاءَ كُمُ الْخَبَرِ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ
بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَلْبَسُوا الْخَبَرَ فَإِنَّهُ مِنْ لِبْسَةِ
فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ))

۵۴۱۰- عبداللہ بن زبیر خطبہ پڑھتے تھے اور کہتے تھے خبر دار ہو
اے لوگو! امت پہناؤ اپنی عورتوں کو ریشمی کپڑے کیونکہ میں نے
سنا ہے حضرت عمرؓ سے وہ کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے
آپ فرماتے تھے مت پہنو حریر کیونکہ جو کوئی دنیا میں پہنے گا وہ
آخرت میں نہیں پہنے گا۔

۵۴۱۱- عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ
وَنَحْنُ بِأَذْرِيحَانَ يَا عُمَةُ بْنُ قَرْظَةَ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ
كَذَلِكَ وَلَا مِنْ كَذَلِكَ أَيْكَ وَلَا مِنْ كَذَلِكَ فَاسْتَبِيعْ

۵۴۱۱- ابو عثمان سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہم کو
لکھا ہم آذر باحجان میں تھے (وہ نیک ملک ہے ایران میں) اے عتبہ
بن لرقد! یہ جو مال تیرے پاس ہے نہ تیرا اکلیا ہوا ہے نہ تیرے

(۵۴۱۰) ہذا روایت سے کہایہ ابن الزبیر کا مذہب ہے اس کے بعد جماع ہو گیا کہ ریشمی کپڑا عورتوں کے لیے درست ہے اور حدیث مشہور میں
ہے کہ مونا اور حریر حرام ہے میری امت کے مردوں پر اور حلال ہے عورتوں کے لیے۔ اتنی مختصر۔

الْمُسْلِمِينَ فِي رَحَالِهِمْ بِمَا تَشِيعُ مِنْهُ فِي زَحَلَاتِ
وَأَيَاتِكُمْ وَالتَّعَمُّ وَزِيَّ أَهْلِ الشَّرْكِ وَكَبُوسَ الْحَرِيرِ
فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ كَبُوسِ الْحَرِيرِ قَالَ
إِلَّا هَكَذَا وَرَفَعَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِصْبَعَهُ
الْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا قَالَ زُهَيْرٌ قَالَ عَاصِمٌ
هَذَا فِي الْكِتَابِ قَالَ وَرَفَعَ زُهَيْرٌ إِصْبَعَهُ.

۵۴۱۲- عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَرِيرِ بِمِثْلِهِ.

۵۴۱۳- عَنْ أَبِي عَثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُثْبَةَ بْنِ
فَرْقَدٍ فَجَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
لِلَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُلْبَسُ الْحَرِيرُ إِلَّا مَنْ
لَيْسَ لَهُ مِنْهُ شَيْءٌ فِي الْأَمْعَةِ إِلَّا هَكَذَا وَقَالَ
أَبُو عَثْمَانَ يَا صَبْعِيهِ اللَّيْنِ تِلْكَ الْأَيْهَامُ تَرْمِيهِمَا
أَزْرَارَ الطَّلِبِاسَةِ حِينَ رَأَيْتُ الطَّلِبِاسَةَ.

۵۴۱۴- عَنْ أَبِي عَثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُثْبَةَ بْنِ
فَرْقَدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ حَرِيرٍ.

۵۴۱۵- عَنْ أَبِي عَثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ جَاءَنَا
كِتَابُ عُمَرَ وَأَخْبَنُ بِأَخْرِيجَانَ مَعَ عُثْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ
أَوْ بِالشَّامِ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الْحَرِيرِ إِلَّا هَكَذَا إِصْبَعَيْنِ
قَالَ أَبُو عَثْمَانَ فَمَا عَثَمْنَا أَنَّهُ يُعْنِي الْأَعْلَامَ.

۵۴۱۶- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ
يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِي عَثْمَانَ.

۱۴۱۷- عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ حَطَبَ بِالْحَبَابَةِ فَقَالَ نَهَى نَبِيُّ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا

پاپ کا نہ تیری ماں کا تو سیر کر مسلمانوں کو ان کے ٹھکانوں میں
جیسے تو سیر ہوتا ہے اپنے ٹھکانے میں (یعنی بغیر طلب کے ان کو
پہنچاؤ) اور بچہ تم عیش کرنے سے اور شرکوں کی وضع سے
اور ریشمی کپڑا پہننے سے مگر اتنا اور اٹھایا رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیچ
کی انگلی اور کلمہ کی انگلی کو اور ملا لیا ان کو (یعنی دو انگلیاں حریر اگر
حاشیہ میں یاد رکھیں لگا ہو تو درست ہے)۔

۵۴۱۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۴۱۳- ابو عثمان سے روایت ہے ہم عتبہ بن فرقد کے پاس تھے تو
حضرت عمرؓ کا فرمان آیا اس میں لکھا تھا کہ رسولؐ نے فرمایا نہیں پہنے
گا حریر مگر وہ شخص جس کو آخرت میں کچھ عتبہ ملا نہیں مگر اتنا
درست ہے اور ابو عثمان نے بتلایا اپنی دونوں انگلیوں سے جو انگوٹھے
کے پاس ہیں جتنی گھنٹیاں ہوتی ہیں طلیاسہ کی پھر میں نے طلیاسہ کو
دیکھا (طلیاسہ جمع ہے طلیسان کی اور وہ سیاہ چادرین ہیں عرب کی)۔

۵۴۱۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۴۱۵- ابو عثمان نہدی سے روایت ہے ہمارے پاس حضرت عمرؓ
کی کتاب آئی اور ہم آذربائیجان میں تھے عتبہ بن فرقد کے ساتھ یا
شام میں تھے اس میں یہ لکھا تھا ابا بعد رسول اللہؐ نے منع کیا ہے
حریر سے مگر اتنا دو انگلیوں کے برابر تو ہم نے دیر نہیں کی سمجھنے
میں کہ مراد آپ کی نقش ہیں۔

۵۴۱۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۱۴۱۷- سوید بن غفلہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے خطبہ پڑھا جابیہ میں (ایک مقام ہے) تو کہا منع فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حریر پہننے سے مگر دو انگلیاں یا تین یا چار

مَوْضِعُ اصْبَغْتَنِي اَوْ ثَلَاثَ اَوْ اَرْبَعٍ

۵۴۱۸- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۵۴۱۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَاءَ مِنْ دِيْبَاجٍ أَعْدَيْتُ لَهُ ثُمَّ أَوْشَكَ أَنْ تَزْعُمَهُ فَأَرْسَلَ بِي إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقِيلَ لَهُ فَاذْكُ لَوْ شِئْتَ مَا تَزْعُمُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ((بِهَافِي عَنْهُ جَبْرِيْلُ)) فَخَاءَهُ عُمَرُ يَتَكَبَّرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَكْرِهْتُ أَمْرًا وَأَعْطَيْتَنِيهِ فَمَا لِي قَالِ إِنِّي لَمْ أُعْطِكُكَ ثَلَاثِينَ إِنَّمَا أُعْطَيْتُكَ ثَبِيْعَةً)) فَبَاغَهُ بِأَلْفِي دِرْهَمٍ.

۵۴۲۰- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أُعْذِيتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَبَّاهُ فَبَعَثَ بَهَا إِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ النُّصْبَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ ((إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِثَلَاثِينَ إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَشْفُقَهَا عُمَرُ بَيْنَ النِّسَاءِ)).

۵۴۲۱- عَنْ أَبِي عَوْفٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثٍ مُعَادٍ فَأَمَرَنِي فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي وَفِي حَدِيثٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي وَلَمْ يَذْكُرْ فَأَمَرَنِي.

۵۴۲۲- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أُكْحُبَرَ دُرْمَةً أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبًا خَبِرَ فَأَعْطَاهُ عَلِيًّا فَقَالَ ((شَقِيقَةُ عُمَرَ بَيْنَ الْفَوَاطِمِ)) وَ قَالَ أَبُو الْكَرِّ وَأَبُو

انگلیوں کے برابر۔

۵۴۱۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۴۱۹- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک روز دیبا کی قبائلی جو تختہ میں آئی تھی آپ کے پاس پھر آپ نے اسی وقت نکال ڈالی اور حضرت عمرؓ کو بھیج دی۔ لوگوں نے کہا آپ نے تو یہ نکال ڈالی یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا جبرئیل نے مجھے منع کیا۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ روتے ہوئے آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ جس چیز کو آپ نے پسند کیا مجھ کو دی میرا کیا حال ہوگا۔ آپ نے فرمایا میں نے تم کو پہننے کو نہیں دی میں نے اس لیے دی کہ تم اس کو بیچ ڈالو۔ پھر حضرت عمرؓ نے دو ہزار درہم کو بیچ دی۔

۵۴۲۰- حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک ریشمی جوڑا آیا آپ نے وہ مجھے بھیج دیا۔ میں نے اس کو پہنا تو رسول اللہ ﷺ کو غصہ آیا آپ نے فرمایا میں نے تجھے اس لیے نہیں بھیجا کہ تو پہنے بلکہ اس لیے بھیجا ہے کہ پھاڑ کر اپنی عورتوں کے سر بندھن بنادے۔

۵۴۲۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۴۲۲- حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ اکیدر دوما کے بادشاہ نے رسول اللہ ﷺ کو ایک تختہ ریشمی کپڑے کا بھیجا آپ نے وہ مجھ کو دے دیا اور فرمایا اس کو پھاڑ کر سر بندھن بنا دے۔ تنوں فاطمہ کے (ایک فاطمہ زہراؓ رسول اللہ کی صاحبزادی۔ دوسری فاطمہ

(۵۴۲۲) جہاں رومہ ایک شہر تھا۔ یہاں سے تیرہ منزل پر۔ وہاں کے حاکم کو اکیدر کہتے تھے وہ حضرت سے اعتماد رکھتا تھا لیکن اختلاف ہے کہ وہ نصرانی مرایا مسلمان ہو کر ورنہ صحیح یہ ہے کہ وہ کافر مر اور خلد بن الولید نے اس کو قتل کیا حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خلافت میں۔

کَرِيمَ بَيْنَ النِّسْوَةِ.

بنت اسد حضرت علیؑ کی والدہ تیسری فاطمہ بنت حمزہ ان سب سے اللہ راضی ہو اور ہمارا حشر ان کے غلاموں میں کرے۔

۵۴۲۲- حضرت علیؑ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک ریشمی جوڑا مجھے دیا میں اسے پہن کر لکھا تو آپ کو غصہ میں پایا۔ پھر میں نے اس کو پھاڑ کر عورتوں کو دے دیا۔

۵۴۲۳- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ کو ایک جبہ بھیجا سندس کا (جو ایک ریشمی کپڑا ہے)۔ حضرت عمرؓ نے کہا آپ نے مجھ کو یہ بھیجا اور آپ ایسا ایسا فرما چکے ہیں اس کے باب میں۔ آپ نے فرمایا میں نے تم کو پہنے کے لیے نہیں بھیجا بلکہ اس لیے کہ تم اس کو بیچ کر قنہ اغناؤ۔

۵۴۲۴- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو دنیا میں حریر پہنے گا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔

۵۴۲۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۴۲۶- عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک قبا آلی حریر کی تھہ میں آپ نے اس کو پہنا اور نماز پڑھی اس میں اور پھر نماز سے فارغ ہو کر اس کو زور سے اتارا جیسے برا جانتے ہیں اس کو پھر فرمایا یہ پرہیزگاروں کے لائق نہیں ہے۔

۵۴۲۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: مرد کو حریر پہننا خارش وغیرہ کسی عذر سے

درست ہے

۵۴۲۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی عبدالرحمن بن عوفؓ کو اور زبیر بن عوامؓ کو حریر کی قمیض پہنے کی سفر میں اس وجہ سے کہ ان کو خارش ہو گئی

۵۴۲۳- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَسَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حُلَّةَ سِيرَةٍ فَحَرَجْتُ فِيهَا فَوَأْنَتْ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ قَالَ فَتَفَقَّهْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ.

۵۴۲۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى عُمَرَ بِحُبَّةٍ سُنْدُسٍ فَقَالَ عُمَرُ بَعَثَتْ بِهَا إِلَيَّ وَقَدْ قُلْتُ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ ((إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِنَلْسِفِهَا وَإِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِيَتَفَقَّحَ بَيْنَهُمَا)).

۵۴۲۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ)).

۵۴۲۶- عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ)).

۵۴۲۷- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فُرُوجَ حَرِيرٍ فَلَبَسَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ ثُمَّ قَالَ ((لَا يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ)).

۵۴۲۸- عَنْ زُبَيْرِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بَابُ إِباحَةِ لَبْسِ الْحَرِيرِ لِلرَّحْلِ إِذَا كَانَ بِهِ حِكَّةٌ أَوْ نَحْوُهَا

بِهِ حِكَّةٌ أَوْ نَحْوُهَا

۵۴۲۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَزُبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي الْقُمُصِ الْحَرِيرِ فِي السَّفَرِ مَنْ

تھی یا اور کچھ مرض تھا۔

۵۴۳۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

حَکِیۃ کَانَتْ بَیۡہَا اَوْ رَجَعَ کَانَ بَیۡہَا۔

۵۴۳۰- عَنْ شُعْبَةَ بِہَذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَذْکُرْ

فِی السُّنَنِ۔

۵۴۳۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں صرف خارش کا ذکر

ہے۔

۵۴۳۱- عَنْ اَنَسِ قَالَ رَخِصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ﷺ اَوْ رَخِصَ الزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَغَدِبَ الرَّحْمَنُ

بْنِ عَوْفٍ فِی ثُبَسِ الْحَرَبِ لِحَکِیۃ کَانَتْ بَیۡہَا۔

۵۴۳۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۴۳۲- عَنْ شُعْبَةَ بِہَذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ۔

۵۴۳۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبد الرحمن

بن عوف اور زبیر بن عوامؓ نے شکایت کی رسول اللہ ﷺ سے

جو ان کی آپ نے ان دونوں کو اجازت دی حریر کی قمیص پہننے کی

جہاد کے سفر میں۔

۵۴۳۳- عَنْ اَنَسِ اُخْبِرَہُ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ الرُّحَیْنِ بْنِ

عَوْفٍ وَ الزُّبَیْرَ بْنَ الْعَوَّامِ شَکَّوْا اِلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ الْقَمَلِ فَرَخِصَ لَہُمَا جِی

قَمَصَی الْحَرَبِ فِی غَزَاوِہِ لَہُمَا۔

باب: کسم کا رنگ مرد کے لیے درست نہیں

۵۴۳۴- عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا کسم کے رنگ کے دو

کپڑے پہنے ہوئے تو فرمایا یہ کافروں کے کپڑے ہیں ان کو مت

پکڑو۔

بَابُ النَّہْیِ عَنْ ثُبَسِ الرَّجُلِ الثَّوْبَ الْمُعْصَفَرِ

۵۴۳۴- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ اَمِّ اَلْمَصِ

اُخْبِرَہُ قَالَ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

سَلَّمَ عَلٰی ثَوْبَیْنِ مُعْصَفَرَیْنِ فَقَالَ ((اِنَّ ہٰذِیۃ

مِنْ ثِیَابِ الْکُفَّارِ فَلَا تَلْبَسُہَا))۔

۵۴۳۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۴۳۵- عَنْ یَحْیٰی بْنِ اَبِی سَکِیۃ بِہَذَا الْاِسْنَادِ

وَقَالَ عَنْ حَازِلِ بْنِ مَعْدَانَ

۵۴۳۶- عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

میرے اوپر کسم میں رنگے ہوئے دو کپڑے دیکھے تو فرمایا تیری ماں

نے تجھے ایسا حکم دیا ہے میں نے کہا میں ان کو دھو ڈالوں آپ

۵۴۳۶- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاٰی

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ عَلٰی ثَوْبَیْنِ

مُعْصَفَرَیْنِ فَقَالَ ((اَأَمَلْتُ اَمْرَکَ بِہٰذَا)) قُلْتُ

(۵۴۳۷) نووی نے کہا امام شافعی کا یہی قول ہے کہ عذر سے حریر پہننا درست ہے اور مالک کے نزدیک درست نہیں اور یہ حدیث ان پر

محتمل ہے۔

(۵۴۳۶) نووی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے کسم میں رنگے ہوئے کپڑوں میں تو جمہور علماء ان کا پہننا مباح کہتے ہیں اور شافعی اور ابو حنیفہ

اور مالک کا یہی قول ہے اور بعضوں نے مکروہ تنزیہی کہا ہے لیکن شافعی کو یہ حدیث شاید نہیں پہنچیں ورنہ وہ منع کرتے اور سختی نے بائنا حج

شافعی سے روایت کیا ہے کہ جب حدیث میرے قول کے خلاف پاؤ تو حدیث پر عمل کرو وہی میرا مذہب ہے اور میرا قول مجھ کو وہ انجلی مختصر

أَغْسَلَهُمَا قَالَ ((بَلْ أَحْرَقَهُمَا))

نے فرمایا جلادے ان کو۔

۵۴۳۷- عَنْ سُلَيْمِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نَبَسِ الْفُسَيْيِ وَالْمُعْصِفِرِ وَعَنْ نَبْتِ الْمَذْهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الْمَرْكُوعِ.

۵۴۳۷- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسی (ایک ریشمی کپڑا ہے) اور کم میں رنگا ہوا کپڑا پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے۔

۵۴۳۸- عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْقِرَاءَةِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَعَنْ نَبَسِ الْمَذْهَبِ وَالْمُعْصِفِرِ

۵۴۳۸- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں قرآن مجید پڑھنے سے اور سونا اذہن کم میں رنگا ہوا کپڑا پہننے سے۔

۵۴۳۹- عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ التَّخْتِمْ بِالْمَذْهَبِ وَعَنْ لِبَاسِ الْفُسَيْيِ وَعَنْ الْفِرَاقَةِ فِي الْمَرْكُوعِ وَالْمُحْجَرِ وَعَنْ لِبَاسِ الْمُعْصِفِرِ.

۵۴۳۹- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قسی پہننے سے اور رکوع یا سجدے میں قرأت کرنے سے اور کم کا رنگا ہوا کپڑا پہننے سے۔

بَابُ فَضْلِ لِبَاسِ ثِيَابِ الْحَبِيرَةِ

باب: یمن کی چادروں کی فضیلت

۵۴۴۰- عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْنَا بَأْسَ لِي مَا لَكَ أَيْ اللَّيَاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَتَخَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَبِيرَةُ.

۵۴۴۰- قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے اس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسا کپڑا پسند تھا؟ تمہوں نے کہا یمن کی چادر (جو کاڑی دار خطط ہوتی ہے)۔ واقعہ میں یہ کپڑا نہایت مضبوط اور عمدہ اور ثقہ ہوتا ہے۔

۵۴۴۱- عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْحَبِيرَةُ.

۵۴۴۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر مژر۔

بَابُ التَّوَاضُّعِ فِي اللَّبَاسِ وَالْإِقْبَصَارِ

باب: موٹا جھٹوٹا کپڑا پہن لینا اور تواضع کرنا

عَلَى الْغَلِيظِ مِنْهُ

لباس میں

۵۴۴۲- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا زَكْرًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكَسَاءً مِنَ الثِّيِّ يُسَمُّونَهَا الْمَلْبَدَةَ قَالَ فَأَقْسَمْتُ بِاللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

۵۴۴۲- ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا انہوں نے ایک موٹا بند نکالا جو یمن میں بنتا ہے اور ایک کھل جس کو ملبدہ کہتے ہیں پھر قسم کھائی اللہ کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت ان دونوں کپڑوں میں

ہوئی۔

۵۴۴۳- ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے میرے سامنے ایک تہ بند اور ایک کسبل پیو لگا ہوا نکالا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات انہی کپڑوں میں ہوئی۔
۵۴۴۴- ترجمہ دہی جو اوپر گزر اس میں مونا تہ بند مذکور ہے۔

۵۴۴۵- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک صبح کو اٹھے اور آپ ایک کسبل اوڑھے تھے جس پر پالان کی تصویریں بنی ہوئی تھیں کالے بالوں کا۔

۵۴۴۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکیہ چڑے کا تھا اس کے اندر سمجھور کی چھال بھری تھی۔

۵۴۴۷- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کا کچھونا جس پر آپ سوتے تھے چڑے کا تھا اس کے اندر سمجھور کی چھال بھری تھی۔

۵۴۴۸- مذکور بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب: قالین یا سوزینوں کا بیان

۵۴۴۹- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب میں نے نکاح کیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تو نے سوزیاں بنائیں؟ میں نے کہا ہمارے پاس سوزیاں کہاں؟ آپ نے فرمایا اب قریب ہوں گی (جب ملک فتح ہوں گے اور مسلمان مالدار ہو جائیں گے۔ پھر ایسا ہی ہوا۔ یہ آپ کا معجزہ ہے)۔

۵۴۵۰- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے جب میں نے نکاح کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تیرے پاس سوزیاں ہیں؟ میں نے کہا

سَلَّمَ قُبْصٌ فِي هَذِهِ الثَّوْبَيْنِ.

۵۴۴۳- عَنْ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ أَمْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ إِزْرًا وَكِسَاءً مُنَمَّنًا فَقَالَتْ فِي هَذَا قُبْصٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ابْنُ خَاتِمٍ فِي حَبِيثِهِ إِزْرًا غَلِيظًا.
۵۴۴۴- عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَثْلَهُ وَقَالَ إِزْرًا غَلِيظًا.

۵۴۴۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَغَلِيظُهُ مَرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعَرٍ أَسْوَدَ.

۵۴۴۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ وَسَادَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي يَتَكَيُّ عَلَيْهَا مِنْ أَدَمٍ حَشَوَهَا لَيْثًا.

۵۴۴۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّمَا كَانَ فَرَأْسُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ أَدَمًا حَشَوَهُ لَيْثًا.

۵۴۴۸- عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ هِشَامُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ يَنَامُ عَلَيْهِ.

بابُ جَوَازِ اتِّخَاذِ الْأَنْصَاطِ

۵۴۴۹- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ ((أَتَخَذُتُ أَنْصَاطًا)) قُلْتُ وَأَنْتَى لَنَا أَنْصَاطٌ قَالَ ((أَفَمَا إِنَّهَا سَتَكُونُ)).

۵۴۵۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہمارے پاس سوزنیاں کہاں؟ آپ نے فرمایا اب ہو چادریں گی۔ چادر نے کہا میری بی بی کے پاس ایک سوزنی ہے میں کہتا ہوں دور کر اس کو اور وہ کہتی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اب سوزنیاں ہوں گی (تو چادر اس کو دور کرتے تھے مکر وہ جان کر کیونکہ وہ زینت ہے دنیا کی)۔

۵۴۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: حاجت سے زیادہ بچھونے اور لباس بنانا

مکر وہ ہے

۵۴۵۲- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا ان سے ایک بچھونا آدمی کے لیے چاہیے اور ایک بچھونا اس کی بی بی کے لیے اور ایک بچھونا مہمان کے لیے اور جو تھا شیطان کا ہو گا۔

باب: غرور سے کپڑا کا حرام ہے

۵۴۵۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں دیکھے گا اللہ قیامت کے دن اس شخص کی طرف جو اپنا کپڑا زمین پر بکھینچے غرور سے۔

۵۴۵۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۴۵۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۴۵۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۵۴۵۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ وَ سَلَّمَ ((اَتَّخَذْتُ اَنْصَاطًا)) قُلْتُ رَأَيْتُ لَنَا اَنْصَاطًا قَالَ ((اَمَّا اِنْهَا مَسْكُوتٌ)) قَالَ جَابِرٌ وَبَعْدَ امْرَأَتِي حَطَطْنَا اَقْوَالَ نَحْنُ عَنِّي وَنَقُولُ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنْهَا مَسْكُوتٌ))

۵۴۵۱- عَنْ سَمِيَّانَ بَهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَادَحُهَا

بَابُ تَكْرَاهِيهِ مَا زَادَ عَلَى الْحَاجَةِ مِنْ

الْفِرَاشِ وَاللِّبَاسِ

۵۴۵۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ ((فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِمَاؤَرَاتِهِ وَالثَّالِثُ لِلصِّفِّ وَالْوَابِعِ لِلشَّيْطَانِ))

بَابُ تَحْرِيمِ جَرِّ الثَّوْبِ خِيَلًا

۵۴۵۳- عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلًا))

۵۴۵۴- عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ سَالِكٍ وَزَادَ فِيهِ ((يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۵۴۵۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الَّذِي يَجُورُ بَيَانَةً مِنَ الْخِيَلَاءِ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۵۴۵۶- عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ

۵۴۵۷- عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

(۵۴۵۲) یعنی بے ضرورت بچھونے خالی بچھے رہیں گے صرف زینت کے لیے تو شیطان ان پر جلوں کرے گا۔ مقصد حدیث کا یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ دنیا کا سامان جمع کرنا مکروہ ہے اور جو یہ قصد کبر اور فخر ہو تو حرام ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ جَرَّ قُوَّةً مِنْ
الْحَيْلَاءِ لَمْ يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۵۴۵۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِشَلَّةٍ غَيْرِ أَنَّهُ قَالَ تَبَايَهَ

۵۴۵۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ
رَأَى رَجُلًا يَجُرُّ إِزَارَهُ فَقَالَ بَشَرٌ أَلَسْتَ فَأَنْتَسَبَ
لَهُ فَإِذَا رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ فَعَرَفَهُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَأْذَنُ هَاتَيْنِ يَقُولُ ((مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ لَا يُرِيدُ
بِذَلِكَ إِلَّا الْمَخِيلَةَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ))

۵۴۶۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ أَبِي
يُونُسَ عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي الْحَسَنِ وَفِي رِوَايَتِهِمْ
جَمِيعًا ((مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ)) وَلَمْ يَقُولُوا تَوْبَةً.

۵۴۶۱- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ بْنِ جَعْفَرٍ
يَقُولُ أَمَرْتُ مُسْلِمَ بْنَ يَسَارٍ مَوْلَى نَافِعِ بْنِ
عَبْدِ الْحَارِثِ أَنْ يَسْأَلَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ وَأَنَا
جَالِسٌ بَيْنَهُمَا أَسَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْحَيْلَاءِ
شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ((لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۵۴۶۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَنَحِي إِزَارِي اسْتَرْحَاءً فَقَالَ يَا عَبْدُ اللَّهِ ارْأُفَعْ
إِزَارَكَ فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ قَالَ رُدِّ قَرَدْتُ لَهَا رُلْتُ

۵۴۵۹- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے
ایک شخص کو دیکھا جو اپنی ازار گھسیٹ رہا تھا انہوں نے پوچھا تو
کس قبیلہ کا ہے؟ اس نے بیان کیا معلوم ہوا بنی لیسٹ کا تھا۔ ابن عمر
نے اس کو پچھانا تو کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے سنا ہے ان دونوں کانوں سے آپ فرماتے تھے جو شخص اپنی
ازار لٹکاوے غرور کی نیت سے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی
طرف نہ دیکھے گا۔

۵۴۶۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۴۶۱- محمد بن عباد بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں
نے حکم کیا مسلم بن یسار کو جو مولیٰ تھے نافع بن عبد الحارث کے
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھنے کا اور میں ان دونوں کے بیچ میں
بیٹھا تھا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اس
شخص کے باب میں جو اپنی تہ بند غرور سے لٹکاوے؟ انہوں نے کہا
میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہ دیکھے گا
قیامت کے دن۔

۵۴۶۲- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں رسول اللہ
ﷺ کے سامنے سے گزرا اور میری ازار لٹک رہی تھی۔ آپ نے
فرمایا اے عبد اللہ! اپنی ازار اونچی کر۔ میں نے اٹھائی آپ نے فرمایا
اور اونچی کر میں نے اور اونچی کی۔ پھر میں اٹھا تا رہا یہاں تک کہ

بعض لوگوں نے عرض کیا کہاں تک اٹھاوے آپ نے فرمایا پتلی کے نصف تک۔

۵۳۶۳- محمد بن زیاد سے روایت ہے کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے دیکھا ایک شخص کو اپنا تہ بند لٹکائے ہوئے اور مارنے لگا زمین کو اپنے پاؤں سے وہ امیر تھا بحرین پر اور کہتا تھا امیر آیا امیر آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ نہیں دیکھے گا اس شخص کو جو اپنی ازار غرور سے لٹکاوے۔

۵۳۶۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

أَتَخَرَّهَا بَعْدُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ إِلَى أَيْنَ فَقَالَ أَنْصَابُ السَّافِينَ.

۵۴۶۳- عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ رِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ رَأَى رَجُلًا يَخْرُ إِزَارَهُ فَمَجَّلَ بَصْرَتِ الْأَرْضِ بِرَجْلِهِ وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَهُوَ يَقُولُ خَالِدُ الْأَمِيرِ جَاءَ الْأَمِيرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى مَنْ يَخْرُ إِزَارَهُ نَظْرًا)).

۵۴۶۴- عَنْ شُعْبَةَ رَوَى الْأَشَّادُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ كَانَ مَرَّةً أَنْ يَسْتَحْبِفُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَسْتَحْبِفُ عَلَى السَّبِينَةِ.

بَابُ تَحْرِيمِ التَّبَخُّرِ فِي الْمَشْيِ مَعَ

إِعْجَابِهِ بِشَايِهِ

۵۴۶۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي قَدْ أَعْجَبَتْهُ جُمُوعُهُ وَبُرْدَاهُ إِذْ خَسِفَ بِهِ الْأَرْضُ فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِي الْأَرْضِ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ)).

۵۴۶۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِخَرِّ هَذَا.

۵۴۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخَّرُ يَمْشِي فِي بُرْدِيهِ قَدْ أَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ فَخَسِفَ اللَّهُ بِهِ الْأَرْضَ فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).

۵۴۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

باب: کپڑوں وغیرہ پر اترنا یا اکر کر چلنا

حرام ہے

۵۳۶۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص چار ہاتھ واہ اپنے بالوں اور چادر پر اتر لیا آخر زمین میں دھنسا گیا پھر وہ قیامت تک اسی میں اترتا جاتا ہے (شاید وہ شخص اسی امت میں ہو اور صحیح یہ ہے کہ اگلی امت میں تھا)۔

۵۳۶۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۶۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص اکثر رہا تھا چلنے میں اپنی دو چادروں میں اور اتر رہا تھا تو اللہ نے اس کو زمین میں دھنسا دیا پھر وہ قیامت تک اسی میں دھنسا چلا جاتا ہے۔

۵۳۶۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(۵۳۶۳) نوٹی نے کہا اسباب یعنی لٹکانا اور قمیص اور عمامہ سب میں ہوتا ہے اور ازار کا لٹکانا ٹخنوں سے نیچے جائز نہیں اگر غرور سے ہو اور بغیر غرور کے مکروہ ہے اور ظاہر حدیث سے یہ نکلا ہے کہ حرمت عام ہے غرور سے لیکن عورتوں کو اسباب درست ہے اور مستحب یہ ہے کہ قمیص اور ازار دونوں نصف سات تک ہوں لیکن ٹخنوں تک بھی جائز ہے۔

فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَخَشَّرُ فِي بَرَقَتَيْنِ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِحَدِيثِهِ.
 ۵۴۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنْ رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَتَخَشَّرُ فِي حُلَّةٍ)) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِهِمْ.

۵۴۶۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر اس میں چادروں کے بدلے جوڑے کا ذکر ہے۔

بَابُ تَحْرِيمِ خَاتَمِ الذَّهَبِ عَلَى الرِّجَالِ
 ۵۴۷۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ.
 ۵۴۷۱- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ الْمُنْثَرِ قَالَ سَمِعْتُ النَّضَرَ بْنَ أَنَسٍ

باب: سونے کی انگوٹھی مرد کو حرام ہے
 ۵۴۷۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا سونے کی انگوٹھی سے۔
 ۵۴۷۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۴۷۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ فَتَرَعَهُ فَطَرَحَهُ وَقَالَ ((بَعِيدُ أَحَدُكُمْ إِلَى جَنَّةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ)) فَصَلَّيَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَذُّ خَاتَمِكَ أَنْتَفَعَ بِهِ قَالَ لَا وَاللَّهِ لَا أَخَذَهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۴۷۲- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی دیکھی ایک شخص کے ہاتھ میں آپ نے اتار کر پھینک دی اور فرمایا تم میں سے کوئی قصد کرتا ہے جہنم کے آگ کے انگارے کا پھر اس کو اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے۔ جب آپ تشریف لے گئے تو لوگوں نے اس شخص سے کہا تو اپنی انگوٹھی اٹھا لے اور اس سے نفع حاصل کر (یعنی اس کی قیمت سے) وہ بولا قسم خدا کی میں اس کو ہاتھ نہیں لگانے کا جس کو رسول اللہ ﷺ نے پھینک دیا۔ (سبحان اللہ صحابہ کا تقویٰ اور اتباع اس درجہ کو پہنچا تھا اگر وہ اٹھا لیتا اور بیچ لیتا تو گناہ نہ ہوتا)۔

۵۴۷۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَكَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ إِذَا لَبَسَهُ فَصَنَعَ النَّاسُ ثُمَّ إِنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَرَعَهُ فَقَالَ ((إِنِّي كُنْتُ الْبَاسِ هَذَا الْخَاتَمِ وَأَجْعَلُ فَصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ)) فَرَمَى

۵۴۷۳- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کا لنگ آپ متبلی کی طرف رکھتے جب پہنتے پھر ایک دن آپ منبر پر بیٹھے آپ نے وہ انگوٹھی اتار ڈالی اور فرمایا میں اس انگوٹھی کو پہنتا تھا اور اس کا لنگ اندر کی طرف رکھتا پھر پھینک دیا اس کو اور فرمایا قسم خداے تعالیٰ کی اب

(۵۴۷۳) یہ نووی نے کہا مسلمانوں نے اجماع کیا ہے کہ سونے کی انگوٹھی عورت کو درست ہے اور مردوں کو حرام ہے مگر ابن حزم سے اس کی اباحت منقول ہے اور بعضوں کے نزدیک مکروہ ہے حرام نہیں ہے اور یہ دونوں مذہب باطل ہیں۔

بِهِ ثُمَّ قَالَ ((رَأَيْتُمْ لَهَا أَلْبَسَهُ أَبَدًا)) فَتَذَرُ النَّاسَ حَوَائِصَهُمْ وَلَقَطُوهَا خَلِيفَتُهُ يَحْيَى

۵۴۷۴- عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْخَبَرِ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ وَرَكَةٍ فِي خَدِّهِ عَفْصَةُ بِنْتُ جَالِدٍ وَجَعَلَتْهُ فِي يَدِهِ الِثَّمَنِي

۵۴۷۵- عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ نَحْوَ حَدِيثِ الِثَّمَنِ

۵۴۷۶- عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ فَكَانَ فِي يَدِهِ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُثْمَانَ حَتَّى وَقَعَ مِنْهُ فِي بَيْتِ أُرَيْسٍ نَقِشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ حَتَّى وَقَعَ فِي بَيْتِ أُرَيْسٍ وَلَمْ يُقَلَّ مِنْهُ

۵۴۷۷- عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ ((لَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِي هَذَا)) وَكَانَ إِذَا لَبَسَهُ حَقَلَ فَصَّةٌ مِمَّا يَلِي بَطْنِ كَفِّهِ وَهُوَ الَّذِي سَقَطَ مِنْ مُعْتَقِبِهِ فِي بَيْتِ أُرَيْسٍ

۵۴۷۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ((اتَّخَذَ خَاتَمًا)) مِنْ فَصَّةٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ لِلنَّاسِ ((إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ فَصَّةٍ وَنَقَشْتُ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَلَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِهِ))

میں اس کو کبھی نہیں پہنوں گا۔ یہ دیکھ کر لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

۵۴۷۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ انگوٹھی آپ کے داہنے ہاتھ میں تھی۔

۵۴۷۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۴۷۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنائی وہ آپ کے ہاتھ میں تھی۔ پھر ابو بکرؓ کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر ان کے ہاتھ سے اریس کے کنوئیں میں گر گئی۔ اس انگوٹھی کا نقش یہ تھا ”محمد رسول اللہ“

۵۴۷۷- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنائی پھر اس کو پھینک دیا اور چاندی کی بنائی اس پر کندہ تھا ”محمد رسول اللہ“ اور فرمایا کوئی اپنی انگوٹھی میں یہ کندہ نہ کر اوسے آپ جب اس انگوٹھی کو پہنتے تو اس کا نگینہ اندر کی طرف رکھتے۔ وہی انگوٹھی مشقیب کے ہاتھ سے اریس کنوئیں میں گر گئی۔

۵۴۷۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک انگوٹھی بنوائی چاندی کی اور اس میں کھدوایا محمد رسول اللہ اور لوگوں سے فرمایا کہ میں نے ایک انگوٹھی بنوائی ہے چاندی کی اور اس میں محمد رسول اللہ کھدوایا ہے تو کوئی اپنی انگوٹھی میں یہ نہ کھدوائے۔

(۵۴۷۶) جس روز سے یہ انگوٹھی گر گئی اسی زمانہ سے خلافت میں عمل پزیر اور نئے شروع ہوئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انگوٹھی پر نقش کرنا درست ہے اور نقش میں اللہ کا نام لکھنا بیحدوں نے اس کو مکروہ کہہ ہے پر یہ قول ضعیف ہے۔

۵۴۷۹- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((يَهْدِي)) - ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَبِيثِ مُحَمَّدَ رَسُولَ اللَّهِ

بَابُ فِي اتِّخَاذِ النَّبِيِّ ﷺ خَاتَمًا لِمَا

أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ

۵۴۸۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى

الرُّومِ قَالَ قُلُوا لَهُمْ لَا يَقْبَلُوا كِتَابًا إِلَّا

مَحْتَمًا قَالَ فَاتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ

فِضَّةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ

ﷺ نَقِشَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

۵۴۸۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْتَنِي حَدَّثَنَا مُعَاذُ

بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ

نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَرَادَ أَنْ

يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُونَ

إِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَلَحَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ

قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ

۵۴۸۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ أَرَادَ أَنْ

يَكْتُبَ إِلَى كِسْرَى وَفِصْرَ وَالشَّحَاشِيَّ فَقِيلَ

لَهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلَفْتُهُ فِضَّةً

وَنَقِشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

بَابُ فِي طَرَحِ الْخَوَاتِمِ

۵۴۸۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَبْصَرَ فِي يَدِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ

وَرَقٍ يَوْمًا وَاحِدًا قَالَ فَصَنَعَ النَّاسُ الْخَوَاتِمَ مِنْ

وَرَقٍ فَلَيْسَ لَهُ قَطْرَحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

باب: جب رسول اللہ ﷺ نے عجم کے بادشاہوں

کو خط لکھنا چاہا تو آپ کے انگوٹھی بنانے کا بیان

۵۴۸۰- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب ارادہ

کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو لکھنے کا

تو لوگوں نے کہا روم کے لوگ بغیر مہر کے خط نہیں پڑھتے پھر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہر بنوائی چاندی کی گویا میں

اس کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں آپ کے ہاتھ میں اس پر نقش تھا

محمد رسول اللہ۔

۵۴۸۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عجم کے بادشاہ کو لکھنا چاہا (عجم کہتے

ہیں سوا عرب کے تمام اور لوگوں کو) تو لوگوں نے کہا عجم کے

لوگ کوئی خط نہیں لیتے جب تک اس پر مہر نہ ہو تو آپ نے

ایک مہر بنوائی چاندی کی گویا میں آپ کے ہاتھ میں اس کی

سفیدی دیکھ رہا ہوں۔

۵۴۸۲- انس سے روایت ہے رسول اللہ نے کسریٰ (بادشاہ

ایران) اور قیصر (بادشاہ روم) اور شہاشی (بادشاہ حبش) کو لکھنا چاہا

تو لوگوں نے عرض کیا یہ بادشاہ کوئی خط نہ لیں گے جب تک اس پر

مہر نہ ہو آخر آپ نے انگشتی بنوائی جس کا پھلہ چاندی کا تھا اور

اس میں نقش تھا محمد رسول اللہ۔

باب: انگوٹھیاں پھینکنے کا بیان

۵۴۸۳- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی ایک دن تو

سب لوگوں نے چاندی کی انگوٹھیاں بنوالیں اور نہیں پھر آپ

نے اپنی انگوٹھی پھینک دی تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار کر

پھینک دیں (سونے کی انگوٹھیں پھینک دیں سب نے)۔

۵۳۸۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۸۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۸۶- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حبشے کا تھا (یعنی عقیق)

کا جس کی کان جھش اور یمن میں ہے اور بعضوں نے کہا کہ حبش

سے مراد سیاہ ہے یعنی سیاہ عقیق کا)۔

۵۳۸۷- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

نے ایک انگوٹھی پکڑی چاندی کی داسے ہاتھ میں اور اس کا نگینہ

آپ اندر کو پھیلی کی طرف رکھتے تھے۔

۵۳۸۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

باب: ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں انگوٹھی پہننے کا بیان

۵۳۸۹- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کی انگوٹھی اس انگلی میں تھی اور بائیں ہاتھ کی خنصر کو

بتایا (یعنی چھٹکیا کو)۔

باب: وسطیٰ اور اس کے ساتھ والی انگلی میں انگوٹھی

پہننے کی ممانعت کا بیان

۵۳۹۰- حضرت علیؓ سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ

نے اس انگلی میں اور اس کے پاس والی میں انگوٹھی پہننے سے۔ عاصم

کو جو راوی ہے اس حدیث کا یاد نہ رہا کوئی دو انگلیاں بتائی (دوسری

روایت میں ہے کہ سہا پہ اور وسطیٰ کو بتلایا اور وسطیٰ اور اس کے پاس

والی کو) اور منع کیا مجھ کو قسم کے پہننے سے اور ریشمی زین پوشوں پر

سَلَّمَ خَاتَمَهُ فَطَرَخَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ.

۵۴۸۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى فِي

يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ يَوْمًا وَاحِدًا

ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اضْطَرَبُوا الْخَوَاتِمَ مِنْ وَرَقٍ فَلَبَسُوهُمَا

فَطَرَخَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمَهُ فَطَرَخَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ.

۵۴۸۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ جَمَلًا.

۵۴۸۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ كَانَ بَعَانُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ مِنْ وَرَقٍ وَكَانَ فَصَّةً حَبَشِيًّا.

۵۴۸۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

ﷺ لَبَسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِي يَمِينِهِ فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ

كَانَ يَجْعَلُ فَصَّةً بَيْنَ يَمِينِي وَشِمَالِي.

۵۴۸۸- عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ

حَدِيثِ طَالِحَةَ بِنْتِ يَحْيَى.

بَابُ فِي لُبْسِ الْخَاتَمِ فِي الْخَنْصَرِ مِنَ الْيَدِ

۵۴۸۹- عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي يَدِهِ

وَأَشَارَ إِلَى الْخَنْصَرِ مِنْ يَدِهِ الْبُسْرَى.

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّخَمُّمِ فِي الْوُسْطَى

وَالْيَمِينِ تَلِيهَا

۵۴۹۰- عَنْ نَعِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانِي

يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَنْ أُجْعَلَ

خَاتَمِي فِي يَدِهِ أَوْ النَّبِيَّ ﷺ تَلِيهَا لَهُ يَدُ عَاصِمٍ

فِي أَيِّ النَّتْنَيْنِ وَنَهَانِي عَنْ لُبْسِ الْقَسِيِّ وَعَنْ

جُلُوسٍ عَلَى الْمَبَايِرِ قَالَ فَأَمَّا الْقَسِيُّ فَتِيَابٌ

بیٹھتے سے۔ انہوں نے کہا کسی تو وہ کپڑے ہیں خانہ دار جو مضر سے آتے ہیں اور شام سے اور زین پوش وہ ہے جو عورتیں کجاووں پر بچھاتی ہیں اپنے خادمہوں کے لیے اور غوانی چادریں۔

۵۴۹۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا۔

۵۴۹۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا۔

۵۴۹۳- ابو بردہ سے روایت ہے حضرت علیؑ نے کہا منع کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اس انگلی میں یا اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے اور اشارہ کیا بیچ کی انگلی اور اس کے پاس والی انگلی کی طرف (کیونکہ یہی انگلیاں ہر کام میں شریک ہوتی ہیں اور انگوٹھی سے ہرج ہوگا البتہ چھنگلیاں لگ رہتی ہے اسی میں انگوٹھی پہننا بہتر ہے)۔

باب : جوتی پہننا مستحب ہے

۵۴۹۴- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سار رسول اللہ ﷺ سے ایک جہاد کے سفر میں جس میں ہم شریک تھے آپ فرماتے تھے جوتیاں بہت پہنا کر دیکھو کیونکہ جوتی پہننے سے آدمی سوار رہتا ہے (یعنی مثل سوار کے پاؤں کو تکلیف نہیں پہنچتی)۔

باب : پہلے داہنا جوتا پہنے اور پہلے بائیں اتارے اور صرف ایک جوتا پہن کر چلنا

مکروہ ہے

۵۴۹۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو داہنے ہی پاؤں سے شروع کرے اور جب اٹھارے تو بائیں سے شروع کرے اور

مُضَلَّعَةٌ يُؤْتِي بِهَا مِنْ مِصْرَ وَالشَّامِ فِيهَا شِبْهٌ كَذَا وَأَمَّا الْمِيَامُ فَشَيْءٌ كَانَتْ تَحْتَمِلُهُ النِّسَاءُ يَتَعَوَّنَ عَلَيْهُ الرِّجُلُ كَالْقَصَائِفِ النَّارِ جُوانِ

۵۴۹۱- عَنْ عَلِيٍّ فذكر هذا الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم بدخوه.

۵۴۹۲- عَنْ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَى أَوْ نَهَايَ يُعْنِي النَّبِيُّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

۵۴۹۳- عَنْ أَبِي بَرْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ نَهَايَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَخْتَمَ فِي إِصْبَعِي هَذِهِ أَوْ خَلَعِ قَالَ فَأَوْمَأَ إِلَى الْوُسْطَى وَالْيَمَانِيَّةِ.

بَابُ اسْتِحْبَابِ لُبْسِ النِّعَالِ

۵۴۹۴- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي غَزْوَةِ غُرُوثَانَا ((اسْتَكْبِرُوا مِنَ النِّعَالِ فَإِنَّ الرُّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا اتَّعَلَّ))

بَابُ اسْتِحْبَابِ لُبْسِ النِّعْلِ فِي الْيَمْنَى أَوَّلًا وَالْخَلْعِ مِنَ الْبُسْوَى أَوَّلًا وَكَرَاهَةُ الْمَشْيِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ

۵۴۹۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا اتَّعَلَّ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمْنَى وَإِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ

(۵۴۹۳) ابو ہریرہ نے کہا انگوٹھی داہنے اور بائیں دونوں ہاتھوں میں پہننا چاہئے اور کسی میں کراہت نہیں لیکن افضل کیا ہے اس میں اختلاف ہے۔

چاہیے کہ دونوں کو پہنے یا دونوں اتار ڈالے۔

۵۴۹۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم سے ایک جو تائیکین کر نہ چلے بلکہ دونوں پہنے یا دونوں اتار ڈالے (ورنہ پاؤں میں مہوچ آجائے گا احتمال ہے اور بد نما بھی ہے)۔

۵۴۹۷- ابو زرین سے روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمارے سامنے آئے اور اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر مارا پھر کہا تم کہتے ہو کہ میں جھوٹ بولتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تاکہ تم ہدایت پاؤ اور میں گمراہ ہوں۔ خبردار ہو میں گواہی دیتے ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو وہ دوسری جوتی بھی نہ پہنے جب تک اس کو درست نہ کرے۔

۵۴۹۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: ایک ہی کپڑا سارے بدن پر اوڑھنے اور ایک ہی کپڑے میں احباء سے ملاعت

۵۴۹۹- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے بایں ہاتھ سے کھانے سے یا ایک جو تائیکین کر چلنے سے یا ایک ہی کپڑا سارے بدن پر لپیٹنے سے یا گوٹ مار کر بیٹھنے سے ایک کپڑے میں اپنی شرم گاہ کھولے ہوئے (جس کو احباء کہتے ہیں یہ ایک کپڑے میں منع ہے ستر کھلنے کے خیال سے اور کئی کپڑے ہوں یا ستر کھلنے کا ڈر نہ ہو تو مکروہ ہے)۔

۵۵۰۰- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو ایک جوتی پہن کر نہ چلے جب تک اس کا تسمہ درست نہ کر لے اور ایک موزہ پہن کر نہ چلے اور بایں ہاتھ سے نہ کھاوے اور ایک کپڑے میں

وَلْيَعْلَمَهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيَخْلَعَهُمَا جَمِيعًا))

۵۴۹۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَمْسُ أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيَعْلَمَهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيَخْلَعَهُمَا جَمِيعًا))

۵۴۹۷- عَنْ أَبِي زُرَّيْنٍ قَالَ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَضَرَبَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ فَقَالَ أَلَا إِنُّكُمْ تَحَدِّثُونَ أَنِّي أَكْذِبُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَهَنَّدُوا وَأَصْلُ أَلَا إِنِّي أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا انْقَطَعَ شَيْءٌ أَحَدَكُمْ فَلَا يَمْسُ فِي الْأُخْرَى حَتَّى يُصْلَحَهَا))

۵۴۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ هَذَا الْمَعْنَى.

بَابُ النَّهْيِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَالْإِحْتِيَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ

۵۴۹۹- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهِ أَوْ يَمْسِيَ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَأَنْ يَشْتُمَلَ الصَّمَاءَ وَأَنْ يَحْتِيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَاتِبًا عَنْ فَرَجٍ.

۵۵۰۰- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِذَا انْقَطَعَ شَيْءٌ أَحَدَكُمْ أَوْ مِنْ انْقَطَعَ شَيْءٌ نَعْلِهِ فَلَا يَمْسُ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتَّى يُصْلَحَ شَيْعُهُ وَلَا

يَمْشِي فِي خَفٍّ وَاحِدٍ وَلَا يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَلَا يَحْتَبِي بِالتُّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا يَلْتَحِفُ الصَّمَاءَ))

بَابُ فِي مَنَعِ الْإِسْتِغْلَاءِ عَلَى الظَّهْرِ وَوَضْعِ إِحْدَى الرَّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرَى

۵۵۰۱- عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ اِسْتِغْلَاءِ الصَّمَاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ وَأَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ.

۵۵۰۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ لَمَّا حَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ وَلَا تَحْتَبِ فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ وَلَا تَأْكُلْ بِشِمَالِكَ وَلَا تَشْتِمِلُ الصَّمَاءَ وَلَا تَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْكَ عَلَى الْأُخْرَى إِذَا اسْتَلَقَيْتَ))

۵۵۰۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَسْتَلْقِيَنَّ أَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى))

۵۵۰۴- عَنْ عَبْدِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ غَمٍّ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى.

۵۵۰۵- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

بَابُ نَهْيِ الرَّجُلِ عَنِ التَّرَعُّفِ

۵۵۰۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

گوث مار کر نہ بیٹھے اور اشتمال صماء نہ کرے (اس کے معنی اوپر بیان ہو چکے)۔

باب: چپٹ لیٹنے اور چٹ لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھنے سے منع کرنے کا بیان

۵۵۰۱- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اشتمال صماء سے اور گوث مار کر بیٹھنے سے ایک کپڑے میں اور ایک پاؤں دوسرے پر رکھنے سے چٹ لیٹ کر (کیونکہ ستر کھلنے کا ڈر ہے)۔

۵۵۰۲- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا است چل ایک جوتے میں اور مت گوث مار کر بیٹھ ایک تہ بند میں اور مت کھابائیں ہاتھ سے اور مت اشتمال صماء کر اور مت رکھ اپنا پاؤں دوسرے پاؤں پر چٹ لیٹ کر (یہ اسی صورت میں ہے جب تہبند ہاندھے ہو کیونکہ اس حالت میں ستر کھلنے کا ڈر ہے اور جو ستر کھلنے کا خوف نہ ہو پایا جامہ پہنے ہو تو چٹ لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھنا درست ہے اور خود حضرت سے یہ ثابت ہے)۔

۵۵۰۳- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے چٹ نہ لیٹے ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھ کر۔

۵۵۰۴- عباد بن تمیم نے اپنے چچا (عبد اللہ زید بن عاصم) سے سنا انہوں نے رسول اللہ کو دیکھا چٹ لیٹے ہوئے مسجد میں ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے۔

۵۵۰۵- ترجمہ دینی جو اوپر گزرا۔

باب: مرد کو زعفران لگانا منع ہے یا زعفران میں رنگا ہوا کپڑا پہننا

۵۵۰۶- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ التَّزَعُّفِ قَالَ فَتَيَّةٌ قَالَ
خِصَابٌ يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ

۵۵۰۷- عَنْ نَسِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَنْ يَتَزَعَّفَ الرَّجُلُ))

باب استحباب خضاب الشيب بصفرة
أو حمرة وتحريره بالسواد

۵۵۰۸- عَنْ جَابِرٍ قَالَ أُنْبِئِي بِأَيِّ خُفَافَةٍ أَوْ
جَاءَ عَامُ الْفَتْحِ أَوْ يَوْمَ الْفَتْحِ وَرَأْسُهُ وَلَحِيَّتُهُ
مِثْلُ الثَّغَامِ أَوْ لثَغَامَةٍ فَأَمَرَ أَوْ قَامَرَ بِهِ إِلَى نِسَائِهِ
قَالَ ((غَيِّرُوا هَذَا بِشَيْءٍ))

۵۵۰۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أُنْبِئِي بِأَيِّ
خُفَافَةٍ يَوْمَ فَتَحِ سَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلَحِيَّتُهُ كَالثَّغَامَةِ
كَيَاصًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
((غَيِّرُوا هَذَا بِشَيْءٍ رَاجِحِيئًا))

۵۵۱۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا
يُصْبِغُونَ فَيُخَالِفُوهُمْ))

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا زعفران لگانے سے یعنی
مردوں کو۔

۵۵۰۷- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع
کیا زعفران لگانے سے اور زعفران کے رنگ سے۔

باب: بڑھاپے میں بالوں پر خضاب کرنا
مستحب ہے

۵۵۰۸- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو قحافہ جس سال مکہ
فتح ہوا آئے ان کا سر اور ان کی ڈاڑھی ثغامہ کی طرح سفید تھی
(ثغامہ ایک گھاں ہے سفید) آپ نے ان کی عورتوں کو حکم دیا
کہ بدل دو اس سفیدی کو کسی چیز سے۔

۵۵۰۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ بخیر سیاہی سے۔

۵۵۱۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے تو تم ان
کا خلاف کرو۔

(۵۵۱۰) اور خضاب کرو اس حدیث سے یہ نکلا کہ روزِ مردہ کی عادات اور لباس اور وضع میں حتیٰ المقدور کافروں کے خلاف کرنا بہتر ہے
کیونکہ ہر ایک قوم کو اپنا قومی نشان قائم رکھنا اور دوسری قوم کی بے فائدہ تقلید نہ کرنا شرف ہے اور یہ نہایت ذلت اور بے غیرتی کی بات ہے کہ
دوسری قوم کے مقلد بنیں اور ائمہِ ہدایت ان کی وضع اور روش اختیار کریں اس حدیث سے رد ہوتا ہے ان لوگوں کا جو نصاریٰ کی تقلید لباس اور
وضع میں جائز خیال کرتے ہیں۔

نوٹی نے کہا ابو قحافہ ابو بکر کے باپ تھے ان کا نام عثمان تھا وہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور ہمارے وہاب یہ ہے کہ نہ دیا سرخ
خضاب عورت اور مردوں کے لیے مستحب ہے اور سیاہ خضاب حرام ہے اور بعضوں کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے اور مختار یہ ہے کہ حرام ہے اور
اختلاف ہے سلف کا۔ بعض کہتے ہیں خضاب کا ترک افضل ہے اور بعض کے نزدیک خضاب افضل ہے۔ ابن عمر اور ابو ہریرہ زبرد خضاب کرتے دنا
اور دوسرے سے اور زعفران سے بھی منقول ہے اور ایک جماعت نے سیاہ خضاب بھی کیا ہے ان میں سے ہیں حضرت عثمان اور جہیر بن حسن
اور حسین اور عقبہ بن عامر اور ابن سیرین اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم۔ اچھی مختصراً

باب تحریم تصویر صورۃ الخیوان

۵۵۱۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: وَاعَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي سَاعَةٍ يَأْتِيهِ فِيهَا فَجَاءَتْ بَنَاتُ السَّاعَةِ وَلَمْ يَأْتِهِ فِي يَدِهِ عَصَا فَأَلْقَاهَا مِنْ يَدِهِ وَقَالَ ((مَا يُخْلِفُ اللَّهُ وَغَدَهُ وَلَا رَمْلَهُ)) ثُمَّ اتَّفَقَ إِذَا جَرُّوْهُ كَلْبٍ نَحَبَ سَرِيرِهِ فَقَالَ ((يَا عَائِشَةُ مَتَى دَخَلَ هَذَا الْكَلْبُ هَاهُنَا)) فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا دَرَيْتُ فَأَمَرَنِي فَأُخْرِجُ فَخَالَ جَبْرِيلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَاعْدَتَنِي فَبَجَلَسْتُ لَكَ فَلَمْ تَأْتِ)) فَقَالَ مَتَعَبِي الْكَلْبُ الَّذِي كَانَ فِي بَيْتِكَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ.

۵۵۱۲- عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ جَبْرِيلَ وَاعَدَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَأْتِيَهُ فَنَذَرَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَطُؤْهُ كَتَطَوَّلَ لَنَا فِي حَازِمٍ.

باب جانور کی صورت بنانا حرام ہے

۵۵۱۱- ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے جبرائیل نے وعدہ کیا رسول اللہ ﷺ سے آئے کا ایک وقت میں پھر وہ وقت آیا اور جبرائیل نہ آئے۔ اس وقت رسول اللہ کے ہاتھ مبارک میں ایک لکڑی تھی آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا اللہ اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا نہ اس کے اپنی وعدہ خلاف کرتے ہیں۔ پھر آپ نے اوجھر ادھر دیکھا تو ایک پلہ کتے کا تخت کے تلے دکھائی دیا۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ! یہ پلہ کب آیا اس جگہ؟ انہوں نے کہا قسم خدا کی مجھ کو خبر نہیں پھر آپ نے حکم دیا وہ باہر نکالا گیا۔ اسی وقت حضرت جبرائیل آئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا اور میں تمہارے انتظار میں بیٹھا تھا لیکن تم نہیں آئے۔ اور انہوں نے کہا یہ کتا جو تمہارے گھر میں تھا اس نے مجھ کو روک رکھا تھا ہم اس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر کتا ہو یا صورت۔

۵۵۱۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(۵۵۱۱) نوادگی نے کہا جانور کی صورت بنانا سخت حرام ہے اور کبیرہ گناہ ہے نہ اور ہے کہ کپڑے میں ہو یا فرش میں یا دراپہ یا اشرفی میں یا چیمہ میں یا برتن میں یا دیوار میں البتہ درخت پیلہ ان یا ان چیزوں کی جن میں جان نہیں صورت بنانا حرام نہیں ہے اور جس چیز میں تصویر چاند ار کی بنی ہو اگر وہ دیوار پر لٹکائی جاوے یا کپڑے میں بنائی جاوے یا تمام پر ہو جو ذلیل نہیں تو وہ حرام ہے اور جو ذلت کی جگہ پر ہو جیسے پچھونے پر جو وہ خدا جاوے یا کسی وغیرہ پر تو حرام نہیں ہے لیکن اس میں کلام ہے کہ یہی تصویر سے بھی فرشتے گھر میں آویں گے یا نہیں اور ہمارے نزدیک کوئی فرق نہیں اس صورت میں جو سایہ دار ہو اور جو سایہ دار نہ ہو اور جمہور علمائے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کا یہی مذہب ہے کہ قول ہے ثوری اور مالک اور ابو حنیفہ کا۔ اور بعض مفسر نے کہا کہ جس تصویر کا سایہ نہ پڑے اس کا رکھنا حرام نہیں ہے اور یہ مذہب باطل ہے کیونکہ حضرت جس پردے پر قفا بننے اس پر یہ سایہ تصویریں تھیں اور احادیث مطلق ہیں ان میں کسی صورت کی تخصیص نہیں ہے اور بعضوں کے نزدیک کپڑوں پر جو نقش ہوں تصویروں کے وہ درست ہیں اور قاسم بن محمد کا یہی مذہب ہے لیکن اجماع ہے ان تصویروں کی حرمت پر جو سایہ دار ہوں اور ان کا توڑنا واجب ہے۔ قاضی عیاض نے کہا ان میں بچوں کی کڑیاں مشقی ہیں ان کی اجازت ہے لیکن مالک نے کڑیوں کا بھی خرید کر اپنے بچے کے لیے تکرار رکھا ہے اور بعضوں نے کہا کہ کڑیوں سے کھیلنے کی اجازت اس حدیث سے منسوخ ہو گئی۔ واللہ اعلم بالصواب

۵۵۱۳- ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صبح کو اٹھے چپ چپ (جیسے کوئی رنجیدہ ہوتا ہے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج میں نے آپ کی شکل ایسی دیکھی کہ آج تک ویسی نہیں دیکھی تھی۔ آپ نے فرمایا جبرائیل نے مجھ سے وعدہ کیا تھا اس رات ملے گا مگر نہیں ملے اور انہوں نے کبھی وعدہ خلاف نہیں کیا۔ قسم خدا کی میمونہ نے کہا پھر سارا دن آپ اسی طرح رہے بعد اس کے آپ کے دل میں خیال آیا ایک کتے کے بچہ کا جو ہمارے ڈیرے میں تھا وہ نکال کر باہر کیا گیا پھر آپ نے پانی لیا اور جہاں وہ کتا بیٹھا تھا وہاں پانی چھڑک دیا۔ جب شام ہوئی تو جبرائیل علیہ السلام آئے۔ آپ نے فرمایا تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا گذشتہ رات کو آنے کا انہوں نے کہا ہاں لیکن ہم اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا ہو یا مورت۔ پھر اس کی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ کتوں کے قتل کا یہیں تک کہ آپ نے چھوٹے بارغ کا بھی کتا قتل کر دیا اور بڑے بارغ کے کتے کو چھوڑ دیا۔

۵۵۱۴- ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر کتا یا مورت ہو۔

۵۵۱۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۵۱۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۱۳- عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا فَقَالَتْ مَيْمُونَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ اسْتَشْكُرْتُ هَٰذَا مِنْكَ مِنْذُ الْيَوْمِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ جِبْرِيلُ كَانَ وَعْدَنِي أَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَانِي أَمْ وَاللَّهِ مَا أَخْلَفَنِي)) قَالَ فَظَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَهُ ذَلِكَ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جِرْوُ كَلْبٍ نَحْتًا فَسَطَّاطٍ لَنَا فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَتَضَخَ مَكَانَهُ فَلَمَّا أُنْسَى لَقِيَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ لَهُ ((قَدْ كُنْتَ وَعْدَنِي أَنْ تَلْقَانِي الْبَارِحَةَ)) قَالَ أَجَلٌ وَلَكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِي بِيَدِهِ يَقْتُلُ الْكِلَابَ حَتَّى يَنْتَهَى بِأَمْرٍ يَقْتُلُ كَلْبَ الْحَائِطِ الصَّغِيرِ وَيَتَرَكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيرِ.

۵۵۱۴- عَنْ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَايِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ))

۵۵۱۵- عَنْ أَبِي طَلْحَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَايِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ))

۵۵۱۶- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِنْ حَدِيثِ يُونُسَ وَذَكَرَهُ الْأَحْكَارُ فِي الْإِسْنَادِ.

(۵۵۱۳) کیونکہ بڑے بارغ کی حفاظت بغیر کتے کے دشوار ہے۔ نووی نے کہا جو فرشتے کتے کی وجہ سے نہیں آتے وہ رحمت اور برکت کے فرشتے ہیں لیکن محافظ فرشتے تو بڑی وقت ساتھ رہتے ہیں اور ہر جگہ جاتے ہیں کیونکہ وہ امان کو نگہنے ہیں اور خطا کرنے کا پالنا درست ہے جیسے شکاری کتا کھیت کا وہ فرشتوں کو نہیں روکتا۔ (احسن مختصر)

۵۵۱۷- ابو طلحہ سے روایت ہے جو صحابی تھے رسول اللہ ﷺ کے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر مورت ہو۔ بسر نے کہا زید بیمار ہوئے ہم ان کی بیمار پر کسی کو گئے ان کے دروازے پر ایک پردہ لٹکا تھا جس پر مورت تھی میں نے عبید اللہ خولانی سے کہا جو ام المؤمنین میمونہ کا رہیب تھا خود زید ہی نے ہم سے مورت کی حدیث بیان کی تھی (اور اب پردہ لٹکایا ہے مورت کا)۔ عبید اللہ نے کہا تم نے ان سے نہیں سنا انہوں نے یہ بھی کہا تھا مگر جو نقش ہو کپڑے میں۔

۵۵۱۸- ابو طلحہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں صورت ہو۔ بسر نے کہا پھر زید بن خالد بیمار ہوئے (جو اس حدیث کے راوی ہیں) ہم ان کے پوچھنے کو گئے ان کے گھر پر ایک پردہ لٹکا تھا جس میں تصویر بنی تھی۔ میں نے عبید اللہ خولانی سے کہا انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی تصویروں کے باب میں۔ انہوں نے کہا ہاں یہ بھی تو کہا تھا تم نے نہیں سنا مگر جو نقش ہو کپڑے پر۔ میں نے کہا میں نے نہیں سنا۔ انہوں نے کہا زید نے یہ کہا تھا۔

۵۵۱۹- ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر کتا ہو یا تصویریں ہوں۔

۵۵۲۰- زید نے کہا میں یہ سن کر ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ ابو طلحہ ہم سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں تم نے بھی رسول اللہ ﷺ سے ایسا سنا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں میں نے جو دیکھا ہے وہ تجھ سے بیان کرتی ہوں ایک بار آپ جہاد کو تشریف لے گئے میں نے ایک چادر لی اور اس کو دروازے پر

۵۵۱۷- عَنْ أَبِي طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ)) قَالَ بُسَيْرُ بْنُ الشَّكِيِّ زَيْدٌ بَعْدَ مُعْدَنَاءَ فَإِذَا عَنِي نَابَهُ مَسْرُورٌ فِيهِ صُورَةٌ قَالَ فَقُلْتُ لِعَبِيدِ اللَّهِ الْحَوْلَانِيِّ رَيْسِ مَيْمُونَةَ رُوحِ النَّبِيِّ ﷺ أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنْ النَّصُورِ يَوْمَ الْأَوَّلِ فَقَالَ عَبِيدُ اللَّهِ أَلَمْ تَسْمَعْهُ حِينَ قَالَ إِنَّا رَقَمًا فِي ثَوْبٍ.

۵۵۱۸- عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَفَظَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ)) قَالَ بُسَيْرُ بْنُ مَرْزُوحٍ زَيْدٌ بْنُ خَالِدٍ فَقَعَدْنَاهُ فَإِذَا نَحْنُ فِي بَيْتِهِ بِسَيْرٍ فِيهِ نَصَاوِيرُ فَقُلْتُ لِعَبِيدِ اللَّهِ الْحَوْلَانِيِّ أَلَمْ يُخْبِرْنَا فِي النَّصَاوِيرِ قَالَ إِنَّهُ قَالَ إِنَّا رَقَمًا فِي ثَوْبٍ أَلَمْ تَسْمَعْهُ قُلْتُ لَا قَالَ بَلَى قَدْ ذَكَرْتُ ذَلِكَ.

۵۵۱۹- عَنْ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا نَمَائِيلُ))

۵۵۲۰- قَالَ فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ إِنَّ هَذَا يُخْبِرُنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا نَمَائِيلُ)) فَهَلْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ ذَلِكَ لِقَائِهِ لَنَا وَلَكِنْ سَأَحَدُكُمْ مَا رَأَيْتُهُ فَعَلَّ

(۵۵۲۰) اس چادر پر تصویریں تھیں گھوڑوں کی جیسے دوسری روایت میں ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ دیوار پر پردہ لگانا یا کپڑا اٹھانا منع ہے مگر یہ کہہ کر ترمیمی ہے اور ابوالفتح نے کہا کہ حرام ہے۔

رَأَيْتُهُ خَرَجَ فِي عَوَاقِبِهِ. فَأَخَذْتُ نَمَطًا فَسَرَرْتُهُ عَلَى الْبَابِ فَلَمَّا قَدِمَ قَرَأَ النَّمَطَ عَرَفْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِهِ فَجَذَبْتُهُ حَتَّى هَنَكْتُهُ أَوْ قَطَعْتُهُ وَقَالَ ((إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَأْمُرْنَا أَنْ نَكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَالطِّينَ)) قَالَتْ فَقَطَعْنَا مِنْهُ وَسَادَتَيْنِ وَحَشَوْنَهُمَا لِيَمَّا قَتَمَ يَبْعُ ذَلِكَ عَلَيَّ.

۵۵۲۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيهِ تَمَثَّالٌ حُلَاحِجٌ وَكَانَ النَّاسُ إِذَا دَخَلَ اسْتَقْبَلُوهُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((حَوْلِي هَذَا فَإِنِّي كُلَّمَا دَخَلْتُ لَرَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا)) قَالَتْ وَكَانَتْ لَنَا قُطِيفَةٌ كُنَّا نَقُولُ عَلِمَهَا حَرِيرٌ فَكُنَّا نَلْبَسُهَا.

۵۵۲۲- عَنْ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ رَعْبُدُ الْأَعْلَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى وَزَادَ فِيهِ يُرِيدُ عَبْدُ الْأَعْلَى فَلَمْ يَأْمُرْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَطْعِهِ.

۵۵۲۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَرَرْتُ عَلَى بَابِي دُرَّتُوكَا فِيهِ الْحَبِيلُ ذَوَاتُ الْأَخْبِجَةِ فَأَمَرَنِي فَنَزَعْتُهُ.

۵۵۲۴- عَنْ وَكَيْعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ قَدِيمٍ مِنْ سَفَرٍ.

۵۵۲۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَسْتَرَّةٌ بِفَرَامٍ فِيهِ صُورَةٌ فَتَنَوَّنُ وَجْهَهُ ثُمَّ تَنَازَلَ السُّرَّ فَهَنَكْتُهُ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُسْتَهْنُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ)).

لگا دیا جب آپ لوٹ کر آئے اور چادر دیکھی آپ کو برا معلوم ہوا آپ نے اس کو کھینچا یہاں تک کہ پھاڑ ڈالا یا کاٹ ڈالا اس کو بعد اس کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم نہیں دیا پتھر اور مٹی کو پہننا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر ہم نے اس کو کاٹ کر دو ٹکے بنا ڈالے اور ان کے اندر کھجور کی چھال بھری آپ نے اس پر عیب نہیں کیا۔

۵۵۲۱- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے ہمارے پاس ایک پردہ تھا اس میں پرندے کی تصویر بنی تھی جب کوئی اندر آتا تو وہ تصویر اس کے سامنے ہوتی۔ رسول اللہ نے فرمایا اس کو نکال دو جب میں اندر آن کر اس کو دیکھتا ہوں تو دنیا یاد آ جاتی ہے۔ حضرت عائشہ نے کہا ہمارے پاس ایک چادر تھی جس پر ریشمی نیل تھی ہم اس کو پہنا کرتے۔

۵۵۲۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۵۲۳- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سفر سے تشریف لائے میں نے اپنے دروازے پر ایک نقش پر وہ لگا دیا تھا جس پر پردہ گھوڑوں کی سورتیں بنی تھیں آپ نے حکم دیا میں نے اسے پھاڑ ڈالا۔

۵۵۲۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۲۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور میں ایک پردہ ڈالے تھی تصویر دار۔ آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ نے اس پردے کو لے کر پھاڑ ڈالا پھر فرمایا سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت میں ان لوگوں کو ہو گا جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی صورت بناتے ہیں۔

۵۵۲۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزر اس میں یہ ہے کہ پھر آپ بھگے پردے کی طرف اور اس کو اپنے ہاتھ سے پھاڑ ڈالا۔

۵۵۲۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزر۔

۵۵۲۸- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور میں نے ایک طاق یا چپان کو اپنے ایک پردے سے ڈھانکا تھا جس میں تصویریں تھیں جب آپ نے یہ دیکھا تو اس کو پھاڑ ڈالا اور آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا آپ نے فرمایا اے عائشہ! سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت میں ان لوگوں کو ہو گا جو اللہ کی مخلوق کی شکل بناتے ہیں۔ حضرت عائشہ نے کہا میں نے اس کو کاٹ کر ایک تکیہ بنایا اور تکیے بنائے۔

۵۵۲۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک کپڑا تھا جس میں تصویریں تھیں وہ ایک طاق پر لٹکا تھا رسول اللہ ﷺ اُدھر نماز پڑھتے تھے تو فرمایا اس کو ہٹا دے میرے سامنے سے حضرت عائشہ نے کہا میں نے اس کو ہٹا کر اس کے تکیے بنا ڈالا۔

۵۵۳۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزر۔

۵۵۳۱- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں نے ایک پردے لٹکایا تھا جس میں تصویریں تھیں آپ نے اس کو سرکار دیا میں نے اس کے دو تکیے بنا ڈالا۔

۵۵۳۲- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے ایک پردے لٹکایا جس میں تصویریں تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس پردے کو اتار ڈالا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے اس کے دو تکیے بنا دیئے۔ ایک شخص بولا مجلس میں اس وقت جس کا نام ربیعہ بن

۵۵۲۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ أَهْوَىٰ إِلَى الْقِرَامِ فَهَتَكَ بِيَدِهِ.

۵۵۲۷- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا ((إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا)) لَمْ يَذْكُرْ مِنْ.

۵۵۲۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَقُولُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَتَرْتُ سَهْوَةً لِي بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ فَلَمَّا رَأَتْهُ هَتَكَ وَتَلَوْنَ وَجْهَهُ وَقَالَ ((يَا عَائِشَةُ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهَوْنَ بِخَلْقِ اللَّهِ)) قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَطَعْتُهُ فَجَعَلْنَا مِنْهُ وَسَادَةً أَوْ وَسَادَتَيْنِ.

۵۵۲۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهُ كَانَ لَهَا ثَوْبٌ فِيهِ تَصَاوِيرٌ مَمْدُودَةٌ إِلَى سَهْوَةٍ فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي إِلَيْهِ فَقَالَ ((أَخْرِبْهُ عَنِّي)) قَالَتْ فَأَخْرَجْتُهُ فَجَعَلْتُهُ وَسَادَةً.

۵۵۳۰- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۵۵۳۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ وَقَدْ سَتَرْتُ نَمَطًا فِيهِ تَصَاوِيرٌ فَحَدَّثَ فَاتَّخَذْتُ مِنْهُ وَسَادَتَيْنِ.

۵۵۳۲- عَنْ عَائِشَةَ رَوَى النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهَا نَصَبَتْ سِتْرًا فِيهِ تَصَاوِيرٌ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَرَعَهُ قَالَتْ فَقَطَعْتُهُ وَسَادَتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ فِي الْمَجْلِسِ حِينَئِذٍ يُقَالُ لَهُ رَابِعَةُ بْنُ عَطَاءٍ مَوْلَى نَبِيِّ زُهْرَةَ أَمَّا سَمِعْتَ أَبَا مُحَمَّدٍ يَذْكُرُ

عطا تھا تم نے نہیں سنا ابو محمد سے وہ کہتے تھے حضرت عائشہؓ کہتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ ان ٹکیوں پر آرام کرتے تھے۔ ابن قاسم نے کہا نہیں لیکن میں نے قاسم بن محمد سے سنا۔

۵۵۳۳- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے ایک توفک خریدی جس میں تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو آپ دروازے پر کھڑے ہو رہے اور اندر نہ گئے میں نے پہچان لیا کہ آپ کے چہرے مبارک پر رنج ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! میں توبہ کرتی ہوں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے سامنے میرا کیا گناہ ہے؟ آپ نے فرمایا یہ تو شک کیسی ہے؟ میں نے کہا اس کو میں نے خریدا ہے آپ کے بیٹھنے اور کھانے کے لیے۔ آپ نے فرمایا جنہوں نے یہ تصویریں بنائیں ان کو عذاب ہوگا اور ان سے کہا جاوے گا ان میں جان ڈالو پھر فرمایا جس گھر میں تصویریں ہوں وہاں فرشتے نہیں آتے۔

۵۵۳۴- ترجمہ و نقل جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ میں نے اس کے دو ٹکے بنا ڈالے آپ ان پر تکیہ لگاتے گھر میں۔

۵۵۳۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگ سورتیں بناتے ہیں ان کو قیامت میں عذاب ہوگا۔ ان سے کہا جاوے گا جلاؤ ان کو جن کو تم نے بنایا۔

۵۵۳۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۳۷- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول

اللہ ﷺ قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفِقُ بِهِمَا قَالَ ابْنُ الْقَاسِمِ لَا قَالَ لَكُنِّي فَمَا سَمِعْتُهُ يُرِيدُ الْقَاسِمُ ابْنَ مُحَمَّدٍ.

۵۵۳۳- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اشْتَرَتْ تَمْرُقَةً فِيهَا نَصَائِرُ فَلَمَّا رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفَتْ أَوْ فَعَرَفَتْ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَخَافَا أَنْ تُبَيِّنَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا بَالُ هَذِهِ التَّمْرُقَةِ)) فَقَالَتْ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ تَقَعُدُ عَلَيْهَا وَتُوسِدُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذِّبُونَ وَيَقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ ثُمَّ قَالَ إِنْ أُبَيِّنَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ))

۵۵۳۴- عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَبَعْضُهُمْ أَمَّ حَدِيثًا لَهُ مِنْ بَعْضِ زَوَادِ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي الْمَاجِشُونِ قَالَتْ فَأَخَذْتُهُ فَجَعَلْتُهُ مِرْقَطَيْنِ فَكَانَ يَرْفِقُ بِهِمَا فِي النَّيْتِ.

۵۵۳۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الَّذِينَ يَصْنَعُونَ الصُّوَرِ يُعَذِّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ))

۵۵۳۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۵۵۳۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللہ ﷻ نے فرمایا سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت کے دن تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔

۵۵۳۸- ترجمہ وہی جاوے پر گزرا۔

اللہ ﷻ ((إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ)) وَلَمْ يَذْكُرِ النَّاسُ إِلَّا

۵۵۳۸- عَنْ الْأَعْمَشِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةٍ بِيحْنِي وَأَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ((إِنَّ مِنْ أَشَدَّ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابًا الْمُصَوِّرُونَ)) وَحَدِيثُ سَعْيَانَ كَحَدِيثِ وَكَيْعٍ

۵۵۳۹- عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ صَبِيحٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ مَسْرُوقٍ فِي يَمْتٍ فِيهِ تَمَائِيلُ مَرِيَمَ فَقَالَ مَسْرُوقٌ هَذَا تَمَائِيلُ كِسْرَى فَقُلْتُ لَأَهَذَا تَمَائِيلُ مَرِيَمَ فَقَالَ مَسْرُوقٌ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ مَسْعُومٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ))

۵۵۳۹- مسلم بن صبیح سے روایت ہے میں مسروق کے ساتھ ایک گھر میں تھا جس میں تصویریں تھیں۔ مسروق نے کہا یہ کسری (بادشاہ ایران) کی تصویریں ہیں۔ میں نے کہا یہ حضرت مریم کی تصویریں ہیں۔ مسروق نے کہا میں نے عبد اللہ بن مسعود سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت کے دن تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔

۵۵۴۰- سعید بن ابی الحسن سے روایت ہے ایک شخص عبد اللہ بن عباس کے پاس آیا اور کہنے لگا میں تصویر بنانے والا ہوں تو اس کا کیا حکم ہے بیان کیجئے مجھ سے؟ ابن عباس نے کہا میرے پاس آؤ وہ پاس گیا پھر انھوں نے کہا پاس آ۔ وہ اور پاس آ گیا یہاں تک کہ ابن عباس نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور کہا میں تجھ سے کہتا ہوں وہ جو میں نے سنا ہے رسول اللہ سے میں نے سنا ہے آپ سے فرماتے تھے ہر ایک تصویر بنانے والا جہنم میں جاوے گا اور ہر ایک تصویر کے بدل ایک شخص جائدار بنایا جاوے گا جو تکلیف دے گا اس کو جہنم میں اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اگر تو ایسا ہی بنانا ہے تو درخت کی یا کسی اور بے جان چیز کی تصویر بنا۔

۵۵۴۰- عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي رَجُلٌ أَصَوِّرُ هَذِهِ الصُّوَرُ فَأَقْبَنِي فِيهَا فَقَالَ لَهُ اذْأُ مَنِي فَنَدْنَا مِنْهُ ثُمَّ قَالَ اذْأُ مَنِي فَنَدْنَا حَتَّى وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ قَالَ أَتَيْتُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يَجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صُورَةً نَفْسًا فَتُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ)) وَ قَالَ إِنَّ كُنْتُ لَأَبْدُ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّحَرَ وَمَا لَكَ نَفْسٌ لَهُ فَأَقْرَبُ نَفْسٍ نَفْسٍ عَنِّي

۵۵۴۱- نصر بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا وہ فتویٰ دیتے تھے اور حدیث نہیں بیان کرتے تھے یہاں تک کہ ایک شخص نے پوچھا میں مصور ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میرے

۵۵۴۱- عَنْ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ خَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَحَفَلْتُ بُغْيَتِي وَلَمْ يَقُولْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي رَجُلٌ أَصَوِّرُ هَذِهِ

پاس آوہ پاس آیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص دنیا میں کوئی منورت بنائے اس کو قیامت میں تکلیف دی جاوے گی اس میں جان ڈالنے کی اور وہ جان نہ ڈال سکے گا۔

۵۵۳۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۳۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مردان کے گھر میں گیا وہاں تصویریں تھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ فرماتا ہے اس سے زیادہ کون قصور وار ہوگا جو میری مخلوق کی طرح بنانے کا قصد کرے اچھا بناویں ایک چوٹی یا ایک دانہ گیہوں کا یا جو کا۔

۵۵۳۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک گھر میں گئے جو بن رہا تھا مدینہ میں مسجد کا یا مردان کا وہاں ایک مصور کو دیکھا جو گھر میں تصویریں بنا رہا تھا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ویسا ہی جیسا اوپر گزرا اس میں جو کا ذکر نہیں ہے۔

۵۵۳۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں سورتیں ہوں۔

باب سفر میں گھنٹی اور کتار کھنے کی کراہت

۵۵۳۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے ساتھ نہیں رہتے ان مسافروں کے جن کے ساتھ گھنٹا ہو یا کتا ہو (یعنی رحمت کے فرشتے کیونکہ گھنٹے کی آواز مکرر ہے اور یہ نبی مکرر کی ہے)۔

۵۵۳۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

الصُّورُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اَذُنُهُ فَبَدَأَ الرَّجُلُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كَلَّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ.

۵۵۴۲- عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۵۵۴۳- عَنْ أَبِي زُرْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي حَارِ مَرْوَانَ فَرَأَى فِيهَا تَصَاوِيرَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذُرَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً)).

۵۵۴۴- عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو هُرَيْرَةَ دَارًا تُبْنَى بِالْمَدِينَةِ لِسَعِيدٍ أَوْ لِعُرْوَانَ قَالَ فَرَأَى مَصُورًا يُصَوِّرُ فِي النَّارِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً.

۵۵۴۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ تَصَاوِيرٌ أَوْ تَصَاوِيرٌ)).

بَابُ كَرَاهَةِ الْكَلْبِ وَالْجَرَسِ فِي السَّفَرِ ۵۵۴۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ)).

۵۵۴۷- عَنْ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

۵۵۳۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گھنٹا شیطان کا ہاجا ہے۔

باب: تانت کا ہار اونٹ کے گلے میں ڈالنے کی ممانعت
۵۵۳۹- ابو بکر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر میں تو آپ نے ایک پیام پہنچانے والے کو بھیجا۔ عبد اللہ بن ابی بکرؓ نے کہا میں سمجھتا ہوں لوگ اس وقت اپنے سونے کے مقاموں میں تھے اور علم دیا کہ کسی اونٹ کے گلے میں تانت کا ہار باندھ رہے اور اس کو کاٹ ڈالیں۔ امام مالکؒ نے کہا میں خیال کرتا ہوں یہ نظر نہ لگنے کے خیال سے ڈالتے تھے۔

باب: جانور کے منہ پر مارنے اور داغ لگانے کی ممانعت

۵۵۵۰- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے منہ پر مارنے سے اور منہ پر داغ دینے سے۔
۵۵۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۵۲- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے ایک گدھا گزرا جس کے منہ پر داغ دیا گیا تھا آپ نے فرمایا لعنت کرے اللہ اس پر جس نے اس کو داغ دیا۔

۵۵۵۳- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک گدھا دیکھا جس کے منہ پر داغ تھا آپ نے اس کو برا کہا اور فرمایا قسم خدا کی میں تو داغ نہیں دیتا مگر اس جگہ جو منہ سے بہت دور ہے (جیسے پٹھا وغیرہ) اور حکم کیا اپنے گدھے کو داغ دینے

۵۵۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الْجَرَسُ مَرَامِيرُ الشَّيْطَانِ))

بَابُ مَكْرَاهَةِ قِلَادَةِ الْوَتْرِ فِي رَقَبَةِ الْبَعِيرِ (۱)
۵۵۴۹- عَنْ أَبِي بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ قَالَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَبِيبْتُ أَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَيْتَتِهِمْ ((لَا يَتَّقِينَ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةً مِنْ وَتَرٍ أَوْ قِلَادَةً إِلَّا قُطِعَتْ)) قَالَ مَالِكٌ أَرَى ذَلِكَ مِنَ الْعَيْنِ

بَابُ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْحَيَوَانِ فِي وَجْهِهِ وَوَسْمِهِ فِيهِ

۵۵۵۰- عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنْ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ.
۵۵۵۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۵۵۵۲- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ جِمَارٌ قَدْ وَسِمَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ ((لَعَنَ اللَّهُ الْمَلِيَّ وَسَخَهُ))

۵۵۵۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ وَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِمَارًا مَوْسُومَ الْوَجْهِ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ قَالَ فَوَاللَّهِ لَا أَسْمُهُ إِلَّا فِي أَفْصَى شَيْءٍ مِنَ الْوَجْهِ فَأَمَرَ

(۱) نودی نے کہا مشرکوں کی عادت تھی کہ نظر نہ لگنے کے لیے تانت کا ہار اونٹ کے گلے میں ڈال دیتے تھے۔ آپ نے یہ موقوف کر دیا اس وجہ سے کہ نظر ہر اس سے نہیں رکھی۔ اب اگر کوئی زینت کے لیے ڈالے تو درست ہے یا وجہ کے لیے یا اور کوئی ہار سوا تانت کے۔

بِحِمَارٍ لَهُ فَكُويَ فِي حَاوِيَتَيْهِ فَهُوَ أَوَّلُ مَنْ كُويَ الْحَاوِيَتَيْنِ.

کا تو داغ دیا گیا پٹھوں پر اور سب سے پہلے آپ ہی نے پٹھوں پر

داغ

بَابُ جَوَازِ وَسْمِ الْحَيَّوانِ غَيْرِ الْآدَمِيِّ

باب: سوا آدمی کے جانور کو داغ دینا درست ہے

۵۵۵۴- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ أُمُّ سَلِيمٍ قَالَتْ لِي يَا أَنَسُ انْظُرْ هَذَا الْغُلَامَ فَلَمَّا يُصْبِحُ شَيْئًا حَتَّى تَعْبُرَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ قَالَ فَعَدَوْتُ فَإِذَا هُوَ فِي الْحَائِطِ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ حَوِيتُهُ وَهُوَ يَسْمُ الظُّلْمَ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ.

۵۵۵۴- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب ام سلیم نے بچے کو جنم دیا تو مجھ سے کہا اے انس اس بچے کو دیکھتا رہ کچھ کھانے نہ پادے جب تک تو اس کو صبح کو رسول اللہ ﷺ کے پاس نہ لے جاوے اور آپ کچھ چاب کر اس کے منہ میں نہ ڈالیں۔ انس نے کہا پھر میں صبح کو آپ کے پاس گیا آپ باغ میں تھے اور ایک کملی حویٹ کی (جو ایک قبیلہ ہے یا موضع ہے) اور صبی تھی داغ دے رہے ان اونٹوں پر جو فتح میں آپ کے پاس آئے تھے۔

۵۵۵۵- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَوَايَةَ أَنَّهُ كَانَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ قَالَ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِرْبَدٍ يَسْمُ عَنْمَا قَالَ شَعْبَةُ وَأَشْكُرُ عِلْمِي أَنَّهُ قَالَ فِي آذَانِهَا.

۵۵۵۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان کی ماں نے جب بچے کو جنم دیا تو انہوں نے کہا اس بچے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤ آپ چبا کر اس کے منہ میں کچھ ڈالیں گے۔ میں نے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ بکریوں کے تھان میں تھے داغ دے رہے تھے ان کے کانوں میں۔

۵۵۵۶- عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرْبَدًا وَهُوَ يَسْمُ عَنْمَا قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ فِي آذَانِهَا.

۵۵۵۶- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے تھان میں آپ داغ دے رہے تھے بکریوں کے کانوں پر۔

۵۵۵۷- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۵۵۵۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۵۵۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمِيسَمَ وَهُوَ يَسْمُ إِلَى الصَّدَقَةِ.

۵۵۵۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں داغ کا ہتھیار دیکھا آپ صدقہ کے اونٹوں پر داغ دے رہے تھے۔

(۵۵۵۳) نوٹ: کہا آٹوں کو داغ دینا حرام ہے اور جانور کے منہ میں منج ہے اور جگہ مستحب ہے زکوٰۃ اور جزیئے کے جانوروں پر درجہ ہے اور جانوروں کو اور ابو حنیفہ کے نزدیک مکروہ ہے اور ان پر یہ حد نہیں جحت ہیں۔

بَابُ كَرَاهَةِ الْقَرْعِ (۱)

۵۵۵۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الْقَرْعِ قَالَ قُلْتُ بَنَافِعُ وَمَا الْقَرْعُ قَالَ يُحَلَّقُ بَعْضُ

۵۵۶۰- عَنْ عُثَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَجَعَلَ التَّفْسِيرَ فِي حَدِيثِ أَبِي أَسَامَةَ مِنْ قَوْلِ عُثَيْدٍ اللَّهُ.

۵۵۶۱- عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ بِإِسْنَادِ عُثَيْدٍ اللَّهُ مِثْلَهُ وَالْحَقُّ التَّفْسِيرُ فِي الْحَدِيثِ.

۵۵۶۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذَلِكَ.

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجُلُوسِ فِي الطَّرِيقَاتِ

۵۵۶۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّا كُنْمْ وَالْجُلُوسَ فِي الطَّرِيقَاتِ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا تَتَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قَبَادَا أُنِيتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ)) قَالُوا وَمَا حَقُّهُ قَالَ ((غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ))

۵۵۶۴- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

بَابُ تَحْرِيمِ فِعْلِ الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ وَالنَّامِصَةِ وَالْمُسْتَمِصَةِ وَالْمُتَقَلِّجَاتِ وَالْمُغْبِرَاتِ

بَابُ قَرْعِ كِي مَمَانَعَت

۵۵۵۹- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا قرق سے۔ عبد اللہ نے کہا میں نے تابع سے پوچھا قرق کیا ہے؟ انہوں نے کہا بچے کا سر مونڈنا کچھ چھوڑ دینا۔

۵۵۶۰- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۵۵۶۱- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۵۵۶۲- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ رَاسْتَوِیْ مِیْلِ بَیْضِیْ كِي مَمَانَعَت

۵۵۶۳- ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ تم راہوں میں بیٹھنے سے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم کو اپنی مجلسوں میں بیٹھنا ضروری ہے باتیں کرنے کے لیے آپ نے فرمایا اگر تم نہیں مانتے تو راستے کا حق لو اکرو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! براہ کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا آنکھ نیچے رکھنا اور غیر محرم کی طرف بد نظر نہ کرنا اور راہ میں ایذا نہ دینا کسی کو چلنے میں اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا بری بات سے منع کرنا۔

۵۵۶۴- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

بَابُ بَابُولِ مِیْلِ جَوْزِ لَکَانَا اور لَکَوَانَا اور گودنَا اور

گدانا اور منہ کی روئیں نکالنا اور نکلوانا اور

وانتوں کو کشاودہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو

(۵۵۵۹) ۵۷ نووی نے کہا قرق کے معنی تھوڑا سر منڈانا تھوڑا منڈانا یا جگہ جگہ منڈانا اور یہ مکروہ ہے الا اس صورت میں جب علاج کے لیے ہو اور کراہت خشکی ہے اور بعضوں نے بچوں کے لیے جائز رکھا ہے لیکن ہمارے یہ ہے کہ مرد اور عورت دونوں کے لیے مطلقاً مکروہ ہے کیونکہ یہ یہود کی خلعت ہے یا بد نما ہے۔ انہی

خلق اللہ

بدلتا حرام ہے

۵۵۶۵- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي ابْنَةً عُرَيْسًا أَصَابَتْهَا حَصْبَةٌ فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا أَفَاصِلُهُ فَقَالَ ((لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ))

۵۵۶۵- اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول اللہ کے پاس اور عرض کیا رسول اللہ! میری بیٹی دلہن ہوئی ہے اور اس کے چمپک نگلی ہے بال گر گئے۔ کیا میں جوڑ لگا دوں اس کے بالوں میں؟ آپ نے فرمایا لعنت کی اللہ نے جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی پر۔

۵۵۶۶- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي مُغَاوِرَةَ غَيْرَ أَنَّ وَكِيعًا وَشُعْبَةَ فِي حَدِيثِهِمَا قَتَمَرَطَ شَعْرَهَا.

۵۵۶۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۶۷- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي زَوَّجْتُ ابْنَتِي فَتَمَرَّقَ شَعْرُ رَأْسِهَا وَزَوَّجَهَا فَتَحْصِنُهَا أَفَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَتَمَهَا.

۵۵۶۷- اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا میں نے شادی کی ہے اپنی بیٹی کی اس کے بال گر گئے ہیں اور اس کا خاوند بالوں کو پسند کرتا ہے کیا میں جوڑ لگا دوں اس کے بالوں میں یا رسول اللہ! آپ نے منع کیا اس کو۔

۵۵۶۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ جَارِيَةً مِنْ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَأَنَّهَا مَرِضَتْ فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا فَأَرَادُوا أَنْ يَحْلِلُوهُ فَسَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَلَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ.

۵۵۶۸- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انصار کی ایک لڑکی نے نکاح کیا پھر وہ بیمار ہوئی اس کے بال گر گئے لوگوں نے قصد کیا ان میں جوڑ لگانے کا تو پوچھا رسول اللہ ﷺ سے آپ نے لعنت کی جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی پر۔

۵۵۶۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ ابْنَةً لَهَا فَاشْتَكَتْ فَتَسَاقَطَ شَعْرُهَا فَأَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجَهَا يُرِيدُهَا أَفَاصِلُ شَعْرَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَعَنَ الْوَاصِلَاتِ))

۵۵۶۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انصار کی ایک عورت نے اپنی لڑکی کا نکاح کیا پھر وہ لڑکی بیمار ہوئی اس کے بال گر گئے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا اس کا خاوند قصد کرتا ہے اس کا کیا میں جوڑ لگا دوں اس کے بالوں میں آپ نے فرمایا لعنت ہے جوڑ لگانے والی پر۔

(۵۵۶۵) کا ہر حدیث سے اس فعل کی حرمت ملتی ہے اور یہی فقہاء نے کہا جائز ہے اور یہی منقول ہے حضرت عائشہ سے لیکن یہ روایت صحیح نہیں ہے۔

۵۵۷۰۔ اس حدیث میں جوڑ لگوانے والوں پر لعنت کا ذکر ہے۔

۵۵۷۱۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی پر اور گودنے والی اور گدائے والی پر۔

۵۵۷۲۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۷۳۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لعنت کی اللہ نے گودنے والیوں اور گدائے والیوں پر اور منہ کے بال نکالنے والیوں پر اور لگوانے والیوں پر اور دانوں کو کشادہ کرنے والیوں پر خوب صورتی کے لیے (تاکہ کم سن معلوم ہوں) اللہ کی خلقت بدلنے والیوں پر پھر یہ خبر بنی اسد کی ایک عورت کو بچی جس کا نام اسے یعقوب تھا وہ قرآن پڑھا کرتی تھی تو وہ آنی عبد اللہ کے پاس اور بولی مجھے کیا خبر بچہ ہے کہ تم نے لعنت کی گودنے اور گدائے اور منہ کے بال اکھاڑنے اور اکھڑوانے اور دانوں کو کشادہ کرنے اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلنے والوں پر؟ عبد اللہ نے کہا میں کیوں لعنت نہ کروں اس پر جس پر رسول اللہ نے لعنت کی اور یہ تو اللہ کی کتاب میں موجود ہے۔ وہ عورت بولی میں نے تو دو جلدوں میں جس قدر قرآن تھا پڑھ ڈال مجھے نہیں ملا۔ عبد اللہ نے کہا اگر تو پڑھتی (جیسا چاہے تھا غور کر کے) تو تجھ کو ملتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو رسول تم کو بتلاوے اس کو تمھارے رہو اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو۔ وہ عورت بولی ان باتوں میں سے تو بعضی بات تمھاری عورت بھی کرتی ہے۔ عبد اللہ نے کہا چاند کی وہ گئی ان کی عورت کے پاس تو کچھ نہ پایا پھر لوٹ کر آئی اور کہنے لگی ان میں سے کوئی بات میں نے نہیں دیکھی عبد اللہ نے کہا اگر وہ ایسا کرتی تو ہم اس سے صحبت نہ کرتے۔

۵۵۷۴۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۷۰۔ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((لَعْنُ الْمُوصَلَاتِ))

۵۵۷۱۔ عَنْ زَيْنِ عُسَيْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعْنُ الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَشِيمَةِ وَالْمُسْتَوْصِمَةِ.

۵۵۷۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا.

۵۵۷۳۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَعْنُ اللَّهِ الْوَاصِلَاتِ وَالْمُسْتَوْصِلَاتِ وَالنَّاصِلَاتِ وَالْمُنْتَصِلَاتِ وَالْمُتَغَلِّضَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغْيِرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ قَالَ فَصَنَعَ ذَلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ وَكَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَاتَتْهُ فَقَالَتْ مَا حَدِيثٌ يَنْفَعُنِي عَنْكَ أَنْتَ لَعْنَةُ الْوَاصِلَاتِ وَالْمُسْتَوْصِلَاتِ وَالْمُنْتَصِلَاتِ وَالْمُتَغَلِّضَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغْيِرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَمَا لِي لَا أَفْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَتْ الْمَرْأَةُ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ لَوْحِي الْمُنْصَحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ فَقَالَ لَيْنُ كُنْتُ قَرَأْتِهِ لَقَدْ وَجَدْتُهُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا فَقَالَتْ الْمَرْأَةُ فَإِنِّي أُرَى شَيْئًا مِنْ هَذَا عَلَى امْرَأَتِكَ الْآنَ قَالَ أَذْهَبِي فَانْظُرِي قَالَ فَذَهَبَتْ عَلَى امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ فَلَمَّ تَرَّ شَيْئًا فَجَاءَتْ بِإِلَيْهِ فَقَالَتْ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا فَقَالَ أَمَا لَوْ كَانَ ذَلِكَ لَمْ نَجَاهِدْهُمَا.

۵۵۷۴۔ عَنْ مُصَوِّرٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى

حَدِيثُ خَرِيرٍ غَيْرُ أَنْ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ
الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوِشِمَاتِ وَفِي حَدِيثِ مُفَضَّلِ
الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوِشِمَاتِ.

۵۵۷۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۵۷۵- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ الْحَدِيثُ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُجَرَّدًا عَنْ سَائِرِ الْقِصَّةِ مِنْ ذِكْرِ
أُمِّ يَعْقُوبَ.

۵۵۷۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۵۷۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمَنْحُو
حَدِيثِهِمْ.

۵۵۷۷- جو بر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا
رسول اللہ ﷺ نے عورت کو اپنے سر میں جوڑ لگانے سے۔

۵۵۷۷- عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ رَخَرَّ
النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَصِلَ الْمَرْأَةُ بِرَأْسِهَا شَيْئًا.

۵۵۷۸- حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے انہوں
نے سماعویہ سے جس سال حج کیا تو منبر پر کھڑا ہوا اور ایک بالوں کا گچھا
اپنے ہاتھ میں لیا جو غلام کے پاس تھا اے مدینہ والو! تمہارے عالم
کہاں ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے منع کرتے تھے اس
سے (یعنی جوڑ لگانے سے) اور فرماتے تھے بنی اسرائیل اسی طرح
تباہ ہوئے جب ان کی عورتوں نے یہ کام شروع کیا اور عیش و
عشرت، شہوت پرستی میں پڑ گئے لڑائی سے دل چرانے لگے۔

۵۵۷۸- عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
عُوفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجِّ
وَهُوَ عَلَى الْمَنْبَرِ وَتَلَاوَنَ قُصَّةً مِنْ شَعْرِ كَانَتْ
فِي بَيْدِ حَزْرَسِيٍّ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَهَلْ
عَلِمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ
مِثْلِ هَذِهِ وَيَقُولُ ((إِنَّمَا هَلَكْتَ بَنُو إِسْرَائِيلَ
حِينَ اتَّخَذُوا هَذِهِ نِسَاؤَهُمْ)).

۵۵۷۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۷۹- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرُ
أَنْ فِي حَدِيثِ مُعْتَمِرٍ ((إِنَّمَا عَذَابُ بَنِي إِسْرَائِيلَ))

۵۵۸۰- سعید بن المسیب سے روایت ہے معاویہ مدینہ میں آئے
انہوں نے خطبہ سلیمان کو اور ایک گچھا بالوں کا نکالا پھر کہہ میں یہ
سمجھتا تھا یہ کام کوئی نہ کرے گا سوا یہود کے اور رسول اللہ ص کو اس کی
خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا یہ زور ہے (یعنی مکاری اور دغا بازی)۔

۵۵۸۰- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ
مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ فَخَطَبَنَا وَأَعْرَجَ كُفَّةً مِنْ شَعْرِ
فَقَالَ مَا كُنْتُ أُرَى أَنْ أَخَذَ يَفْعَلُهُ إِلَّا الْيَهُودَ
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَلَغَهُ غَسَاءُ الزُّوَرِ.

۵۵۸۱- سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے معاویہ
نے ایک دن کہا تم لوگوں نے بری بات نکالی اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زور سے۔ ایک شخص آیا ایک لکڑی لے

۵۵۸۱- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ
قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّكُمْ قَدْ أَحَدْتُمْ زِيَّ سَوْءٍ وَإِنَّ
نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الزُّوَرِ قَالَ وَجَاءَ رَجُلٌ

بَعْضًا عَلَى رَأْسِهَا حِرْقَةً قَالَ مُعَاوِيَةُ أَلَا وَهَذَا الزُّورُ قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِي مَا يُكْتَبُ بِهِ النِّسَاءُ أَشْعَارُهُنَّ مِنَ الْحِرْقِ

کراس کی نوک پر چیتھڑا لگا تھا معاویہ نے کہا یہی زور ہے۔ قتاڈہ نے کہا مراد یہ ہے کہ عورتیں چیتھڑے لگا کر اپنے بال بہت کر لیتی ہیں۔

بَابُ النِّسَاءِ الْكَاسِيَاتِ الْعَارِيَاتِ

الْمَائِلَاتِ الْمُتَمِيلَاتِ

۵۵۸۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوسُهُنَّ كَأَمْسِنَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِجْلَهَا وَإِنْ رِجْلَهَا لِيُوجِدَ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا))

باب: ان عورتوں کا بیان جو پہنتی ہیں لیکن تنگی ہیں آپ سیدھی راہ سے مڑ گئیں خاوند کو بھی موڑ دیتی ہیں ۵۵۸۲۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا دو قسمیں ہیں دوڑیوں کی جن کو میں نے نہیں دیکھا ایک تو وہ لوگ جن کے پاس کوڑے ہیں بیلوں کی دموں کی طرح کے لوگوں کو اس سے مارتے ہیں۔ دوسرے وہ عورتیں جو پہنتی ہیں مگر تنگی ہیں (یعنی ستر کے لائق اعضا کھلے ہیں جیسے حیدر آباد میں عورتوں کے سر اور پیٹ اور پاؤں کھلے رہتے ہیں یا کپڑے ایسے باریک پہنتی ہیں جن میں سے بدن نظر آتا ہے تو گویا تنگی ہیں) سیدھی راہ سے بہکانے والی خود بھٹکتے والی ان کے سر بختی اونٹ (ایک قسم ہے اونٹ کی) کی کوہان کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے وہ جنت میں نہ جاویں گی بلکہ اس کی خوشبو بھی اس کو نہ ملے گی حانا کہ جنت کی خوشبو اتنی دور سے آتی ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّزْوِيرِ فِي اللِّبَاسِ

وغيره والتشيع بما لم يعط

۵۵۸۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقُولُ إِنَّ زَوْجِي أَعْطَانِي مَا لَمْ يُعْطِنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَذَابٌ قَوْلِي زُورٌ))

باب: فریب کا لباس پہننے کی اور جو نہ ہو اس کو کہنے کی ممانعت ۵۵۸۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں (سوت سے) کہوں کہ خاوند نے مجھے وہ دیا ہے جو اس کو نہیں دیا؟ آپ نے فرمایا جو کہے فلاں چیز میرے پاس ہے (لوگوں میں اپنی بڑائی ظاہر کرنے کو غرور سے) اور وہ اس کے پاس نہ ہو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی فریب کے دو کپڑے پہن لے۔

۵۵۸۴- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَتْ

رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہنے لگی میری ایک سوت ہے تو کیا مجھ کو گناہ ہوگا اگر میں (اس کے دل جلانے کو) نیکہ کہوں کہ خاوند نے مجھے یہ دیا ہے جو اس کو نہیں دیا؟ آپ نے فرمایا جس کو کوئی چیز نہ ملی اور وہ ملی ہے بیان کرے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے فریب کے دو کپڑے پہن لیے (اور اپنے تئیں زاہد متقی بتلایا حالانکہ اصل میں دنیا دار فریبی ہے)۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ

۵۵۸۵- ترجمہ دہی ہے جو اوپر گزرا۔

امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنَّ لِي ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ أَمْسَحَ مِنْ مَالٍ زُرَّحِي بِمَا لَمْ يُعْطِنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْمُسْتَسَحُّ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسٍ فَوَيْحِي ذُور))

۵۵۸۵- عَنْ مِشْنَمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.



کِتَابُ الْآدَابِ

کتاب آداب کے بیان میں

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّكْنِيْ بِأَبِي الْقَاسِمِ وَ بَيَانِ مَا يَسْتَحِبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ باب: ابو القاسم کنیت رکھنے کی ممانعت اور اچھے ناموں کا بیان

۵۵۸۶- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَادَى رَجُلٌ رَجُلًا بِالتَّبِيعِ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَمَسَتْ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَنِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أَتُكِّنْ بِهَا دَعْوَتٌ فَلَمَّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَنِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَسْمَوُا بِأَسْمَاءٍ وَلَا تَكُونُوا بِكُنْيَةٍ))

۵۵۸۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے دوسرے شخص کو پکارا التبیع میں اے ابو القاسم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ادھر دیکھا۔ وہ شخص بولا یا رسول اللہ! میں نے آپ کو نہیں پکارا تھا بلکہ فلاں شخص کو (اس کی کنیت بھی ابو القاسم ہوگی)۔ آپ نے فرمایا نام رکھو میرے نام سے اور مت کنیت رکھو میری کنیت سے۔

۵۵۸۷- عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ أَحَبَّ أَسْمَانِكُمْ إِلَيَّ اللَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ))

۵۵۸۷- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہتر نام تمہارے اللہ کے نزدیک یہ ہیں عبد اللہ اور عبد الرحمن۔

۵۵۸۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ أَحَبَّ أَسْمَانِكُمْ إِلَيَّ اللَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ))

۵۵۸۸- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم میں سے ایک شخص کا لڑکا پیدا ہوا اس نے اس کا نام محمد رکھا اس کی قوم نے کہا اس سے ہم تجھے یہ نام نہیں رکھتے دیں گے تو رسول اللہ کا نام رکھتا ہے پھر وہ شخص اپنے بچے کو اپنی پیٹھ پر ادا کر لیا رسول اللہ کے

(۵۵۸۶) نوٹ: نے کہا اس کے میں علماء کے بہت سے مذہب ہیں ایک تو شافعی اور اہل ظاہر کا کہ ابو القاسم کنیت رکھنا کسی طرح درست نہیں خواہ اس کا نام محمد ہو یا احمد یا اور کچھ دوسرے یہ کہ یہ ممانعت منسوخ ہے اور رکھنا مباح ہے۔ مالک اور جمہور سلف کا یہی قول ہے۔ تیسرے یہ کہ یہ ممانعت حرمت کے لیے نہ تھی بلکہ بطور ادب کے وہ اب بھی باقی ہے۔ چوتھی یہ کہ ممانعت: سکو ہے جس کا نام محمد یا احمد ہو۔ پانچویں یہ کہ ابو القاسم کنیت رکھنا مطلقاً منع ہے اور بچوں کا نام قاسم رکھنا۔ چھٹے یہ کہ محمد نام رکھنا منع ہے اور اس میں ایک حدیث بھی ہے کہ تم بچوں کا نام محمد رکھتے ہو پھر ان پر لعنت کرتے ہو اور حضرت عمرؓ نے منع کر دیا تھا محمد نام رکھنے سے۔ (انتہا مختصر)

(۵۶۸۷) اسی طرح عبد الرحیم، عبد الملک، عبد القدوس، عبد السلام وغیرہ جس سے اللہ تعالیٰ کی بندگی نکلے اور برے نام وہ ہیں جس سے شرک اور کفر کی بو نکلے جیسے عبد الحسین، عبد الباقی، عبد الحسن وغیرہ۔

پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرا لڑکا پیدا ہوا میں نے اس کا نام محمد رکھا میری قوم کے لوگ کہتے ہیں ہم تجھے نہیں چھوڑنے کے تو رسول اللہ کا نام رکھتا ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ نے فرمایا میرا نام رکھو لیکن میری کنیت (یعنی ابوالقاسم) نہ رکھو کیونکہ قاسم میں ہوں تقسیم کرتا ہوں تم میں جو کچھ ملتا ہے (قیمت یا زکوٰۃ کا مال اس لیے اور کسی شخص کو ابوالقاسم نام رکھنا زیبا نہیں)۔

۵۵۸۹- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اس نے اس کا نام محمد رکھا۔ ہم لوگوں نے کہا ہم تیری کنیت رسول اللہ کے نام سے نہیں رکھنے کے (یعنی تجھے ابو محمد نہیں کہنے کے) جب تک تو آپ سے اجازت نہ لیوے۔ وہ شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا میرا ایک لڑکا پیدا ہوا ہے تو میں نے اس کا نام اللہ تعالیٰ کے رسول کے نام پر رکھا میری قوم کے لوگ انکار کرتے ہیں اس نام کی کنیت مجھے دینے سے جب تک رسول اللہ اجازت نہ دیں۔ آپ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو کیونکہ قاسم ہو کر میں بھیجا گیا میں تقسیم کرتا ہوں تم کو اور اپنے لیے نہیں جوڑتا۔

۵۵۹۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۹۱- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرا نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو کیونکہ میں ابوالقاسم ہوں باعث ہوں تم کو۔

۵۵۹۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۹۳- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ایک انصاری کا لڑکا پیدا ہوا اس نے چاہا اس کا نام محمد رکھنا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس

بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَدٌ لِي غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لِي قَوْمِي لَا تَدْعُكَ تَسْمِي بِاسْمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَسْمُوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ))

۵۵۸۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْهُمْ قَالَ وَلَدٌ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا لَا تَكُنْكَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَسْتَأْذِنَهُ قَالَ فَإِنَّمَا أَنَا وَلَدٌ لِي غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِرَسُولِ اللَّهِ وَإِنَّ قَوْمِي أَبَوْا أَنْ يَكُونُوا بِوِ حَتَّى تَسْتَأْذِنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((تَسْمُوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ))

۵۵۹۰- عَنْ حُصَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((فَإِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ))

۵۵۹۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَسْمُوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَفِي رَوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ وَلَا تَكْتُوا))

۵۵۹۲- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((إِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ))

۵۵۹۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَدَ لَهُ غُلَامٌ فَأَرَادَ أَنْ يَسْمِيَهُ مُحَمَّدًا

آیا آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا اچھا کیا انصار نے نام رکھو میرے
نام پر لیکن میری کنیت مت رکھو۔
۵۵۹۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

قَاتِي النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهُ فَقَالَ ((أَحْسَنْتَ
الْأَنْصَارَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُبُوا بِكُنْيَتِي)) .

۵۵۹۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ
ﷺ يَنْجُو حَدِيثَ مَنْ ذَكَرْنَا حَدِيثَهُمْ مِنْ قَبْلِ
رَبِّي حَدِيثَ النَّصْرِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ وَرَأَى فِيهِ
حُسَيْنٌ وَسَلَمَانٌ قَالَ حَصِينٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ ((إِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ)) وَ
قَالَ سَلَمَانٌ ((فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ)) .

۵۵۹۵- جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ وَابْنُ لِرَجُلٍ
مِنَّا عَلِمَ فُسْمَاءَ الْقَاسِمِ فَقُلْتُ لَا نَكْبِتُ أَبَا
الْقَاسِمِ وَلَا نَعْمُكَ عَيْنًا قَاتِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ((أَسْمِ ابْنَتَكَ
عَبْدَ الرَّحْمَنِ)) .

۵۵۹۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
غَيْرُ أَنَا لَمْ يَذْكُرْ وَلَا نَعْمُكَ عَيْنًا .

۵۵۹۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ
ﷺ ((تَسْمُوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُبُوا بِكُنْيَتِي))
قَالَ عُمَرُو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ .

۵۵۹۸- عَنْ الشَّيْبَانِيِّ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ نَجْرَانَ سَأَلُونِي فَقَالُوا إِنَّكُمْ
تَقْرَأُونَ يَا أَعْتِ هَارُونَ وَمُوسَى قَبْلَ عِيسَى
بَكْنَا وَكَذَا فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ ((إِنَّهُمْ
كَانُوا يَسْمُونُ بِأَسْمَائِهِمْ وَالصَّالِحِينَ قَبْلَهُمْ)) .

۵۵۹۵- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم میں
سے ایک شخص کا لڑکا پیدا ہوا۔ اس نے اس کا نام قاسم رکھا۔ ہم
لوگوں نے کہا ہم تجھے ابو القاسم کنیت نہ دیں گے اور تیری آنکھ
ٹھنڈی نہ کریں گے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور یہ بیان
کیا۔ آپ نے فرمایا تیرے بیٹے کا نام عبد الرحمن ہے۔

۵۵۹۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۹۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو اور
میری کنیت مت رکھو۔

۵۵۹۸- معمر بن شعبہ سے روایت ہے جب میں نجران میں آیا
تو وہاں کے لوگوں نے (انصار کی نے) مجھ پر اعتراض کیا تم (سورہ
مریم میں) پڑھتے ہو ”یا اےحت ہارون“ (حضرت مریم کو ہارون
کی بہن کہا ہے) حالانکہ (حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے بھائی
تھے اور) حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ سے اتنی مدت پہلے تھے (پھر
مریم ہارون کی بہن کیوں ہو سکتی ہیں) جب میں رسول اللہ کے
پاس آیا میں نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا (یہ وہ ہارون
تھوڑے ہیں جو موسیٰ کے بھائی تھے) بلکہ بنی اسرائیل کی عادت

تھی (جیسے اب سب کی عادت ہے) کہ وہ پیغمبروں اور اگلے نیکوں کے نام پر نام رکھتے تھے۔

باب: برے ناموں کا بیان

۵۵۹۹- سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غلاموں کے نام چار رکھنے سے ارج اور رباح اور یسار اور نافع۔

۵۶۰۰- سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت نام رکھ اپنے غلام کارباح اور یسار اور نافع اور نہ نافع۔

۵۶۰۱- سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ پسندیدہ اللہ تعالیٰ کو چار کلمے ہیں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ ان میں سے جس کو چاہے پہلے کہے کوئی نقصان نہ ہوگا اور اپنے غلام کا نام یسار اور رباح اور نافع (اس کے وہی معنی ہیں جو ارج کے ہیں) اور ارج نہ رکھو اس لیے کہ تو پوچھے گا وہاں وہ ہے (یعنی یسار یا رباح یا نافع) وہ کہے گا نہیں ہے۔ سمرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی چار نام فرمائے تو زیادہ مت نقل کرنا مجھ سے۔

۵۶۰۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۶۰۳- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد کیا کہ یحییٰ اور برکت اور ارج اور یسار اور نافع اور

بابُ كَرَاهَةِ التَّسْمِيَةِ بِأَلْسِمَاءِ الْقَبِيحَةِ

۵۵۹۹- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ لَبَّيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَسْمِيَ رَقِيقًا بِأَرْبَعَةِ أَسْمَاءٍ أَفْلَحَ وَرَبَاحٌ وَيَسَارٌ وَنَافِعٌ.

۵۶۰۰- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحًا وَلَا يَسَارًا وَلَا أَفْلَحَ وَلَا نَافِعًا)).

۵۶۰۱- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ أَرْبَعُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لَا يَشْرُكَ بِهِنَّ بَدَأَتْ وَلَا تُسَمِّينَ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيعًا وَلَا أَفْلَحَ فَإِنَّكَ تَقُولُ أَتَمُّ هُوَ فَلَا يَكُونُ فَيَقُولُ لَا)) إِنَّمَا هُنَّ أَرْبَعٌ فَلَا تَزِيدَنَّ عَلَيَّ.

۵۶۰۲- عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادٍ زَاهٍ فَأَمَّا حَلِيفُ خَرِيرٍ وَرَوْحٌ فَكَمِثِلِ حَلِيفِ زَاهِرٍ يَقْصِدُ وَأَمَّا حَلِيفُ شُعْبَةَ فَلَيْسَ فِيهِ إِلَّا ذِكْرُ تَسْمِيَةِ الْغُلَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكَلَامَ الْأَرْبَعِ.

۵۶۰۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرَادَ أَنْ يَنْهِيَ عَنْ أَنْ

(۵۵۹۹) نووی نے کہا یہ ٹی تڑکی ہے نہ کہ تخری اور اس کی وجہ دوسری روایت میں مذکور ہے کہ جب کوئی پوچھے یہاں اللہ ہے یا رباح یا یسار یا نافع اور جواب ملے گا کہ نہیں ہے تو اس میں ایک قسم کی بد فالی ہے کیونکہ ارج کے معنی کامیاب اور رباح کے معنی فائدہ مند اور یسار کے معنی توگرا اور نافع کے معنی فائدہ دینے والا۔

يُسَمَّى بِغُلَى وَبِرَكَّةٍ وَيَأْتِلُح وَيَسْتَارُ وَيَسْتَفِيعُ
وَيَحْجُو ذَلِكَ ثُمَّ رَأَتْهُ سَكَتَتْ بَعْدَ عَنْهَا فَلَمْ يَقُلْ
شَيْئًا ثُمَّ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ
ذَلِكَ ثُمَّ أَرَادَ عُمَرُ أَنْ يَنْهَى عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ تَرَكَهُ.

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَغْيِيرِ الْأَسْمِ الْقَبِيحِ

۵۶۰۴- عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اسْمَ
عَاصِيَةَ وَقَالَ ((أَنْتِ جَمِيلَةٌ)) قَالَ أَحْمَدُ
مَكَانَ أَخْبَرَنِي عَنْ.

۵۶۰۵- عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
أُمَّةَ لِحَمَرَ كَانَتْ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةُ فَسَمَّاهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِيَّةَ.

۵۶۰۶- عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
كَانَتْ حَوْبَرِيَّةً اسْمُهَا بَرَّةٌ فَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ اسْمَهَا حَوْبَرِيَّةً وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَالَ
خَرَجَ مِنْ بَيْتِ بَرَّةَ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أَبِي عُمَرَ
عَنْ كُرَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبَّاسٍ.

۵۶۰۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَتْ اسْمُهَا
بَرَّةَ فَقِيلَ تَرَكِي نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
زَيْنَبَ وَلَفِظُ الْحَدِيثِ لَهَا لَاءُ ذُوْنَ أَبِي بَشَّارٍ وَقَالَ
أَبُو أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ.

۵۶۰۸- عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ
اسْمِي بَرَّةَ فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ زَيْنَبَ قَالَتْ وَدَخَلَتْ عَلَيْهِ زَيْنَبُ بِنْتُ
خُحْلٍ وَاسْمُهَا بَرَّةُ فَسَمَّاهَا زَيْنَبَ.

۵۶۰۹- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ

ان کے مانند نام رکھنے سے منع کر دیں پھر آپ چپ ہو رہے اور
کچھ نہیں فرمایا۔ بعد اس کے رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی
اور آپ نے اس سے منع نہیں کیا۔ پھر حضرت عمرؓ نے اس سے
منع کرنا چاہا، بعد اس کے چھوڑ دیا اور پھر منع نہیں کیا۔

باب: برے نام کا بدل ڈالنا مستحب ہے

۵۶۰۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ نے ایک عورت کا نام بدل دیا جس کا نام عاصیہ تھا اور فرمایا تو
جلیلہ ہے (عاصیہ کے معنی نافرمان گنہگار اور جلیلہ کے معنی نیک اور
خوب صورت)۔

۵۶۰۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اس کا نام جلیلہ رکھ دیا۔

۵۶۰۶- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جویریہ کا نام
پہلے برہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام جویریہ رکھ
دیا۔ آپ برا جانتے یہ کہنا وہ برہ کے پاس سے نکل گیا نکل جانا (گویا
نکلی کا چھوڑنا ہے)۔

۵۶۰۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے زینب کا
نام پہلے برہ تھا۔ لوگوں نے کہا اپنی آپ تعریف کرتی ہے پھر
رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام زینب رکھا۔

۵۶۰۸- زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میرا
نام برہ تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رکھ دیا اور
زینب بنت جحش آپ کے پاس گئیں ان کا بھی نام برہ تھا آپ نے
زینب رکھ دیا۔

۵۶۰۹- محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے میں نے اپنی بیٹی کا نام

برہ رکھا تو زینب بنت ابی سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ نے منع کیا ہے اس سے اور میرا نام بھی برہ تھا پھر رسول اللہ نے فرمایا مت تعریف کرو اپنی اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ نیک کون ہے تم میں سے۔ لوگوں نے عرض کیا پھر ہم کیا نام رکھیں اس کا آپ نے فرمایا زینب رکھو۔

باب: شاہنشاہ نام رکھنے کی حرمت کا بیان

۵۶۱۰- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ دلیل اور برنامہ خدا تعالیٰ کے پاس اس شخص کا ہے جس کو لوگ ملک الملوک کہیں۔ ابن ابی شیبہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ کوئی مالک نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے۔ سفیان نے کہا ملک الملوک کے مانند ہے شہنشاہ۔

۵۶۱۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ غصہ اللہ تعالیٰ کو قیامت کے دن یا سب سے زیادہ ناپاک اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص ہوگا جس کو بادشاہوں کا بادشاہ کہا جاتا ہو۔ کوئی مالک نہیں سوا اللہ کے۔

باب: بچہ کے منہ میں کچھ چاب کر ڈالنے کا اور

چیزوں کا بیان

۵۶۱۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں عبد اللہ بن ابی طلحہ انصاری کو (جب وہ پیدا ہوئے) رسول اللہ ﷺ کے

سَمِيتُ ابْنِي بَرَّةً فَقَالَتْ لِي زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ هَذَا الْإِسْمِ وَسَمِيتُ بَرَّةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ اللَّهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبَرِّ مِنْكُمْ)) فَقَالُوا بِمَ نُسَمِّيَهَا قَالَ ((سَمَّوْهَا زَيْنَبَ))

باب: تحريم التسمي بملك الاملاك

۵۶۱۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ أُخْتِ اسْمٍ عِنْدَ اللَّهِ رَحُلٌ تَسْمَى مَلِكُ الْأَمْثَلِكِ زَادَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رَوَاتِهِ لَا مَالِكَ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ الْأَشْعَثِيُّ قَالَ سَفِيَانُ بِمَثَلِ شَاهَنَ شَاهٍ وَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ سَأَلْتُ أَبَا عَمْرٍو عَنْ ((أُخْتِ)) فَقَالَ أَوْضَعِ ((

۵۶۱۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أُعْطِيَ رَجُلٌ عَلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأُخْبِتُهُ وَأُعْطِيَتْهُ عَلَيْهِ رَجُلٌ كَانَ يُسَمَّى مَلِكُ الْأَمْثَلِكِ لَا مَالِكَ إِلَّا اللَّهُ))

باب: استحباب تحنيت المولود

وغيره

۵۶۱۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ذَهَبْتُ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

(۵۶۱۰) ہم ملک الملوک یعنی بادشاہوں کا بادشاہ اور شہنشاہ کے بھی یہی معنی ہیں۔ یہ اللہ کی صفت ہے وہی شہنشاہ ہے باقی سب محکوم اور بندے ہیں۔ نووی نے کہا یہ نام رکھنا حرام ہے اسی طرح اللہ سے جو نام خاص ہیں وہ رکھنا جیسے رحمان اللہ دس، سمکن، خالق الخلق وغیرہ۔ مزجم کہتا ہے مہاراج بھی اللہ ہے اور اس کے معنی بھی شہنشاہ کے ہیں یہ بھی کسی بندے کے لیے کہنا درست نہیں اس طرح تاضی القضاہ بھی۔

(۵۶۱۲) نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ بچہ کی تحنیک (چبا کر اس کے منہ میں کچھ ڈالنا) مستحب ہے جب وہ پیدا ہو اور یہ

پاس لے گیا۔ آپ اس وقت ایک کھلی اوڑھنے تھے اور اپنے اونٹ پر روغن مل رہے تھے۔ آپ نے پوچھا تیرے پاس کھجور ہے؟ میں نے کہا ہے۔ پھر میں نے آپ کو چند کھجوریں دیں آپ نے ان کو منہ میں ڈال کر چبایا بعد اس کے بچے کا منہ کھولا اور اس کے منہ میں ڈال دیا۔ بچہ اس کو چوسنے لگا۔ آپ نے فرمایا انصار کو عشق ہے کھجور سے اور اس کا نام عبد اللہ رکھا۔

۵۶۱۳- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو طلحہ کا ایک لڑکا بیمار تھا تو ابو طلحہ باہر گئے۔ وہ لڑکا مر گیا جب وہ لوٹ کر آئے تو انہوں نے پوچھا میرا بچہ کہاں ہے؟ ام سیم (ان کی بی بی انس کی ماں) نے کہا اب پہلے کی نسبت اس کو آرام ہے (یہ کنایہ ہے موت سے اور کچھ جھوٹ بھی نہیں)۔ پھر ام سلیم شام کا کھانا ان کے پاس لائیں انہوں نے کھایا۔ بعد اس کے ام سلیم سے صحبت کی جب فارغ ہوئے تو ام سلیم نے کہ جاؤ بچہ کو دفن کرو۔ پھر صبح کو ابو طلحہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے سب حال بیان کیا۔ آپ نے پوچھا کیا تم نے رات کو اپنی بی بی سے صحبت کی ہے؟ ابو طلحہ نے کہا ہاں۔ آپ نے دعا کی یا اللہ! برکت دے ان دونوں کو۔ پھر ام سلیم کے لڑکا پیدا ہوا ابو طلحہ نے مجھ سے کہا اس بچہ کو اٹھا کر رسول اللہ کے پاس لے جا اور ام سیم نے بچہ کے ساتھ تھوڑی کھجوریں بھیجیں۔ رسول اللہ نے اس بچے کو لے لیا اور پوچھا اس کے ساتھ کچھ ہے؟ لوگوں نے کہہ کھجوریں ہیں۔ آپ نے کھجوروں کو لے کر چبایا پھر اپنے منہ سے نکال کر بچہ کے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رُلِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي عِبَادَةٍ يَهْنَأُ بَعِيرًا لَهُ فَقَالَ ((هَلْ مَعَكَ ثَمَرٌ)) فَقُلْتُ نَعَمْ فَأَوَلَّتُهُ ثَمَرَاتٍ فَأَلْقَاهُنَّ فِيهِ فَبَلَكَهِنَّ ثُمَّ فَعَرَفَا الصَّبِيَّ فَمَنَعَهُ فِيهِ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَلْمُظُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((حُبُّ الْأَنْصَارِ الثَّمَرُ)) وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ.

۵۶۱۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ ابْنُ لَبَابِي طَلْحَةَ يَشْتَكِي فَخَرَجَ أَبُو طَلْحَةَ فَنَبَّضَ الصَّبِيَّ فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ مَا فَعَلَ ابْنِي. قَالَتْ أُمُّ سَلِيمٍ هُوَ أَسْكَنُ مَعًا كَانَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ الْعَصَا فَتَعَشَّى ثُمَّ أَضَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ وَارْزُوا الصَّبِيَّ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْحَةَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ ((أَغْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا)) فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ أَحْمِلْهُ حَتَّى قَاتِي بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعَثَتْ مَعَهُ ثَمَرَاتٍ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((أَفْعَهُ شَيْءٌ)) قَالُوا نَعَمْ ثَمَرَاتٍ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَعَهَا ثُمَّ أَخَذَهَا مِنْ فِيهِ فَجَعَلَهَا فِي فِي

تھو بالا جماع سنت ہے اور بہتر ہے کہ کوئی نیک مرد یا عورت تحنیک کرے اور یہ بھی معوم ہو کہ آثار صالحین سے اور ان کی تھوک سے اور ہر ایک چیز سے برکت حاصل کرنا چاہیے اور کھجور سے تحنیک افضل ہے اسی طرح عبد اللہ نام رکھنا۔ اسی مختصر

(۵۶۱۳) اس حدیث سے نکلا کہ ام سلیم نہایت عاقلہ اور صابرہ تھیں۔ انہوں نے اپنے خاندان کو بچہ کی خبر پہلے نہ دی اس خیال سے کہ وہ کھانا نہ کھاویں گے اور رات بھر رنج میں رہیں گے۔ اور حضرت کی دعا ان دونوں کے حق میں قبول ہوئی اور اس سے بہتر خدا نے دوسرا لڑکا عطاء فرمایا۔ نووی نے کہا اس عبد اللہ کی اولاد میں اسحاق پیدا ہوئے اور ان کے نو بھائی اور سب کے سب علماء اور صالحین تھے۔ مترجم کہتا ہے کہ اسی

منہ میں ڈالا پھر اس کا نام عبد اللہ رکھا۔

۵۶۱۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۶۱۵- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرا ایک لڑکا پیدا ہوا میں اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آیا۔ آپ نے اس کا نام امیر ایچم رکھا اور اس کے منہ میں ایک کھجور چبا کر ڈالی۔

۵۶۱۶- عروہ بن الزبیر اور فاطمہ بنت منذر سے روایت ہے اسماء بنت ابی بکرؓ (حضرت زبیرؓ کی بی بی) جب ہجرت کے لیے نکلیں تو ان کے پیٹ میں عبد اللہ بن زبیرؓ تھے۔ وہ قبائیں آئیں جو مدینہ منورہ سے ایک میل پر ہے وہاں عبد اللہ کو جنم دیا پھر اس کو نے کر رسول اللہ کے پاس آئیں تاکہ آپ تحنیک کریں اس کی (تحنیک اس کو کہتے ہیں کچھ چبا کر بچے کے منہ میں ڈالنا)۔ آپ نے عبد اللہ کو اسماء سے لے لیا اور اپنی گود میں رکھا پھر کھجور منگوائی۔ حضرت عائشہؓ نے کہا ہم ایک گھڑی تک کھجور ڈھونڈتے رہے آخر آپ نے کھجور چبائی اور عبد اللہ کے منہ میں تھوک دی۔ تو سب سے پہلے جو عبد اللہ کے پیٹ میں گیا وہ رسول اللہ کا تھوک تھا۔ اسماءؓ نے کہا پھر آپ نے عبد اللہ پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے دعا کی اور ان کا نام عبد اللہ رکھا۔ جب وہ سات یا آٹھ برس کے ہوئے تو زبیر کے اشارے سے وہ آئے رسول اللہ سے بیعت کے لیے آپ نے جب ان کو آئے دیکھا تو قسم فرمایا پھر ان سے بیعت کی (برکت کے لیے کیونکہ وہ کم سن تھے)۔

۵۶۱۷- اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے میں حاملہ تھی مکہ معظمہ میں اور میرے پیٹ میں عبد اللہ بن زبیرؓ تھے۔ جب میں مکہ سے

الصلیٰ ثم حنکة وسماه عبد الله.

۵۶۱۴- عن أنس بن مالك قال: ولد لي غلام.

۵۶۱۵- عن أبي موسى رضي الله عنه قال: ولد لي غلام فأتيت به النبي صلى الله عليه وسلم فسماه إبراهيم وحنكته بتمر.

۵۶۱۶- عن عروة بن الزبير وفاطمة بنت المنذر بن الزبير أنهما قالتا: خرجت أسماء بنت أبي بكر حين هاجرنا ومعي حنكيت بعبد الله بن الزبير فقلعت قباء فنفست بعبد الله بقباء ثم خرجت حين أنفست إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ليحنكه فأخذته رسول الله صلى الله عليه وسلم فوضعه في حجره ثم دعا بتمر فأنشأ فمكثنا ساعة نلتمسها قبل أن نجلها فمضغها ثم نصفها في فيه وإن أول شيء دخل بطنه لريق رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قالت: أسماه ثم مسحته وصلى عليه وسماه عبد الله ثم جاء وهو ابن سبع سنين أو ثمان فبأبى رسول الله ﷺ وأمره بذلك الزبير فقبسهم رسول الله ﷺ حين رآه مقبلا إليه ثم يابعه.

۵۶۱۷- عن أسماء أنها حملت بعبد الله بن الزبير بسكة قالت: فخرجت وأنا منهم فأتيت

نہ قسم کا والدہ خالص میرے اوپر گزرا ہے۔ پہلے میرا ایک ہی لڑکا تھا۔ اشرف اس کا نام تھا۔ جب میں بار دوم ۲۹ھ مقدس میں مکہ معظمہ گیا تو وہ لڑکا بعارضہ عیاش و بخار مکہ میں گزر گیا اور جس وقت اس کا اشعار ہونے لگا میں تفسیر معالم اشتریل کے مطالعہ میں مصروف تھا بعد انتقال کے صبر کیا اور غذا سے دعا کی۔ حق تعالیٰ نے اس سے بہتر تین لڑکے متواتر مرحمت فرمائے جن کے نام یہ ہیں اشرف احسن بحسن۔ حق تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دے رہے اور ان کو عالم باعمل کرے۔ آمین یا رب العالمین۔

نہی تو صل کی مدت پوری ہو گئی تھی۔ پھر میں مدینہ آئی اور قیام میں اتری وہاں عبد اللہ پیدا ہوئے۔ پھر میں رسول اللہ کے پاس آئی۔ آپ نے عبد اللہ کو اپنی گود میں رکھا پھر ایک کھجور منگوائی اور اس کو چھایا پھر عبد اللہ کے منہ میں تھوک دی۔ تو سب سے پہلے جو عبد اللہ کے پیٹ میں گیا وہ رسول اللہ کا تھوک تھا پھر دعا کی ان کے لیے اور برکت کی دعا کی اور عبد اللہ پہلے بچے تھے جو اسلام کے زمانے میں پیدا ہوئے (یعنی ہجرت کے بعد ورنہ ہجرت سے پہلے تو نعمان بن بشیر پیدا ہوئے)۔

۵۶۱۸- ترجمہ دعویٰ جو اوپر گزرا۔

۵۶۱۹- ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس بچے لائے جاتے تو آپ برکت کی دعا کرتے ان کے لیے اور تحنیک کرتے ان کی۔

۵۶۲۰- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن زبیر کو رسول اللہ کے پاس لائے تحنیک کرانے کے لیے پھر ہم نے ایک کھجور ڈھوٹی تو اس کا لٹا مشکل ہو گیا۔

۵۶۲۱- سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منذر ابو اسید رضی اللہ عنہ کا بیٹا جب پیدا ہوا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے اس کو اپنی زبان پر رکھا اور ابو اسید (اس کے باپ) بیٹھے تھے پھر آپ کسی چیز میں اپنے سامنے متوجہ ہوئے۔ ابو اسید نے حکم دیا وہ بچہ آپ کے زان پر سے اٹھالیا گیا۔ تب آپ کو خیال آیا آپ نے فرمایا بچہ کہاں ہے؟ ابو اسید نے کہا یا رسول اللہ! ہم نے اس کو اٹھالیا۔ آپ نے فرمایا اس کا نام کیا ہے؟ ابو اسید نے کہا یہ نام ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں اس کا نام منذر ہے۔ پھر اس دن سے انہوں نے اس کا نام منذر ہی رکھ دیا۔

الْمَدِينَةِ فَزَلْتُ بِبَنَاءِ مُوَلَّدَتِهِ بِبَنَاءِ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ فِي خُجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ نَفَلَ فِي فِيهِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ خُجْرَهُ رَيْثُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَكَهُ بِالتَّمْرِ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وَلَدَ فِي الْإِسْلَامِ.

۵۶۱۸- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي نَجْرٍ أَنَّهَا هَاجَرَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ حَمَلِي بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أَسْمَاءَ.

۵۶۱۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي بِالْمَصِيَّانِ فَيُرِّكُهُنَّ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُنَّ.

۵۶۲۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جِئْنَا بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ فَقَالَتْ تَمْرَةً فَمَزَّ عَلَيْنَا طَلَبَهَا.

۵۶۲۱- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَمِي بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى فَخْذِهِ وَأَبُو أُسَيْدٍ جَالِسٌ فَلَمَّحَ النَّبِيُّ ﷺ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمَرَ أَبُو أُسَيْدٍ بِأَنَّهُ فَاخْتَبَلَ مِنْ عَلَى فَخِذِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَقْلَبُوهُ فَأَسْتَفَاقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَيْنَ الْمَصِيَّ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ أَقْلَبْنَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ((مَا اسْمُهُ)) قَالَ فَذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((وَلَكِنْ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ)) فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ.

بَابُ جَوَازِ تَكْنِيَةِ مَنْ لَمْ يُولَدْ لَهُ وَ

تَكْنِيَةِ الصَّغِيرِ

۵۶۲۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ لِي أَخٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو عُمَيْرٍ قَالَ أَحْسَنِيَّةٌ قَالَ كَانَ فَطِيمًا قَالَ فَكَانَ إِذَا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَهُ قَالَ ((أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ الصُّغَيْرُ)) قَالَ فَكَانَ يَلْعَبُ بِهِ.

بَابُ جَوَازِ قَوْلِهِ لِغَيْرِ ابْنِهِ يَا بُنَيَّ

وَأَسْتَحْبَابِهِ لِلْمَلَأَاطِفَةِ

۵۶۲۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا بُنَيَّ)).
۵۶۲۴- عَنْ الصُّغَيْرَةِ بِنِ شُعْبَةَ قَالَتْ مَا سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحَدًا عَنْ الدُّجَالِ أَكْثَرَ مِنْهَا سَأَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ لِي ((أَيُّ بُنَيٍّ وَمَا يُتَعَبِّكُ مِنْهُ إِنَّهُ لَنْ يَضُرَّكَ)) قَالَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ مَعَهُ أَنْهَارَ الْمَاءِ وَجَبَانَ الْخُبَرِ قَالَ ((هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ)).

۵۶۲۵- عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي أَسَدٍ وَنُصْرَةَ فِي حَدِيثٍ أَحَدٍ مِنْهُمْ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ لِلصُّغَيْرَةِ ((أَيُّ بُنَيٍّ إِنَّا)) فِي حَدِيثٍ يَرِيدُ وَخَدَّةً.

باب: جس کا بچہ نہ ہوا ہو اس کو اور کم سن کو کنیت رکھنا درست ہے

۵۶۲۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ خوش مزاج تھے۔ میرا ایک بھائی تھا جس کو ابو عمیر کہتے تھے (اس سے معلوم ہوا کہ کم سن کو اور جس کے بچہ نہ ہوا ہو کنیت رکھنا درست ہے) میں سمجھتا ہوں انسؓ نے کہا اس کا دودھ چھڑایا گیا تھا تو جب رسول اللہ آتے اور اس کو دیکھتے تو فرماتے اے ابو عمیر بغیر کہاں ہے؟ (غیر لال کو کہتے ہیں) اور وہ لڑکا لال سے ہیلا تھا۔

باب: غیر کے لڑکے کو بیٹا کہنا اور ایسے کلمہ کا مہربانی کے طور پر مستحب ہونا

۵۶۲۳- انس رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے چھوٹے بیٹے میرے۔

۵۶۲۴- مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے (جال کو کسی نے اتنا نہیں پوچھا جتنا میں نے پوچھا) آخر آپ نے فرمایا بیٹے تو کیوں اس رنج میں ہے وہ تجھے نقصان نہ دے گا۔ میں نے عرض کیا لوگ کہتے ہیں اس کے ساتھ پانی کی نہریں اور روٹی کے پہاڑ ہوں گے۔ آپ نے فرمایا وہ اسی سبب سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل ہو گا۔

۵۶۲۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اگر اس میں یہ نہیں ہے کہ مغیرہ کو آپ نے بیٹا کہا۔

(۵۶۲۳) جیسا کہ ان باتوں کی وجہ سے جو مومن ہیں وہ ہرگز چاہتے ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مومنوں کا ایمان بڑھ جاوے گا اور کاروائی متاثر نہ ہوگی۔

بَابُ الْإِسْتِئْذَانِ

۵۶۲۶- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كُنْتُ جَالِسًا بِالْمَدِينَةِ فِي مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ فَأَتَانَا أَبُو مُوسَى فَرَعًا أَوْ مَذْعُورًا قُلْنَا مَا شَأْنُكَ قَالَ بَيْنَ عُمَرَ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَنْ أَتِيَهُ فَأَتَيْتُ بِنْتَهُ فَسَلَّمْتُ فَلَانَا فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَرَحَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنَا فَقُلْتُ بِنْتُ أَبِيكَ فَسَلَّمْتُ عَلَيَّ بِابْنِكَ فَلَانَا فَلَمْ يَرُدُّوا عَلَيَّ فَرَحَعْتُ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا اسْتَأْذَنْ أَحَدُكُمْ فَلَانَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ)) فَقَالَ عُمَرُ أَقِمِ عَلَيْهِ الْبَيْتَةَ وَإِنَّا أَوْجَعُكَ فَقَالَ أَنَّى بِنْتُ سَعْدٍ لَا يَقُومُ مَعَهُ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ قُلْتُ أَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ فَادْهَبْ بِهِ.

۵۶۲۷- عَنْ زَيْدِ بْنِ حُصَيْنَةَ بِهَذَا الْإِسْتِئْذَانِ وَرَأَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَحَقَّتْ مَعَهُ فَذَهَبَتْ إِلَى عُمَرَ فَسَلَّمَتْ.

باب: اذن چاہنے کے بیان میں

۵۶۲۶- حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے میں مدینہ کی مسجد میں بیٹھا تھا انصار کی مجلس میں اتنے میں ابو موسیٰ اشعریؓ آئے ڈرے ہوئے۔ ہم نے پوچھا تم کو کیا ہوا؟ انہوں نے کہا مجھ کو حضرت عمرؓ نے بلوایا پھر جب میں ان کے دروازے پر گیا تو تین بار سلام کیا۔ انہوں نے جواب نہ دیا میں لوٹ آیا۔ پھر انہوں نے کہا تم میرے گھر میرے پاس کیوں نہیں آئے؟ میں نے کہا میں تمہارے پاس گیا تھا اور تمہارے دروازے پر تین بار سلام کیا تم نے جواب نہ دیا آخر لوٹ آیا۔ اور رسول اللہؐ نے فرمایا ہے جب تم میں سے کوئی تین بار اذن چاہے پھر کوئی اذن نہ ملے (اندر آنے کی) تو لوٹ جاوے۔ حضرت عمرؓ نے کہا اس حدیث پر گواہ لا در نہ میں تجھ کو سزا دوں گا۔ ابی بن کعبؓ نے کہا ابو موسیٰؓ کے ساتھ وہ شخص جاوے جو ہم سب لوگوں میں چھوٹا ہو۔ ابو سعیدؓ نے کہا میں سب سے چھوٹا ہوں ابی بن کعبؓ نے کہا اچھا تم جاؤ ان کے ساتھ۔

۵۶۲۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرنا زیادہ ہے کہ ابو سعیدؓ نے کہا میں ابو موسیٰؓ کے ساتھ کھڑا ہوا اور حضرت عمرؓ کے پاس گیا اور گواہی دی۔

(۵۶۲۶) نوویؒ نے کہا علماء نے اجماع کیا ہے کہ اجازت دینا مشروع ہے اور سنت یہ ہے کہ تین مرتبہ باہر سے سلام کرے اور ہر بار اجازت مانگے اندر آئے کی اور پہلے سلام کا لفظ کہے پھر اجازت کا مثلاً یوں کہے السلام علیکم فداں شخص اندر آنا چاہتا ہے۔ اب اگر تینوں بار کے بعد بھی اجازت نہ ملے تو لوٹ جاوے یا پھر اجازت مانگے۔ (احمدی مختصر)

نوویؒ نے کہا ابی بن کعبؓ کی غرض اس کہنے سے نہ تھی کہ حضرت عمرؓ کو معلوم ہو جاوے کہ یہ حدیث بہت مشہور ہے اور ہم میں سے کم من شخص کو بھی معلوم ہے۔ اس حدیث سے اس شخص نے استدلال کیا ہے جو خبر واحد کو حجت نہیں سمجھتا اور یہ مذہب باطل ہے کیونکہ خبر واحد کے حجت ہونے پر اور اس پر عمل واجب ہونے پر خلفائے راشدینؓ اور اکثر صحابہؓ اور علماء کا اتفاق ہے اور حضرت عمرؓ نے ابو موسیٰؓ کی روایت کو رد نہیں کیا بلکہ مصلحت کے لحاظ سے ایسا ختم دیا کہ جھوٹے اور منافق لوگوں کو حد پیشیں بنا کر بیان کرنے کی جرأت نہ پائے اور اگر حضرت عمرؓ کے نزدیک خبر واحد حجت نہ ہوتی تو ایک شخص کا ابو موسیٰؓ کے ساتھ اور اتفاق کرنے سے کیا اثر ہوتا ہے کیونکہ دو عین شخصوں کی روایت یہ بھی خبر واحد ہے یہاں تک کہ تواتر کے درجہ کو نہ پہنچے۔ (احمدی مختصر)

۲۶۲۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ خَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كُنَّا فِي مَجْلِسٍ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ كُنَّا نَأْتِي أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ مُعْضِبًا حَتَّى وَقَفَ فَقَالَ أَسْأَلُكُمْ اللَّهُ هَلْ سَمِعَ أَحَدٌ مِنْكُمْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ((يَقُولُ الْإِسْتِئْذَانُ ثَلَاثَ فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَالْأَوَّلُ جَمْعٌ)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَمَا ذَلِكَ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَمْسَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ ثُمَّ جِئْتُهُ الْيَوْمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي جِئْتُ أَمْسَى فَلَسْتُ لَكَ بِكُمْ أَنْصَرَفْتُ فَإِنْ قَدْ سَمِعْتَكَ وَبُخْتُ حِينَئِذٍ عَنِّي شَغَلِي فَلَوْ مَا اسْتَأْذَنْتُ حَتَّى يُؤْذَنَ لَكَ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ كَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَوَاللَّهِ لَأَوْجَعَنَّ ظَهْرَكَ وَتَبْطُلَ لَوْ ثَلَاثَتَيْنِ بَيْنَ يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هَذَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كُنَّا نَأْتِي لَمْ يَقُومْ مَعَكَ إِلَّا أَخَذْنَا سِنًا فَمَّا بَا أَيْ سَعِيدٍ فَقُمْتُ حَتَّى أَتَيْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ هَذَا.

۲۶۲۸- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم ابی بن کعب کی مجلس میں بیٹھے تھے اتنے میں ابو موسیٰ اشعری آئے غصہ میں اور کھڑے ہو کر کہنے لگے میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی قسم میں سے کسی نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے تین بار اجازت مانگنا ہے پھر اگر اجازت ملے تو بہتر درجہ لوٹ جا۔ ابی نے کہا تم کیوں پوچھتے ہو اس کو؟ انہوں نے کہا میں نے کل حضرت عمرؓ کے گھر پر تین بار اجازت مانگی مجھ کو اجازت نہیں ہوئی میں لوٹ آیا۔ آج پھر میں ان کے پاس گیا اور میں نے کہا کل میں تمہارے پاس آیا تھا اور تین بار سلام کیا تھا پھر میں لوٹ گیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا میں نے سنا تھا اس وقت ہم کام میں تھے تم نے پھر اجازت کیوں نہیں مانگی یہاں تک کہ تم کو اجازت ملتی؟ میں نے کہا کہ رسول اللہ نے جس طرح فرمایا ہے اس طرح میں نے اجازت مانگی۔ انہوں نے کہا قسم خدا کی میں دکھ دوں گا تیرے پیٹ اور پیٹھ کو نہیں تو تو گواہ لا اس حدیث پر۔ ابی بن کعب نے کہا تو قسم خدا کی تمہارے ساتھ وہ جاوے جو ہم سب میں کم سن ہو۔ اٹھ اے ابو سعید! پھر میں اٹھا اور حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے۔

۵۶۲۹- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ بَابَ عُمَرَ فَاسْتَأْذَنَ فَقَالَ عُمَرُ وَاحِدَةً ثُمَّ اسْتَأْذَنَ ثَلَاثَةً فَقَالَ عُمَرُ بَنَانٌ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ ثَلَاثَةً فَقَالَ عُمَرُ ثَلَاثٌ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاتَّبَعَهُ خَدْرَةُ فَقَالَ إِنَّ كَانَ هَذَا شَيْئًا حَفِظْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ وَإِنَّا فَنَأْتِيَنَّكَ عِظَةٌ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَنَا فَقَالَ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْإِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ)) قَالَ فَجَعَلُوا

۵۶۲۹- ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ حضرت عمرؓ کے دروازے پر آئے اور اجازت مانگی۔ حضرت عمرؓ نے کہا یہ ایک بار ہوئی پھر انہوں نے اجازت مانگی حضرت عمرؓ نے کہا یہ دوبار ہوئی پھر اجازت مانگی تیسری بار حضرت عمرؓ نے کہا یہ تین بار ہوئی۔ بعد اس کے ابو موسیٰ لوٹے حضرت عمرؓ نے ان کے پیچھے کسی کو بھیجا اور لوٹا لایا۔ حضرت عمرؓ نے کہا اے ابو موسیٰ! اگر تم نے یہ رسول اللہ کی کسی حدیث کے موافق کیا ہے تو گو دو درجہ میں تم کو ایسی بڑا دوں گا جس سے اور دن کو نصیحت ہو۔ یہ سن کر ابو موسیٰ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کیا تم کو معلوم نہیں ہے

بَضَحَكُونَ قَالَ فَقُلْتُ أَتَاكُمْ أَخُوكُمُ الْمُسْلِمُ
قَدْ أَمَرَ أَنْ تَخْرُجُوا فَتُضَحَكُونَ أَنْتُمْ قَالُوا شَرِيكَتُ فِي
هَذِهِ الْعُقُوبَةِ قَالَتْ هَذَا أَبُو سَعِيدٍ

کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے اجازت مانگنا تین بار ہے؟ لوگ ہنسنے لگے۔ میں نے کہا تمہارے پاس ایک مسلمان بھائی ڈرا ہوا آیا ہے اور تم ہنستے ہو۔ میں نے کہا اے ابو موسیٰؓ اچل میں تیرا شریک ہوں اس تکلیف میں پھر وہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور کہا کہ یہ ابو سعیدؓ گواہ موجود ہیں۔

۵۶۳۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۶۳۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ بِمَعْنَى
حَدِيثِ بَشْرِ بْنِ مُضَظِلٍّ عَنْ أَبِي مُسْلِمَةَ

۵۶۳۱- عبید بن عمیرؓ سے روایت ہے ابو موسیٰؓ نے حضرت عمرؓ سے تین بار اجازت مانگی انہوں نے سمجھا کہ وہ کسی کام میں مصروف ہیں وہ لوٹ گئے۔ حضرت عمرؓ نے (اپنے لوگوں سے) کہا ہم نے عبد اللہ بن قیسؓ (یہ نام ہے ابو موسیٰؓ کا) کی آواز سنی تھی تو بلاؤ ان کو۔ پھر وہ بلائے گئے حضرت عمرؓ نے کہا تم نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے کہا ہم کو ایسا ہی حکم ہوا تھا (رسول اللہؐ کا۔ حضرت عمرؓ نے کہا تم اس امر پر گواہ لاؤ ورنہ میں تمہارے ساتھ کروں گا) یعنی سزا دوں گا۔ ابو موسیٰؓ لکے اور انصار کی مجلس پر آئے انہوں نے کہا تمہارے ساتھ ہم میں سے وہی گواہی دے گا جو ہم میں کم سن ہے۔ پھر ابو سعیدؓ اٹھے اور انہوں نے کہا ہم کو ایسا ہی حکم ہوا تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہہ سول اللہ کا یہ حکم مجھ پر نہیں کھلا اور اس کی وجہ یہی ہے بازاروں میں معاملہ کرنا۔ (یعنی میں تجارت وغیرہ دنیا کے کاموں میں مصروف رہا اور یہ حدیث نہ سن سکا۔ جب حضرت عمرؓ کو سب حدیثیں معلوم نہ ہوں تو اور کسی مجتہد یا عالم پر حدیث پوشیدہ رہنا کیا بعید ہے۔)

۵۶۳۱- عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا مُوسَى اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ ثَلَاثًا فَكَانَتْ وَحْدَهُ مَشْغُولًا فَرَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ أَلَمْ تَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ إِذْ نَادَا لَكَ فَدَعَيْتَ لَكَ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ إِنَّا كُنَّا نُوْمِرُ بِهَذَا قَالِ لَتَقِيَسَنَّ عَلَى هَذَا يَمْنَةً أَوْ نَأْفَعَلَنَّ فَمَخْرَجَ فَاذْهَبَ إِلَى مَخْلِسِ بْنِ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هَذَا إِلَّا أَصْغَرُنَا فَقَامَ أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ كُنَّا نُوْمِرُ بِهَذَا فَقَالَ عُمَرُ حَفِيٌّ عَلَى هَذَا مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَائِي عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْأَسْرَاقِ

۵۶۳۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ نہیں ہے کہ بازاروں میں خرید و فروخت کرنے سے اس حدیث سے غافل رہا۔

۵۶۳۲- عَنْ أَبِي حُرَيْرَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ النَّصْرِ الْهَائِي عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْأَسْرَاقِ

۵۶۳۳- ابو موسیٰؓ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ آئے

۵۶۳۳- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْ قَالَ جَاءَ أَبُو مُوسَى إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هَذَا أَبُو مُوسَى السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هَذَا الْأَشْعَرِيُّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ رُدُّوا عَلَيَّ رُدُّوا عَلَيَّ فَجَاءَ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى مَا رَدَّكَ كُنَّا فِي شُغْلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((الْمُسْتِذْنَانِ ثَلَاثٌ فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَإِلَّا فَارْجِعْ)) قَالَ لَتَأْتِيَنِي عَلَى هَذَا بَيِّنَةٌ وَإِلَّا فَعَلْتُ وَفَعَلْتُ فَذَهَبَ أَبُو مُوسَى قَالَ عُمَرُ إِنَّ وَجَدَ بَيِّنَةً تَحْدُوهُ عِنْدَ الْأَشْعَرِيِّ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ بَيِّنَةً فَلَمْ تَحْدُوهُ فَلَمَّا أَنْ جَاءَ بِالْبَيِّنَةِ وَتَحْدُوهُ قَالَ يَا أَبَا مُوسَى مَا تَقُولُ أَقْدُ وَحَدَّثْتَ قَالَ نَعَمْ أَنِّي بِنَ كَعْبٍ قَالَ عَدَلُ قَالَ يَا أَبَا الطُّفَيْلِ مَا يَقُولُ هَذَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَلَمَّا تَكُونَنَّ عَذَابًا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّمَا سَمِعْتُ شَيْئًا فَأَحْسِبْتُ أَنْ أَتَيْتُ.

حضرت عمرؓ کے پاس تو کہا السلام علیکم عبد اللہ بن قیس ہے انہوں نے اجازت نہ دی ان کو اندر آنے کی پھر انہوں نے کہا السلام علیکم ابو موسیٰ ہے السلام علیکم اشعری ہے (پہلے نام بیان کیے پھر کنیت بیان کی پھر نسبت تاکہ حضرت عمرؓ کو کوئی شبہ نہ رہے) آخر لوٹ گئے تب حضرت عمرؓ نے کہا تم کیوں لوٹ گئے ہم کام میں تھے؟ انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے اجازت مانگنا تین بار ہے پھر اگر اجازت ہو تو بہتر نہیں تو لوٹ جا۔ حضرت عمرؓ نے کہا اس حدیث پر گواہ لا نہیں تو میں کروں گا اور کروں گا (یعنی سزا دوں گا)۔ ابو موسیٰ یہ سن کر چلے گئے۔ حضرت عمرؓ نے کہا اگر ابو موسیٰ کو گواہ ملے گا تو شام کو منبر کے پاس تمہیں نہیں گے۔ جب حضرت عمرؓ شام کو منبر کے پاس آئے تو ابو موسیٰ موجود تھے۔ حضرت عمرؓ نے کہا اے ابو موسیٰ! تم کیا کہتے ہو تم کو گواہ ملا؟ انہوں نے کہا ہاں ابی بن کعبؓ موجود ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا بیشک وہ معتبر ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا اے ابوالطفیلؓ (یہ کنیت ہے ابی بن کعبؓ کی) ابو موسیٰ کیا کہتے ہیں؟ ابی بن کعبؓ نے کہا میں نے سنا رسول اللہؐ سے آپ یہ فرماتے تھے اے خطابؓ کے بیٹے! تم عذاب مت بنو حضرتؓ کے اصحاب پر (یعنی ان کو تکلیف مت دو)۔ حضرت عمرؓ نے کہا واہ سبحان اللہ میں نے تو ایک حدیث سنی تو اچھا سمجھا میں نے اس کی زیادہ تحقیق کر لی اور میری غرض یہ ہو گئی تھی کہ معاذ اللہ حضرتؓ کے اصحاب کو تکلیف دوں نہ یہ مطلب تھا کہ ابو موسیٰ جھوٹے ہیں۔

۵۶۳۴- ترجمہ وہی جواور پر گزرا۔

۵۶۳۴- عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ يَا أَبَا الطُّفَيْلِ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ نَعَمْ فَلَا تَكُنْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَذَابًا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ قَوْلِ عُمَرَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا بَعْدَهُ.

بَابُ كَرَاهِيَةِ قَوْلِ الْمُسْتَاذِنِ أَنَا إِذَا
قِيلَ مِنْ هَذَا

باب: جب کوئی باہر سے پکارے اور اندر سے پوچھا
جائے کون ہے تو اس کے جواب میں اپنا نام لیوے میں
ہوں کہنا مکروہ ہے

۵۶۳۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَيْتُ
النَّبِيَّ ﷺ فَدَعَوْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مِنْ هَذَا))
قُلْتُ أَنَا قَالَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ أَنَا أَنَا))

۵۶۳۵- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے میں رسول اللہ ﷺ
کے پاس آیا میں نے پکارا آپ نے پوچھا کون ہے؟ میں نے کہا
میں ہوں آپ باہر نکلے یہ کہتے ہوئے میں تو میں بھی ہوں۔

۵۶۳۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((مِنْ هَذَا)) فَقُلْتُ أَنَا
فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَنَا أَنَا))

۵۶۳۶- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے
اذن مانگا رسول اللہ ﷺ سے۔ آپ نے پوچھا کون ہے؟ میں نے
کہا میں ہوں۔ آپ نے فرمایا میں تو میں بھی ہوں۔

۵۶۳۷- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِهِمْ
كَأَنَّهُ كَرِهَ ذَلِكَ.....

۵۶۳۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ
نے برا جانا میں ہوں کہنے کو (کیونکہ اس سے کوئی فائدہ نہیں
پوچھنے والے کو معلوم نہیں ہوتا کون ہے۔ تو اپنا نام بتائے یا لقب
جو مشہور ہو بیان کرے)۔

بَابُ تَحْرِيمِ النَّظَرِ فِي بَيْتِ غَيْرِهِ

باب: غیر کے گھر میں جھانکنا حرام ہے

۵۶۳۸- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَخْبَرَهُ
أَنَّهُ رَحُلًا أَطْلَعَ فِي حُجْرٍ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِذْرَى يَحْكُ بِرَأْسِهِ
فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَوْ أَغْلَمُ أَنَّكَ
تَنْتَظِرُنِي لَطَعْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ)) وَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ ((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ))

۵۶۳۸- سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے ایک شخص نے
رسول اللہ ﷺ کے دروازے کی روزن سے جھانکا اور آپ کے
ہاتھ میں پشت خار تھا آپ اس سے اپنا سر کھج رہے تھے جب آپ
نے اس کو دیکھا تو فرمایا اگر میں جانتا کہ تو مجھے دیکھ رہا ہے تو میں
تیری آنکھ کو گونپتا۔ اور آپ نے فرمایا کہ اذن اس لیے بنایا گیا ہے
کہ آنکھ بچے (پرائے گھر میں جھانکنے سے جو حرام ہے)۔

۵۶۳۹- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَخْبَرَهُ
أَنَّهُ رَحُلًا أَطْلَعَ مِنْ حُجْرٍ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِذْرَى يَرْجُلُ بِرَأْسِهِ
فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ أَغْلَمُ أَنَّكَ
تَنْتَظِرُ طَعْنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ اللَّهُ

۵۶۳۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ اس سے
کنگھی کرتے تھے اپنے سر میں۔

الْبَازِنُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ))

۵۶۴۰- عَنْ سُوَيْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَحْرُ حَدِيثِ
لَيْسَ وَتُونَسَ.

۵۶۴۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص

نے جھانکار رسول اللہ ﷺ کے مکان میں سوراخ سے آپ ایک
تیر یا کئی تیر لے کر اٹھے اور میں گویا دیکھ رہا ہوں آپ کو آپ
چاہتے تھے کہ غفلت میں اس کو کوٹھال لگوں۔

۵۶۴۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی جھانکے کسی قوم کے گھر میں بغیر ان کی
اجازت کے تو ان کو حلال ہے اس کی آنکھ پھوڑنا۔

۵۶۴۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص جھانکے تیرے گھر میں بغیر تیری
اجازت کے پھر اس کو کنکری سے مارے اور اس کی آنکھ پھوٹ
جائے تو تیرے اوپر کچھ گناہ نہ ہوگا۔

باب: جو نظر دفعہ پڑ جائے

۵۶۴۴- عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ناگاہ نظر پڑنے کو؟ آپ نے حکم دیا مجھ
کو ناگاہ پھیر لینے کا۔

۵۶۴۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

باب: نظر الفحشاء

۵۶۴۶- عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ناگاہ نظر پڑنے کو؟ آپ نے حکم دیا مجھ
کو ناگاہ پھیر لینے کا۔

۵۶۴۷- عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ الْإِسْطَاقِيَّةَ.

(۵۶۴۲) یعنی اگر وہ ذھیلا وغیرہ اس کو دیکھیں اور اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو گھر والوں کو کچھ سزا نہ ہوگی۔

(۵۶۴۳) یعنی اگر اچھی عورت پر دفعتاً بے قصد نگاہ پڑ جائے تو گناہ نہ ہوگا لیکن اسی وقت واجب ہے نگاہ پھیر لینا پھر اگر مرد دیکھے گا تو
گناہگار ہوگا۔ نو دیکھنے کے بعد اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت کو راہ میں اپنا منہ چھپانا واجب نہیں بلکہ سنت اور مستحب ہے لیکن مردوں کو اپنی نگاہ
جھکانا چاہیے البتہ ضرورت سے دیکھنا درست ہے جیسے گواہی یا دوا اعلان یا پیغام دینے کی صورت میں یا خرید و فروخت یا معاملہ کرتے وقت اور یہ
بھی بقدر حاجت نہ کہ زیادہ۔ انتہی

کِتَابُ السَّلَام

کتاب سلام کے بیان میں

باب: سوار پیدل کو سلام کرے اور تھوڑے آدمی بہت آدمیوں کو سلام کریں

بَابُ يُسَلِّمُ الرَّاکِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرَةِ

۵۶۴۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام کرے سوار پیدل پر اور پیدل چنے والا بیٹھے ہوئے پر اور سلام کریں تھوڑے لوگ بہت لوگوں پر۔

۵۶۴۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يُسَلِّمُ الرَّاکِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ))

باب: راہ میں بیٹھنے کا حق یہ ہے کہ سلام کا جواب دیوے

بَابُ مِنْ حَقِّ الْجُلُوسِ عَلَى الطَّرِيقِ رَدُّ السَّلَامِ

۵۶۴۷- عبد اللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم بیٹھے تھے مکان کے سامنے جو زمین ہوتی ہے اس میں باتیں کرتے ہوئے اٹھے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے آپ نے فرمایا تم کو راہ میں بیٹھنے سے کیا مطلب؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کسی بڑے کام کے لیے نہیں بیٹھے بلکہ ہم بیٹھتے تھے چپ ادھر ادھر کے ذکر کرتے ہوئے اور باتیں کرتے تھے آپ نے فرمایا اچھا اگر نہیں مانتے تو اس کا حق ادا کرو۔ وہ حق ہے آنکھ نیچے رکھنا (اور اجنبی

۵۶۴۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ كُنَّا قُعُودًا بِالْأَقْبَةِ لَنَحْدُثَ فَخَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ ((مَا لَكُمْ وَلِلمَجَالِسِ الصُّعْدَاتِ اجْتَنِبُوا مَجَالِسِ الصُّعْدَاتِ)) فَقُلْنَا إِنَّمَا قَعَدْنَا لِنُغَيِّرَ مَا نَاسِ قَعَدْنَا لَنَتَذَكَّرُ وَنَتَحَدَّثُ قَالَ ((إِنَّمَا لَنَا فَأَذُوا حَقُّهَا غَضُّ الْبَصَرِ وَرَدُّ السَّلَامِ وَحُسْنُ الْكَلَامِ))

(۵۶۴۶) ہذا نوٹی نے کہا سلام کرنا سنت ہے اور اس کا جواب دینا واجب ہے لیکن یہ وجوب بطریق کفایہ ہے یعنی اگر مجلس سے چند آدمیوں نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے کافی ہو جاوے گا اور جو کسی نے جواب نہ دیا تو سب گناہگار ہو گئے۔ اور بہتر یہ ہے کہ یوں سلام کرے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر اس کے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ پھر السلام علیکم بھی درست ہے اور شروع میں علیکم السلام کہنا مکروہ ہے۔ جواب میں بھی علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنا بہتر ہے اور بخلاف دو صیغہ السلام بھی کہنا درست ہے اور صرف علیکم جائز نہیں ہے۔ البتہ علیکم میں دو قول ہیں اور سلام اللہ کا نام ہے تو معنی السلام علیکم کے یہ ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہو یا سلام کا معنی سلامتی ہے یعنی تم سلامت رہو۔ انہی مختصر۔

عورتوں کی طرف بد نظریہ کرنا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی باتیں کرنا جن سے لوگ خوش ہوں اور ان سے فائدہ پہنچے۔

۵۶۴۸- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچھو تم راہوں میں بیٹھنے سے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! ہمیں اپنی مجلسوں میں بیٹھ کر باتیں کرنے کی مجبوری ہے۔ آپ نے فرمایا اگر تم نہیں مانتے تو راہ کا حق ادا کرو۔ انہوں نے عرض کیا راہ کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا آنکھ نیچے رکھنا اور کسی کو ایذا نہ دینا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا بری بات سے منع کرنا۔

۵۶۴۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: مسلمان کا حق سلام کا جواب دینا بھی

ہے

۵۶۵۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ حق ہیں مسلمان کے اس کے بھائی مسلمان پر سلام کا جواب دینا اور چھینکے والے کا جواب دینا اور دعوت قبول کرنا اور بیمار کی خبر گیری کرنا اور جنازے کے ساتھ جانا۔

۵۶۵۱- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے حق مسلمان پر چھ ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا کیا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو مسلمان سے ملے تو اس کو سلام کر اور جب وہ تیری دعوت کرے تو قبول کر اور جب تجھ سے مشورہ چاہے تو اچھی صلاح دے اور جب چھینکے اور الحمد للہ کہے تو تو بھی بوب دے (یعنی الحمد للہ کہہ) اور جب بیمار ہو تو اس کو پوچھنے کو جا اور جب مر جاوے تو اس کے جنازے کے ساتھ رہو۔

۵۶۴۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّا كُنْهُمُ وَالْخُلُوسُ بِالطَّرِيقَاتِ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا بَيْنَ مَخَالِسِنَا نَحْدُثُ فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا أَتَيْتُمُ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ)) قَالُوا وَمَا حَقُّهُ قَالَ ((غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ))

۵۶۴۹- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَةَ بِهَذَا السَّنَدِ

بَابُ مِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ لِلْمُسْلِمِ رَدُّ

السَّلَامِ

۵۶۵۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خَمْسٌ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتُ الْغَاطِطِ وَاجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ)) قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانَ مَعْمَرُ بْنُ مَيْمُونٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَأَسَنَّهُ مَرَّةً عَنْ أَبِي الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۵۶۵۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتُّ قِيلَ مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَاجِبْهُ وَإِذَا اسْتَضْحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَإِذَا غَطَّسَ فَحَمِّدْ اللَّهَ فَسَمِعْتُهُ وَإِذَا مَرَضَ فَعُدَّةً وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبَعُهُ))

بَابُ التَّهْيِ عَنْ ابْنِ آءِ أَهْلِ الْكِتَابِ

بِالسَّلَامِ وَكَيْفَ يُرَدُّ عَلَيْهِمْ

۵۶۵۲- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ))

۵۶۵۳- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَسْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يُسَلِّمُونَ عَلَيْنَا فَكَيْفَ نُرَدُّ عَلَيْهِمْ قَالَ ((قُولُوا وَعَلَيْكُمْ))

۵۶۵۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ يَقُولُ أَحَدُهُمُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْ عَلَيْكَ))

۵۶۵۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ خَيْرٌ أَنَّهُ قَالَ ((فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ))

۵۶۵۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ بَلْ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُؤَقِّ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ)) قَالَتْ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ ((قَدْ قُلْتَ وَعَلَيْكُمْ))

۵۶۵۷- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي خَدِيثِهِمَا جَمِيعًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قَدْ قُلْتَ وَعَلَيْكُمْ))

باب: یہود اور نصاریٰ کو خود سلام نہ کرے اگر وہ کریں

تو کیسے جواب دیوے اس کا بیان

۵۶۵۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم کو اہل کتاب سلام کریں تو تم اس کے جواب میں دیکھو۔

۵۶۵۳- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ! اہل کتاب ہم کو سلام کرتے ہیں ہم کیونکر جواب دیں؟ آپ نے فرمایا دیکھو۔

۵۶۵۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود جب تم کو سلام کرتے ہیں تو ان میں کا ایک کہتا ہے اسام علیکم (یعنی تم مرو۔ سام کے معنی موت ہے) تم کہو علیک (یعنی تم مرو)۔

۵۶۵۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۶۵۶- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے یہودیوں نے اجازت چاہی رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کی (آپ نے اجازت دی وہ آئے) انہوں نے کہا السام علیکم۔

حضرت عائشہ نے جواب میں کہا تمہارے اوپر سام ہو اور لعنت۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ! اللہ جل جلالہ ہر کام میں تیری کو پسند کرتا ہے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ نے سنا نہیں جو انہوں نے کہا؟ آپ نے فرمایا میں نے تو اس کا جواب دے دیا اور دیکھ (بس اتنا ہی جواب کافی تھا اور تم نے جو جواب دیا اس سے زیادہ سخت تھا اور ایسی سختی اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے)۔

۵۶۵۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں علیکم بغیر واو کے ہے۔

قُلْتُ عَلَيْكُمْ)) وَلَمْ يَذْكُرُوا الْوَارِثَ

۵۶۵۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاسٌ مِنَ
الْيَهُودِ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ
((وَعَلَيْكُمْ)) قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمْ
السَّامُ وَالذَّامُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ((يَا عَائِشَةُ لَا تَكُونِي فَاحِشَةً))
فَقَالَتْ مَا سَمِعْتُ مَا قَالُوا فَقَالَ ((أَوَلَيْسَ قَدْ
رَدَدْتُ عَلَيْهِمُ الَّذِي قَالُوا قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ))

۵۶۵۹- عَنِ الْأَعَشِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ
قَالَ فَتَطَلَّعْتُ بِهِمْ عَائِشَةُ فَسَبَّوهُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَهْ يَا عَائِشَةُ
فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالْفَحْشَ)) وَزَادَ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذَا جَاءَكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ
يُحْيِكَ بِهِ اللَّهُ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

۵۶۶۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْهُمَا يَقُولُ سَلَّمَ قَاسٌ مِنَ يَهُودٍ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ
يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ ((وَعَلَيْكُمْ)) فَقَالَتْ
عَائِشَةُ وَغَضِبَتْ أَنَّهُمْ سَمِعُوا مَا قَالُوا قَالَ ((بَلَى
قَدْ سَمِعْتُ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِمْ وَإِنَّا لَنَجَابُ عَلَيْهِمْ
وَلَا يُجَابُونَ عَلَيْنَا))

۵۶۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَبْدَعُوا الْيَهُودَ وَلَا النَّصَارَى بِالسَّلَامِ فَإِذَا

۵۶۵۸- ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند یہودی آئے انہوں نے کہا
السام علیکم یا ابا القاسم۔ آپ نے فرمایا علیکم۔ حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا نے کہا بل علیکم السام والذام یعنی تمہارے ہی اوپر
موت ہو اور برائی۔ رسول اللہ نے فرمایا اے عائشہ! بد زبان مت
ہو۔ انہوں نے کہا آپ نے نہیں سنا یہود نے جو کہا؟ آپ نے
فرمایا میں نے سنا جو انہوں نے کہا اور کیا میں نے جواب نہیں دیا؟ جو
انہوں نے کہا تھا وہ انہی پر پھیر دیا۔

۵۶۵۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ حضرت عائشہ
ان کی بات کو سمجھ گئیں انہوں نے گالیاں دیں ان کو رسول اللہ
نے فرمایا صبر کر اے عائشہ! کیونکہ اللہ تعالیٰ بد زبان کو پسند نہیں
کرتا۔ تب اللہ نے یہ آیت اتاری وَإِذَا جَاءَكَ حَيَّوْكَ بِمَا
لَمْ يَحْيِكَ بِهِ اللَّهُ لَعَنَّكَ جِبَّ وہ آتے ہیں تیرے پاس تو اس طور
سے سلام کرتے ہیں کہ وہ اللہ سے نہیں سلام کیا تجھ کو۔

۵۶۶۰- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے یہود کے
چند لوگوں نے حضرت کو سلام کیا تو کہا السام علیکم یا ابا القاسم۔
آپ نے فرمایا علیکم۔ حضرت عائشہ غصے ہوئیں اور انہوں نے کہا
کیا آپ نے نہیں سنا ان کا کہنا؟ آپ نے فرمایا میں نے سنا اور اس
کا جواب بھی دیا اور ہم جو دعا کرتے ہیں ان پر وہ قبول ہوتی ہے اور
ان کی دعا قبول نہیں ہوتی (ایسا ہی ہوا کہ الٹی موت یہود پر پڑی
مرے اور مارے گئے۔)

۵۶۶۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا یہود اور نصاریٰ کو اپنی طرف سے سلام مت کرو اور جب تم کسی

(۵۶۶۱) نووی نے کہا ہمارے اصحاب کا یہ قول ہے کہ ذی کفریچ راستہ میں سے نہ چلتے پاوے بلکہ ایک کونے میں ٹھگ راستہ پر چلے اگر
مسلمان اس راہ پر چلتے ہوں اور جو ہجویم نہ ہو تو مضائقہ نہیں۔ مگر ٹھگ کرنے سے یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کو گڑھے میں گرا دے یا اٹھ

لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاصْطَرَوْهُ إِلَى أَصْنَقِهِ»
 ۵۶۶۲- عَنْ سَهْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثٍ
 وَكَيْعٍ ((إِذَا لَقِيتُمُ الْيَهُودَ)) وَفِي حَدِيثٍ نَحْوِ
 جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ وَفِي
 حَدِيثٍ خَرِيرٍ ((إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ)) وَلَمْ يُسَمِّ أَحَدًا
 مِنَ الْمُشْرِكِينَ.

یہودی یا نصرانی سے راہ میں ملو تو اس کو دباؤ تنگ راہ کی طرف۔
 ۵۶۶۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ السَّلَامِ عَلَى الصَّبِيَّانِ

۵۶۶۳- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 ﷺ مَرَّ عَلَى غُلَمَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ.

۵۶۶۴- عَنْ سَيَّارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۵۶۶۵- عَنْ سَيَّارٍ قَالَ كُنْتُ أُمَشِي مَعَ نَائِبِ
 النَّبَايَ فَمَرَّ بِصَبِيَّانِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ وَحَدَّثَ ثَابِتٌ
 أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ أَنَسٍ فَمَرَّ بِصَبِيَّانِ فَسَلَّمَ
 عَلَيْهِمُ وَحَدَّثَ أَنَسٌ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ رَسُولِ
 اللَّهِ ﷺ فَمَرَّ بِصَبِيَّانِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ.

بَابُ جَوَازِ جَعْلِ الْإِذْنِ رَفْعَ حِجَابِ أَوْ
 نَحْوِهِ مِنَ الْعَلَامَاتِ

۵۶۶۶- عَنْ أَنَسٍ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

باب: بچوں پر سلام کرنا مستحب ہے

۵۶۶۳- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
 گزرے بچوں پر تو سلام کیا ان کو۔

۵۶۶۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۶۶۵- سیار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ثابت بنابی کے
 ساتھ چار ہاتھ اوہ گزرے بچوں پر تو سلام کیا ان کو اور حدیث بیان
 کی کہ وہ انس کے ساتھ جا رہے تھے بچوں پر گزرے تو سلام کیا
 ان پر اور انس نے حدیث بیان کی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ
 جا رہے تھے بچوں پر گزرے تو سلام کیا آپ نے ان کو۔

باب: یہ بھی اجازت مانگنے کی ایک شکل ہے کہ پردہ
 اٹھاوے

۵۶۶۶- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

ﷺ دیوار کا دھکا پہنچاوے۔ اور اختلاف کیا ہے علماء نے کافروں کو سلام کرنے میں۔ ہمارا مذہب یہ ہے کہ ابتداً ان کو سلام کرنا حرام ہے اور جو وہ
 کریں تو جواب میں صرف و علیکم کہیں اور یہی قول ہے عامہ علماء اور سلف کا اور ایک طائفہ کا یہ قول ہے کہ اہل کتاب کو ابتداً اسلام کرنا درست ہے
 اور یہی منقول ہے عبد اللہ بن عباس اور ابی امامہ اور ابی حمیرہ سے اور جس جماعت میں مسلمان اور کافروں ہوں اس جماعت کو سلام کرنا
 درست ہے لیکن نہت کرے مسلمانوں کی۔ اتنی مختصراً

(۵۶۶۵) جو نوئی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو بچے تمیز رکھتے ہوں ان کو سلام کرنا مستحب ہے اور بیان ہے رسول اللہ ﷺ کی تو اسے اور انکسار
 کر اسی طرح عورتوں کو بھی سلام کرنا چاہیے اگر وہ کئی ایک ہوں اور جو ایک عورت ہو تو اس کا خاوند یا سید یا محرم سلام کرے اور اجنبی بھی کرے
 اگر وہ عورت پوز بھی ہو اور جو جوان ہو تو اجنبی مرد اس کو سلام نہ کرے بلکہ اس کا جواب بھی مکروہ ہے۔ اتنی مختصراً

(۵۶۶۶) عبد اللہ بن مسعود حضرت کے خلام تھے جب قرآن میں یہ حکم ہوا کہ حضرت کے گھر میں لوگ بے اجازت نہ آئیں

ﷺ نے مجھ سے فرمایا تیرے لیے آنے کی اجازت یہ ہے کہ وہ پردہ اٹھاوے اور میرے بھید کی بات سنے جب تک کہ میں تجھ کو منع نہ کروں۔

۵۶۶۷- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذْنُكَ عَلَيَّ أَنْ يُرْفَعَ الْحِجَابُ وَأَنْ تَسْمَعَ سَوَادِي حَتَّى أَتَاهَا)).

۵۶۶۷- عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

باب : عورتوں کو ضروری حاجت کے لیے باہر نکلنا

درست ہے

۵۶۶۸- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب ہم کو پردے کا حکم ہوا اس کے بعد سودہ رضی اللہ عنہا حاجت کے لیے نکلیں اور وہ ایک موٹی عورت تھیں جو سب عورتوں سے نکلی رہیں موناپے میں اور جو کوئی ان کو پہچانتا تھا اس سے چھپ نہ سکتیں تھیں (یعنی وہ پہچان لیتا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو دیکھا اور کہا اے سودہ! قسم خدا کی تم اپنے تئیں ہم سے چھپا نہیں سکتیں اس لیے سمجھو تم کیسی نکلتی ہو۔ یہ سن کر وہ لوٹ آئیں اور رسول اللہ میرے گھر میں رات کا کھانا کھا رہے تھے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک بڈی تھی اتنے میں سودہ آئیں اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ! میں نکلی تھی تو عمر نے مجھے ایسا دیر کلام کیا۔ اسی وقت آپ پردہ کی حالت ہوئی پھر وہ حالت چلتی رہی اور بڈی آپ کے ہاتھ ہی میں تھی آپ نے اس کو رکھنا نہ تھا۔ آپ نے فرمایا تم کو اجازت ہوئی حاجت کے لیے نکلنے کی۔ ہشام نے کہا حاجت سے

بَابُ إِبَاحَةِ الْخُرُوجِ لِلنِّسَاءِ لِقَضَاءِ حَاجَةٍ الْإِنْسَانِ

۵۶۶۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْتُ سُودَةُ بَعْدَ مَا ضَرَبَ عَلَيْهَا الْحِجَابُ لِنَقْضِي حَاجَتَهَا وَكَانَتْ امْرَأَةً خَسِيمَةً تَفْرُغُ النِّسَاءَ جَسْمًا لَا تَخْفَى عَلَى مَنْ يَرُفِقُهَا فَرَأَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا سُودَةُ وَاللَّهِ مَا تَخْفَيْنِ عَلَيْنَا فَانْظُرِي كَيْفَ تَخْرُجِينَ قَالَتْ فَانْكَفَأْتُ رَاجِعَةً وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِي وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَّى وَفِي يَدِهِ عِرْقٌ فَذَنَحْتُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي خَرَجْتُ فَقَالَ لِي عُمَرُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ فَأَوْحَى إِلَيَّ ثُمَّ رَفَعَ عَنْهُ وَإِنَّ الْعِرْقَ فِي يَدِهِ مَا وَضَعَهُ فَقَالَ ((إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجِينَ لِحَاجَتِكُنَّ)) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ يَفْرُغُ النِّسَاءَ جَسْمَهَا زِلَ أَبُو بَكْرٍ فِي حَدِيثِهِ

اور تب حضرت نے ان سے یہ حدیث فرمائی یعنی تجھ کو بار بار اجازت مانگنے کی حاجت نہیں کہ کام خدا مت میں ہرج ہو گا تیرا پردہ اٹھانا اور میرا منع نہ کرنا بھی اجازت کی نشانی ہے۔ ہر ایک شخص کو عام یا خاص کے لیے ایسی نکالی مقرر کر دینا درست ہے۔

(۵۶۶۸) یہ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت قضاے حاجت کے لیے معمولی مقام پر بغیر خاندانی اجازت کے جاسکتی ہے اور قاضی عیاض نے کہا اس قسم کا حجاب یعنی پردہ حضرت کی یہ بیویوں سے خاص تھا جس میں منہ اور ہتھیلیاں بھی نہ کھلیں اور ان کو کپڑے کے اندر بھی اپنا چہرہ دکھانا درست نہ تھا مگر حاجت ضروری کے لیے اور جب حضرت (ع) کی وفات ہوئی تو ان کی نعش پر ایک قبہ سا بنادیا تھا تاکہ ان کا چہرہ معلوم نہ ہو۔

مراد پائخانہ کی حاجت ہے۔

۵۶۶۹- ترجمہ دی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۶۷۰- ترجمہ دی جو اوپر گزرا۔

۵۶۷۱- ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی بیبیاں رات کو نکلتی تھیں جب پائخانہ کو جانتیں ان مقاموں کی طرف جو مدینہ کے باہر تھے اور وہ صاف کھلی جگہ میں تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے کہتے اپنی عورتوں کو پردہ میں رکھئے۔ آپ پردہ کا حکم نہ دیتے۔ ایک بار ام المؤمنین سودہ بنت زمعہ رات کو نکلیں عشاء کے وقت وہ ایک لمبی عورت تھیں۔ حضرت عمرؓ نے ان کو آواز دی اور کہا ہم نے پہچان لیا تم کو اسے سودہ بنت زمعہ اور یہ اس واسطے کہا کہ پردہ کا حکم اترے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر پردے کا حکم اترے۔

۵۶۸۲- ترجمہ دی جو اوپر گزرا۔

باب: اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی کرنا اور اس کے

پاس جانا حرام ہے

۵۶۷۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خبردار رہو کوئی مرد کسی عورت شبیہ کے پاس رات کو نہ رہے مگر یہ کہ اس عورت کا خاوند ہو یا اس کا محرم ہو۔

۵۶۷۴- عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بچو تم عورتوں کے پاس جانے سے۔ ایک شخص انصاری بولا یا رسول اللہ! اگر دیور جاوے؟ آپ نے فرمایا دیور تو

فَقَالَ هِشَامُ يَعْنِي الْبَرَزَ.

۵۶۶۹- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ وَكَانَتْ امْرَأَةٌ تَفْرُغُ النَّاسَ جِسْمُهَا قَالَ وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَّى.

۵۶۷۰- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۵۶۷۱- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَرْوَاحَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَرَوْنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيدٌ أَفْجَحٌ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ احْجُبْ نِسَاءَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثَةَ مِنْ ثَلَاثِي عِشَاءٍ وَكَانَتْ امْرَأَةً طَوِيلَةً فَذَاهَا عُمَرُ أَلَا قَدْ عَرَفْنَاكَ يَا سَوْدَةُ حَرِصًا عَلَى أَنْ يُتَزَلَ الْحِجَابُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْحِجَابَ.

۵۶۷۲- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

بَابُ تَحْرِيمِ الْخُلُوةِ بِالْأَجْنِبِيَّةِ وَالِدُخُولِ

عَلَيْهَا

۵۶۷۳- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَلَا لَا يَسْتَعِنُّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ قَيْبٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَاكِحًا أَوْ ذَا مَحْرَمٍ)).

۵۶۷۴- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِيَّاكُمْ وَالِدُخُولَ عَلَى النِّسَاءِ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ

(۵۶۷۳) ہذا لودھی نے کہا شبیہ کی قید اس واسطے لگائی کہ ہا کرہ تو مردوں سے علیحدہ ہی رہتی ہے اور جب شبیہ کا رہنا منع ہو تو باکرہ کا رہنا بطریق اولیٰ منع ہو گا اور محرم سے مراد وہ شخص ہے جس سے بیہوش کے لیے نکاح حرام ہو جیسے باپ بھائی چچا ناموں زاد اور غیرہ۔

(۵۶۷۴) ہذا کیونکہ دیور بھوج پر تسلط کر سکتا ہے تو اس سے بچنا بہت ضروری ہے۔ ہمارے ملک میں یہ بری رسم عام ہے عورتیں اکثر اپنے دیوروں اور جیشوں کے سامنے نکلتی ہیں اور مثل محرم کے ان کے سامنے اپنے اعضا کھولے رہتی ہیں یہ نہایت قبیح اور خوفناک ہے۔

الْحَمَرُ قَالَ ((الْحَمَرُ الْمَوْتُ))

موت ہے۔

۵۶۷۵- عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَهُمْ

۵۷۷۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۵۶۷۶- عَنْ أَنَسٍ وَهَبٍ قَالَ وَسَمِعْتُ اللَّيْثَ

۵۶۷۶- ابن وہب نے کہا میں نے لیث بن سعد سے کہتے تھے

بْنِ سَعْدٍ يَقُولُ الْحَمَرُ أَخُ الزَّوْجِ وَمَا أُشْبِهَهُ مِنْ

حدیث میں جو آیا ہے کہ حمر موت ہے تو حمر سے مراد خاوند کے

أَقَارِبِ الزَّوْجِ أَيْ النِّعَمِ وَنَحْوَهُ.

عزیز اور اقرباء ہیں جیسے خاوند کا بھائی یا اس کے چچا کا بیٹا (خاوند کے

جن عزیزوں سے عورت کا نکاح کرنا درست ہے تو وہ سب حمر میں

داخل ہیں ان سے پردہ کرنا چاہیے سو خاوند کے باپ یا دادا یا اس

کے بیٹے کے کہ وہ محرم ہیں ان سے پردہ ضروری نہیں ہے۔

۵۶۷۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَاصِ

۵۶۷۷- عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت

حَدَّثَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ دَخَلُوا عَلَى

ہے بنی ہاشم کے چند لوگ اسماء بنت عمیس کے پاس گئے ابو بکر

أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ

صدیق رضی اللہ عنہ بھی آئے اس وقت اسماء ان کے نکاح میں

وَهِيَ تَحْتَهُ يَوْمَئِذٍ فَرَأَاهُمْ فَكَّرَهُ ذَلِكَ فَذَكَرَ

تھیں انہوں نے ان کو دکھا اور برا جانا ان کا آنا۔ پھر رسول اللہ

ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ لَمْ أَرِ إِلَّا حَيْرًا

ﷺ سے بیان کیا اور کہا کہ میں نے تو کوئی بری بات نہیں دیکھی۔

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَرَّأَهَا مِنْ

آپ نے فرمایا اسماء کو خدا نے پاک کیا ہے برے فعل سے۔ پھر

ذَلِكَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا آج سے کوئی شخص

عَلَى الْمَنِيرِ فَقَالَ ((لَا يَدْخُلُنَّ رَجُلٌ بَعْدَ يَوْمِي

اس عورت کے گھر میں نہ جائے جس کا خاوند غائب ہو (یعنی

هَذَا عَلَى مُعَيَّيَةِ إِلَّا وَمَعَهُ رَجُلٌ أَوْ اثْنَانِ))

گھر میں نہ ہو) مگر ایک یا دو آدمی ساتھ لے کر۔

بَابُ بَيَانِ أَنَّهُ يَسْتَحِبُّ لِمَنْ رَأَى خَالِيًا

باب: جو شخص کسی عورت کے ساتھ خلوت میں ہو

بِمَاوَاهٍ وَكَانَتْ زَوْجَتَهُ أَوْ مَحْرَمًا لَهُ أَنْ

اور دوسرے شخص کو دیکھے تو اس سے کہہ دے کہ

يَقُولُ هَذِهِ فُلَانَةٌ لِيَذْفَعُ ظَنُّ السُّوءِ

میری بی بی یا محرم ہے تاکہ اس کو بدگمانی نہ ہو

۵۶۷۸- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ

۵۶۷۸- انس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ اپنی ایک بی بی کے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَعَ إِحْدَى نِسَائِهِ

ساتھ تھے اتنے میں ایک شخص سامنے سے گزرا آپ نے اس

(۵۶۷۷) ہذا نووی نے کہا ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ دنیا میں مرد یا عورت کے ساتھ خلوت کر سکتے ہیں لیکن مشہور قول ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ ہے کہ وہ بھی حرام ہے اور حدیث کی تاویل یوں ہو سکتی ہے کہ مرد و دو لوگ ہیں جو نیک اور صالح ہوں۔

فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَلَمَّعَهُ فَخَاءٌ فَقَالَ ((يَا فَلَانُ هَذِهِ زَوْجَتِي فَلَانَةُ)) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ كُنْتُ أَظُنُّ بِهِ فَلَمْ يَكُنْ أَظُنُّ بِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ))

۵۶۷۹- عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَأَتَتْهُ زُورَةٌ لَيْلًا فَحَدَّثَتْهُ ثُمَّ قُمْتُ بِالنَّقِيبِ فَقَامَ نَبِيُّ لَيْلِي وَكَانَ مَسْكِنًا فِي ذِكْرِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُصَيْنٍ)) فَقَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْدِفَا فِي قُلُوبِكُمَا شَرًّا)) أَوْ قَالَ ((شَيْنًا))

۵۶۸۰- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ زُورَةٌ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِينَ مِنْ رَمَضَانَ فَحَدَّثَتْ عَنْهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَقْلِبُ وَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْلِبُهَا ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثٍ مَعْمُورٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْلُعُ مِنَ الْإِنْسَانِ مِثْلُ الدَّمِ وَلَمْ يَقُلْ يَجْرِي))

کو بلایا وہ آیا آپ نے فرمایا اے فلا نے یہ میری فلاں بی بی ہے وہ شخص بولا یا رسول اللہ میں اگر کسی پر گمان کرتا تو آپ پر گمان کرنے والا نہیں آپ نے فرمایا شیطان انسان کے بدن میں ایسا پھرتا ہے جیسے خون پھرتا ہے (تو شاید تیرے دل میں دوسوہ ڈالے کہ پیغمبر ایک اجنبی عورت کے ساتھ جارہے ہیں)

۵۶۷۹- صفیہ بنت حسی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ اعتکاف میں تھے میں آپ کی زیارت کو آئی رات کو میں نے آپ سے باتیں کیں پھر میں کھڑی ہوئی لوٹ جانے کو آپ بھی میرے ساتھ کھڑے ہوئے مجھے پہنچا دینے کو میرا گھراسامہ بن زید کے مکان میں تھا راہ میں انصار کے دو آدمی ملے جب انہوں نے رسول اللہ کو دیکھا تو وہ جلدی جلدی چلنے لگے رسول اللہ نے فرمایا سنبھل کر چلو یہ صفیہ بنت حسی ہے (ام المؤمنین) وہ دونوں بولے سبحان اللہ یا رسول اللہ (یعنی ہم بھلا آپ پر کوئی بدگمانی کر سکتے ہیں) آپ نے فرمایا شیطان انسان کے بدن میں خون کی طرح پھرتا ہے اور میں ڈرا کہ کہیں تمہارے دل میں برا خیال نہ ڈالے (اور اس کی وجہ سے تم تباہ ہو)۔

۵۶۸۰- علی بن حسین سے روایت ہے کہ ام المؤمنین صفیہ نبی ﷺ کی بی بی نے اس کو خبر دی کہ وہ رسول اللہ کے پاس حالت اعتکاف میں رمضان کے اخیر دہاکے میں مسجد میں زیارت کو آئیں۔ پھر کچھ مدت آپ سے باتیں کیں پھر کھڑی ہوئیں لوٹ جانے کو نبی بھی ان کے ساتھ کھڑے ہوئے پہنچا دینے کو۔ پھر بیان کیا حدیث کو مثل حدیث معمر کی اتنا فرق ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ شیطان انسان کے بدن میں خون کی جگہ میں پہنچتا ہے اور اس میں پھرنے کا ذکر نہیں ہے۔

(۵۶۷۹) نووی نے کہا پیغمبروں سے بدگمانی کرنا کفر ہے اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عورت اپنے خاوند سے مل سکتی ہے اعتکاف کی حالت میں رات کو ہاؤن کو لیکن عورت کے ساتھ بہت بیٹھنا اور اس کی باتوں سے لذت حاصل کرنا مکروہ ہے اعتکاف میں۔ اتنی مختصراً

بَابُ مَنْ أَتَى مَجْلِسًا فَوَجَدَ فُرْجَةً فَجَلَسَ فِيهَا وَالْأَوْرَاءُ هُمْ

۵۶۸۱- عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ نَفَرٌ ثَلَاثَةٌ فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ فَوَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمَا وَأَمَّا الثَّالِثُ فَأَذِيرَ ذَاهِيًا فَلَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنْ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللَّهِ فَأَوَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللَّهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ))

۵۶۸۲- عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ فِي الْمَعْنَى

۵۶۸۳- عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ))

۵۶۸۴- عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يَقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَلَكِنْ تَفْسَحُوا وَتَوَسَّعُوا))

باب: جو کوئی مجلس میں آوے اور صف میں جگہ پاوے تو بیٹھ جاوے نہیں تو پیچھے بیٹھے

۵۶۸۱- ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے تھے اور لوگ آپ کے ساتھ تھے اتنے میں تین آدمی آئے دو تو سیدھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ایک چلا گیا۔ وہ جو دو آئے ان میں سے ایک نے مجلس میں خالی جگہ پائی وہ وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا لوگوں کے پیچھے بیٹھا اور تیسرا تو بچل ہی دیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا میں تم سے ان تینوں آدمیوں کا حال کہوں ایک نے تو ٹھکانہ لیا اللہ کے پاس اللہ نے اس کو جگہ دی اور دوسرے نے شرم کی (لوگوں میں گھٹنے سے) اللہ نے بھی اس سے شرم کی اور تیسرے نے منہ پھیرا اللہ نے بھی اس سے منہ پھیر لیا۔

۵۶۸۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۶۸۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے کسی کو اس جگہ سے اٹھا کر خود وہاں نہ بیٹھے۔

۵۶۸۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص دوسرے کو نہ اٹھائے اس کی جگہ سے پھر آپ اس جگہ نہ بیٹھے لیکن پھیل جاؤ اور جگہ دو۔

(۵۶۸۳) ہاں نبوی نے کہا یہ بھی حرمت کے لیے ہے تو جو کوئی مسجد وغیرہ میں جمعہ کے دن یا اور کسی دن کسی جگہ بیٹھ جاوے وہی اس جگہ کا حقدار ہے ورنہ دوسرے کو اس کا اٹھانا جائز نہیں اسی حدیث سے مگر ہمارے اصحاب نے اس میں سے سنتی کیا ہے اس صورت کو جب کسی کی مسجد میں کوئی جگہ معین ہو فتویٰ دینے کے لیے یا قرآن پڑھنے کے لیے یا تعلیم شرعی کے لیے تو وہ اس کا حقدار ہے اور دوسرے کو اس جگہ بیٹھنا درست نہیں انہی مترجم جتا ہے کہ ظاہر حدیث پر عمل کرنا چاہیے اور اگر مسجد میں کسی کی جگہ معین بھی ہو اور دوسرے کو نہ معلوم ہو وہ اس جگہ بیٹھ جاوے تو اس کا اٹھنا درست نہیں اور یہی صحیح ہے۔

۵۶۸۵- عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِي الْحَدِيثِ ((وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا)) وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي جُرَيْجٍ قُلْتُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا.

۵۶۸۶- عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ ثُمَّ يَجْلِسُ فِي مَجْلِسِهِ)) وَكَانَ أَبُو عُمَرَ إِذَا قَامَ لَهُ رَجُلٌ عَنْ مَجْلِسِهِ لَمْ يَجْلِسْ فِيهِ.

۵۶۸۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ میں نے کہا یہ جمعہ کا حکم ہے۔ انہوں نے کہا جمعہ بیوا اور کوئی دن۔

۵۶۸۶- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھاوے پھر آپ اس جگہ بیٹھے اور عبد اللہ بن عمرؓ کے لیے جب کوئی اپنی جگہ سے اٹھا تو وہ اس جگہ نہ بیٹھتے (اگرچہ اس کی رضامندی سے بیٹھنا جائز ہے مگر یہ احتیاط تھی کہ شاید وہ دل میں ناراض ہو)۔

۵۶۸۷- عَنْ مَعْمَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۵۶۸۸- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يَقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ لِيُخَالِفَ إِلَى مَقْعَدِهِ فَيَقْعُدَ فِيهِ وَلَكِنْ يَقُولُ الْفَسَحُوا)).

بَابُ إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ عَادَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ

۵۶۸۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۶۸۸- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو جمعہ کے دن اس کی جگہ سے اٹھا کر آپ وہاں نہ بیٹھے لیکن یوں کہے پھیل جاؤ۔

باب: جب کوئی اپنی جگہ سے کھڑا ہو پھر لوٹ کر آوے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے

۵۶۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ)) وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَوَّالَةَ ((مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ وَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ)).

۵۶۸۹- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم سے کھڑا ہوا اپنی جگہ سے جہاں وہ بیٹھا تھا (کسی حاجت کے لیے) پھر لوٹ کر آوے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔

بَابُ مَنَعَ الْمُخَنَّثَ مِنَ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ الْآجَائِبِ

باب : زنانہ اجنبی عورتوں کے پاس نہ جائے

۵۶۹۰- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ مُحَنَّثًا كَانَ عِنْدَهَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ يَا أَعْي أُمِّ سَلَمَةَ يَا عَيْدَ

۵۶۹۰- ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک مخنث ان کے پاس تھا اور رسول اللہ ﷺ گھر میں تھے تو اس نے ام سلمہؓ کے بھائی سے کہا اے عبد اللہ بن امیہ! اگر اللہ تعالیٰ نے کل

(۵۶۹۰) جیسے لودی علیہ الرحمۃ نے کہا اس مخنث کا نام بیت یا تہیب تھا یا نکاح اور پہلے وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے پاس آیا کرتا اور وہ اجازت و پیش ان لوگوں میں داخل کر کے جو کمرے ہیں اور عورتوں سے غرض نہیں رکھتے۔ بعد اس کے آپ نے منع فرمایا۔

اللَّهُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ إِنَّ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ
غَدًا فَإِنِّي أَذْلكُ عَلَى بَنِي عَمَلَانَ فَإِنَّمَا تُقْبَلُ
بَارْتِعٍ وَتُذِيرُ بِشَمَانَ قَالَ فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((لَا يَدْخُلُ هَؤُلَاءِ
عَلَيْكُمْ))

طائف پر تم کو فتح دی تو میں تجھے غیلان کی بیٹی بنادوں گا وہ جب سامنے
آتی ہے تو اس کے پیٹ پر چار بیٹیں ہوتی ہیں اور جب پیٹھ موڑ کر
جاتی ہے تو آٹھ مظلوم ہوتی ہیں (دونوں طرف سے یعنی موٹی ہے
اور عرب موٹی عورتوں کو پسند کرتے تھے)۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ
نے سنی آپ نے فرمایا یہ اندر نہ آیا کرے تمہارے پاس۔

۵۶۹۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مُحَنَّثٌ فَكَانُوا يَعْلَمُونَ مِنْ غَيْرِ أُولَى الْبَارَةِ
قَالَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَوْمًا
وَهُوَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ وَهُوَ بَغْتٌ امْرَأَةٌ قَالَ إِذَا
أَقْبَلْتُ أَقْبَلْتُ بَارْتِعٍ وَإِذَا أَدْبَرْتُ أَدْبَرْتُ بِشَمَانَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((أَلَا أَرَى
هَذَا يَعْرِفُ مَا هَاهُنَا لَا يَدْخُلُنَّ عَلَيْكُنَّ قَالَتْ
فَحَجَبُوهُ))

۵۶۹۱- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ کی بیٹیوں کے پاس ایک محنث آیا کرتا اور وہ اس کو ان لوگوں
میں سے جانتیں جن کو عورتوں سے غرض نہ ہوتی (اور قرآن
میں ان کا آنا عورتوں کے سامنے جائز رکھا ہے)۔ ایک دن رسول
اللہ ﷺ اپنی کسی بی بی کے پاس آئے وہ ایک عورت کی تعریف کر
رہا تھا جب سامنے آتی ہے تو چار بیٹیں لے کر آتی ہے اور جب پیٹھ
موڑتی ہے تو آٹھ بیٹیں نمودار ہوتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
میں سمجھتا ہوں یہ یہاں جو ہیں ان کو پہچانتا ہے (یعنی عورتوں کے
حسن اور قبح کو پسند کرتا ہے) یہ تمہارے پاس نہ آوے پھر اس سے
پردہ کرنے لگے۔

بَابُ جَوَازِ إِرْدَافِ الْمَرْأَةِ الْأَجْنَبِيَّةِ إِذَا
أَهَيْتَ فِي الطَّرِيقِ

باب : اگر اجنبی عورت راہ میں تھک گئی ہو تو اس کو
اپنے ساتھ سوار کر لینا درست ہے

۵۶۹۲- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ وَمَا لَهُ فِي الْأَرْضِ
مِنْ مَالٍ وَلَا مَمْلُوكٍ وَلَا شَيْءٍ غَيْرِ فَرَسِهِ قَالَتْ
فَكُنْتُ أَعْلِفُ فَرَسَهُ وَأَكْفِيهِ مَوْنَتَهُ وَأُسْوِسُهُ

۵۶۹۲- اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے زبیر بن العوام نے مجھ
سے نکاح کیا (جو رسول اللہ ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی تھے) اور ان
کے پاس کچھ مال نہ تھا نہ کوئی غلام تھا نہ اور کچھ صرف ایک گھوڑا تھا
میں ہی ان کے گھوڑے کو چراتی اور سارا کام گھوڑے کا اور سائیس

لے کر دیا اور محنث و طرح کے ہیں ایک تو وہ جو خلقی نامرد ہو اس پر کوئی عذاب نہیں کیونکہ وہ معذور ہے۔ دوسرے وہ جو عورتوں کی طرح اپنے
تئیں بنادے یہ ملعون ہے۔ ابھی مختصر

(۵۶۹۲) نوٹی نے کہا یہ کام جیسے روٹی پکانا کپڑے دھونا جانوروں کی خدمت کرنا آنا گوند ہنایہ وہ کام ہیں جو مروت اور حسن معاشرت
میں داخل ہیں اور عورتیں قدیم سے ایسے کام اپنے خاندانوں کے کرتی آئی ہیں لیکن یہ کام عورت پر واجب نہیں ہیں اس کا تکی چاہے کرے چاہے
نہ کرے۔ واجب عورت پر صرف وہی کام ہیں ایک تو یہ کہ صحبت سے انکار نہ کرے دوسرے خاندان کے گھر میں رہے۔ اور اس حدیث میں

وَأَذَقُ النَّوَى بِنَاضِجِهِ وَأَعْلِفُهُ وَأَسْتَفِي الْمَاءَ
وَأَعْرِزُ غَرَبَهُ وَأَعْجِنُ وَلَمْ أَكُنْ أَحْسِنُ أَعْمَرَ
وَكَانَ يَخْبِرُ لِي بِخَارَاتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكَرَّ
بِسُوءَةِ صِدْقِي قَالَتْ رَكَنْتُ أَنْقُلُ النَّوَى مِنْ
أَرْضِ الرَّبِيرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِي وَهِيَ عَلَى ثَلَاثِي فَرَسَخٍ
قَالَتْ فَجِئْتُ يَوْمًا وَالنَّوَى عَلَى رَأْسِي فَلَقِيتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ نَفَرٌ
مِنْ أَصْحَابِهِ فَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ إِيحَ إِيحَ يَحْمِلُنِي
عَلْفُهُ قَالَتْ فَاسْتَحْيَيْتُ وَعَرَفْتُ غَيْرَكَ فَقَالَ
وَاللَّهِ لَحَمْلُكَ النَّوَى عَلَى رَأْسِكَ أَشَدُّ مِنْ
رُكُوبِكَ مَعَهُ قَالَتْ حَتَّى أُرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ
بَعْدَ ذَلِكَ بِخَادِمٍ فَكَفَفْتَنِي سِبَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَأَنَّمَا
أَسْتَفْتِي.

بھی کرتی اور گھٹلیاں بھی کوئی ان کے اونٹ کے لیے اور چراتی
بھی اس کو اور پانی بھی پلاتی اور ڈول بھی سی دیتی اور پنا بھی
گوئد حتی لیکن روٹی میں اچھی طرح نہ پکا سکتی تو ہمسایہ کی انصاری
عورتیں میری روٹیاں پکا دیتیں اور وہ بڑی مخلص عورتیں تھیں۔
اسماء نے کہا میں زیر کی اس زمین سے جو رسول اللہ نے ان کو
مقطعہ کے طور پر دی تھی گھٹلیاں لایا کرتی تھی اپنے سر پر اور وہ
مقطعہ مدینہ سے دو میل تھا (ایک میل چھ ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے اور
ہاتھ چوبیس انگلیوں کا اور انگلی چھ جو کی اور فرسخ تین میل کا) ایک
دن میں وہیں سے گھٹلیاں لارہی تھی راہ میں رسول اللہ کو آپ
کے ساتھ کئی صحابہ تھے آپ کے۔ آپ نے مجھے بلایا پھر اونٹ
کے بٹھانے کی بولی بولی اٹھ اٹھ تاکہ اپنے پیچھے مجھ کو سوار کر لیں
مجھے شرم آئی اور غیرت۔ آپ نے فرمایا قسم خدا کی گھٹلیوں کا بوجھ
سر پر اٹھانا میرے ساتھ سوار ہونے سے زیادہ سخت ہے (یعنی ایسے
بوجھ کو تو گوارا کرتی ہے اور میرے ساتھ بیٹھ کیوں نہیں جاتی)
اسماء نے کہا پھر ابو بکرؓ نے ایک لونڈی مجھے بھیجی وہ گھوڑے کا سارا
کام کرنے لگی گویا انہوں نے مجھے آزاد کر دیا۔

۵۶۹۳- عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
كَتَبْتُ أَعْدَمَ الرَّبِيرِ خِدْمَةَ الْبَيْتِ وَكَانَ لَهُ فَرَسٌ
وَكُنْتُ أَسْرُسُهُ فَلَمَّ يَكُنْ مِنَ الْخِدْمَةِ شَيْءٌ أَشَدُّ
عَلَيَّ مِنْ سِبَاسَةِ الْفَرَسِ كُنْتُ أَحْشَشُ لَهُ وَأَقْوَمُ
عَلَيْهِ وَأَسْوَسُهُ قَالَ ثُمَّ إِنِّي أَصَابْتُ خَادِمًا جَاءَ

۵۶۹۳- اسماء سے روایت ہے میں زیر کے گھر کے کام کرتی ان کا
ایک گھوڑا تھا اس کی بھی سائیس کر تی تو کوئی کام مجھ پر گھوڑے کی
خدمت سے زیادہ سخت نہ تھا۔ اس کے لیے میں گھاس لاتی اس کی
خدمت کرتی سائیس کرتی پھر مجھ کو ایک لونڈی ملی۔ رسول اللہ
ﷺ کے پاس قیدی آئے آپ نے مجھ کو بھی ایک لونڈی دی وہ

تھی یہ نکلا کہ مقطعہ دینا امام کو درست ہے اور کبھی مقطعہ کی زمین بطور ملک کے دی جاتی ہے۔ ایسے مقطعہ کو مقطعہ دار فروخت کر سکتا اور کبھی
صرف بطور منتعت دی جاتی ہے تو اس کے فروخت کی اجازت نہیں ہوتی اور یہ بھی نکلا کہ جو چیزیں بھیک دی جا دیں جیسے گھٹلیاں چندیاں وغیرہ
ان کا چننا درست ہے اور وہ حلال ہیں اور یہ بھی نکلا کہ جو عورت محرمہ ہو اگر وہ راہ میں ملے تھکی ہوئی تو اس کو اپنے ساتھ سوار کر لینا درست ہے
خصوصاً جب اور نیک بخت لوگ بھی ساتھ ہوں۔ اور قاضی عیاض نے کہا کہ یہ خصوصیت تھی رسول اللہ کی کیونکہ اسماء ابو بکر کی بیٹی اور عائشہ
کی بہن اور زبیرؓ کی بی بی تھیں گویا آپ کے گھر والوں کی طرح تھیں اور کسی کو ایسا کرنا درست نہیں ہے۔ انہی مختصراً

گھوڑے کا سارا کام کرنے لگی اور یہ محنت میرے اوپر سے اس نے اٹھائی۔ پھر میرے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا اے ام عبد اللہ میں ایک محتاج آدمی ہوں میرا یہ ارادہ ہے کہ تمہاری دیوار کے سائے میں دکان لگاؤں۔ میں نے کہا اگر میں تجھ کو اجازت دوں ایسا نہ ہو کہ زبیرؓ خفا ہوں تو ایسا کر جب زبیرؓ موجود ہوں ان کے سامنے مجھ سے کہو۔ وہ آیا اور کہنے لگا اے ام عبد اللہ میں ایک محتاج آدمی ہوں میں چاہتا ہوں تمہاری دیوار کے سائے میں دکان کروں۔ میں نے کہا تجھے مدینہ بھر میں کوئی اور گھر نہیں ملتا سو میرے گھر کے (یہ ایک تدبیر تھی اسماءؓ کی زبیرؓ کی زبان سے اجازت دلوانے کے لیے)۔ زبیرؓ نے کہا اسماءؓ تم کو کیا ہوا ہے تم فقیر کو منع کرتی ہو بیچنے سے۔ پھر وہ دکان کرنے لگا یہاں تک کہ اس نے روپیہ کمایا دلوانے میں نے اس کے ہاتھ بیچ ڈالی۔ جس وقت زبیرؓ میرے پاس آئے تو اس کی قیمت کے پیسے میری گود میں تھے۔ زبیرؓ نے کہا یہ پیسے مجھ کو بہہ کر دو۔ میں نے کہا یہ میں صدقہ دے چکی ہوں۔

باب: تین آدمی ہوں تو ان میں سے دو چپکے چپکے سرگوشی نہ کریں بغیر تیسرے کی رضا کے

۵۶۹۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو شخص کا نا پھوسی نہ کریں تین آدمیوں میں سے تیسرے کی مرضی کے بغیر۔

۵۶۹۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرل۔

۵۶۹۶- عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم تین آدمی ہو تو تم میں سے دو کا نا پھوسی نہ کریں

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّئًا فَأَعْطَاهَا خَادِمًا قَالَتْ كَفَيْتَنِي سِيَامَةَ الْفَرَسِ فَأَنْقَضْتُ عَنْهُ مَعُونَتَهُ فَجَاءَنِي رَجُلٌ فَقَالَ يَا أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ فَقِيرٌ أُرَدْتُ أَنْ أَبِيعَ فِي ظِلِّ ذَارِكٍ قَالَتْ إِنِّي إِنِّي رَحُصْتُ نَكَتُ أُمِّي ذَلِكَ الرَّؤِيبُ فَنَعَانِ فَأَطْلُبُ إِلَيْهِ وَالرَّؤِيبُ شَاهِدٌ فَجَاءَ فَقَالَ يَا أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ فَقِيرٌ أُرَدْتُ أَنْ أَبِيعَ فِي ظِلِّ ذَارِكٍ فَقَالَتْ مَا لَكَ بِالْمَدِينَةِ إِلَّا ذَارِي فَقَالَ لَهَا الرَّؤِيبُ مَا لَكَ أَنْ تَسْمَعِي رَجُلًا فَقِيرًا يَبِيعُ فَكَانَ يَبِيعُ إِلَى أَنْ كَسَبَ فَبَعَثَهُ الْخَارِجَةَ فَلَدَخَلَ عَلَى الرَّؤِيبِ وَثَمَنُهَا فِي حُجْرِي فَقَالَ هَبِيهَا لِي قَالَتْ إِنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهَا.

بَابُ تَحْرِيمِ مُنَاجَاةِ الْإِثْنَيْنِ دُونَ الثَّالِثِ بِغَيْرِ رِضَاةٍ

۵۶۹۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فَلَا يَسَاجِحِ اثْنَانِ دُونَ وَاحِدٍ)).

۵۶۹۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ.

۵۶۹۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا

(۵۶۹۳) یہ بھی تحریری ہے تاکہ تیسرے کو پریشانی اور رنج نہ ہو اور یہ ممانعت عام ہے سفر اور حضر میں۔ اور بعضوں نے کہا کہ صرف سفر میں ممانعت ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے ابتدائے اسلام میں منافق مسلمانوں کو رنج دینے کے لیے ایسا کرتے تھے لیکن اگر چار آدمی ہوں اور دو ان میں سے کا نا پھوسی کریں تو کچھ قباحت نہیں۔ (نووی)

تیسرے کو جدا کر کے یہاں تک کہ اور لوگ تم سے ملیں اس لیے کہ اس کو رنج ہو گا۔

۵۶۹۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

يَتَّجَى اثْنَانِ دُونَ الْآخِرِ حَتَّى تَحْتَلِطُوا بِالنَّاسِ مِنْ أَجْلِ أَنْ يُحْزَنَهُ ((

۵۶۹۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَّجَى اثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا فَإِنَّ ذَلِكَ يُحْزَنُهُ))

۵۶۹۸- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۵۶۹۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ الطَّبِّ وَالْمَرَضِ وَالرُّقْيِ

باب: علاج اور بیماری اور منتر کا بیان

۵۶۹۹- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوتے تو جبرائیلؑ یہ دعا آپ پر پڑھتے بسم اللہ اخیر تک یعنی اللہ کے نام سے میں مدد چاہتا ہوں وہ ہم کو اچھا کرے گا ہر بیماری سے تم کو شفا دے گا ہر چلنے والے کے چلن سے تم کو بچا دے گا اور ہر بری نظر ڈالنے والے کی نظر سے۔

۵۶۹۹- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ إِذَا اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَاهُ جِبْرِيلُ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ يُبْرِئُكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَشَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ

۵۷۰۰- ابو سعیدؓ سے روایت ہے حضرت جبرائیلؑ رسول اللہ کے پاس آئے اور کہنے لگے اے محمد! تم بیمار ہو گئے۔ آپ نے فرمایا ہاں حضرت جبرائیلؑ نے کہا بسم اللہ ارقیک اخیر تک یعنی اللہ کے نام سے تم پر منتر کرتا ہوں ہر چیز سے جو تم کو ستائے اور ہر جان کی برائی سے یا حاسد کی نگاہ سے اللہ تم کو شفا دیوے اللہ کے نام سے منتر کرتا ہوں تم پر۔

۵۷۰۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ جِبْرِيلَ أتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيتَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ أَرْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ بِاسْمِ اللَّهِ أَرْفِيكَ

۵۷۰۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نظر سچ ہے۔

۵۷۰۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْعَيْنُ حَقٌّ))

(۵۷۹۹) ہذا نووی نے کہا یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا منتر تھا اور ایک حدیث میں کچھ مخالف نہیں ہے کہ بے حساب جنت میں جاویں گے جو منتر نہیں کرتے اور وہ نوحوں حدیثوں میں کچھ مخالف نہیں ہے کیونکہ منتر نہ کرنے والوں کی تعریف میں وہ منتر مراد ہے جو کافروں کا کلام ہو یا جس کے معنی معلوم نہ ہوں یا جو عربی کے سوا اور کسی زبان میں ہو تو وہ منتر مراد ہے برائے اس لیے کہ شاید اس میں کفر یا شرک کا مضمون ہو لیکن آیات قرآنی یا احادیث میں جو دعائیں آئیں ہیں ان سے منتر کرنا منع نہیں ہے بلکہ سنت ہے۔ اور بعضوں نے کہا کہ افضل منتر کاترک کرنا ہے ہر حال میں لیکن یہ قول مختار نہیں ہے۔

۵۷۰۲- عَنْ أَبِي عِيَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْعَيْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَإِذَا اسْتَغْفِلْتُمْ فَأَعْيَلُوا)).

۵۷۰۲- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نظر سحر ہے یعنی نظر میں تاثیر ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور جو کوئی چیز تقدیر سے آگے بڑھ سکتی تو نظر ہی بڑھ جاتی (پر تقدیر سے کوئی چیز آگے بڑھنے والی نہیں)۔ جب تم سے کہا جاوے غسل کرنے کو تو غسل کرو۔

بَابُ السَّحْرِ (۱)

۵۷۰۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَهُودِيٌّ مِنْ يَهُودِ بَنِي

۵۷۰۳- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بنی زریق کے ایک یہودی نے

(۵۷۰۲) جنہ امام ابو عبد اللہ مازری نے کہا جمہور علماء کا اعتقاد اسی ظاہر حدیث پر ہے وہ کہتے ہیں نظر لگنا سحر ہے۔ اور ایک گروہ اہل بدعت کا انکار کرتا ہے اس کا اور ان کا قول باطل ہے کیونکہ نظر کی تاثیر عقل کے خلاف نہیں ہے اور شریعت میں وارد ہے پھر انکار کرنے کی کیا وجہ ہے۔ اور نظر کا غسل یہ ہے کہ جس شخص کی نظر لگی ہو یعنی بد نظر جس نے کی ہو اس کے سامنے ایک پیالہ پانی کا لاویں اس کو زمین پر نہ رکھیں وہ شخص اس میں سے ایک چلو پانی لے کر کلی کرے اسی پیالہ میں پھر منہ دھوے پھر بائیں ہاتھ میں پانی لے کر داہنا ہونچا دھوے پھر داہنے ہاتھ میں پانی لے کر بائیں کھنی دھوے پھر داہنا پاؤں دھوے پھر بائیں پاؤں اسی طرح جیسے ہاتھ دھوئے تھے اور کھنیوں اور ٹخنوں کے بیچ میں نہ دھوے۔ یہ سب اسی پیالہ میں اندر دھوے پھر اچھی تہ بند کا اندر کا کنارہ لٹکا مواد اپنی طرف کا دھوے اور بعضوں نے کہا اپنی شرمگاہ دھوے۔ پھر یہ پانی جس کی نظر لگی ہو اس کے سر پر پیچھے سے ڈالا جاوے۔ اس کی تاثیر حدیث سے ثابت ہے اور اگر جس کی نظر لگی ہو وہ اس غسل سے انکار کرے تو اس پر جبر کیا جاوے کیونکہ یہ امر وجوب کے لیے ہے اور بعضوں کے نزدیک جبر نہ ہو گا۔ قاضی عیاض نے کہا جس شخص کی نظر لگ جاتی ہو تو امام اس کو حکم کرے اپنے گھر میں رہنے کا اگر وہ محتاج ہو تو بقدر گزر اس کو دیوے کیونکہ اس کا ضرر نہیں اور یہ نہ کھا کر مسجد میں جانے سے زیادہ ہے۔ انتہی مختصر

(۱) جنہ نووی نے کہا امام مازری نے کہا اہل سنت اور جمہور علماء کا قول یہ ہے کہ سحر سحر ہے اور اس کی ایک حقیقت ہے جیسے اور اشیاء کی۔ اور بعضوں نے اس کا انکار کیا ہے اور جو باتیں سحر سے پیدا ہوتی ہیں ان کو خیالات باطلہ قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے سحر کا اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ وہ سیکھا جاتا ہے اور اس سے کفر ہوتا ہے اور وہ جدائی ڈالتا ہے مرد اور عورت میں۔ اور اس سے مضموم ہوتا ہے کہ سحر کی حقیقت ہے اور جو حدیثیں۔۔۔ اس باب میں مذکور ہیں ان سے بھی سبکی ثقلاً ہے اور عقلاً جو تاثیر سحر سے پیدا ہوتی ہے وہ محال نہیں ہے پھر اس کے انکار کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اور سحر کی تاثیر میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں اس کا اثر اتنا ہی ہے کہ جو رو میں لڑائی ہو جاتی ہے۔ اور صحیح مذہب یہ ہے کہ اس کی بہت سی تاثیرات ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ اور پیغمبر اور ساحر میں یہ فرق ہے کہ ساحر نبوت کا اثبات نہیں چاہتا اور پیغمبر نبوت ثابت کرنے کے لیے خرق عادت کرتے ہیں۔ اور وہی ساحر میں یہ ہے کہ ساحر فاسق ہوتا ہے اور کرامت فاسق سے نہیں ہوتی۔ اب سحر کا چلانا حرام ہے اور اس کا سیکھنا اور سکھانا بھی حرام ہے اور امام مالک کے نزدیک ساحر کافر ہے اور اس کی توبہ قبول نہیں۔ اب اگر ساحر کسی کو سحر سے مار ڈالے اور اس کا قرار کرے تو اس پر قصاص واجب ہو گا اور گواہوں سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا۔ انتہی مختصر

(۵۷۰۳) جنہ ایک روایت میں ہے کہ آپ پر جادو ہوا خیال بندی کا کہ ناکردہ کام کو حضرت جانتے میں کر چکا۔ اور بخاری کی روایت علی

جادو کیا جس کو لبید بن اعصم کہتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کو خیال آتا کہ میں یہ کام کر رہا ہوں اور نہ کرتے ہوتے وہ کام۔ ایک دن یا ایک رات آپ نے دعا کی پھر دعا کی پھر فرمایا اے عائشہ! تجھ کو معلوم ہوا اللہ جل جلالہ نے مجھ کو بتا دیا جو میں نے اس سے پوچھا۔ میرے پاس دو آدمی آئے ایک میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا پاؤں کے پاس (وہ دونوں فرشتے تھے)۔ جو سر کے پاس بیٹھا تھا اس نے دوسرے سے کہا اس شخص کو کیا بیماری ہے؟ وہ بولا اس پر جادو ہوا ہے۔ اس نے کہا کس نے جادو کیا ہے؟ وہ بولا لبید بن اعصم نے۔ پھر اس نے کہا کہ ہے میں جادو کیا ہے؟ وہ بولا کنگھی میں اور ان بالوں میں جو کنگھی سے جھڑے اور نہ کھجور کے بالے کے خلاف میں۔ اس نے کہا یہ کہاں رکھا ہے؟ وہ بولا ذی اروان کے کنویں میں۔ حضرت عائشہ نے کہا پھر رسول اللہ اپنے چند اصحاب کے ساتھ اس کنویں پر گئے۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ! قسم خدا کی اس کنویں کا پانی ایسا تھا جیسے مہندی کا زلال اور وہاں کے درخت کھجور کے ایسے تھے جیسے شیطانوں کے سر۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اس کو جلا کیوں نہ دیا (یعنی وہ جو بال وغیرہ نکلے)۔ آپ نے فرمایا مجھ کو تو اللہ نے اچھا کر دیا مجھے برا معلوم ہوا لوگوں میں فساد بھڑکانا میں نے حکم دیا وہ گاڑ دیا گیا۔

۵۷۰۴- ترجمہ دعویٰ جو اوپر گزرا۔

زُرْعِي يَقَالُ لَهُ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَتْ حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِيلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ دَعَا ثُمَّ دَعَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَشَعَرْتُ أَنَّ اللَّهَ أَقْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيمَ جَانِبِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلَّذِي عِنْدَ رِجْلِي أَوْ الَّذِي عِنْدَ رِجْلِي لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي مَا وَجَّعَ الرَّحْلُ قَالَ مَطْيُوبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهَ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَالَ فِي مُشْطَرٍ وَمُشَاطَطٍ قَالَ وَجَّعَ طَلْعَةُ ذَكَرٍ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بَنِي دِي أُرْوَانَ قَالَتْ فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هِيَ أَنَسِي مِنْ أَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ وَاللَّهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نَفَاعَةُ الْحَنَاءِ وَلَكَأَنَّ نَحْلَهَا رُغُومُ الشَّيَاطِينِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُخْرِقُهُ قَالَ لَا أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللَّهُ وَكَرِهْتُ أَنْ أُبَيِّرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا فَأَمَرْتُ بِهَا فَدُخِنَتْ.

۵۷۰۴- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَسَاقِ ابْنُ كُرَيْبٍ الْحَدِيثَ بِمَقْصُودِهِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَقَالَ فِيهِ فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى ابْنِ كُرَيْبٍ فَظَنَرُ إِلَيْهَا وَعَلَيْهَا سَحْلٌ وَقَالَتْ

تھ میں ہے کہ حضرت عیسیٰ بے صحبت نہ کر سکتے۔ چنانچہ ایک روز حضرت میرے پاس تھے اپنی صحت کی خدا سے دعا کی پھر یہ حدیث فرمائی۔ ایک روایت میں ہے میں نے کہا یا حضرت اس جادوگر یہودی کو سزا دیجئے اور شہر سے نکلاد دیجئے۔ آپ نے فرمایا خدا نے مجھ کو صحت دی اب میں کیوں فساد کھڑا کروں اور شور و غل مچاؤں۔ حضرت پر جادو کرنے کی یہ حکمت تھی کہ کافر حضرت کے معجزے دیکھ کر آپ کو جادوگر کہتے اور مشہور یوں ہے کہ جادوگر پر جادو نہیں چلا جب آپ پر جادو کا اثر ہوا تو ان کے نزدیک بھی آپ کو جادوگر کہنا صحیح نہ ہوا۔ تحفۃ الاخیار۔

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأُخْرِجُهُ وَلَمْ يَقُلْ أَفَلَا أُخْرِقْتُ وَلَمْ يَذْكُرْ ((فَأَمَوْتُ بِهَا قَدْ قُتِلْتُ))

بَابُ السَّمِّ

۵۷۰۵- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً يَهُودِيَّةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَسْشُومَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَجِئَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ أُرَدْتُ لِأَقْتُلِكَ قَالَ ((مَا كَانَ اللَّهُ لِيَسْطَلِكَ عَلَيَّ)) ذَلِكَ قَالَ أَوْ قَالَ عَلَيَّ قَالَ قَالُوا أَلَا تَقْتُلُهَا قَالَتْ نَا قَالَ فَمَا زِلْتُ أُعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: زہر کا بیان

۵۷۰۵- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس زہر ملا کر بکری کا گوشت لے کر آئی۔ آپ نے اس میں سے کھایا پھر وہ عورت آپ کے پاس لائی گئی آپ نے پوچھا یہ تو نے کیا کیا؟ وہ بولی میں چاہتی تھی آپ کو مار ڈالنا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھے اتنی طاقت دے والا نہیں (کہ تو اس کے پیغمبر کو ہلاک کرے)۔ حضرت علیؑ نے کہا ہم اس کو قتل کریں یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا نہیں (یہ آپ کا رحم تھا اس عورت پر۔ اس سے بھی نکلتا ہے کہ آپ پیغمبرِ حق تھے ورنہ اگر بادشاہ ہوتے تو اس عورت کو قتل کراتے)۔ راوی نے کہا میں ہمیشہ اس زہر کا اثر آپ کے کوعے میں پاتا ہوں۔

۵۷۰۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۷۰۶- عَنْ أَنَسٍ مَنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ أَنَّ يَهُودِيَّةً جَعَلَتْ سَمًّا فِي لَحْمٍ ثُمَّ أَتَتْ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ بَخَالِدٍ

باب: بیمار پر منتر پڑھنا

۵۷۰۷- ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا تو اپنا داہنا ہاتھ اس پر پھیرتے پھر فرماتے اذهب الباس اخیر تک یعنی دور کر دے بیماری کو اے مالک لوگوں کے اور تندرستی دے تو ہی شفا دینے والا ہے شفا تیری ہی شفا ہے۔ ایسی شفا دے کہ بالکل بیماری نہ رہے۔ جب رسول اللہ بیمار

باب: استیجاب رقیۃ المریض

۵۷۰۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَنْكَى مِنَّا إِنْسَانٌ مَسْحَهُ بِبِمِيزِهِ ثُمَّ قَالَ ((أَذْهَبَ الْبَاسُ رَبِّ النَّاسِ وَأَشْفَى أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا بِمَا شِئْتَ شِفَاؤُكَ شِفَاءٌ لَا يُغَادِرُ مَقَمًا)) فَلَمَّا مَرَضَ

(۵۷۰۵) یعنی نکاح اس زہر کا معاذ اللہ کیا سخت زہر تھا اس میں آپ کے کئی معجزے ہیں ایک سخت زہر سے ہلاک نہ ہونا دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے یہ بتا دیا کہ اس میں زہر ہے۔ یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ اس گوشت نے کہہ دیا یہ بھی معجزہ ہے۔ یہ عورت مردودِ زینب بنت جحش کی بہن تھی جس کو حضرت علیؑ نے خیبر کی لڑائی میں مارا ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اس عورت کو بشر بن براد کے وارثوں کے سپرد کر دیا وہاں زہر سے مرا تھا انہوں نے اس غیبت عورت کو قتل کیا۔ لعنة الله عليها۔ (نوری)

ہوئے اور آپ کی بیماری سخت ہوئی تو میں نے آپ کا ہاتھ پکڑا دیا
 ہی کرنے کو جیسا آپ کیا کرتے تھے (یعنی میں نے ارادہ کیا کہ
 آپ ہی کا ہاتھ آپ پر پھیروں اور یہ دعا پڑھوں) آپ نے اپنا
 ہاتھ میرے ہاتھ میں سے چھڑا لیا پھر فرمایا اللہ! بخش دے مجھ کو
 اور مجھ کو بلند رفق کے ساتھ کر (یعنی فرشتوں اور پیغمبروں کے
 ساتھ)۔ حضرت عائشہؓ نے کہا پھر جو میں دیکھنے لگی تو آپ کا کام
 ہو گیا تھا (یعنی وفات پائی)۔ آپ کی دعا کے ساتھ ہی اللہ نے آپ کو
 اپنے پاس بلا لیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون)۔

۵۷۰۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۰۹- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار کی عیادت کرتے تو
 فرماتے تھے اذهب الباس اخیرتک۔

۵۷۱۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۱۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۱۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَلُّ
 أَخَذْتُ يَدَهُ لِأَصْنَعُ بِهِ نَحْوَ مَا كَانَ يَصْنَعُ
 فَأَتَرَعُ يَدَهُ مِنْ يَدِي ثُمَّ قَالَ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي
 وَاجْعَلْ لِي مَعَ الرَّفِيقِ الْأَعْلَى)) قَالَتْ فَذَهَبَتْ
 أَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ قَدْ قَضَى.

۵۷۰۸- عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادٍ خَرِيرٍ فِي
 حَدِيثٍ هُشَيْمٍ وَشُعْبَةَ مَسْحَةَ يَدِهِ قَالَ وَفِي
 حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ مَسْحَةُ يَمِينِهِ وَقَالَ فِي عَقِبِ
 حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ
 فَحَدَّثْتُ بِهِ مَنْصُورًا فَحَدَّثَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
 مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنَحْوِهِ.

۵۷۰۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا عَادَ مَرِيضًا يَقُولُ
 أَذْهَبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ شَفِيعَهُ أَنْتَ الشَّافِي لَا
 شِفَاءَ إِلَّا بِشَفَاؤِكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا.

۵۷۱۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ إِذَا أَتَى الْمَرِيضَ يَدْعُو لَهُ قَالَ ((أَذْهَبِ
 الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا
 شِفَاءَ إِلَّا بِشَفَاؤِكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا)) وَفِي
 رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ فَدَعَا لَهُ وَقَالَ وَأَنْتَ الشَّافِي.

۵۷۱۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ يَمِثِلُ حَدِيثَ أَبِي عَوَّانَةَ وَخَرِيرٍ

۵۷۱۲- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ

يَرْفِي بِهِ الرُّقِيَّةُ ((أَذْهَبَ الْبَاسَ رَبِّ النَّاسِ
بِيَدِكَ الشِّفَاءُ لَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا أَنْتَ))

۵۷۱۳- عَنْ مِثْلَمَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۵۷۱۴- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرِضَ أَخَذَ مِنْ أَهْلِهِ
نَفْسَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ فَلَمَّا مَرَضَ مَرَضَةً الَّتِي
مَاتَ فِيهَا جَعَلَتْ أَنْفُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحَهُ بَيْنَ نَفْسِهِ
لِأَنَّهَا كَانَتْ أَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْ يَدِي وَفِي رِوَايَةٍ
يَحْيَى بْنُ أَبِي بَرَكَةَ بِمُعَوَّذَاتِ

۵۷۱۵- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ
بِالْمُعَوَّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا شَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ
عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ عَنْهُ بِيَدِي رَجَاءَ بَرَكَتِهَا

۵۷۱۶- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادٍ مَالِكٍ نَحْوُ
حَدِيثِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَادٍ مِنْهُمْ رَجَاءُ
بَرَكَتِهَا إِلَّا فِي حَدِيثِ مَالِكٍ وَفِي حَدِيثِ
يُونُسَ وَزِيَادٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ
عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ

بَابُ اسْتِحْبَابِ الرُّقِيَّةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ
وَالْحُمَةِ وَالنَّظَرَةِ

۵۷۱۷- عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا عَنْ الرُّقِيَّةِ فَقَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ لِأَهْلِ بَيْتِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الرُّقِيَّةِ مِنْ كُلِّ

صلى الله عليه وسلم یہ منتر پڑھا کرتے اذھب الباس الخیر تکملہ۔

۵۷۱۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا

۵۷۱۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ
جب گھر میں کوئی بیمار ہوتا تو اس پر معوذات (قل اعوذ برب
القلی قل اعوذ برب الناس) پڑھ کر پھونکتے۔ پھر جب آپ بیمار
ہوئے اس بیماری میں جس سے وفات پائی تو میں آپ پر پھونکتی اور
آپ ہی کا ہاتھ آپ پر پھیرتی کیونکہ آپ کے ہاتھ مبارک میں
میرے ہاتھ سے زیادہ برکت تھی۔

۵۷۱۵- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول
اللہ ﷺ جب بیمار ہوتے تو اپنے اوپر معوذات پڑھتے اور پھونکتے
جب بہت بیمار ہوئے وہ میں پڑھتی اور آپ ہی کا ہاتھ آپ پر
پھیرتی برکت کی امید سے۔

۵۷۱۶- ترجمہ وہی جو گزر رہا

باب: نظر اور حملہ اور زہر کے لیے منتر کرنا
مستحب ہے

۵۷۱۷- اسود سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا سے پوچھا منتر کو انہوں نے کہا اجازت دی رسول اللہ ﷺ
نے انصار کے ایک گھر والوں کو زہر کے لیے منتر کرنے کی (جیسے

(۵۷۱۳) نووی نے کہا اور منتر پڑھ کر پھونکنا آہستہ سے درست ہے اور پھونکتے کے جو اڑ پر اجماع ہے اور مستحب رکھا ہے اس کو جمہور
صحابہ اور تابعین نے۔ اور بعضوں نے پھونکتے اور تھوکنے کا انکار کیا لیکن مراد وہی پھونکنا ہے جس میں کچھ تھوک بھی نکلے۔ اور آہستہ پھونکے
کے جو اڑ پر اجماع ہے۔

ذی حُمَہ

سانپ یا بچھو کے لیے۔

۵۷۱۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۱۸- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْهُلُ يَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الرُّقْبَةِ مِنَ الْحُمَةِ.

۵۷۱۹- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب ہم میں سے کوئی بیمار ہو تا یا اس کو کوئی زخم لگتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کلمہ کی انگلی کو زمین پر رکھتے اور فرماتے بسم اللہ توبہ ارضنا بريقة بعضنا ليشفي به سقيمنا باذن ربنا (یعنی اللہ کے نام سے ہمارے ملک کی مٹی ہم میں سے کسی کی تھوک کے ساتھ اس سے شفا پاوے گا ہمارا بیمار اللہ کے حکم سے۔)

۵۷۱۹- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا بَشَّكَ الْإِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ أَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْصِبُهُ هَكَذَا وَيُضَعُّ سَقِيَانِ سَيَّانَةٍ بِالْأَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا ((بِاسْمِ اللَّهِ تَوْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفَى بِهِ سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا)) قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ((يُشْفَى)) وَقَالَ زُهَيْرٌ ((لِيُشْفَى سَقِيمُنَا)).

۵۷۲۰- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ ﷺ حکم دیتے منتر کرنے کا نظر ہے۔

۵۷۲۰- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُهَا أَنْ تَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ.

۵۷۲۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۲۱- عَنْ مِسْعَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَثَلَهُ.

۵۷۲۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۲۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنِي أَنْ أُسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ.

۵۷۲۳- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منتر کی اجازت ہوئی زہر اور عملہ (ایک بیماری ہے جس میں پٹلی میں زخم پڑ جاتے ہیں) اور نظر کے لیے۔

۵۷۲۳- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الرُّقْيَةِ قَالَ رَخَّصَ فِي الْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ وَالْعَيْنِ.

۵۷۲۴- رخصت دی رسول اللہ ﷺ نے منتر کی نظر اور ڈنگ (زہر) اور عملہ کے لیے۔

۵۷۲۴- عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الرُّقْبَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ وَفِي حَدِيثِ سَقِيَانِ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ.

۵۷۲۵- ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکی کو دیکھا ان کے گھر میں جس کے منہ پر جھایاں تھیں آپ نے فرمایا اس کو نظر لگی ہے اس کے لیے منتر کرو۔

۵۷۲۵- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِحَدَارِيَةٍ فِي يَيْتٍ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ رَأَى بِوَجْهِهَا سَفْعَةً فَقَالَ بَهَا نَظْرَةٌ ((فَاسْتَرْقُوا لَهَا يَعْنِي)) بِوَجْهِهَا صَفْرَةً.

۵۷۲۶- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ

۵۷۲۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی ال خرم کے لوگوں کو سانپ کے لیے منتر کرنے کی۔ اور اسماء بنت عمیسؓ سے فرمایا کیا سبب ہے میں اپنے بھائی کے بچوں کو (یعنی جعفر بن ابوطالبؓ کے لڑکوں کو) دبلا پاتا ہوں کیا وہ بھوکے رہتے ہیں؟ اسماءؓ نے کہا نہیں ان کو نظر جلدی لگ جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا کوئی منتر کر۔ میں نے ایک منتر آپ کے سامنے پیش کیا آپ نے فرمایا کر۔

۵۷۲۷- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی سانپ کے لیے منتر کرنے کی بنی عمرو کے لوگوں کو اور ایک شخص کو ہم میں سے بچھونے کا نام ہم اس وقت بیٹھے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک شخص بولایا رسول اللہ! میں منتر کروں۔ آپ نے فرمایا تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے تو وہ پہنچا دے۔

۵۷۲۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۲۹- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرا ماں بچھو کا منتر کرتا تھا پھر رسول اللہ ﷺ نے منتروں سے منع کر دیا۔ وہ آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! آپ نے منتروں کو منع کر دیا اور میں بچھو کا منتر کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تم میں سے جو کوئی اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکے پہنچا دے۔

۵۷۳۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۳۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ عمرو بن حزم کے لوگ آئے اور وہ منتر آپ کو بتلایا آپ نے فرمایا کچھ قہاحت نہیں۔

عَنْهُمْ يَقُولُ رَحِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَالِ حَزْمٍ فِي رُقِيَةِ الْحَيَّةِ وَقَالَ بِأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ ((مَا لِي أَرَى أَجْسَامَ نَبِيٍّ أَحْيَى)) ضَارِعَةً تُصَيِّهُمُ الْحَاحَةُ قَالَتْ لَا وَلَكِنَّ الْعَيْنَ تُسْرِعُ إِلَيْهِمْ قَالَ ((أَرْقِيهِمْ)) قَالَتْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ ((أَرْقِيهِمْ))

۵۷۲۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَدَخْتُ رَجُلًا مِنْ عَقْرَبٍ وَنَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرْقِي قَالَ ((مِنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ))

۵۷۲۸- عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَرْقِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَمْ يَفْعَلْ أَرْقِي.

۵۷۲۹- عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ لِي حَالٌ يُرْقِي مِنْ الْعَقْرَبِ فَتَهَيَّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ الرُّقَى قَالَ فَأَتَانِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَهَيَّي عَنْ الرُّقَى وَإِنَّا أَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ فَقَالَ ((مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ))

۵۷۳۰- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ .

۵۷۳۱- عَنْ جَابِرٍ قَالَ تَهَيَّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ الرُّقَى فَجَاءَ آلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَ تَعْنَانَا رُقِيَةٌ يُرْقِي بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَإِنَّكَ تَهَيَّي عَنْ الرُّقَى قَالَ فَعَرَضُوهَا عَلَيْهِ فَقَالَ ((مَا أَرَى بِأَسْمَاءَ

مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ))

۵۷۳۲- عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَرُقِي فِي الْحَاظِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ تَرَى فِي ذَلِكَ فَقَالَ ((اغْرَضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُقَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ))

بَابُ جَوَازِ اخْتِذِ الْأَجْرَةَ عَلَى الرُّقِيَةِ بِالْقُرْآنِ وَالْأَذْكَارِ

۵۷۳۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانُوا فِي سَفَرٍ فَمَرُّوا بِحَيٍّ مِنْ أَهْلِيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُوهُمْ فَقَالُوا لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ رَاقٍ فَإِنْ سَيِّدَ الْحَيِّ لَيَدِيغُ أَوْ مُصَابٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ نَعَمْ فَأَنَاءَ فَرَاقَهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ الرَّجُلُ فَأَعْطِيهِ قَطِيعًا مِنْ غَنَمِ قَائِي أَنْ يَقْبَلَهَا وَقَالَ حَتَّى أَذْكَرُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا رَقِيتُ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ ((وَمَا أَذْرَاكَ أَنَّهَا رُقِيَةٌ ثُمَّ قَالَ خُذُوا مِنْهُمْ وَاصْرِبُوا لِي بِسَنَمٍ مَعَكُمْ))

۵۷۳۴- عَنْ أَبِي بَشْرٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَحَلَّلَ يَقْرَأُ أُمُّ الْقُرْآنِ وَيَجْمَعُ بَرَأَقَهُ وَيُفْلِلُ قَبْرُ الرَّجُلِ

۵۷۳۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَرَكْنَا مَرْثًا فَأَتَيْنَا امْرَأَةً فَقَالَتْ إِنَّ سَيِّدَ

۵۷۳۲- عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم جاہلیت کے زمانے میں منتر کیا کرتے تھے ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ کیا فرماتے ہیں اس میں؟ آپ نے فرمایا اپنے منتر کو میرے سامنے پیش کرو کچھ قباحت نہیں منتر میں اگر اس میں شرک کا مضمون نہ ہو۔

باب: قرآن یا دعا سے منتر کر کے اس پر اجرت لینا درست ہے

۵۷۳۳- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے سفر میں تھے اور عرب کے کسی قبیلہ پر گزرے اور ان سے دعوت چاہی۔ انہوں نے دعوت نہ کی۔ وہ کہنے لگے تم میں سے کسی کو منتر یاد ہے؟ ان کے سردار کو بچھونے کا ٹاٹھا۔ صحابہ میں سے ایک شخص بولا ہاں مجھ کو منتر آتا ہے۔ پھر اس نے سورہ فاتحہ پڑھی وہ اچھا ہو گیا اور ایک گلہ دیا بکریوں کا اس نے نہ لیا اور یہ کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لوں۔ پھر آپ کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ! قسم خدا کی میں نے کچھ منتر نہیں کیا ہے سو سورہ فاتحہ کے۔ آپ بنے اور فرمایا تجھے کیسے معلوم ہوا کہ وہ منتر ہے پھر فرمایا وہ گلہ بکریوں کا لے لے اور ایک حصہ میرے لیے بھی اپنے ساتھ لگاتا۔

۵۷۳۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ وہ شخص سورہ فاتحہ پڑھتا جاتا اور اپنا تھوک جمع کر کے تھوکتا جاتا یہاں تک کہ وہ اچھا ہو گیا۔

۵۷۳۵- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم ایک منزل میں اترے کہ ایک عورت آئی اور کہنے لگی اس قبیلہ کے

(۵۷۳۵) نو دینی نے کہا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآن یا اور اذکار سے اگر منتر کرے تو اس کی اجرت لے سکتا ہے اور یہ حلال ہے اس میں کوئی کراہت نہیں ہے۔ اسی طرح قرآن سکھانے کے لیے اجرت لینا درست ہے لام شافعی اور مالک اور اسحق کا یہی ہے

الْحَيِّ سَلِيمٌ لَدَغَ فَهَلْ فِيكُمْ مِنْ رَافٍ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِمَّنَا مَا كُنَّا نَظُنُّهُ يُحْسِنُ رُقِيَّةَ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَبْرًا فَأَعْطَوْهُ عَتَمًا وَسَقَوْنَا لَبَنًا فَقُلْنَا أَكُتِّتَ تُحْسِنُ رُقِيَّةً فَقَالَ مَا رُقِيَّتُهُ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ فَقُلْنَا لَا تُحَرِّكُوهَا حَتَّى نَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ((مَا كَانَ يُدْرِيهِ أَنَّهَا رُقِيَّةٌ أَقْسِمُوا وَاصْبِرُوا لِي بِسَهْمٍ مَعَكُمْ))

۵۷۳۶- عَنْ هِشَامِ بْنِ الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِمَّنَا مَا كُنَّا نَأْتِيهِ بِرُقِيَّةٍ

سردار کو (سانپ یا بچھو نے) کاٹا ہے تم میں سے کوئی منتر جانتا ہے؟ ایک شخص ہم میں سے اٹھ کھڑا ہوا جس کو ہم نہیں سمجھتے تھے کہ وہ اچھی طرح منتر جانتا ہے پھر اس نے منتر کیا سورہ فاتحہ کا۔ وہ اچھا ہو گیا۔ ان لوگوں نے اس کو بکریاں دیں اور ہم کو دودھ پلایا۔ ہم نے کہا کیا تم کوئی اچھا منتر جانتے تھے؟ وہ بولا میں نے تو سورہ فاتحہ کا منتر کیا ہے۔ میں نے کہا ان بکریوں کو مت ہلاؤ یہاں سے جب تک ہم رسول اللہ کے پاس نہ جائیں۔ پھر ہم آپ کے پاس گئے اور بیان کیا یہ قصہ آپ نے فرمایا اس کو کیسے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ منتر ہے۔ بانٹ لو ان بکریوں کو اور اپنے ساتھ ایک حصہ میرا بھی لگاؤ۔

۵۷۳۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ عورت کے ساتھ ہم میں سے ایک شخص کھڑا ہو گیا جس کو ہم نہیں خیال کرتے تھے کہ منتر آتا ہے۔

باب: دعا کے وقت اپنا ہاتھ درود کے

مقام پر رکھنا

۵۷۳۷- عثمان بن ابی العاص ثقفی سے روایت ہے انہوں نے شکوہ کیا رسول اللہ ﷺ سے ایک درود کا اپنے بدن میں جو پیدا ہو گیا ہے جب سے وہ مسلمان ہوئے۔ آپ نے فرمایا تم اپنا ہاتھ درود کی جگہ پر رکھو اور کہو بسم اللہ تین بار اس کے بعد سات بار یہ کہو اَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَافِظُ یعنی میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی اس چیز کی برائی سے جس کو پاتا ہوں میں اور جس سے ڈرتا ہوں۔

باب استحباب وضع يده على موضع

الاليم مع الدعاء

۵۷۳۷- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ شَكَأَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعًا يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ مِنْذُ اسْتَلَمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي تَأَلَّمَ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِاسْمِ اللَّهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَافِظُ))

ترجمہ قول ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک تعلیم قرآن کی اجرت لینا منع ہے البتہ منتر کی درست ہے۔ اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ میرا حصہ بھی لگاؤ یہ اس کے خوش کرنے کے لیے فرمایا جیسے عمر کی حدیث میں گزرا اور وہ بکریاں سب منتر پڑھنے والے کا حق تھیں لیکن آپ نے تمہارا اور مردہ سب ساتھیوں کا حصہ اس میں کر دیا۔

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ شَيْطَانِ الْوَسْوَسةِ فِي الصَّلَاةِ
 ۵۷۳۸- عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي
 الْعَاصِ أَمَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ
 الشَّيْطَانَ قَدْ خَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَقُرْآنِي
 يَمْسُهَا عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((ذَلِكَ
 شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خَزْبٌ فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ
 بِاللَّهِ مِنْهُ وَاقْبَلْ عَلَى يَسَارِكَ ثَلَاثًا)) قَالَ
 فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَهُ اللَّهُ عَنِّي .

باب: وسوسہ کے شیطان سے پناہ مانگنا نماز میں
 ۵۷۳۸- ابو العلاء سے روایت ہے کہ عثمان بن ابی العاص رضی
 اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! شیطان میری نماز میں حائل ہو گیا اور مجھ کو قرآن بھلا دیتا ہے۔
 آپ نے فرمایا اس شیطان کا نام، خرب ہے جب تجھے اس شیطان
 کا اثر معلوم ہو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ اس سے اور یا میں طرف تین
 بار تھوک (نماز کے اندر ہی) عثمان نے کہا میں نے ایسا ہی کیا پھر
 اللہ تعالیٰ نے اس شیطان کو مجھ سے دور کر دیا۔

۵۷۳۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۳۹- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ أَمَى
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ
 يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ سَالِمِ بْنِ نُوحٍ ثَلَاثًا .
 ۵۷۴۰- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ قَالَ
 قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ .

۵۷۴۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ وَاسْتِحْبَابُ التَّداوِي
 ۵۷۴۱- عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَإِذَا
 أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِإِذْنِ اللَّهِ عَوًّا وَجَلًّا)) .
 ۵۷۴۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
 أَنَّهُ قَالَ لَا أُبْرِحُ حَتَّى تَحْتَجِمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 ((إِنْ فِيهِ شِفَاءٌ)) .

باب: ہر بیماری کی ایک دوا ہے اور دوا کرنا مستحب ہے
 ۵۷۴۱- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے
 فرمایا ہر بیماری کی ایک دوا ہے جب وہ دوا پکڑتی ہے تو اللہ کے حکم
 سے شفا ہو جاتی ہے۔
 ۵۷۴۲- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 انھوں نے عیادت کی مشق کی پھر کہنا میں نہیں ٹھہروں گا جب تک
 تم چھینی نہ لگاؤ۔ کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ
 فرماتے تھے اس میں شفا ہے۔

(۵۷۴۱) ہذا نووی نے کہا اس حدیث میں اشارہ ہے کہ دوا کرنا مستحب ہے اور یہی مذہب ہے ہمارے اصحاب اور جمہور سلف کا اور اکثر خلف کا
 اور یہ حدیث اصل ہے علم طب کی اور دلیل ہے طب کے جواز کی اور اس میں رو ہے ان متعصب صوفیوں کا جو دوا کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہر
 چیز قضاء قدر سے ہے تو دوا کی کیا حاجت ہے۔ اور علماء کی دلیل یہ حدیث ہے وہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ قائل اللہ ہے اور دوا کرنا یہ بھی تقدیر سے ہے
 اور یہ ایسا ہے جیسے دعا کا حکم ہو اور کافروں سے لڑنے کا قتلے بنانے کا اپنے تئیں ہلاکت سے بچانے کا حالانکہ اجل نہیں بدلتی نہ مقادیر میں تقدیم
 و تاخیر ہوتی ہے اور جو مقدر میں ہے وہ ضرور ہونے والا ہے۔ اچھی

۵۷۴۳- عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ جَاءَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي أَهْلِنَا وَرَجُلٌ يَسْتَسْكِي خِرَاحًا بِهِ أَوْ جِرَاحًا فَقَالَ مَا تَسْتَسْكِي قَالَ خِرَاحٌ بِي قَدْ شَقَّ عَلَيَّ فَقَالَ يَا غُلَامُ أَتَيْتَنِي بِخِرَاحٍ فَقَالَ لَهُ مَا نَصَعُ بِالْخِرَاحِ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أُرِيدُ أَنْ أَعْتَقَ فِيهِ مِخْجَمًا قَالَ وَاللَّهِ إِنْ لَدَّبَابَ لِكَيْصِيئِي أَوْ يُعْرِيئِي الثَّوْبُ فَيُؤَدِّيَنِي وَيَسْقُ عَلَيَّ فَلَمَّا رَأَى تَرَمُّهُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَّتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْطَةِ مِخْجَمٍ أَوْ شَرْبَةِ مِنْ غَسَلٍ أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ)) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَمَا أَحَبُّ أَنْ أَسْتَقْرِئَ)) قَالَ فَجَاءَهُ بِخِرَاحٍ فَشَرْطَهُ فَلَذَعَتْ عَنْهُ مَا يَحْدُ.

۵۷۴۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا اسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِحَامَةِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا طَلِبَةَ أَنْ يَحْجُمَهَا قَالَ حَسِبْتُ أَنَّكَ قَالَ كَانَ أَحَبَّهَا مِنْ الرِّضَاعَةِ أَوْ غَلَامًا لَمْ يَحْتَلِمِ

۵۷۴۵- عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَنِّي بِنِ كَعْبٍ طَبِيبًا فَقَطَّعَ مِنِّي عِرْقًا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ.

۵۷۴۳- عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت ہے جابر بن عبد اللہ انصاریؓ ہمارے گھر میں آئے اور ایک شخص کو شکوہ تھارخم کا (یعنی قرحہ پڑ گیا تھا)۔ جابر نے پوچھا تجھ کو کیا شکایت ہے؟ وہ بولا ایک قرحہ ہو گیا ہے جو نہایت سخت ہے مجھ پر۔ جابر نے کہا اے غلام! ایک پچھنے لگانے والے کو لے کر آیا۔ وہ بولا پچھنے والے کا کیا کام ہے؟ جابر نے کہا میں اس زخم پر دیکھنا لگانا چاہتا ہوں۔ وہ بولا قسم خدا کی کھیاں مجھ کو ستاویں گی اور کپڑا لگے گا تو تکلیف ہوگی مجھ کو اور سخت گزرے گا مجھ پر۔ جب جابر نے دیکھا کہ اس کو رنج ہوتا ہے پچھنے لگانے سے تو کہا میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے اگر تمہاری دواؤں میں کوئی بہتر دوا ہے تو میں ہی دواؤں میں ایک تو پچھتا دوسرے شہد کا ایک گھونٹ، تیسرے انگار سے جلانا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں داغ لینا بہتر نہیں جانتا۔ راوی نے کہا پھر پچھنے لگانے والا آیا اور پچھنے لگانے اس کو تو اس کی بیماری جاتی رہی۔

۵۷۴۴- ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے اجازت چاہی رسول اللہ ﷺ سے پچھنے لگانے کی۔ آپ نے حکم دیا ابو طیبہ کو ان کے پچھنے لگانے کا۔ راوی نے کہا ابو طیبہ ام سلمہ کے رضاعی بھائی تھے یا نابالغ لڑکے تھے (جن سے پردہ ضروری نہیں اور ضرورت کے وقت دوا کے لیے اجنبی شخص بھی لگا سکتا ہے اگر عورت یا لڑکا نہ ملے)۔

۵۷۴۵- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعبؓ کے پاس چالاک حکیم کو بھیجا اس نے ایک رگ کاٹی (یعنی فصولی) پھر داغ دیا اس پر۔

(۵۷۴۳) اگر نوئی نے کہا اس حدیث میں نہایت عمدہ طب ہے کیونکہ امراض امتلاکی یاد سوزی ہوتی ہیں یا صفر اوکی یا سود اوکی یا بلغمی۔ اگر دسوی ہیں تو انکا علاج پچھنے سے بہتر کوئی نہیں اور اگر اور قسم کے مرض ہیں تو ان کا علاج مسہل ہے اور شہد عمدہ مسہل ہے اور داغ دینا اخیر علاج ہے جب اور کوئی دوا سے فائدہ نہ ہو۔ اتنی مختصراً

۵۷۴۶- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَكَمْ يَذْكُرُ فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا.

۵۷۴۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۴۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۵۷۴۷- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی بن کعب کو احزاب کی جنگ میں ایک تیر لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا ان کے۔

۵۷۴۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۵۷۴۸- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو الکحل (ایک رگ ہے) میں تیر لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا ان کو تیر کی پھل سے اپنے ہاتھ سے ان کا ہاتھ سو جھ گیا آپ نے دوبار داغ دیا۔

۵۷۴۹- عَنْ أَبِي عُبَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ رَأْسَهُ بِالْحِجَامِ أَجْرَةً وَاسْتَعْطَى.

۵۷۴۹- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے چھینے لگائے اور چھینے لگانے والے کو مزدوری دی اور آپ نے ناک میں بھی دوا ڈالی (یعنی ناس لی)۔

۵۷۵۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَا يَظْلِمُ أَحَدًا أَجْرَةً.

۵۷۵۰- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے چھینے لگائے اور آپ کسی کی مزدوری رکھتے نہ تھے (یعنی دے دیتے تھے تو چھینے لگانے والے کو بھی دی)۔

۵۷۵۱- عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرُدُوهَا بِالْمَاءِ))

۵۷۵۱- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بخار دوزخ کی سخت گرمی سے ہے تو اس کو ٹھنڈا کر و پانی سے۔

۵۷۵۲- عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ شِدَّةَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرُدُوهَا بِالْمَاءِ))

۵۷۵۲- مذکور بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۵۷۵۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۵۷۵۳- عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَطْفِئُوهَا بِالْمَاءِ))

۵۷۵۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔ اس حدیث میں پانی سے ٹھنڈا کرنے کی بجائے جہنم کی گرمی کو پانی سے بجھانے کا ذکر ہے۔

۵۷۵۴- عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَطْفِئُوهَا بِالْمَاءِ))

۵۷۵۴- حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بخار جہنم کی سوزش سے ہے تو اس کو ٹھنڈا کر و پانی سے۔

۵۷۵۵- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرُدُوهَا بِالْمَاءِ))

۵۷۵۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۵۷- اسماء کے پاس جب کوئی بخار والی عورت لائی جاتی تو وہ پانی منگواتیں اور اس کے گریبان میں ڈالتیں اور کہتیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ٹھنڈا کرو اس کو پانی سے اور فرمایا کہ بخار جہنم کی تخت گرمی سے ہوتا ہے۔

۵۷۵۸- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۵۷۵۹- رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے بخار جہنم کے جوش مارنے سے ہوتا ہے تو اس کو ٹھنڈا کرو پانی سے۔

۵۷۶۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۵۶- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَثَلُهُ

۵۷۵۷- عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهَا كَانَتْ تَوْتِي بِالْمَرْأَةِ الْمَوْغُوَّةِ فَتَدْعُو بِالْمَاءِ فَتَضْبُهُ فِي حَيْثُهَا وَتَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((اَبْرُدُوهَا بِالْمَاءِ)) وَقَالَ إِنَّهَا مِنْ فَتْحِ جَهَنَّمَ.

۵۷۵۸- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ الْمَاءُ يَنْبِثُهَا وَيَبْرِئُ حَيْثُهَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ ((أَنَّهَا مِنْ فَتْحِ)) جَهَنَّمَ قَالَ أَبُو أُحْمَدَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۵۷۵۹- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَلِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ الْحُمَّى فَوْزٌ مِنْ جَهَنَّمَ فَأَبْرُدُوهَا بِالْمَاءِ)).

۵۷۶۰- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَلِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((الْحُمَّى مِنْ فَوْزِ جَهَنَّمَ فَأَبْرُدُوهَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْ)) أَبُو بَكْرٍ ((عَنْكُمْ)) وَقَالَ قَالَ أَخْبَرَنِي رَافِعُ بْنُ خَلِيجٍ.

بَابُ كَرَاهَةِ التَّدَاوِي بِاللَّدُوْدِ

باب: منہ میں دوا ڈالنے کی کراہت کا بیان

۵۷۶۱- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ ﷺ کے منہ میں دوا ڈالی آپ کی بیماری میں۔

۵۷۶۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَدَدْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

(۵۷۶۰) نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس حدیث پر بعضے طحا اعتراض کرتے ہیں کہ بخار میں ٹھنڈے پانی سے نبھانا مضر ہے کیونکہ وہ مسامات کو بند کرتا ہے اور حرارت اندرونی کو زیادہ کرتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نبھالے کا حکم نہیں دیا بلکہ پانی سے ٹھنڈا کرانے کا اور وہ ممکن ہے ٹھنڈا پانی پلانے سے یہ باتھ پاؤں دھونے سے۔ اور اطباء متفق ہیں اس امر پر کہ صفراوی بخار میں ٹھنڈا پانی پلانا بالکل برف کھلانا مفید ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ انٹری ٹٹ فیور میں تمام ڈاکٹر لکھتے ہیں کہ سر پر برف رکھیں اور بیمار کو برف کے ٹکڑے کھلاویں۔ ڈاکٹر رحیم خاں صاحب لکھتے ہیں کہ ایسے بخار میں برف نہایت مفید پڑتی ہے کیا معنی کہ برف کے ٹکڑے جوں جوں بیمار کے حلق سے نیچے اترتے ہیں اس کو شکستین ہوتی جاتی ہے۔ اس صورت میں لہجہ دلوں کا اعتراض ٹری جہالت ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود طب سے ناواقف ہیں۔

مَرَضِهِ فَأَشَارَ أَنْ لَا تَلْدُونِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةً
لِلْمَرِيضِ لَلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ ((لَا يَبْقَى أَحَدٌ
مِنْكُمْ إِلَّا لَدَى غَيْرِ الْعَبَّاسِ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ))

آپ نے اشارہ سے فرمایا میرے منہ میں دوا مت ڈالو۔ ہم لوگوں
نے آپس میں کہا آپ بیماری کی وجہ سے دوا سے نفرت کرتے ہیں
(تو اس پر عمل کرنا ضروری نہیں) جب آپ کو ہوش آیا تو آپ
نے فرمایا تم سب کے منہ میں دوا ڈالنی چاہوے مگر عباس کے کہ وہ
یہاں موجود نہ تھے (یہ مزاحی آپ نے ان لوگوں کو جنہوں نے
آپ کا حکم نہ مانا)۔

۵۷۶۲- عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مَخْصَرٍ أُنْصِتَ
عُكَّاشَةُ بْنُ مَخْصَرٍ فَأَلَّتْ دَخَلَتْ بِأَبْنِ لَبِي عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْكُلْ
الطَّعَامَ فَإِنْ عَلَيْهِ فَنَدَا بِمَاءٍ فَرَشَهُ

۵۷۶۲- ام قیس بنت محسن سے روایت ہے جو عکاشہ کی بہن
تھیں انہوں نے کہا میں اپنے ایک بچے کو رسول اللہ کے پاس لے
گئی جس نے ابھی کھانا نہیں کھایا تھا اس نے آپ پر پیشاب کر دیا۔
آپ نے پانی منگو کر اس جگہ پر چھڑک دیا۔

۵۷۶۳- قَالَتْ وَدَخَلَتْ عَلَيْهِ بِأَبْنِ لَبِي فَقَدْ
أَغْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُدْرَةِ فَقَالَ ((غَلَامَةٌ تَذْهَبُونَ
أَوْلَادَكُمْ بِهَذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ
الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ
الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُدْرَةِ وَيُلْدُ مِنْ ذَاتِ
الْجَنْبِ))

۵۷۶۳- (امر قیس نے کہا) میں ایک بچے کو آپ کے پاس لے گئی
جس کے تالو کو میں نے دبایا تھا (انگلی سے) عذرہ کی بیماری میں (عذرہ
حلق کا درم ہے)۔ آپ نے فرمایا کیوں تالو اور حلق دباؤں ہو اپنی اولاد
کا اس گھاتی سے لازم کر لو عود ہندی (کوت) کو اس میں سات
بیماریوں کی شفا ہے ایک پٹلی کی بیماری کی (پانچر کی) اور اس کی ناس
عذرہ کو مفید ہے اور ذات الجنب میں اس کا منہ لگانا فائدہ دیتا ہے۔

۵۷۶۴- عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مَخْصَرٍ وَكَانَتْ
مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُولَى اللَّاتِي تَابَعْنَ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ وَهِيَ أُنْصِتَ عُكَّاشَةُ بْنُ مَخْصَرٍ أَخْبَرَنِي
أَسَدُ بْنُ عَزِيزَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ بِأَبْنِ لَبَا لَمْ يَبْلُغْ أَنْ يَأْكُلَ الطَّعَامَ وَقَدْ

۵۷۶۴- ام قیس بنت محسن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ
مہاجرہات پہلی عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور عکاشہ کی بہن تھیں وہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اپنا ایک بچہ لے کر جس نے لٹاج
نہیں کھایا تھا اور عذرہ کی بیماری سے انہوں نے اس کا حلق دبا دیا تھا۔

(۵۷۶۳) عود ہندی کو عربی میں قسط کہتے ہیں اور ہند میں یہ ایک نہایت مفید دوا ہے۔ بحر الجواہر میں ہے کہ وہ تیسرے درجہ میں گرم
اور خشک ہے زخم کو خشک کر دیتا ہے چھڑکنے سے اور سردیوں کو اس کا ضدا فائدہ دیتا ہے اور ضعف معدہ اور جگر کو مفید ہے۔ نووی نے کہا جن
لوگوں نے ذات الجنب میں قسط دینے سے انکار کیا ہے ان کا قول باطل ہے کیونکہ قدیم طیب یہ کہتے ہیں کہ بلغم ذات الجنب میں قسط مفید ہے اور
یہ بھی کہتے ہیں کہ قسط درد ہے حیض کا اور بول کا اور درد کرتا ہے زہر کے اثر کو اور بڑھاتا ہے شہوت کو اور کرم کو قتل کرتا ہے اور کدو دانہ کا بھی
قابل ہے جب شہد میں ملا کر استعمال کیا جاوے اور چھائیں کو دور کر دیتا ہے اور سو اس کے بہت سے فائدے ہیں۔ انتہی مختصر

أَغْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعَذْرَةِ قَالَ يُوسُفُ أَغْلَقْتُ
عَمَزْتُ فَهِيَ تَحَافُ أَنْ يَكُونَ بِهَا عَذْرَةٌ قَالَتْ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((غَلَامَةٌ تَدْعُونَ
أَوْلَادَكُمْ بِهَذَا الْإِغْلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْغُودِ
الْهِنْدِيِّ يَعْنِي بِهِ الْكُسْتُ فَإِنْ فِيهِ نَسِغَةٌ أَشْفِيَةٌ
مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ))

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کیوں اپنی اولاد کو تکلیف
دیتی ہو تالو دبانے اور چڑھانے سے (انگلی یا نکڑی سے یا گھیرنی سے
چرخہ کے) تم غود ہندی یعنی قسط کو لازم کرو اس میں سات
بیماریوں کا علاج ہے۔ ایک ان میں سے ذات الجنب بھی ہے۔

۵۷۶۵- قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ وَأَحْمَرُ بْنُ أَبِي
ذَاكَ قَالَ فِي حَجَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عِدَّةً رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ بِمَاءٍ فَضَحَهُ عَلَى بَوَلِهِ وَلَمْ يَغْسِلْهُ غَسَلًا.
۵۷۶۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ يَقُولُ ((إِنْ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ
كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ وَالسَّامَ)) الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ
السَّوْدَاءُ الشُّوْبِيرُ.

۵۷۶۵- عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا ام قیس نے مجھ سے بیان
کیا کہ اس کے بچے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں
پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوایا اور اپنے کپڑے پر چھڑک دیا اور
اس کو دھویا نہیں۔

۵۷۶۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا کالے دانے میں شفا ہے ہر بیماری کی سوا موت کے
اور کالے دانے سے مراد کلو نجی ہے۔

۵۷۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِحَبْلِ
حَبِيبٍ عَقِيلٍ وَفِي حَدِيثِ سَمِيَّانَ وَيُوسُفَ
الْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ وَلَمْ يَقُلِ الشُّوْبِيرُ.

۵۷۶۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے لیکن
اس حدیث میں کلو نجی کا ذکر نہیں صرف کالادانہ بیان ہوا ہے۔

۵۷۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ دَاءٍ إِلَّا فِي
الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ مِنْهُ شِفَاءٌ إِلَّا السَّامَ))

۵۷۶۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ التَّلْبِينَةِ مُجْمَعَةً لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ

باب: تلبینہ کا بیان جو مریض کے دل کو خوش کرتا ہے
۵۷۶۹- ابی المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب ان
کے گھر میں کوئی مریض مر جاتا تو عورتیں جمع ہوتیں پھر چلی جاتیں
صرف ان کے گھر والے اور خاص لوگ رہ جاتے اس وقت وہ حکم

۵۷۶۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ
النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا
فَاجْتَمَعَ لِذَلِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ إِلَّا أَهْلَهَا

(۵۷۶۹) یہ نووی نے کہا یہی ٹھیک ہے اور بعض کہتے ہیں رالی مراد ہے اور بعضوں نے کہا بلغم مراد ہے۔ کلو نجی کی تعریف اطباء نے بھی بہت
کی ہے اور بے شک وہ تمام بیماریوں میں جو ہادی اور بلغمی ہوں اسیر کا حکم رکھتی ہے اور بہت کے کیزوں کو مارتی ہے۔ نووی نے کہا اس حدیث میں
تمام بیماریوں سے مراد سردی کی بیماریاں ہیں۔

وَحَاصَّتْهَا أَمْرَتْ بِرُمَّةٍ مِنْ ثَلَاثِينَ فَطَبَعَتْ ثُمَّ صَبَّغَ لَرِيْدًا فَصَبَّتِ الثَّلَاثِينَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ كُلُّنَّ مِنْهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الثَّلَاثِينَ مُحِصَّةٌ لِقَوَادِ الْمَرِيضِ تَذْهَبُ بَعْضُ الْحَزَنِ

کر تیں ایک ہانڈی کا تلیونہ کے (تلیونہ حریرہ بھوسی یا آنے کا کھی اس میں شہد بھی ملاتے ہیں) پھر وہ پکڑتا اس کے بعد شریذ تیار ہوتا (روٹی اور شوربا) اور تلیونہ کو اس پر ڈالی دیتیں پھر وہ کہیں عورتوں سے کھاؤ اس کو کیونکہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے کہ تلیونہ بیمار کے دل کو خوش کرتا ہے اور اس کے پینے سے کچھ رن گھٹ جاتا ہے۔

۵۷۷۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ أُنْسِي اسْتَطَلَقَ بَطْنَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ إِنِّي سَقَيْتُهُ عَسَلًا فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتَطَلَقَا فَقَالَ لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةُ فَقَالَ ((اسْقِهِ عَسَلًا)) فَقَالَ لَقَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتَطَلَقَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَحْيِكَ)) فَسَقَاهُ فَبَرَأَ

۵۷۷۰- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا میرے بھائی کو دست آرہے ہیں۔ آپ نے فرمایا اس کو شہد پلا دے اس نے پلا دیا پھر آیا اور کہنے لگا شہد پلانے سے اور دست زیادہ ہو گئے آپ نے پھر بھی فرمایا کہ شہد پلا دے۔ چوتھی بار وہ آیا اور کہنے لگا میں نے شہد پلایا پر دست زیادہ ہو گئے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے پھر اس نے شہد پلایا وہ اچھا ہو گیا۔

۵۷۷۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ أُنْسِي غَرِبَ بَطْنُهُ فَقَالَ ((لَهُ اسْقِهِ عَسَلًا)) بِمَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ

۵۷۷۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ الطَّاعُونِ وَالطَّيْرَةِ وَالْكَهَانَةِ

باب: طاعون، بدفالی اور کہانت کا بیان

۵۷۷۲- عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ، عَنْ

۵۷۷۲- عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت

(۵۷۷۰) شہد میں بالقاصیت شفا ہے۔ خود قرآن مجید میں اس کو شفاء للناس کہا ہے اور شہد اگرچہ مسہل ہے مگر جب اسہال مادی ہو تو اس کا علاج اسہال ہے اور وہ شہد سے حاصل ہوتا ہے۔ اسی واسطے شہد پلانے سے دست بڑھتے گئے آخر جب مادہ سب نکل گیا تو دست موقوف ہو گئے۔ یہ علاج بالکل طب کے مطابق ہے اور جس لحد نے اس پر اعتراض کیا ہے وہ چالیں اور بے شعور ہے اور ہم نے جو طب کا مسئلہ اس مقام پر بیان کیا وہ اس لیے نہیں کہ حدیث کی تصدیق ہو بلکہ طب کے مسئلہ کی تصدیق حدیث سے ہوتی ہے اور اگر طبیب حدیث کو جھوٹا کہیں تو ہم طبیہوں کو جھوٹا اور کافر کہیں گے۔ پھر اگر وہ مشاہدہ سے اپنا دعویٰ ثابت کریں تو ہم حدیث کی تاویل کریں گے اور اس کا مطلب صحیح بیان کریں گے۔ (نووی مع زیادة)

(۵۷۷۰) شہد میں بالقاصیت شفا ہے۔ خود قرآن مجید میں اس کو شفاء للناس کہا ہے اور شہد اگرچہ مسہل ہے مگر جب اسہال مادی ہو تو اس کا علاج اسہال ہے اور وہ شہد سے حاصل ہوتا ہے۔ اسی واسطے شہد پلانے سے دست بڑھتے گئے آخر جب مادہ سب نکل گیا تو دست موقوف ہو گئے۔ یہ علاج بالکل طب کے مطابق ہے اور جس لحد نے اس پر اعتراض کیا ہے وہ چالیں اور بے شعور ہے اور ہم نے جو طب کا مسئلہ اس مقام پر بیان کیا وہ اس لیے نہیں کہ حدیث کی تصدیق ہو بلکہ طب کے مسئلہ کی تصدیق حدیث سے ہوتی ہے اور اگر طبیب حدیث کو جھوٹا کہیں تو ہم طبیہوں کو جھوٹا اور کافر کہیں گے۔ پھر اگر وہ مشاہدہ سے اپنا دعویٰ ثابت کریں تو ہم حدیث کی تاویل کریں گے اور اس کا مطلب صحیح بیان کریں گے۔ (نووی مع زیادة)

(۵۷۷۲) نووی نے کہا طاعون ایک پھونکا ہے جو کہنی یا بغل یا بائٹھ یا اٹھکیوں یا اور کہیں بدن میں نمودار ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ورم اور درد اور سوزش اور خفقان اور تے لازم ہے۔ خلیل نے کہا وہ بھی طاعون کو کہتے ہیں اور ہر وہ ایک عام مرض ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ لہ

(۵۷۷۲) نووی نے کہا طاعون ایک پھونکا ہے جو کہنی یا بغل یا بائٹھ یا اٹھکیوں یا اور کہیں بدن میں نمودار ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ورم اور درد اور سوزش اور خفقان اور تے لازم ہے۔ خلیل نے کہا وہ بھی طاعون کو کہتے ہیں اور ہر وہ ایک عام مرض ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ لہ

ہے ان کے باپ نے اسامہ بن زید سے پوچھا تم نے کیا سنا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے باب میں اسامہ نے
کہا آپ نے فرمایا کہ طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل پر یا اگلی
امت پر بھیجا گیا پھر جب تم سنو کسی ملک میں طاعون ہے تو وہاں
مست جاؤ اور جب تمہاری ہی بستی میں طاعون نمودار ہو تو مست
نکلو بھاگ کر اس کے دُور سے۔

مترجم کہتا ہے طاعون یا وبا سے بھاگنا ذلیل ہے ضعف نفس اور سفاہت کی اس لیے کہ سبب موت کچھ طاعون میں منحصر نہیں ہے بلکہ موت کے اسباب اس قدر بے شمار ہیں کہ انسان ان سے بچ نہیں سکتا اور موت تو انسان کی مابیت میں داخل ہے اس سے بھاگنا ہماری کتنی بڑی بے وقوفی ہے۔ کیونکہ حکماء نے انسان کی تعریف یہ کی ہے کہ حیوان مطلق مائت پھر جو چیز ہماری مابیت میں داخل ہے اس سے بھاگنا ہماری کتنی بڑی بے وقوفی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ لَنْ يَفْعَلَكُمْ الْفُرُاقُ اِنْ هُوَ رَقِمَ مِنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذَا لَا تَمْتَعُونَ اِلَّا قَلِيْلًا کہہ دو اسے محمدؐ! موت یا قتل سے بھاگنا کچھ فائدہ نہ دے گا اگر بالفرض بچے بھی تو چند روز اور جنس گے پھر آخر مرنا ہے۔ عقل سلیم یہ کہتی ہے کہ اگر ہزار سال تک بھی دنیا میں رہیں پھر بھی دنیا سے سیر کی نہ ہوگی اور موت اسی طرح ناگوار رہے گی۔ اس لیے اس خیال کی جز پہلے ہی دست کاٹ دینا ضروری ہے اور موت کے لیے تیار رہنا عین عقل اور شعور ہے۔

۵۷۷۳- عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الطَّاعُونَ آيَةُ الرَّجَاءِ ابْتَلَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ نَاسًا مِنْ عِبَادِهِ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَقْرُوا مِنْهُ هَذَا حَدِيثُ الْقَعْنَبِيِّ وَقُتَيْبَةَ نَحْوَهُ))

۵۷۷۴- عَنْ أُسَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ هَذَا الطَّاعُونَ رَجَزٌ سَلَطَ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَوْ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ فَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فِرَارًا مِنْهُ وَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا))

۵۷۷۵- عَنْ عَلِيمِ بْنِ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ سَعْدَ بْنَ أَبِي رِقَاصٍ عَنْ الطَّاعُونَ فَقَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَا أَخْبَرْتُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هُوَ عَذَابٌ أَوْ رَجَزٌ أَرْسَلَهُ اللَّهُ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ نَاسٍ كَانُوا قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا عَلَيْهِ وَإِذَا دَخَلَهَا عَلَيْكُمْ فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فِرَارًا))

۵۷۷۶- عَنْ شَمْرَةَ بْنِ دِينَارٍ بِإِسْنَادٍ إِبْنِ جُرَيْجٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ

۵۷۷۷- عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((إِنَّ هَذَا الْوَجْعَ أَوْ السَّقَمَ رَجَزٌ عَذِبَ بِهِ بَعْضُ الْأَنْفَمِ قَبْلَكُمْ ثُمَّ بَقِيَ بَعْدُ بِالْأَرْضِ فَيَذْهَبُ الْمَرْءُ وَيَأْتِي الْآخَرُ فَمَنْ سَمِعَ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا يَقْدَمَنَّ عَلَيْهِ وَمَنْ وَقَعَ بِأَرْضٍ وَهُوَ بِهَا فَلَا يُخْرِجُهُ الْفِرَارُ مِنْهُ))

۵۷۷۸- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُونُسَ نَحْوَ حَدِيثِهِ

۵۷۷۹- عَنْ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ بِالنَّمْدِيَّةِ فُلَيْحِي

۵۷۷۳- اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون ایک عذاب کی نشانی ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بعضے بندوں کو آزمایا پھر جب تم سنو کسی ملک میں طاعون نمودار ہوا تو وہاں مت جاؤ اور جب تم وہیں ہو تو وہاں سے مت بھاگو۔

۵۷۷۴- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۵۷۷۵- عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے سعد بن ابی وقاص سے پوچھا طاعون کا اسامہ نے کہا میں بیان کرتا ہوں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو ادھر گزرا۔

۵۷۷۶- ترجمہ وہی جو ادھر گزرا۔

۵۷۷۷- اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بیماری عذاب ہے جو تم سے پہلے ایک امت کو ہوا تھا پھر وہ زمین میں رہ گیا۔ کبھی چلا جاتا ہے کبھی پھر آتا ہے سو جو کوئی سنے کس ملک میں طاعون ہے وہاں نہ جاوے اور جب اس کے ملک میں طاعون نمودار ہو تو وہاں سے بھاگے بھی نہیں۔

۵۷۷۸- ترجمہ وہی جو ادھر گزرا۔

۵۷۷۹- حبیب سے روایت ہے ہم مدینہ میں تھے مجھ کو خبر پہنچی کہ

أَنَّ الطَّاعُونَ قَدْ وَقَعَ بِالْكَوْفَةِ فَقَالَ لِي عَطَاءُ بْنُ
يَسَارٍ وَغَيْرُهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا
كُنْتَ بِأَرْضٍ فَوَقَّعَ بِهَا فَلَا تَخْرُجَ مِنْهَا وَإِذَا
بَلَغَكَ أَنَّهَ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلْهَا)) قَالَ قُلْتُ عَمَّنْ
قَالُوا عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ يُحَدِّثُ بِهِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ
فَقَالُوا غَائِبٌ قَالَ فَلَقِيتُ أَخَاهُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ
فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ شَهِدْتُ أَسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
((إِنَّ هَذَا الْمَوْجِعَ رِجْزٌ أَوْ عَذَابٌ أَوْ بَقِيَّةُ
عَذَابٍ عَذَّبَ بِهِ أَفْئَسٌ مِنْ قَبْلِكُمْ فَإِذَا كَانَ
بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا وَإِذَا
بَلَغَكُمْ أَنَّهَ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا)) قَالَ حَسِبْتُ
قُلْتُ إِبْرَاهِيمَ أَنْتَ سَمِعْتَ أَسَامَةَ يُحَدِّثُ
سَعْدًا وَهُوَ لَا يُنْكِرُ قَالَ نَعَمْ.

۵۷۸۰- عَنْ شُعْبَةَ بْنِ هَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرُ أَنَّهُ لَمْ
يَذْكُرْ قِصَّةَ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ.

۵۷۸۱- عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ
مَالِكٍ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالُوا
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ.

۵۷۸۲- عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ
قَالَ كَانَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعْدُ جَالِسَيْنِ يَتَخَذَتَانِ
فَقَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْخَرُ حُدُودَهُمَا.

۵۷۸۳- عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ
أَبِي عَدِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَنْخَرُ حُدُودَهُمَا.

۵۷۸۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ

کوفہ میں طاعون نمودار ہے تو عطاء بن یسار اور لوگوں نے مجھ
سے کہا رسول اللہ نے فرمایا جب تو کسی ملک میں ہو اور وہاں پر
طاعون شروع ہو تو مت بھاگ وہاں سے اور جب تجھ کو خبر پہنچے کسی
ملک میں طاعون نمود ہونے کی تو وہاں مت جا۔ میں نے کہا یہ
حدیث تم نے کس سے سنی؟ انہوں نے کہا عامر بن سعد سے۔ میں
ان کے پاس گیا لوگوں نے کہا وہ نہیں ہیں۔ میں ان کے بھائی ابراہیم
بن سعد سے ملا ان سے پوچھا انہوں نے کہا میں موجود تھا جب اسامہ
نے سعد سے حدیث بیان کی کہ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے آپ
فرماتے تھے یہ بیماری عذاب ہے یا بقیہ ہے عذاب کا جو اگلے لوگوں کو
ہوا تھا پھر جب یہ بیماری کسی ملک میں شروع ہو اور تم وہاں موجود ہو
تو وہاں سے مت بھاگو اور جب تم کو خبر پہنچے کہ کسی ملک میں یہ
بیماری شروع ہوئی ہے تو وہاں مت جاؤ۔ حبیب نے کہا میں نے
ابراہیم سے پوچھا تم نے اسامہ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سعد
سے اور انہوں نے انکار نہیں کیا؟ ابراہیم نے کہا ہاں میں نے سنا۔

۵۷۸۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا لیکن اس حدیث میں عطاء بن
یسار کا قصہ نہیں ہے۔

۵۷۸۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۵۷۸۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۷۸۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۵۷۸۴- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
حضرت عمرؓ شام کی طرف نکلے۔ جب سرخ میں پہنچے (سرخ ایک

قریب ہے کنارہ حجاز پر متصل شام کے) تو ان سے ملاقات کی اجازت کے لوگوں نے (اجناد سے مراد شام کے پانچ شہر ہیں فلسطین اور اردن اور دمشق اور حمص اور قسریں)۔ ابو عبیدہ بن الجراحؓ اور ان کے ساتھیوں نے ان سے بیان کیا کہ شام کے ملک میں وبا نمود ہوئی ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا میرے سامنے بلاؤ مہاجرین اولین کو (مہاجرین اولین وہ لوگ ہیں جنہوں نے دونوں قبلہ کی طرف نماز پڑھی)۔ ابن عباسؓ نے کہا میں نے ان کو بلایا۔ حضرت عمرؓ نے ان سے مشورہ لیا اور ان سے بیان کیا کہ شام کے ملک میں وبا پھیلی ہے۔ انہوں نے اختلاف کیا۔ بعضوں نے کہا تمہارے ساتھ وہ لوگ ہیں جو انگلوں میں باقی رہ گئے ہیں اور اصحاب ہیں رسول اللہؐ کے اور ہم مناسب نہیں سمجھتے ان کو وبائی ملک میں لے جانا۔ حضرت عمرؓ نے کہا اچھا اب تم لوگ جاؤ۔ پھر کہا انصار کے لوگوں کو بلاؤ۔ میں نے ان کو بلایا انہوں نے مشورہ لیا ان سے۔ انصار بھی مہاجرین کی چال چلے اور انہی کی طرح اختلاف کیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا اب تم لوگ جاؤ پھر کہا اب قریش کے پورھوں کو بلاؤ جو فتح مکہ سے پہلے (یا فتح کے ساتھ ہی) مسلمان ہوئے ہیں۔ میں نے ان کو بلایا ان میں سے دو نے بھی اختلاف نہیں کیا اور سب نے یہی کہا ہے مناسب سمجھتے ہیں کہ آپ لوگوں کو لے کر لوٹ جائیے اور وبا کے سامنے ان کو نہ کیجئے۔ آخر حضرت عمرؓ نے منادی کروادی لوگوں میں کہ میں صبح کو اونٹ پر سوار ہوں گا (اور مدینہ لوٹوں گا)۔ یہ سن کر صحابہ لوگ بھی سوار ہوئے۔ ابو عبیدہ بن الجراحؓ نے کہا کیا تقدیر سے بھاگتے ہو؟ حضرت عمرؓ نے کہا کاش یہ بات اور کوئی کہتا یا اگر اور کوئی کہتا تو میں اس کو سزا دیتا اور حضرت عمرؓ پر اچانتے تھے ان کا خلاف کرنے کو۔ ہاں ہم بھاگتے ہیں اللہ کی تقدیر سے اللہ کی

حَتَّىٰ إِذَا كَانَ بِسَرْعٍ لَّيْلُهُ أَهْلُ الْأَحْزَابِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ عُمَرُ ادْعُ لِي الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاتَخَلَّفُوا فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ حَرَجْتُ لِأَمْرٍ وَلَنَا نَرَىٰ أَنَّ تَرْجِعَ غَنَّةُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَنَا نَرَىٰ أَنَّ تَقْدِمُهُمْ عَلَىٰ هَذَا الْوَبَاءِ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي الْأَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ لَهُ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوا سَبِيلَ الْمُهَاجِرِينَ وَاتَخَلَّفُوا كَاتِبَتَانِ فِيهِمْ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَشِيخَةٍ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوا نَرَىٰ أَنَّ تَرْجِعُ بِالنَّاسِ وَلَنَا تَقْدِمُهُمْ عَلَىٰ هَذَا الْوَبَاءِ فَنَادَىٰ عُمَرُ فِي النَّاسِ إِنِّي مُصْبِحٌ عَلَىٰ ظَهْرٍ فَأَصْبَحُوا عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ أَقْرَارًا مِنْ قَدَرِ اللَّهِ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ غَيْرُكَ قَالَتْ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ جِلَافَهُ نَعَمْ تَقَرُّ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ إِلَىٰ قَدَرِ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَتْ لَكَ إِبِلٌ فَهَبَطْتَ وَادِيًا لَهُ عُلْدَتَانِ إِحْدَاهُمَا حَصْبَةٌ وَالْأُخْرَىٰ جَدْبَةٌ أَلَيْسَ إِنَّ رَغِيَّتَ الْحَصْبَةِ

(۵۷۸۳) اس حدیث سے یہ نکلا کہ بلا سے حتی المقدور پرہیز کرنا اور احتیاط رکھنا اور توکل اور تسلیم کے خلاف نہیں ہے مگر جب بلا آجائے اس وقت صبر اور سکوت اور دعا لازم ہے یہ نہ کہے کہ میں نے فلاں کام کیا یا نہیں کیا اس کی وجہ سے یہ بلا ہوئی۔

رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللَّهِ وَإِنَّا رَعَيْتُ الْحَدِيثَ رَعَيْتَهَا
بِقَدَرِ اللَّهِ قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ
وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ فَقَالَ إِنَّ
عَنْدِي مِنْ هَذَا عَلَمًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا سَمِعْتُمْ
بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ
وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ)) قَالَ
فَحَمِدَ اللَّهُ عَمْرَ بْنَ الْخَطَّابِ ثُمَّ انْصَرَفَ.

تقدیر کی طرف۔ کیا اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم ایک وادی
میں جاؤ جس کے دو کنارے ہوں ایک کنارہ سرسبز اور شاداب ہو
اور دوسرا خشک اور خراب ہو اور تم اپنے اونٹوں کو سرسبز اور شاداب
کنارے میں چراؤ تو اللہ کی تقدیر سے چرایا اور جو خشک اور خراب میں
چراؤ تب بھی اللہ کی تقدیر سے چرایا (مطلب حضرت کا یہ ہے کہ
جیسے اس چرواہے پر کوئی الزام نہیں ہے بلکہ اس کا فعل قابل
تعریف کے ہے کہ جانوروں کو آرام دیا ایسا ہی میں بھی اپنی رعیت
کا چرانے والا ہوں تو جو ملک اچھا معلوم ہوتا ہے ادھر لے جاتا ہوں
اور یہ کام تقدیر کے خلاف نہیں ہے بلکہ عین تقدیر الہی ہے) اتنے
میں عبدالرحمن بن عوف آئے اور وہ کسی کام کو گئے ہوئے تھے
انہوں نے کہا میرے پاس تو اس مسئلہ کی دلیل موجود ہے میں نے
رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم سنو کسی ملک میں دبا ہے
تو وہاں مت جاؤ اور جب تمہارے ملک میں دبا پھیلے تو بھاگو بھی
نہیں۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ نے اللہ کا شکر کیا (ان کی رائے حدیث
کے موافق قرار پانے پر) اور لوٹے۔

۵۷۸۵- عَنْ مَعْمَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ
مَالِكٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ قَالَ وَقَالَ لَهُ أَيْضًا
أَرَأَيْتَ أَنَّهُ لَوْ رَعَى الْحَدِيثَ وَتَرَكَ الْخَصْبَةَ
أَكُنْتُ مُعْجِزَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ نَسِرُ إِذَا قَالَ فَسَارَ
حَتَّى أَتَى الْمَدِينَةَ فَقَالَ هَذَا الْمَجْلُ أَوْ قَالَ هَذَا
الْمَنْزِلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

۵۷۸۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے کہا کیا تو سمجھتا ہے اگر
وہ خشک اور خراب قطعہ میں چرواہے اور اچھا کنارہ چھوڑ دے تو تو
اس پر الزام دے گا؟ ابو عبیدہؓ نے کہا بے شک۔ حضرت عمرؓ نے کہا
چلو پھر وہ چلے یہاں تک کہ مدینہ پہنچے۔ حضرت عمرؓ نے کہا یہ جگہ
بے یا منزل ہے اگر خدا چاہے۔

۵۷۸۶- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرُ أَنَّهُ
قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْبَخَارِ حَدَّثَهُ وَلَمْ يَقُلْ
عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ.

۵۷۸۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۸۷- عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے حضرت عمر
رضی اللہ عنہ شام کی طرف نکلے جب سرخس میں پہنچے ان کو خبر آئی

۵۷۸۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ
عُمَرَ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ سَرَعَ بَلَفُهُ أَنَّ

الْوَبَاءُ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَادِئًا فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ)) فَرَجَعَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنْ النَّاسِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ

بَابُ لَا عَدْوَى وَلَا طَبِيرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا نَوَاءَ وَلَا غَوْلَ وَلَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصْحٍ

۵۷۸۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ)) فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا بَالُ الْبَابِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهُمُ الضَّبَابُ فَيُحْيِي السَّيْرُ الْأَخْرَبُ فَيَدْخُلُ فِيهَا فَيُخْرِبُهَا كُلُّهَا قَالَ ((فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلِ))

۵۷۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا عَدْوَى وَلَا طَبِيرَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ)) فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِمَنْ هِيَ يُونُسُ

شام میں وبا پھیلنے کی۔ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم منو کسی ملک میں وبا پھیلی ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب کسی ملک میں وبا پھیلے اور تم وہاں ہو تو موت نکلو وہاں سے بھاگ کر۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ لوٹ آئے۔ ابن شہاب نے سالم بن عبد اللہ سے روایت کیا کہ حضرت عمرؓ لوگوں کے ساتھ لوٹے عبدالرحمن بن عوفؓ کی حدیث سن کر۔

باب : بیماری لگ جانا اور بد شکونی اور ہامہ اور صفراء اور نواء اور غول یہ سب لغو ہیں اور بیمار کو تندرست کے پاس نہ رکھیں

۵۷۸۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیماری کا لگنا کوئی چیز نہیں اور صفراء اور ہامہ کی کوئی اصل نہیں تو ایک گنوار بولا یا رسول اللہ ﷺ ابو ہریرہؓ کا کیا حال ہے ریت میں ایسے صاف ہوتے ہیں جیسے کہ ہرن پھر ایک خارشٹی اونٹ آتا ہے اور ان میں جاتا ہے اور سب کو خارشٹی کر دیتا ہے آپ نے فرمایا پھر پہلے اونٹ کو کس نے خارشٹی کیا؟

۵۷۸۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ زیادہ ہے کہ بد شکونی بھی کوئی چیز نہیں ہے۔

(۵۷۸۸) نوویؒ نے کہا دوسری روایت میں یہ ہے کہ بیمار اونٹوں کو تندرست کے پاس نہ لے جاویں تو ان دونوں حدیثوں میں جمع یوں کیا ہے کہ بیماری لگنے کو جس حدیث میں لکھی گیا ہے اس سے مراد ہے اس اعتقاد کی نفی جو جاہلیت والوں کا تھا کہ بیماری خود بخود لگ جاتی ہے بغیر فعل الہی کے اور جس میں بیمار کو تندرست کے ساتھ رکھنے سے منع کیا ہے اس میں احتیاط اور پرہیز کا طریقہ بتلایا ہے کہ جس فعل میں اکثر ضرر ہوتا ہو گو ضرر بحکم الہی ہے اس کو نہ کرنا چاہیے۔ بزر بعضوں نے کہا دوسری حدیث منسوخ ہے لا عدوی کی حدیث سے اور یہ غلط ہے۔ اور صفراء سے مراد یہ ہے کہ مشرک جو حرم کی حرمت کو صفر تک منحصر کرتے تھے یعنی یہ غلط ہے۔ یا صفر کو ایک پیٹ کا کپڑا سمجھتے تھے اور دونوں اعتقاد باطل اور غلط ہیں یا صفر کو منجوس جلتے ہوئے گے جیسے اب بھی جاہل اور بد قیوف صفر کو تیرہ تیزی کرتے ہیں اور صفر میں کوئی خوشی کا کام نہیں کرتے۔ اور ہامہ سے مراد الو ہے۔ اس کو عرب کے لوگ منجوس جلتے تھے یا یوں سمجھتے تھے کہ مردے کی روح ہامہ پرندہ کی شکل میں جاتی ہے۔ انہی مختصر امع زیادہ

۵۷۹۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۷۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا عَدْوَى فَقَامَ أَغْرَابِيٌّ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَصَالِحٍ وَعَنْ شُعَيْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ أُخْبِتَ نَمِرٌ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرٌ وَلَا هَامَةٌ)).

۵۷۹۱- ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیماری نہیں لگتی اور ابو سلمہ یہ حدیث بھی بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ لایا جاوے بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے پاس۔

۵۷۹۱- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا عَدْوَى وَيُحَدَّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصْحٍ)).

ابو سلمہ نے کہا ابو ہریرہؓ ان دونوں حدیثوں کو رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے تھے پھر بعد اس کے انہوں نے یہ حدیث کہ بیماری نہیں لگتی اس کو چھوڑ دیا بیان کرنا اور یہ بیان کرتے رہے نہ لایا جاوے بیمار اونٹ تندرست اونٹ پر۔ تو حارث بن ابی ذباب نے جو ابو ہریرہؓ کے چچا زاد بھائی تھے ان سے کہا اے ابو ہریرہؓ! ہم سنا کرتے تھے تم اس حدیث کے ساتھ دوسری ایک حدیث بھی بیان کرتے تھے اب تم اس کو نہیں بیان کرتے وہ یہ حدیث ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیماری نہیں لگتی۔ ابو ہریرہؓ نے انکار کیا اور کہا میں اس حدیث کو نہیں پہچانتا البتہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ نہ لاد جاوے بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے اوپر۔ حارث نے ان سے جھگڑا کیا اس پر ابو ہریرہؓ غصے ہوئے انہوں نے جس کی زبان میں کچھ کہا پھر حارث سے پوچھا تم سمجھتے ہو میں نے کیا کہا؟ حارث نے کہا نہیں۔ ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے یہی کہا کہ میں انکار کرتا ہوں اس حدیث کے بیان کرنے کا۔

قَالَ أَبُو سَلَمَةَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُهُمَا كِلَيْتَهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ صَنَعَ أَبُو هُرَيْرَةَ بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ قَوْلِهِ ((لَا عَدْوَى)) وَأَقَامَ عَلَى ((أَنَّ لَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصْحٍ)) قَالَ فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي ذَهَابٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ تُحَدِّثُنَا مَعَ هَذَا الْحَدِيثِ حَدِيثًا آخَرَ قَدْ سَكَتَ عَنْهُ كُنْتُ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا عَدْوَى)) فَأَبَى أَبُو هُرَيْرَةَ أَنْ يَعْرِفَ ذَلِكَ وَقَالَ ((لَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصْحٍ)) فَمَا رَأَاهُ الْحَارِثُ فِي ذَلِكَ حَتَّى غَضِبَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَرُطَنَ بِالْحَبَشِيَّةِ فَقَالَ لِلْحَارِثِ أَتَدْرِي مَاذَا قُلْتُ قَالَ لَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ آيْتُ.

ابو سلمہ نے کہا میری عمر کی قسم ابو ہریرہؓ ہم سے اس حدیث کو بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیماری لگنا کوئی چیز نہیں

قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَلَعَمْرِي لَقَدْ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

(۵۷۹۱) لفظی ترجمہ یہ ہے نہ لادے بیمار اونٹ والا اپنے بیمار اونٹ کو تندرست اونٹ والے پر یعنی تندرست اونٹوں کے اندر لیکن اختصار کے لیے حاصل مطلب لکھا گیا۔

پھر معلوم نہیں ابوہریرہؓ اس حدیث کو بھول گئے یا ایک حدیث سے دوسری حدیث کو انہوں نے منسوخ سمجھا۔

۵۷۹۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۹۳- ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۵۷۹۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ بیماری لگتی ہے نہ ہامہ ہے نہ نوائہ صفر۔

۵۷۹۵- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ بیماری لگتی ہے نہ شگون کوئی چیز ہے نہ غول کوئی چیز ہے۔

۵۷۹۶- جابر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ بیماری کا لگانہ کچھ ہے اور نہ غول کوئی چیز ہے اور نہ صفر کچھ ہے۔

۵۷۹۷- ابو الزبیر سے روایت ہے انہوں نے سنا جابر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

سَلَّمَ قَالَ ((لَّا عَدْوَى)) قَالَا أَتَدْرِي أَلَسْبِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَوْ نَسَخَ أَحَدُ الْقَوْلَيْنِ الْآخَرَ.

۵۷۹۲- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ

((لَّا عَدْوَى)) وَيُحَدِّثُ مَعَ ذَلِكَ ((لَّا يُورِدُ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصِحِّ)) بِمَثَلِ حَدِيثِ يُونُسَ.

۵۷۹۳- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ لَخْوَةً.

۵۷۹۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَّا عَدْوَى ((وَلَآ هَامَةٌ وَلَآ نَوَاءٌ وَلَآ صَفَرٌ)).

۵۷۹۵- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَّا عَدْوَى وَلَآ طَيْرَةٌ وَلَآ غُولٌ.

۵۷۹۶- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَّا عَدْوَى وَلَآ غُولٌ وَلَآ صَفَرٌ)).

۵۷۹۷- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

ﷺ نے کہا حدیث کا راوی اگر حدیث کو بھول جاوے تو اس کی صحت میں غفل نہیں ہو تا بلکہ اس پر تحمل واجب ہے اور یہ لفظ سوا ابوہریرہؓ کے سائب بن یزید اور جابر بن عبد اللہ اور انس بن مالک اور ابن عمرؓ نے روایت کیا ہے کہ بیماری لگنا کوئی چیز نہیں۔ پھر اس کے ثبوت میں کیا شک ہے۔ اچھی

(۵۷۹۳) ☆ نوائہ کہتے ہیں ستارے کے طلوع اور غروب کو۔ عرب گمان کرتے تھے کہ مینہ اسی سے برستا ہے جیسے ہند کے لوگ پختہ سے بارش سمجھتے ہیں اور بعضوں نے کہا نوائہ سے چاند کی منزلی مراد ہے۔ غرض یہ ہے کہ شرع نے اس اعتقاد کو باطل قرار دیا مینہ برتا اللہ کی مرضی اور حکم سے ہے تاروں کو اس میں دخل نہیں اور اس کا بیان کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکا۔

(۵۷۹۵) ☆ جیسے عوام کہتے ہیں کہ جنگل میں شیطان ہوتے ہیں ان کو غول کہتے ہیں رات کو چراغوں کی طرح چمکتے ہیں مسافر کو راہ ہٹا دیتے ہیں مار ڈالتے ہیں یہ سب غلط ہے غول وول کچھ نہیں نرا وہم ہی وہم ہے۔ اور جنگل میں جو بعضے وقت رات کو روشنی نظر آتی ہے وہ زمین کا ایک مادہ ہے خود بخود مستعمل ہوتا ہے اور ہڈیوں میں بھی یہ مادہ بکثرت ہوتا ہے اس لیے قبرستان میں اس جسم کی روشنی اکثر رات کو دکھائی دیتی ہے۔ اور بعضوں نے کہا حدیث سے غول کی نفی منظور نہیں ہے بلکہ غرض ابطال ہے اس خیال کا جو عرب سمجھتے تھے کہ غول مختلف صورت میں بنتا ہے اور بہکا تا ہے اور لا غول سے یہ غرض ہے کہ وہ کسی کو بہکا نہیں سکتا۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ جب غولوں کا زور ہو تو اذان دو اور ابواب کی روایت میں ہے کہ میری بھجور کو غول آکر کھا لیتا اس سے یہ لگتا ہے کہ غول کا وجود ہے۔ واللہ اعلم (نووی مع زیادۃ)

آپ فرماتے تھے بیماری کا لگنا کچھ نہیں، صفر کچھ نہیں، غول کچھ نہیں۔ ابن جریج نے کہا میں نے ابوالزبیر سے سنا وہ کہتے تھے جابرؓ نے ولا صفر کی تفسیر کی۔ ابوالزبیر نے کہا صفر پیٹ کو کہتے ہیں۔ جابرؓ سے کہا گیا کیونکہ انہوں نے کہا لوگ کہتے تھے صفر پیٹ کے کیڑے ہیں اور غول کی تفسیر بیان نہیں کی۔ ابوالزبیر نے کہا غول یہی جو ہلاک کرتا ہے مسافر کو۔

باب: بد قال اور نیک قال کا بیان اور کن چیزوں میں نحوست ہوتی ہے

۵۷۹۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بد قالی کوئی چیز نہیں (یعنی شگون لینا) اور بہتر قال ہے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! قال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا نیک بات جو کوئی تم میں سے سنے۔
۹۷۹۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۸۰۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری لگتی اور بد شگون کوئی چیز نہیں اور مجھے پسند ہے قال یعنی نیک کلمہ اچھا کلمہ۔
۵۸۰۰- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۵۸۰۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری لگنا اور بد شگون کوئی چیز نہیں قال بد کچھ نہیں البتہ نیک قال مجھے پسند ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا عَذْوَى وَلَا صَفَرٌ وَلَا غُولٌ)) وَسَمِعْتُ أَبَا الزُّبَيْرِ يَذْكُرُ أَنَّ جَابِرًا فَسَّرَ لَهُمْ قَوْلَهُ ((وَلَا صَفَرٌ)) فَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ الصَّفَرُ الْبَطْنُ فَقِيلَ لِجَابِرٍ كَيْفَ قَالَ كَانَ يُقَالُ ذَوَابُّ الْبَطْنِ قَالُوا وَلَمْ يُفَسِّرْ الْغُولُ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ هَذِهِ الْغُولُ الَّتِي تَغُولُ.

بَابُ الطَّيْرَةِ وَالْقَالِ وَمَا يَكُونُ فِيهِ مِنَ الشُّؤْمِ

۵۷۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((لَا طَيْرَةَ وَخَيْرُهَا الْقَالُ قِيلَ)) يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْقَالُ قَالَ ((الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ)).

۹۷۹۹- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَقْلُودَةً وَفِي حَدِيثٍ عَقِيلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ وَفِي حَدِيثٍ شُعَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ كَمَا قَالَ مَعْمَرٌ.

۵۸۰۰- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا عَذْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَتَعْجِبْنِي الْقَالُ الْكَلِمَةُ الْخَسَنَةُ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ)).

۵۸۰۱- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا عَذْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَتَعْجِبْنِي الْقَالُ)) قَالَ قِيلَ وَمَا الْقَالُ قَالَ ((الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ)).

۵۸۰۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا عَذْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَأَحَبُّ الْقَالِ الصَّالِحُ)).

(۵۸۰۳) شگون بد قالی طیرہ بری باتوں میں بولتے ہیں اور اچھی بات میں قال کہتے ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ طیرہ شرک ہے یعنی ظن

- ۵۸۰۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا عُدْوَى وَلَا حَامَةَ وَلَا طَيْمَرَةَ وَأُجِبُ الْفَالُ الصَّالِحِ.
- ۵۸۰۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الشُّؤْمُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ))
- ۵۸۰۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا عُدْوَى وَلَا طَيْمَرَةَ وَإِنَّمَا الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثَةِ الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالْدارِ))
- ۵۸۰۶- عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشُّؤْمِ بِحَبْلِ حَدِيثِ مَا بَلَكَ لَا يَذْكُرُ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ الْعُدْوَى وَالطَّيْمَرَةَ عَنِ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ.
- ۵۸۰۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((إِنْ يَكُنْ مِنَ الشُّؤْمِ شَيْءٌ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالْدارِ))
- ۵۸۰۸- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَكَمْ يَقُلْ حَقٌّ.
- ۵۸۰۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ وَالْمَرْأَةِ))
- ۵۸۱۰- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ كَانَ فِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ يَغْنِي الشُّؤْمُ))
- ۵۸۱۱- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.
- ۵۸۰۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ہامہ کوئی چیز نہیں۔
- ۵۸۰۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے گھر میں، عورت میں اور گھوڑے میں۔
- ۵۸۰۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری لگنا اور شگون لینا کوئی چیز نہیں البتہ نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے گھر میں اور گھوڑے میں اور عورت میں۔
- ۵۸۰۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
- ۵۸۰۷- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر شگون بد کسی چیز میں ہووے تو گھوڑے اور عورت اور گھر میں ہو۔
- ۵۸۰۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
- ۵۸۰۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
- ۵۸۱۰- سہل بن سعد سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔
- ۵۸۱۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

ظہیر اعتقاد رکھنا کہ اس سے نفع یا ضرر ہوگا اور اس کی تاثیر پر یقین کرنا۔ فال نیک کی مثال یہ ہے کہ کوئی بیمار ہو اور وہاں سلام کی آواز دے تو امید ہوتی ہے کہ وہ بیمار اچھا ہو جاوے گا کوئی کام ہو وہ جد کے لفظ سے یا لڑائی پر جانا ہو اور فتح خاں کوئی شخص ملے۔

۵۸۱۲- عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ فُلْبِي الرَّبْعِ وَالْخَادِمِ وَالْفَرْسِ))
۵۸۱۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کچھ نحوست ہو تو زمین اور غلام اور گھوڑے میں ہوگی۔

باب: کہانت کی حرمت اور کاہنوں کے پاس

جانے کی حرمت

بَابُ تَحْرِيمِ الْكُهَانَةِ وَاتِّبَانِ

الْكُهَّانِ

۵۸۱۲- عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُمُورًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَأْتِي الْكُهَّانَ قَالَ ((فَلَا تَأْتُوا الْكُهَّانَ)) قَالَ قُلْتُ كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ ((ذَلِكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ أَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ فَلَا يَصُدُّكُمْ))
۵۸۱۳- معاویہ بن حکم سلمیٰ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! بعضے کام ہم جاہلیت کے زمانے میں کیا کرتے تھے ہم کاہنوں کے پاس جایا کرتے آپ نے فرمایا اب کاہنوں کے پاس مت جاؤ۔ ہم نے کہا ہم براہنوں لیا کرتے تھے آپ نے فرمایا یہ وہ خیال ہے جو تمہارے دل میں گزرتا ہے لیکن اس خیال کی وجہ سے تم کوئی کام اپنا نہ چھوڑو۔

۵۸۱۴- ترجمہ یعنی جو اوپر گزرا۔

۵۸۱۴- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّ مَالِكًا فِي حَدِيثِهِ ذَكَرَ

(۵۸۱۲) ﴿ ۱ 〉 نووی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے اس حدیث میں۔ امام مالک اور ایک طاہقہ نے کہا کہ یہ حدیث اپنے ظاہر پر ہے کبھی گھر کو اللہ تعالیٰ سبب کر دیتا ہے ہلاکت کا اسی طرح کسی عورت یا گھوڑے یا غلام کو اور مطلب یہ ہے کہ کبھی نحوست ان چیزوں میں ہو جاتی ہے جیسے دوسری روایت میں ہے کہ نحوست کسی شے میں ہو تو ان میں ہوگی۔ اور خطابی اور بہت سے علماء نے کہا کہ یہ بطور استثناء کے ہے یعنی شگون لینا منع ہے مگر جب کسی کا گھر ہو اور وہ اس میں رہتا پسند نہ کرے یا کسی عورت سے صحبت نہ کر وہ جانے یا گھوڑے یا غلام کو برا سمجھے تو اس کو نکال ڈالے بیچ اور طلاق سے۔ اور بعضوں نے کہا گھر کی نحوست یہ ہے کہ اس پر جہاد نہ کیا جاوے۔ غلام کی نحوست یہ ہے کہ بد خلق نالائق ہو۔ اسی مختصر۔

(۵۸۱۳) ﴿ ۲ 〉 قاضی عیاض نے کہا عرب کی کہانت تین قسم کی تھی ایک یہ کہ جن یا شیطان سے محبت ہوتی ہے اور وہ اس کو آئندہ باتیں آسمان کی خبریں اڑا کر بتا دیتا اور یہ قسم رسول اللہ کی نبوت سے موقوف ہو گئی۔ دوسرے یہ کہ زمین کے اطراف کی خبریں جو دور دراز ہوتی ہیں اور روپوشیدہ ہوتی ہیں بتا دیوے اور اس قسم کا اب بھی ہونا بعید از قیاس نہیں لیکن معتزلہ اور بعض اہل کلام نے ان دونوں قسموں کی نفی کی ہے اور اس کو محال قرار دیا ہے۔ تیسرے نجوم کے زور سے آئندہ کی بات بتانا جیسے ہندو اور شاستری ہند میں بھی بتلاتے ہیں اور یہ قوت اللہ تعالیٰ بعض لوگوں میں پیدا کرتا ہے لیکن اکثر ان کی خبریں جھوٹ ہوتی ہیں۔ اسی قسم میں ایک عرافت بھی ہے جو عرافت جانتا ہے اس کو عراف کہتے ہیں عراف اسباب اور علامات سے آئندہ واقعہ کو پہچان لیتا ہے اور پیش گوئی کرتا ہے۔ ان سب قسموں کو کہانت کہتے ہیں اور شرع نے ان سب کو جھوٹا کہا اور سب کے پاس جانے سے اور ان کی بات پر یقین کرنے سے منع کیا ہے۔ (نووی)

الطَّيْرَةَ وَلَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْكُفَّانِ.

۵۸۱۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ میں نے کہا بعض لوگ لکیریں کھینچتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ایک پیغمبر بھی لکیریں کرتے تھے پھر اگر کوئی اسی طرح کرے تو خیر۔

۵۸۱۵- عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَزَّادٌ فِي حَدِيثِ بَحْتِيِّ بْنِ أَبِي كَبِيرٍ قَالَ قُلْتُ وَمِمَّا رَجَالٌ يَخْطُونَ قَالَ ((كَانَ نَبِيٌّ مِنَ النَّبِيِّاءِ يَخْطُ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَلِكَ)).

۵۸۱۶- ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بعض باتیں ہم سے نجوی کہتے ہیں اور وہ سچ نکلتی ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ سچ بات جن اس کو اچک لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے اور سو جھوٹ اس میں بڑھاتا ہے۔

۵۸۱۶- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْكُفَّانَ كَانُوا يُخَدِّثُونَ بِالْأَشْيَاءِ فَتَجِدُهُ حَقًّا قَالَ ((بَلَّغْ الْكَلِمَةَ الْحَقُّ يَخْطُفُهَا الْجَنِيُّ فَيَقْدِفُهَا فِي أُذُنٍ وَلَيْهِ وَيَرِيدُ فِيهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ)).

۵۸۱۷- ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بعض لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کانہوں کا پوچھا۔ آپ نے فرمایا وہ لغو ہیں کچھ اعتبار کے لائق نہیں۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! بعض بات ان کی سچ نکلتی ہے۔ آپ نے فرمایا وہ سچی بات وہی ہے جسکو جن اڑا لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے جیسے مرغ مرغی کو بلاتا ہے دانے کے لیے (اور دوسرا مرغ اس کی آواز کو سمجھ جاتا ہے اسی طرح جن کی بات اس کا دوست سمجھ لیتا ہے اور لوگ نہیں سمجھتے) پھر وہ اس میں اپنی طرف سے اور سو جھوٹ سے بھی زیادہ ملاتے ہیں (اور لوگوں سے کہتے ہیں)۔

۵۸۱۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَأَلَ أَنَسٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْكُفَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَيْسُوا بِشَيْءٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُمْ يُخَدِّثُونَ أَحْيَانًا الْأَشْيَاءَ يَكُونُ حَقًّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَّغْ الْكَلِمَةَ مِنَ الْجَنِّ يَخْطُفُهَا الْجَنِيُّ فَيَقْرُهَا فِي أُذُنٍ وَلَيْهِ قَرُّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذِبَةٍ)).

۵۸۱۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۸۱۸- عَنْ أَبِي شَهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ رَوَايَةِ مُغْبِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

۵۸۱۹- عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے مجھ سے ایک انصاری

۵۸۱۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

(۵۸۱۵) ہاں اس کی ایک آدھ بات سچ ہو جاوے گی یہ اتفاق ہے۔ اب اس پیغمبر کی طرح لکیریں کرنا کسی کو معلوم نہیں اس وجہ سے آنحضرت کی بات بھی دریافت نہیں ہو سکتی۔ بعضوں نے کہا پیغمبر حضرت دانیالؑ تھے نور رمل کا علم انہی سے نکلا ہے۔ رمل کہتے ہیں ریت کو نور ریت میں لکیریں کھینچتے۔ مترجم نے رماؤں کا امتحان لیا ہے اور ان کی سب باتیں غلط پائیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ رمل کا جو علم پیغمبر کو تھا وہ باقی نہیں رہا۔ افسوس ہے کہ اس زمانے میں بھی مسلمان نجوم اور رمل اور جفر اور ایسے ہی دھوکو سلوں پر اعتقاد رکھتے ہیں اور قرآن اور حدیث پر التفات نہیں کرتے۔ حق تعالیٰ کی بڑی نعمت اور عنایت عقل اور شرع ہے ان دونوں کے ہوتے ہوئے ہم کو نجوم اور رمل وغیرہ کی کچھ بھی حاجت نہیں ہے۔

صحابی نے بیان کیا کہ وہ رات کو رسول اللہ کے ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں ایک ستارہ ٹوٹا اور بہت چمکا آپ نے فرمایا تم جاہلیت کے زمانے میں کیا کہتے تھے جب ایسا واقعہ ہوتا؟ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے لیکن ہم جاہلیت کے زمانے میں یوں کہتے آج کی رات کوئی بڑا شخص پیدا ہوا ہے یا مرا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا تارہ کسی کے مرنے یا پیدا ہونے کے لیے نہیں ٹوٹتا لیکن ہمارا مالک جل جلالہ جب کچھ حکم دیتا ہے تو عرش کے اٹھانے والے فرشتے تسبیح کہتے ہیں پھر ان کی آوازیں ان کے پاس والے آسمان کے فرشتے تسبیح کہتے ہیں یہاں تک کہ تسبیح کی نوبت دنیا کے آسمان والوں تک پہنچتی ہے پھر جو لوگ عرش اٹھانے والے فرشتوں سے قریب ہیں وہ ان سے پوچھتے ہیں کیا حکم دیا تمہارے مالک نے؟ وہ بیان کرتے ہیں۔ اسی طرح آسمان والے ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ خبر اس دنیا کے آسمان والوں تک آتی ہے۔ ان سے وہ خبر جن اڑا لیتے ہیں اور اپنے دوستوں کو آکر سناتے ہیں۔ فرشتے جب ان دنوں کو دیکھتے ہیں تو ان تاروں سے مارتے ہیں (تو یہ تارے ان کے کوڑے ہیں) پھر جو خبر جن لاتے ہیں اگر اتنی ہی کہیں تو سچ ہے لیکن وہ جھوٹ ملا تے ہیں اس میں اور زیادہ کرتے ہیں۔

۵۸۲۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُمْ يَنْمَا هُمْ جُلُوسٌ لَيْلَةً مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُمِيَ بِتَحْمٍ فَاسْتَأْذَنَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَاذَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا رُمِيَ بِمَثَلٍ هَذَا)) قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَكَلَمَ كُنَّا نَقُولُ وَلِلَّهِ اللَّيْلَةُ رَجُلٌ عَظِيمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَإِنَّهَا لَا يُرْمَى بِهَا لِمَوْتٍ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنْ رَمَانَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى اسْمُهُ إِذَا قَضَى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ السَّبَّحُ أَهْلَ هَذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِينَ يَلُونَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ قَالَ رُبُّكُمْ فَيُخْبِرُونَهُمْ مَاذَا قَالَ قَالَ فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ بَعْضًا حَتَّى يَبْلُغَ الْخَبْرُ هَذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَتُخَطَفُ الْجَنُّ السَّمْعَ فَيَقْدِفُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ وَيَرْمَوْنَ بِهِ فَمَا جَاءُوا بِهِ عَلَى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَلَكِنَّهُمْ يَقْرِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ))

۵۸۲۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْأَنْصَارِ وَفِي حَدِيثِ الْأَوْزَاعِيِّ ((وَلَكِنْ يَقْرِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ)) وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ ((وَلَكِنَّهُمْ يَقْرِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ)) وَزَادَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ ((وَقَالَ اللَّهُ)) حَتَّى إِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ وَفِي حَدِيثِ مَعْقِلٍ كَمَا قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ ((وَلَكِنَّهُمْ يَقْرِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ))

۵۸۲۱- عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يَقْبَلْ لَهُ صَلَاةُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً))

۵۸۲۱- صفیہ رسول اللہ ﷺ کی ایک بی بی سے روایت کرتی ہیں وہ کہتیں تھیں آپ نے فرمایا جو شخص عراف کے پاس جاوے (عراف کی تفسیر اوپر گزری) اس سے کوئی بات پوچھے تو اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی۔

بَابُ اجْتِنَابِ الْمَجْذُومِ وَتَحْوِهِ

۵۸۲۲- عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ فِي وَقْدٍ تَقِيطُ رَجُلٌ مَجْذُومٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَأَرْجِعْ))

۵۸۲۲- عمرو بن شریذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے سنا اپنے باپ سے کہ ثقیف کے لوگوں میں ایک جذامی شخص تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہلا بھیجا تو لوٹ جاہم تجھ سے بیعت کر چکے۔



(۵۸۲۱) معاذ اللہ کاہن اور نجومی کے پاس جانا اور اس سے کوئی بات پوچھنا کتنا بڑا گناہ ہے پھر اس کی بات پر یقین کرنا کتنا بڑا گناہ ہوگا۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ کافر ہو جاوے گا۔ ہمارے زمانے میں بعض بے وقوف جاہل ایسے لکھتے ہیں جو شرع کی کچی کچی باتوں کا انکار کرتے ہیں لیکن نجومی اور پنڈت پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ خدا کی پھنکار ان کی عقل پر۔

(۵۸۲۲) اور جابر سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے جذامی کے ساتھ کھایا اور فرمایا اللہ پر بھروسہ ہے۔ اور حضرت عمرؓ نے جذامی کے ساتھ کھانا چائزر کھا اور ان کے نزدیک جذامی سے پرہیز کرنے کی حدیث منسوخ ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ منسوخ نہیں ہے اور پرہیز کی حدیث احتیاب پر محمول ہے اور کھانا جواز پر۔ اور بعض علماء کے نزدیک اگر خاوند جذامی نکلا تو عورت کو اختیار ہے نسخ نکاح کا۔ اسی طرح جذامی روکا جاوے گا مسجد میں آنے سے اور لوگوں کے ساتھ ہنسنے سے لیکن جمعہ کی نماز سے نہ روکا جاوے گا۔

کِتَابُ قَتْلِ الْحَيَّاتِ وَغَيْرِهَا سانپوں کے مارنے کا بیان

۵۸۲۳- حضرت عاکشہ سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ نے دو دھاری دار سانپ کے مار ڈالنے کا کیونکہ وہ آنکھ پھوڑ دیتا ہے اور پیٹ والی کا پیٹ گرا دیتا ہے۔

۵۸۲۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں دم بریدہ سانپ کا بھی ذکر ہے۔

۵۸۲۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مار ڈالو سانپوں کو اور دو دھاری والے سانپ کو اور دم بریدہ کو کیونکہ یہ دونوں پیٹ گرا دیتے ہیں اور آنکھ کی بصارت کھو دیتے ہیں۔ راوی نے کہا ابن عمر جس سانپ کو دیکھتے مار ڈالتے ایک بار ابو لبابہ بن عبد المنذر یزید بن خطاب نے ان کو دیکھا ایک سانپ کا پیچھا کرتے ہوئے تو کہا منع کیا گیا ہے مارنا گھر کے سانپوں کا۔

۵۸۲۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے کتوں کے مار ڈالنے کا اور فرماتے تھے سانپوں کو اور کتوں کو مار ڈالو اور مار ڈالو دو دھاری والے سانپ اور دم کٹے کو کیونکہ یہ دونوں بینائی کھو دیتے ہیں اور پیٹ والیوں کے پیٹ گرا دیتے ہیں۔ زہری نے کہا شاید ان کے زہر میں یہ تاثیر ہوگی۔ سالم نے کہا عبد اللہ بن عمر نے کہا میں تو جو سانپ دیکھتا ہوں اس کو فوراً مار ڈالتا ہوں۔ ایک بار میں گھر کے سانپوں میں سے ایک سانپ کا پیچھا کر رہا تھا تو زید بن خطاب یا ابو لبابہ میرے سامنے سے گزرے اور میں اس کا پیچھا کر رہا تھا انہوں

۵۸۲۳- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ ذِي الطَّفَتَيْنِ فَإِنَّهُ يَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَيَصِيبُ الْحَلَّ.

۵۸۲۴- عَنْ عِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ الْأَثَرُ وَذُو الطَّفَتَيْنِ.

۵۸۲۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَذَا الطَّفَتَيْنِ وَالْأَثَرَ فَإِنَّهُمَا يَسْتَسْقِطَانِ الْحَلَّ وَيَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ)) قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْتُلُ كُلَّ حَيَّةٍ وَجَدَهَا فَأَبْصَرَهُ أَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ أَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُطَارِدُ حَيَّةً فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ.

۵۸۲۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ يَقُولُ ((اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَالْكِلابَ وَاقْتُلُوا ذَا الطَّفَتَيْنِ وَالْأَثَرَ فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَالِي)) قَالَ الزُّهْرِيُّ وَتُرَى ذَلِكَ مِنْ سَمْعِهِمَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَلَبِثْتُ لَيْلًا أَتَرُّكُ حَيَّةً أَرَاهَا إِنَّا قَتَلْنَاهَا فَبَيْنَا أَنَا أَطَارِدُ حَيَّةً يَوْمًا مِنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ مَرَّ بِي زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ أَوْ أَبُو لُبَابَةَ

نے کہا ٹھہراے عہد اللہ! میں نے کہا رسول اللہ نے سانپوں کے مارنے کا حکم دیا ہے۔ انھوں نے کہا رسول اللہ نے منع کیا ہے گھر کے سانپ مارنے سے۔

۵۸۲۷- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

وَأَنَا أُطَارِدُهَا فَقَالَ مَهْلًا يَا عَبْدَ اللَّهِ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِهِنَّ قَالَ ((إِنْ)) رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ نَهَى عَنْ ذَوَاتِ الْيُيُوتِ.

۵۸۲۷- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ حَالِحًا قَالَ حَتَّى دَانِي أَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ وَزَيْدُ بْنُ الْحُطَّابِ فَقَالَا إِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْ ذَوَاتِ الْيُيُوتِ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ ((اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ)) وَلَمْ يَقُلْ ((ذَا الطُّفَيْسِ وَالْأَبْرِ)).

۵۸۲۸- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ سَكَنَ ابْنَ عُمَرَ بِبَيْتِهِ لَهْ نَابَا فِي دَارِهِ يَسْتَقْرِئُ بِهِ بَنِي الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ الْعِلْمَةَ جُلْدًا جَانٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ التَّمِسُّوهُ فَأَقْبَلُوهُ فَقَالَ أَبُو لُبَابَةَ لَا تَقْطُوهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَى عَنْ قَتْلِ الْحَيَّاتِ النَّبِيِّ فِي الْيُيُوتِ.

۵۸۲۸- نافع سے روایت ہے ابو لبابہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا ایک دروازہ کھولنے کے لیے ان کے گھر میں تاکہ مسجد سے نزدیک ہو جاویں اسے میں لڑکوں نے سانپ کی ایک کچھل پائی۔ عبد اللہ نے کہا سانپ کو ڈھونڈو اور مار ڈالو۔ ابو لبابہ نے کہا مت مارو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے ان سانپوں کے مارنے سے جو گھر میں ہوں۔

۵۸۲۹- نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سب سانپوں کو مار ڈالتے یہاں تک کہ ابو لبابہ بن عبد المنذر نے حدیث بیان کی ہم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گھر کے سانپ مارنے سے۔ اس دن سے عبد اللہ بن عمر نے موقوف کر دیا۔

۵۸۲۹- وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهِنَّ حَتَّى حَدَّثَنَا أَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْبَذْرِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ حَيَّاتِ الْيُيُوتِ فَأَمْسَكَ.

۵۸۳۰- نافع نے سنا ابو لبابہ سے وہ کہتے تھے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سانپوں کے مارنے سے۔

۵۸۳۰- عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا لُبَابَةَ يُخْبِرُ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْحَيَّاتِ.

۵۸۳۱- ابو لبابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ان سانپوں کے مارنے سے جو گھروں میں رہتے ہیں۔

۵۸۳۱- عَنْ أَبِي لُبَابَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْحَيَّاتِ النَّبِيِّ فِي الْيُيُوتِ.

۵۸۳۲- نافع سے روایت ہے ابو لبابہ بن عبد المنذر انصاری کا گھر قبائیں تھا وہ مدینہ چلے آئے۔ ایک بار عبد اللہ بن عمر ان کے

۵۸۳۲- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ أَبِي لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْانْصَارِيَّ وَكَانَ مَسْكَنُهُ بِقَبَائِمْ فَأَنْتَقَلَ إِلَى

الْمَدِينَةِ فَيَبْتَغِي عِنْدَ اللَّهِ مِنْ عُمَرَ خَالِيسًا مَعَهُ
يَمْنَعُ خَوْفَهُ لَهُ إِذَا هُمْ بِحَيَّةٍ مِنْ غَوَامِرِ الثُّبُوتِ
فَأَرَادُوا قَتْلَهَا فَقَالَ أَبُو لُبَابَةَ إِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْهُمْ
يُرِيدُ غَوَامِرِ الثُّبُوتِ وَأَمَرَ بِقَتْلِ الْأَنْثَرِ وَفِي
الْعُطْفَيْنِ وَقِيلَ هُمَا اللَّذَانِ يَنْتَبِعَانِ الْبَصَرَ
وَيَطْرَحَانِ أَوَّلَ مَا نَسَاءَ

۵۸۳۳- عَنْ نَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ
عِنْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَوْمًا عِنْدَ مَدْمٍ لَهُ فَرَأَى
وَبِصْرَ حَيَّانٍ فَقَالَ اتَّبِعُوا هَذَا الْحَيَّانَ فَاقْتُلُوهُ قَالَ
أَبُو لُبَابَةَ الْأَنْصَارِيُّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْحَيَّانِ
الَّتِي تَكُونُ فِي الثُّبُوتِ إِلَّا الْأَنْثَرُ وَذَا الْعُطْفَيْنِ
فَإِنَّهُمَا اللَّذَانِ يَخْطِفَانِ الْبَصَرَ وَيَنْتَبِعَانِ مَا فِي
بُطُونِ النِّسَاءِ

۵۸۳۴- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ أَبِي لُبَابَةَ مَرَّ بِأَبْنِ عُمَرَ
وَهُوَ عِنْدَ الْأُطَمِّ الَّذِي عِنْدَ دَارِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
يَرُصُّ حَيَّةً يَنْحُو خَلِيَّتَ الثُّبُوتِ بْنِ سَعْدٍ

۵۸۳۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ وَقَدْ
أُتْرِكْتُ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتُ عُرْفًا فَتَحَنُّنًا نَأْخُذُهَا

سامنے بیٹھے تھے ایک روشندان کھول رہے تھے کہ اچانک ایک
سانپ نظر آیا گھر کے بڑی عمروالے سانپوں میں سے۔ لوگوں نے
اس کو مارنا چاہا ابولبابہؓ نے کہا انکے مارنے سے ممانعت ہے یعنی گھر
کے سانپوں کے اور حکم کیا آپ نے دم بریدہ اور دو لکیروں والے
کے مارنے کا۔ اور کہا گیا ہے کہ یہ دونوں قسم کے سانپ بینائی
کھودیتے ہیں اور عورتوں کے حمل گرا دیتے ہیں۔

۵۸۳۳- نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک
دن اپنے گھرے ہوئے مکان کے پاس تھے وہاں سانپ کی کچلی
دیکھی تو لوگوں سے کہا اس سانپ کا پیچھا کرو اور اس کو مار ڈالو۔
ابولبابہؓ نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ نے منع کیا ان
سانپوں کے مارنے سے جو گھروں میں رہتے ہیں مگر دم بریدہ اور
جس پر دو لکیریں ہوتی ہیں کیونکہ یہ دونوں بینائی اچک لیتے ہیں
(جب نظر ملاتے ہیں) اور عورتوں کا پیٹ گرا دیتے ہیں۔ ڈر کے
مارے عورت کا پیٹ گر پڑتا ہے اس کی نظر میں یہ تاثیر ہے۔

۵۸۳۴- نافع سے روایت ہے ابولبابہؓ عبد اللہ بن عمرؓ کے پاس
سے گزرے۔ وہ حضرت عمرؓ کے مکان کے پاس جو قلعہ تھا وہاں
کھڑے ہوئے ایک سانپ کو تاک رہے تھے اخیر تک۔

۵۸۳۵- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے غار میں اس وقت
آپ پر سورۃ والمرسلات عرفاً اتری تھی۔ ہم آپ کے منہ

(۵۸۳۴) نو دیکھی نے کہا مدینہ منورہ کے سانپوں کو بغیر اطلاع دیئے ہوئے اور ڈرائے ہوئے جیسا کہ آئے آوے گا مارنا درست نہیں اور
سوا مدینہ کے اور سب جگہ جنگل میں ہو یا گھروں میں سانپ کا مار ڈالنا مستحب ہے اور ڈرانے کی حاجت نہیں اور مدینہ کے استثنائی یہ وجہ ہے کہ
جنوں کا ایک مسلمان گروہ وہاں سانپوں کی شکل پر رہتا تھا۔ اور ایک طاقتور علماء کا یہ قول ہے کہ گھر کے سانپوں کو ہر شہر میں بغیر ڈرائے اور جٹائے
نے مارنا چاہیے البتہ اور جگہ مار ڈالنا چاہیے بغیر ڈرائے۔ اور امام مالک نے کہا مسجد میں بھی مار ڈالنا چاہیے اور بعض علماء نے کہا کہ گھر کے سانپوں
میں بھی دو دو دھاری والے اور دم بریدہ کو بغیر ڈرائے مار ڈالنا چاہیے۔ اور ڈرانے کی ترکیب یہ ہے کہ سانپ سے یوں کہے میں تجھ کو قسم دیتا ہوں
اس عہد کی جو حضرت سلیمان نے لیا تھا کہ ہم کو ایذا امت دینا اور آئندہ امت نکلنا۔ پھر اگر وہ نکلے تو اس کو مار ڈالے۔

مبارک سے تازی تازی یہ سورت سن رہے تھے اتنے میں ایک سانپ نکلا۔ آپ نے فرمایا مار ڈالو اس کو۔ ہم لکے اس کے مارنے کو وہ نکل کر چل دیا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کو بچایا تمہارے ہاتھ سے جیسا کہ تم کو بچایا اس کے شر سے۔

۵۸۳۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۸۳۷- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک احرام باندھے ہوئے شخص کو حکم دیا ایک سانپ کے مارنے کا مٹی میں۔

۵۸۳۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۸۳۹- ابو السائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو غلام تھا ہشام بن زہرہ کا وہ گئے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس۔ ابو السائب نے کہا میں نے ان کو نماز میں پایا تو میں بیٹھ گیا منتظر تھا نماز پڑھ چکنے کا اتنے میں کچھ حرکت کی آواز آئی ان لکڑیوں میں جو گھر کے کونے میں رکھیں تھیں۔ میں نے ادھر دیکھا تو ایک سانپ تھا میں دوڑا اس کے مارنے کو تو ابو سعید نے اشارہ کیا بیٹھ جا میں بیٹھ گیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک کوٹھری مجھے بتائی اور پوچھا یہ کوٹھری دیکھتے ہو۔ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا اس میں ایک جوان رہتا تھا ہم لوگوں میں سے جس کی نئی شادی ہوئی تھی۔ ہم رسول اللہ کے ساتھ نکلے خندق کی طرف وہ جوان دوپہر کو آپ سے اجازت مانگتا اور گھر آیا کرتا۔ ایک دن آپ سے اجازت مانگی آپ نے فرمایا ہتھیار لے کر جا کیونکہ مجھے ڈر ہے بنی قریظہ کا (جنہوں نے دعا بازی کی تھی اور موقع دیکھ کر مشرکوں کی طرف ہو گئے تھے)۔ اس شخص نے اپنے ہتھیار لے لیے۔ جب اپنے گھر پر پہنچا تو اس نے اپنی جو رو کو دیکھا دونوں پٹوں کے بیچ میں دروازے پر کھڑی ہے۔ اس نے اپنا نیزہ اٹھایا اس کے مارنے کو

مِنْ فِيهِ رَطْبَةٌ إِذْ حَرَجْتُ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ أَقْتُلُوهَا فَإِذَا بَدَرْنَاهَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَقَاهَا اللَّهُ شَرَّكُمْ كَمَا وَقَاكُمْ شَرَّهَا))

۵۸۳۶- عَنْ الْأَعْمَشِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

۵۸۳۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ مُحْرِمًا بِقَتْلِ حَيَّةٍ بِمِثْلِي.

۵۸۳۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَارٍ بِبَيْتِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَأَبِي مُعَاوِيَةَ

۵۸۳۹- عَنْ أَبِي السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ فِي بَيْتِهِ قَالَ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَجَلَسْتُ أَنْتَظِرُهُ حَتَّى يَقْضِي صَلَاتَهُ فَسَمِعْتُ تَحْرِيكَ فِي عَرَاجِينَ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَالْتَفْتُ فَإِذَا حَيَّةٌ قَوْبَتْ بِأَقْلَاهَا فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ أَحِلِسَ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَشَارَ إِلَيَّ نَيْتٍ فِي الدَّارِ فَقَالَ أَتَرَى هَذَا الْبَيْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَانَ فِيهِ قَتْلِي مِنْ حَدِيثِ عَهْدِ بَعْرُسٍ قَالَ فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَكَانَ ذَلِكَ الْفَتَى يَسْتَأْذِنُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْصَافِ النَّهَارِ فَيَرْجِعُ إِلَيَّ أَهْلِي فَاِسْتَأْذَنَهُ يَوْمًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَحْذُ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ فَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْكَ قُرَيْظَةَ)) فَأَخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَإِذَا امْرَأَتُهُ بَيْنَ الْبَيْتَيْنِ قَائِمَةٌ فَأَهْوَى إِلَيْهَا الرُّمَحَ

غیرت سے۔ عورت نے کہا اپنا نیزہ سنبھال اور اندر جا کر دیکھ تو معلوم ہوگا میں کیوں نکلی ہوں۔ وہ جوان اندر گیا دیکھا تو ایک بڑا سانپ کتلی مارے ہوئے بچھو نے پر بیٹھا ہے۔ جوان نے اس پر نیزہ اٹھایا اور اسی نیزہ میں کوچ لہر پھر نکلا اور نیزہ گھر میں گاڑ دیا۔ وہ سانپ اس پر لوٹا۔ بعد اس کے ہم نہیں جانتے سانپ پہلے مرایا جوان پہلے مر رہا پھر ہم رسول اللہ کے پاس آئے اور آپ سے سارا قصہ بیان کیا اور ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے اللہ تعالیٰ اس جوان کو پھر جلا دے۔ آپ نے فرمایا دعا کرو اپنے ساتھی کے لیے بخشش کی۔ پھر فرمایا مدینہ میں جن رہتے ہیں جو مسلمان ہو گئے ہیں پھر اتر تم سانپوں کو دیکھو تو تین دن تک ان کو خیردار کرو (اسی طرح جیسے اوپر گزرا) اگر تین دن کے بعد بھی نکلیں ان کو مار ڈالو وہ شیطان ہیں (یعنی کافر جن ہیں یا شریر سانپ ہیں)۔

۵۸۴۰۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ تخت کے تلے میں نے حرکت کی آواز پائی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھروں میں عمروا لے سانپ ہوتے ہیں جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو تین دن تک ان کو تنگ کرو (یعنی یوں کہو کہ اگر پھر نکلو گے تو تم کو تکلیف پہنچے گی)۔ اگر وہ پھر نہ نکلے تو خیر نہیں تو اس کو مار ڈالو وہ کافر جن ہے۔ اور اس روایت میں یہ زیادہ ہے جاؤ اپنے صاحب کو دشمن کرو۔

۵۸۴۱۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ میں کئی جن رہتے ہیں جو مسلمان ہو گئے ہیں پھر جو کوئی ان عمروا لے سانپوں میں سے کسی سانپ کو دیکھے تو اس کو تین بار جلا دے اگر وہ اس پر بھی نکلے تو اس کو مار ڈالو وہ شیطان ہے۔

لِطَعْنِهَا بِهِ وَأَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ فَقَالَتْ لَهُ اكْفَيْتُ عَلَيْكَ رَمَحُكَ وَأَدْخُلْ لَيْتَ حَتَّى تَنْظُرَ مَا الَّذِي أَخْرَجَنِي فَدَخَلَ فَإِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيمَةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالرَّمْحِ فَأَنْتَضَمَتْ بِهِ ثُمَّ حَرَجَ فَوَكَرَهُ فِي الدَّارِ فَأَضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ فَمَا يَأْذُرِي أَتَيْتُهَا كَلَانَ أَسْرَعَ مَوْتًا الْحَيَّةُ أُمُّ الْفَنَى قَالَ فَجِئْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَّرْنَا ذَلِكَ لَهُ وَقُلْنَا ادْعُ اللَّهَ يُحْيِيهِ لَنَا فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ نَحْنًا قَدْ أَسْلَمُوا فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَادْفُوهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ بَدَأَ لَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ.

۵۸۴۰۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنِ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ السَّائِبُ وَهُوَ عِنْدَنَا أَبُو السَّائِبِ فَإِنْ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ إِذْ سَمِعْنَا نَحْتًا سَرِيرِهِ حَرَكَةً فَتَطَرْنَا فَإِذَا حَيَّةٌ رَسَقَتْ الْحَدِيثَ بِقَعَصِيَّتِهِ نَحْوُ حَدِيثِ (لَكَ عَنْ صَفِيِّ) وَقَالَ فِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ لَهْلَهُوهُ النَّيُوتِ عَوَامِرَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْهَا فَخَرَّجُوا عَلَيْهَا ثَلَاثًا فَإِنْ ذَهَبَ وَإِلَّا فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ وَقَالَ لَهُمْ اذْهَبُوا فَادْفُوا صَاحِبَكُمْ))

۵۸۴۱۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ بِالْمَدِينَةِ نَفَرٌ مِنَ الْجَنِّ قَدْ أَسْلَمُوا فَمَنْ رَأَى شَيْئًا مِنْ هَذِهِ الْعَوَامِرِ فَلْيُؤْذِنْهُ ثَلَاثًا فَإِنْ بَدَأَ لَهُ بَعْدَ فَلْيَقْتُلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ))

بَابُ اسْتِحْبَابِ قَتْلِ الزَّوْعِ

۵۸۴۲- عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الزَّوْعِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ أَمَرَ

۵۸۴۳- عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ أَنَّهَا اسْتَأْذَنَتْ النَّبِيَّ ﷺ فِي قَتْلِ الزَّوْعِ فَأَمَرَ بِقَتْلِهَا وَأُمُّ شَرِيكٍ إِحْدَى نِسَاءِ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ اتَّفَقَ لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي حَلْفٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَحَدِيثُ ابْنِ وَهْبٍ قَرِيبٌ مِنْهُ.

۵۸۴۴- عَنْ سَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الزَّوْعِ وَسَمَاءُ قُورَيْشًا.

۵۸۴۵- عَنْ غَابِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِلزَّوْعِ ((الْفُؤَيْسِقُ)) رَأَتْ حَرَمَلَةً قَالَتْ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ.

۵۸۴۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ قَتَلَ زَوْعَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةٌ وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةٌ لِذَوْنِ الْأُولَى وَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّلَاثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةٌ لِذَوْنِ الثَّانِيَةِ)).

۵۸۴۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ خَالِدٍ عَنْ مُنْهَلٍ بِأَنَّ جَرِيرًا رَحِمَهُ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ ((مَنْ قَتَلَ زَوْعًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةٌ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّلَاثَةِ دُونَ ذَلِكَ وَفِي الثَّلَاثَةِ دُونَ ذَلِكَ)).

باب : گرگٹ کا مارنا مستحب ہے

۵۸۴۲- ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا گرگٹوں کے مارنے کا۔

۵۸۴۳- ام شریک رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گرگٹوں کے مارنے کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ان کو مارنے کا۔ یہ ام شریک بنی عامر کے قبیلہ کی ایک عورت تھی۔

۵۸۴۴- سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گرگٹ کو مار ڈالنے کا اور اس کا نام فوئیسق رکھا (یعنی چھوٹا فاسق)۔

۵۸۴۵- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے گرگٹ کو فوئیسق کہا حرمہ نے کہا میں نے یہ نہیں سنا کہ آپ نے حکم دیا اس کو مار ڈالنے کا۔

۵۸۴۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گرگٹ کو پہلی مار میں مار ڈالے اس کو اتنا ثواب ہے اور جو دوسری مار میں مارے اس کو اتنا ثواب ہے لیکن پہلی بار سے کم اور جو تیسری مار میں مار ڈالے اس کو اتنا ثواب ہے لیکن دوسری بار سے کم۔

۵۸۴۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہی جو اوپر گزری۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جو شخص گرگٹ کو پہلی مار میں مار ڈالے اس کی سو نیکیاں لکھی جاویں گی اور دوسری بار میں اس سے کم اور تیسری بار میں اس سے کم۔

۵۸۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((فِي أَوَّلِ صُرْبَةٍ سَبْعِينَ حَسَنَةً))

بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النَّمْلِ

۵۸۴۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَنَّ نَمْلَةً قَرَضَتْ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُخْرِقَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَلِي أَنْ قَرَضَتْكَ نَمْلَةٌ أَهْلَكَتْ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَخَّرُ))

۵۸۵۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجَهَائِزِهِ فَأَخْرَجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَأُخْرِقَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ فَبَلَا نَمْلَةً (وَاحِدَةً))

۵۸۵۱- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مَثَبٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَزَلَ نَبِيٌّ مِنْ

۵۸۴۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک نبی بار میں جو گرگٹ کو مار ڈالے تو اس کے لیے ستر نیکیاں لکھی جاویں گی۔

باب: چبوتی کے مارے کی ممانعت

۵۸۴۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چبوتی نے کسی پیغمبر کو کاٹا انہوں نے حکم دیا تو چبوتیوں کا سارا گھر جلا دیا گیا۔ تب اللہ نے ان پر وحی بھیجی کہ چبوتی کے کاٹنے میں تم نے ایک امت کو ہلاک کر دیا جو اللہ تعالیٰ کی پاکی بولتی تھی۔

۵۸۵۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک پیغمبر پیغمبروں میں سے ایک درخت کے تلے اترے ان کو ایک چبوتی نے کاٹا انہوں نے حکم دیا چبوتیوں کا جھت نکالا گیا پھر انہوں نے حکم دیا وہ جلا دیا گیا۔ تب اللہ نے ان کو وحی بھیجی ایک چبوتی کو (جس نے کاٹا تھا) تو نے سزا دی ہوئی (دوسروں کا کیا تصور تھا)۔

۵۸۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرے۔

(۵۸۴۸) جتنے نووی نے کہا گرگٹ جس کو وزغ اور سام ابرص بھی کہتے ہیں اس کے قتل کا حکم دیا کیونکہ وہ موزی ہے۔ اور ایک روایت میں جو سونکیوں کا ذکر ہے اور دوسری میں ستر کا تو ان میں تضاد نہیں ہے اس لیے کہ غرض حصر نہیں ہے یا یوں کہو کہ پہلے ستر نیکیوں کا حکم ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے بڑھا دیا یا یوں کہو کہ بعضوں کو ستر کا ثواب ہوتا ہے بعضوں کو ستر کا اعتبار حسن نیت اور اخلاص مراتب کے۔ بخاری کی روایت میں ہے کہ جب حضرت ابراہیم کو آگ میں ڈالا تھا تو سبہ جانور آگ بجھاتے لیکن گرگٹ آگ کو پھونک کر پھونک بھڑکا تھا۔ اس واسطے اس بذات کے مارنے میں ثواب ہے۔

(۵۸۴۹) جب پھر اللہ تعالیٰ کسی امت کے شرک اور کفر کی وجہ سے ان کو تباہ کرے اور ان کی ذیل میں دو چار ایسے بھی تباہ ہو جاویں تو کیا بعید ہے۔ نووی نے کہا ہمارے مذہب میں چبوتی کا قتل جائز نہیں ہے اور اس میں ایک حدیث ہے ابن عباس کی کہ رسول اللہ نے منع کیا چبوتی اور شہد کی مکھی اور بد بد اور چڑی کو مارنے سے۔ روایت کیا اس کو ابو داؤد نے باسنو صحیح بخاری اور مسلم کی شرط پر۔

الْأَنْبِيَاءُ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَذَعَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بَجَهَارِهِ
فَأَخْرَجَ مِنْ تَحْتِهَا وَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِقَتْ فِي النَّارِ
قَالَ فَأَوْخَى اللَّهُ إِلَيْهِ فَهَلَا نَمْلَةٌ وَاحِدَةٌ))

بَابُ تَحْرِيمِ قَتْلِ الْهَرَّةِ

۵۸۵۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((غَذَبْتُ امْرَأَةً فِي
هَرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ فَدَخَلْتُ فِيهَا النَّارَ لَا
هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا إِذْ حَبَسْتُهَا وَلَا هِيَ
تَرَكْتُهَا فَأَكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ))

باب: بلی کے مارنے کی ممانعت

۵۸۵۲- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا ایک
عورت کو بلی کے لیے عذاب ہوا۔ اس نے بلی کو پکڑ کے رکھا یہاں
تک کہ وہ مر گئی۔ پھر اسی بلی کی وجہ سے وہ جہنم میں گئی۔ (قاضی
عیاض نے کہا شاید وہ کافر ہوگی اور اس قصور سے سزا اس کی
اور بڑھ گئی۔ نووی نے کہا صحیح یہ ہے کہ وہ مسلمان تھی لیکن اس
گناہ کی وجہ سے جہنم میں گئی اور یہ گناہ صغیرہ نہیں ہے بلکہ اس کے
اصرار سے کبیرہ ہو گیا۔ اور حدیث میں یہ نہیں ہے کہ وہ ہمیشہ جہنم
میں رہے گی)۔ اس نے بلی کو نہ کھانا دیا نہ پانی جب اس کو قید میں
رکھتا اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے جانور کھاتی۔

۵۸۵۳- مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی حدیث اس سند سے بھی
مروی ہے۔

۵۸۵۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۸۵۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو عذاب ہوا ایک بلی کی وجہ
سے جس کو اس نے کھانا نہ دیا نہ پانی نہ اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے
جانور کھاتی۔

۵۸۵۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۸۵۷- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۵۸۵۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۸۵۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ.

۵۸۵۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذَلِكَ.

۵۸۵۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((غَضَبْتُ امْرَأَةً فِي
هَرَّةٍ لَمْ تُطْعَمْهَا وَلَمْ تُسَقَّهَا وَلَمْ تُتْرَكْهَا فَأَكُلُ
مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ))

۵۸۵۶- عَنْ هِشَامَ بْنِ هَاشِمٍ فِي حَدِيثَيْهِمَا
((رِبَطْتُهَا)) وَفِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ
((حَبَسْتُهَا فِي الْأَرْضِ))

۵۸۵۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
بِمَعْنَى حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ هَاشِمٍ.

۵۸۵۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَوَّرَ حَدِيثُهُمْ

بَابُ فَضْلِ مَقْيِ الْبَهَائِمِ إِطْعَامِهَا

۵۸۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلَ الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِنِّي فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ مَاءً ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِيَمِينِهِ حَتَّى رَفِيَ فَمَقَّى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّا لَنَا فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا فَقَالَ ((فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٌ أَجْرٌ))

۵۸۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((أَنَّ امْرَأَةً بَغِيًّا رَأَتْ كَلْبًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ يُطِيفُ بِبِئْرِ قَدْ أَدْلَعَ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَعَتْ لَهُ بِمَوْقِهَا فَغَفَرَ لَهَا))

۵۸۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِيًّا مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ فَنَزَعَتْ مَوْقِهَا فَاسْتَقَتْ لَهُ بِهِ فَسَقَنَهُ إِيَّاهُ فَغَفَرَ لَهَا بِهِ))

باب: جانوروں کو پلانے اور کھلانے کی فضیلت

۵۸۵۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص راہ میں جا رہا تھا اس کو بہت پیاس لگی۔ ایک کنواں ملا وہ اس میں اترا اور پانی پیا پھر نکلا تو ایک کتے کو دیکھا اپنی زبان نکالی ہوئی باغپتا ہے (پیاس کی وجہ سے) اور گیلی مٹی کھا رہا ہے۔ وہ شخص بولا اس کتے کا یہ حال پیاس کے مارے ویسا ہی ہو گا جیسا میرا حال تھا پھر وہ کنویں میں اترا اور اپنے موزے میں پانی بھرا اور موزہ منہ میں لے کر اوپر چڑھا اور وہ پانی کتے کو پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کو قبول کیا اور اس کو بخش دیا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کو ان جانوروں کے پلانے اور کھلانے میں بھی ثواب ہے؟ آپ نے فرمایا ہر تازے جگر والے میں ثواب ہے (یعنی ہر حیوان کے جو موزی نہ ہو)۔

۵۸۶۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ ایک حرام کار عورت نے ایک کتے کو دیکھا گرمی کے دنوں میں جو کنویں کے گرد پھر رہا تھا اور اپنی زبان باہر نکال دی تھی۔ اس عورت نے اپنے موزے سے پانی نکالا اور اس کتے کو پلایا اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔

۵۸۶۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کتا ایک کنویں کے گرد پھر رہا تھا جو پیاس کے مارے مرنے کو تھا اس کو بنی اسرائیل کی ایک کسی نے دیکھا تو اپنا موزہ اتارا اور اس کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کے بدلے اس کو بخش دیا۔



کِتَابُ الْأَلْفَاظِ مِنَ الْأَدَبِ وَغَيْرِهَا

الفاظ ادب وغیرہ کی کتاب

باب: زمانے کو برا کہنے کی ممانعت

۵۸۶۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدمی برا کہتا ہے زمانے کو حالانکہ زمانہ میرے ہاتھ میں ہے۔ رات اور دن میرے اختیار میں ہے۔

۵۸۶۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدمی مجھے ایذا دیتا ہے برا کہتا ہے زمانے کو اور میں خود زمانہ ہوں (یعنی زمانے سے کوئی کام نہیں ہوتا ہے بلکہ کام کرنے والا میں ہوں) پلٹتا ہوں رات اور دن کو۔

۵۸۶۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا تکلیف دیتا ہے مجھ کو آدمی کہتا ہے ہائے کبختی زمانے کی تو کوئی تم میں سے یوں نہ کہے ہائے کبختی زمانے کی اس لیے کہ زمانہ میں ہوں رات اور دن میں لاتا ہوں جب میں چاہوں گا تو رات اور دن موقوف کر دوں گا۔

۵۸۶۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے اے کبختی زمانہ کی اس واسطے کہ زمانہ تو خدا ہی کے ہاتھ میں ہے۔

۵۸۶۶- ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم

بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الدَّهْرِ

۵۸۶۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسُبُّ ابْنُ آدَمَ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدَيَّ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ))۔

۵۸۶۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ أَقْلِبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ))۔

۵۸۶۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَقُولُ يَا خِيْبَةَ الدَّهْرِ فَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ يَا خِيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنِّي أَنَا الدَّهْرُ أَقْلِبُ لَيْلَهُ وَنَهَارَهُ فَإِذَا شِئْتُ قَبَضْتُهُمَا))۔

۵۸۶۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ يَا خِيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ))۔

۵۸۶۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

(۵۸۶۵) جہاں نوئی نے کہا یہ جو فرمایا اللہ تعالیٰ خود دہر ہے یہ مجازاً فرمایا اور اس کا سبب یہ ہے کہ عرب کے لوگ مصیبت اور دکھ کے وقت دہر کو برا کہتے۔ آپ نے فرمایا دہر کو برا مت کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ دہر ہے۔ یعنی تم جس کو مصیبتوں کا لانے والا اور دکھ پہنچانے والا سمجھتے ہو وہ درحقیقت کچھ اختیار نہیں رکھتا بلکہ قائل اللہ ہے تو تمہاری گالی اللہ پر پڑے گی معاذ اللہ۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَسْبُوا الدَّهْرَ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ)).

بَابُ كَرَاهَةِ تَسْمِيَةِ الْعَبِ كَرَمًا (۱)

۵۸۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَسْبُ أَحَدُكُمْ الدَّهْرَ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ وَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ لِلْعَبِ الْكَرَمَ فَإِنَّ الْكَرَمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ)).

۵۸۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُولُوا كَرَمٌ فَإِنَّ الْكَرَمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ)).

۵۸۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تُسَبِّحُوا الْعَبَّ الْكَرَمَ فَإِنَّ الْكَرَمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ)).

۵۸۷۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ الْكَرَمَ فَإِنَّمَا الْكَرَمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ)).

۵۸۷۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ لِلْعَبِ الْكَرَمَ إِنَّمَا الْكَرَمُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ)).

۵۸۷۲- عَنْ وَائِلِ بْنِ حَجْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُولُوا الْكَرَمَ

برا کہے کوئی تم میں سے دہر کو یعنی زمانے کو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ خود دہر ہے (یعنی دہر کچھ نہیں کر سکتا، کرتے والا اللہ ہی ہے)۔

باب: انگور کو کرم کہنے کی ممانعت

۵۸۶۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت برا کہے کوئی تم میں سے زمانے کو کیونکہ اللہ ہی کے ہاتھ میں زمانہ ہے اور سب کچھ اللہ ہی کرتا ہے پھر زمانہ کو برا کہنا معاذ اللہ اللہ کو برا کہنا ہے۔ اور کوئی تم میں سے انگور کو کرم نہ کہے اس لیے کہ کرم مسلمان آدمی کو کہتے ہیں۔

۵۸۶۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کہو کرم (انگور کو) اس لیے کہ کرم مسلمان کا دل ہے۔

۵۸۶۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگور کو کرم نہ کہو اس لیے کہ کرم مسلمان کو کہتے ہیں۔

۵۸۷۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے کرم انگور کو نہ کہے کیونکہ کرم مومن کا دل ہے۔

۵۸۷۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے انگور کو کرم نہ کہے کرم تو مسلمان آدمی ہے۔

۵۸۷۲- وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کہو کرم بلکہ جہلہ کہو (یعنی

(۱) عرب کے لوگ انگور کو اور انگوری شراب کو کرم کہتے۔ کرم کے معنی بزرگی اور عزت اور مہربانی کے ہیں وہ یہ سمجھتے کہ شراب پینے سے بھی انسان میں کرم پیدا ہوتا ہے اس لیے خود انگور کو اور اس کی شراب کو کرم کہتے ہیں۔ جب شراب حرام ہو تو آپؐ نے انگور کے لیے اس نام کے بدلنے کی بھی ممانعت کر دی اس خیال سے کہ یہ نام شراب کو یاد نہ دلاوے۔ دوسرے یہ کہ شراب کی عزت نہ کی جاوے۔

(انگور کو)۔

۵۸۷۳- وائل بن حنجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کرم مت کہو بلکہ عنب یا حبلہ کہو (انگور کو)۔

وَلَكِنْ قُولُوا الْخَبْلَةَ (یعنی العنب)۔

۵۸۷۴- عَنْ وَائِلِ بْنِ حَنْجَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَقُولُوا الْكُرْمَ وَتَكُنْ قُولُوا الْعَنْبَ وَالْخَبْلَةَ۔

بَابُ حُكْمِ إِطْلَاقِ لَفْظَةِ الْعَبْدِ وَالْأَمَةِ وَالْمَوْلَى وَالسَّيِّدِ

بیان

۵۸۷۳- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے غلاموں کو یوں نہ کہے میرا عہد یعنی میرا بندہ اور اپنی لونڈی کو میری امہ یعنی میری بندی تم سب لوگ خدا کے بندے ہو اور تمہاری عزتیں خدا کی بندیاں ہیں لیکن یوں کہنا چاہیے میرا غلام، میری لونڈی، میرا جوان مرد، میری جوان عورت۔

۵۸۷۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي وَأَمَتِي كُلُّكُمْ عِبْدُ اللَّهِ وَكُلُّ بَسَائِكُمْ إِمَاءُ اللَّهِ وَلَكِنْ لِيَقُلْ غُلَامِي وَجَارِيَّتِي وَفَتَايَ وَفَتَاتِي))۔

۵۸۷۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے میرا بندہ اس لیے کہ تم سب اللہ کے بندے ہو البتہ یوں کہے میرا جوان۔ اور نہ غلام یوں کہے میرا رب بلکہ یوں کہے میرا سید۔

۵۸۷۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي فَكُلُّكُمْ عِبْدُ اللَّهِ وَلَكِنْ لِيَقُلْ فِتْنَايَ وَلَا يَقُلْ الْعَبْدُ رَبِّي وَلَكِنْ لِيَقُلْ سَيِّدِي))۔

(۵۸۷۳) دوسری روایت میں ہے غلام بھی یوں نہ کہے میرا رب بلکہ یوں کہے میرا سید۔ نوٹی نے کہا ان احادیث سے دو باتیں مقصود ہیں ایک تو غلام کو ممانعت اپنے آقا کو رب کہنے سے کیونکہ رب کے معنی خالق مالک اور اللہ کے ہے۔ اور حدیث میں جو آیا ہے کہ لونڈی اپنے رب کو جسے اس کا جواب دو طرح سے دیا ہے ایک تو یہ کہ رب کہنا جائز ہے اور ممانعت تنزیہی ہے نہ کہ تحریمی۔ دوسرے یہ کہ ممانعت اس لفظ کی اکثر کہنے سے ہے نہ کہ شاذ و نادر کہنے سے۔ قاضی نے اسی جواب کو اختیار کیا ہے۔ اور سید کے کہنے سے ممانعت نہیں ہے کیونکہ سید کا لفظ اللہ سے خاص نہیں ہے بلکہ بعضوں نے سید کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر کر دیا ہے اور حضرت نے فرمایا سیدنا حسن کو یہ بیٹا میرا سید ہے اور فرمایا انھو اپنے سید کے لیے یعنی سعد بن معاذ کے واسطے۔ اسی طرح مولیٰ کے کہنے سے کیونکہ مولیٰ کے سولہ معنی ہیں۔ دوسرا مقصود یہ ہے کہ سید اپنی باندی اور غلام کو عہد اور امہ نہ کہے اس لیے کہ عبودیت حقیقی خدا ہی کی ہے اور اس لفظ میں ایسی تعظیم ہے جو حق تعالیٰ سے خاص ہے۔ اسی مختصر اس حدیث سے یہ نکلا کہ عبد النبی یا عبد حسن یا عبد محمد یا بندہ حسن یا بندہ علی ایسے نام رکھنا مکروہ ہے گو نام رکھنے والے کی نیت عہد سے عبودیت حقیقی نہ ہو بلکہ غلام کے معنی ہوں اور اگر عبودیت حقیقی کی نیت ہو تو نام رکھنے والا مشرک اور کافر ہے اور غلام اور غلام حسن غلام حسین غلام علی یہ نام رکھنا اگرچہ درست ہیں پر سنت کے موافق نہیں اور ان ناموں میں ایک طرح کا کذب بھی اس لیے کہ غلامی جو رقیہ کی مترادف ہے وہ پالی نہیں جاتی البتہ غلام کے مجازی معنی خادم اور خدمت گزار کے بن سکتے ہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ عبد اللہ اور عبد الرحمن اور عبد الرحیم جن میں اللہ تعالیٰ کی عبودیت نکلے یہ نام یا بیغیروں کے نام رکھے جیسے موسیٰ عیسیٰ ابراہیم اور صالح اور لوط ہو دو غیر۔

۵۸۷۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ غلام اپنے سید کو مولیٰ نہ کہے کیونکہ مولیٰ تمہارا اللہ ہے۔

۵۸۷۶- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا وَلَا يَقُولُ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ مَوْلَايَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ ((فَإِنْ مَوْلَاكُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ))

۵۸۷۷- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے (اپنے غلام سے) پانی پلا اپنے رب کو یا کھانا کھلا اپنے رب کو یا وضو کر اپنے رب کو اور کوئی تم میں سے دوسرے کو اپنا رب نہ کہے بلکہ سید یا مولیٰ کہے اور کوئی تم میں سے یوں نہ کہے میرا بندہ یا میری بندہ بلکہ جوان مرد جوان عورت کہے۔

۵۸۷۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ اسْقِ رَبِّكَ أَطْعَمْ رَبِّكَ وَصَبِّ رَبِّكَ وَلَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ رَبِّي وَلَيَقُولُ سَيِّدِي مَوْلَايَ وَلَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ عَبْدِي أَمَتِي وَلَيَقُولُ فَتَايَ فَتَايَ غُلَامِي))

باب: یہ کہنا کہ میرا نفس پلید ہو گیا مکروہ ہے
۵۸۷۸- ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی نہ کہے میرا نفس خبیث ہو گیا (یعنی پلید اور نجس) بلکہ یوں کہے میرا نفس کامل اور ست ہو گیا (خبیث اور پلید کافر کا لقب ہے اور بہت کراہیمہ لفظ ہے اس لیے مسلمان کو اپنے تئیں یہ لفظ کہنے سے منع کیا اور ایک حدیث میں جو آیا ہے کہ پھر صبح کو اٹھتا ہے خبیث النفس تو وہ غیر کی صفت ہے اور شخص مبہم کا بیان ہے ایسا اطلاق منع نہیں)۔

بابُ كَرَاهَةِ قَوْلِ الْإِنْسَانِ خَبِثْتُ نَفْسِي
۵۸۷۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبِثْتُ نَفْسِي وَلَكِنْ لَيَقُولَنَّ لِقِسَّتْ نَفْسِي)) هَذَا حَدِيثُ أَبِي كُرَيْبٍ وَقَالَ أَبُو بَكْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكُمْ يَذْكُرُ ((لَكِنْ))

۵۸۷۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۸۷۹- عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۵۸۸۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۸۸۰- عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حَنْفٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ خَبِثْتُ نَفْسِي وَلَيَقُولَنَّ لِقِسَّتْ نَفْسِي))

باب: مشک کا بیان اور خوشبو کو پھیر دینے کی

ممانعت

۵۸۸۱- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل کی قوم میں ایک گھنگنی عورت تھی چلا کرتی تھی دو لمبی عورتوں کے ساتھ۔ سو اس نے لکڑی کی دو کھڑاویں بنا کر پھنسیں اور سونے کی خول دار انگوٹھی بنائی جو بند ہوتی تھی اسیں مشک بھری اور وہ تو بڑی عمدہ خوشبو ہے پھر چلی ان دونوں عورتوں کے بچ میں تو لوگوں نے اس کو نہ پہچانا۔ اس نے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا۔ شعبہ نے جو اس حدیث کا راوی ہے اپنا ہاتھ جھاڑ کر اس عورت کے اشارہ کو بتلایا۔

۵۸۸۲- ترجمہ دہی جو اوپر گزر رہا۔

۵۸۸۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو خوشبودار گھاس دیا جائے یا خوشبودار پھول دیا جاوے تو اس کو نہ پھیرے اس لیے کہ اس کا کچھ بوجھ نہیں اور خوشبو عمدہ ہے۔

۵۸۸۳- نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب دھوئی لیتے خوشبو کی تو عود کی لیتے جس میں اور کچھ ملا نہ ہو تا یا کافور کی اس کو عود کے ساتھ ڈالتے پھر کہتے رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح خوشبو لیتے۔



بَابُ اسْتِعْمَالِ الْمِسْكِ وَأَنَّهُ أَطْيَبُ

الطِّيبِ وَكَرَاهَةُ رَدِّ الرِّيحَانِ وَالطِّيبِ

۵۸۸۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((كَانَتْ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَصَبْرَةٌ تَمْشِي مَعَ امْرَأَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ فَاتَّخَذَتْ رَجُلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ وَخَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ مُغْلَقٍ مُطْبَقٍ ثُمَّ خَسَتْهُ مِسْكًا وَهُوَ أَطْيَبُ الطِّيبِ فَمَرَّتْ بَيْنَ الْمَرَاتَيْنِ فَلَمْ يَعْرِفُوهَا فَقَالَتْ بِيَدِهَا هَكَذَا)) وَتَقْضَى شَعْبَةٌ يَدَهُ.

۵۸۸۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ خَسَتْ خَاتَمَهَا مِسْكًا وَالْمِسْكَ أَطْيَبُ الطِّيبِ.

۵۸۸۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ عَرَضَ عَلَيْهِ رِيحَانٌ فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَفِيفُ النَّحِيلِ طَيِّبُ الرِّيحِ))

۵۸۸۴- عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا اسْتَحْمَرَ اسْتَحْمَرَ بِالْأُلُوَّةِ غَيْرَ مُطْرَأَةٍ وَبِكَافُورٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْأُلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا كَانَ يَسْتَحْمِرُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

(۵۸۸۱) اس حدیث میں حضرت نے یہ فرمایا کہ مشک عمدہ خوشبو ہے اور یہی مقصود ہے باب کا۔ نووی نے کہا مشک پاک ہے اور اس کا استعمال بدن اور کپڑے میں درست ہے اور اس کی بچ ناسا کر ہے بالاجزاء اور مشک اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے کہ جو چیز زائدہ جانور میں سے جدا کی جاوے وہ مردار ہے یا اس کا حکم مثل بچے اور انڈے اور دودھ کے ہے۔ اور اس عورت نے جو لکڑی کی کھڑاویں بنیں کر اپنے تئیں لبہا کیا اس سے غرض اگر اپنے تئیں چھپانا ہے تاکہ لوگوں کی ایذا سے بچے تو وہ جائز ہے اور اگر فخر یا بڑائی یا تمنا کش کے لیے کرے تو وہ حرام ہے۔

کِتَابُ الشُّعْرِ

کتاب شعر کے بیان میں

۵۸۸۵- عمرو بن شریک سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے وہ کہتے تھے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سوار ہوا ایک دن آپ نے فرمایا تجھ کو امیہ بن ابی الصلت کے کچھ شعر یاد ہیں؟ میں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا پڑھ میں نے ایک شعر پڑھا آپ نے فرمایا اور پڑھ یہاں تک کہ میں نے سوا شعر پڑھے۔

۵۸۸۵- عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَدِفْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ ((هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ)) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((هِيَ)) فَأَنْشَدَنِي يَتْنًا فَقَالَ ((هِيَ)) ثُمَّ أَنْشَدَنِي يَتْنًا فَقَالَ ((هِيَ)) حَتَّى أَنْشَدَنِي مِائَةَ يَتٍّ.

۵۸۸۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۸۸۶- عَنْ الشَّرِيدِ قَالَ أُرْدَفَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَفَقَهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

۵۸۸۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۸۸۷- عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَنْشَدَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَزَادَ قَالَ إِنَّ كَذَا لِيُسَلِّمُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ ((فَلَقَدْ كَادَ يُسَلِّمُ فِي شِعْرِهِ)).

۵۸۸۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سب سے عمدہ شعر جو عرب کے لوگوں نے کہا ہے لبید کا یہ کلام ہے (لبید بن ربیعہ ایک صحابی تھے شاعر) اس کا ترجمہ اردو میں یہ ہے کہ ماسوا حق کے ہر ایک شے لغو ہے۔

۵۸۸۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمْتُ بِهَا الْغَرْبُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ)).

۵۸۸۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہی جو گزری۔ اس میں یہ ہے کہ سب سے زیادہ سچا کلام لبید کا ہے اور ابو الصلت کا بیٹا اسلام کے قریب تھا (کیونکہ اس کے عقائد اچھے تھے گو وہ

۵۸۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ)).

(۵۸۸۷) نوٹ کیے کہ اس حدیث سے یہ نکلا ہے کہ رسول اللہ نے امیہ بن ابی الصلت کے شعروں کو پسند کیا اور زیادہ پڑھنے کی خواہش کی کیونکہ ان میں اقرار تھا توحید الہی کا اور اقرار تھا مشرک۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس شعر میں فحش مضمون نہ ہو اس کا پڑھنا اور سننا جائز ہے اگرچہ جاہلیت کے زمانہ کا شعر ہو اور برا یہ ہے کہ بہت شعر پڑھا کرے یا بہت شعر یاد کرے لیکن قلیل میں کوئی قباحت نہیں۔

بَاطِلٌ وَكَاذِبٌ ابْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ))

۵۸۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

قَالَ أَصْدَقُ نَبِيٍّ قَالَهُ الشَّاعِرُ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا

خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ وَكَاذِبٌ ابْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ

۵۸۹۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَصْدَقُ نَبِيٍّ قَالَهُ الشُّعْرَاءُ

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ))

۵۸۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنْ أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ

كَلِمَةً لِيَدَّ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ))

مَا زَادَ عَلَى ذَلِكَ.

۵۸۹۳- ابوبہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا اگر کسی مرد کا پیٹ پیپ سے بھرے یہاں تک کہ اس

کے پیپھڑے تک پہنچے یہ اس کے حق میں بہتر ہے اپنے پیٹ میں

شعر بھرنے سے۔

۵۸۹۴- سعد بن ابی وقاص سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۵۸۹۴- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ ((لَأَنْ يَمْتَلِيَّ جَوْفُ أَخِيكُمْ قَبِيحًا

يُرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيَّ شِعْرًا))

۵۸۹۵- ابوسعید خدری سے روایت ہے ہم عرج (ایک گاؤں ہے

۵۸۹۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا

(۵۸۹۳) نووی نے کہا اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ انسان شعر گوئی یا شعر خوانی میں ایسا مصروف رہے کہ علوم شرعیہ اور تلاوت قرآن اور حدیث کی فرصت نہ پائے اور اگر قرآن و حدیث کے ساتھ تھوڑے سے شعر بھی یاد ہوں تو کچھ قباحت نہیں اس لیے کہ اس کا پیٹ شعروں سے نہیں بھرا۔ بعض علماء نے مطلقاً شعر کو مکروہ رکھا ہے اگرچہ اس میں قس نہ ہو اور اکثر کا یہ قول ہے کہ شعر مباح ہے اگر اس میں قس نہ ہو۔ وہ کہتے ہیں شعر بھی ایک کلام ہے عہد اس کا عمدہ ہے اور برابر ہے۔ اور آنحضرتؐ نے شعر سنے ہیں اور پڑھوائے ہیں اور حسان بن ثابتؓ کو حکم دیا آپؐ نے مشرکوں کی ججو میں شعر کہنے کا اور آپؐ کے اصحاب نے آپؐ کے سامنے سفر وغیرہ میں شعر پڑھے ہیں اور خلفاء اور صحابہ اور فضائے سلف نے شعر پڑھے ہیں اور کسی نے افکار نہیں کیا البتہ برے شعر پر انکار کیا ہے۔ اور جس شاعر کو آپؐ نے شیطان کہا وہ اس کے کفر کی وجہ سے ہو گا وہ رات دن شعر میں مصروف ہو گا اس کے شعر برے ہوں گے۔

۷۸ میل پر مدینہ سے) میں رسول اللہ کے ساتھ جا رہے تھے کہ اتنے میں ایک شاعر سامنے آیا جو شعر پڑھ رہا تھا آپ نے فرمایا اس شیطان کو پکڑو اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھرے تو بہتر ہے کہ شعر سے بھرے۔

نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْعَرَجِ إِذْ غَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خُذُوا الشَّيْطَانَ أَوْ أَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ فَيَخَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا))

باب: چوسر کھیلنا حرام ہے

۵۸۹۶- ابو بکریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص چوسر کھیلے اس نے گویا اپنے ہاتھ سور کے گوشت اور سور کے خون سے رنگے۔

بَابُ تَحْرِيمِ اللَّعِبِ بِالرُّدْشِيرِ
۵۸۹۶- عَنْ أَبِي بَكْرٍ مُزَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((مَنْ لَعِبَ بِالرُّدْشِيرِ فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خَنزِيرٍ وَدَمِهِ))



(۵۸۹۶) صحابہ اللہ چوسر کی حرمت تو صاف اس حدیث سے نکلتی ہے اور امام شافعی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ چوسر کھیلنا حرام ہے اور ابواسحاق مروزی کا یہ قول ہے کہ وہ مکروہ ہے حرام نہیں ہے۔ اور شطرنج ہمارے مذہب میں مکروہ ہے حرام نہیں ہے اور یہی منقول ہے ایک جماعت تابعین سے۔ اور امام مالک اور امام احمد کے نزدیک حرام ہے۔ امام مالک نے کہا وہ بدتر ہے چوسر سے اور عاقل کر دیتی ہے عبادت سے اور قیاس کیا انہوں نے اس کو چوسر پر اور ہمارے اصحاب اس قیاس کو نہیں مانتے اور کہتے ہیں وہ چوسر سے کم ہے۔ مترجم کہتا ہے اگر شطرنج حرام نہ ہو مکروہ بھی ہو جب بھی اس صورت میں جب شطرنج کی وجہ سے اور نیک کاموں میں خلل نہ پڑے اور نماز میں دیر نہ ہو بالاتفاق حرام ہوگی۔ ان کھیلوں میں نہ دین کا قاعدہ ہے نہ دنیا کا شخص انہو اور وقت کا ضائع کرنا ہے۔ وقت کی سی قیمتی چیز دنیا میں کوئی نہیں اس کو اچھے اور مفید کاموں میں صرف کرے۔

کِتَابُ الرُّؤْيَا

کتاب خواب کے بیان میں

۵۸۹۷- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا أُعْرَى مِنْهَا غَيْرَ أَنِّي لَا أُرْمَلُ حَتَّى نَقِيتُ أَمَّا قَتَادَةُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْخُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا خَلِمَ أَحَدُكُمْ خُلُمًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ)).

۵۸۹۷- ابو سلمہ سے روایت ہے میں خواب دیکھتا تھا تو میری بخار کی سی حالت ہو جاتی تھی مگر کپڑے نہیں اوڑھتا تھا یہاں تک کہ میں ابو قتادہ سے ملا ان سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے۔ پھر جب کوئی تم میں سے برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین بار تھو کے یا تھو تھو کرے (بے تھو کے ہوئے) اور اللہ کی پناہ مانگے اس کے شر سے پھر وہ خواب اس کو ضرر نہ کرے گا۔

۵۸۹۸- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِمْ قَوْلَ أَبِي سَلَمَةَ كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا أُعْرَى مِنْهَا غَيْرَ أَنِّي لَا أُرْمَلُ.

۵۸۹۸- ابو قتادہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے اس کی مثال سنی تھی لیکن انہوں نے حدیث میں نہ لکھا کہ میں خواب دیکھتا تھا تو میری بخار کی سی حالت ہو جاتی تھی۔

۵۸۹۹- عَنْ الزُّهْرِيِّ يَهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا أُعْرَى مِنْهَا وَزَادَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ ((فَلْيَنْفُثْ عَلَى يَسَارِهِ حِينَ يَهْبُ مِنْ نَوْمِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ)).

۵۸۹۹- الزہری نے اس اسناد میں نہ لکھا کہ میں خواب دیکھتا تھا تو میری بخار کی سی حالت ہو جاتی تھی۔ اور یونس نے حدیث میں اضافہ کیا کہ ((تین بار تھو کے یا تھو تھو کرے جب وہ سوئے ہوئے تھو کے یا تھو تھو کرے)).

۵۹۰۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اور ابو سلمہ نے کہا میں بعض خواب ایسا دیکھتا جو پہاڑ سے بھی زیادہ مجھ پر بخاری ہوتے جب میں نے یہ حدیث سنی مجھ کو کچھ پروا نہ رہی۔

۵۹۰۰- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْخُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ)) فَقَالَ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا أَثْقَلُ عَلَيَّ مِنْ جَبَلٍ فَمَا مَوْءِلَا أَنْ سَمِعْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَمَا أَبَالِيهَا.

۵۹۰۱- عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَإِنْ كُنْتَ لِلْأَرَى الرُّؤْيَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ الثَّلِيثِ وَأَنْ تَنْبِرَ قَوْلُ أَبِي سَلَمَةَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَزَادَ ابْنُ رُمَيْحٍ فِي رَوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْتَحَوَّلَ عَنْ حَبِيبِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ ۵۹۰۲- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ وَالرُّؤْيَا السُّوءُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَأَى رُؤْيَا فَكَّرَهَا مِنْهَا شَيْئًا فَلْيَنْتَفِ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ لَا تَضُرُّهُ وَلَا يُخْبِرُ بِهَا أَحَدًا فَإِنْ رَأَى رُؤْيَا حَسَنَةً فَلْيَنْشُرْ وَلَا يُخْبِرْ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ)) ۵۹۰۳- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ إِذَا كُنْتَ لِلْأَرَى الرُّؤْيَا تَمْرَضُنِي قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا قَتَادَةَ فَقَالَ وَأَنَا كُنْتُ لَأَرَى ((الرُّؤْيَا فَتَمْرَضُنِي حَتَّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا إِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَإِنْ رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيُتَمَلَّ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَبَشْرَهَا وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ)) ۵۹۰۴- عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَنْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ حَبِيبِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ))

۵۹۰۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا ایک روایت میں اتنا زیادہ اور ہے کہ تین بار تھو تھو کرے اور اللہ کی پناہ مانگے پھر اس کروٹ سے پھر جاوے۔

۵۹۰۲- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے۔ پھر جو کوئی خواب دیکھے اور اس کو برا سمجھے تو وہ بائیں طرف تین بار تھو تھو کرے اور اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّحِيمِ کہے اب ۱۱ خواب اس کو ضرر نہ کرے گا اور چاہیے کہ وہ خواب کسی سے بیان نہ کرے اور اگر نیک خواب دیکھے تو خوش ہووے اور اسی سے بیان کرے جو دوست ہو۔

۵۹۰۳- حضرت ابو سلمہؓ سے روایت ہے میں بعض خواب ایسا دیکھتا کہ بیمار ہو جاتا (اس کے ڈر سے) پھر میں ابو قتادہؓ سے ملا انہوں نے کہا میرا بھی یہی حال تھا یہاں تک کہ میں نے سنا رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے۔ سو جب کوئی تم میں سے اچھا خواب دیکھے تو نہ بیان کرے مگر اپنے دوست سے اور جب برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین بار تھو کے اور شیطان کے شر سے پناہ مانگے اللہ کی اور کسی سے بیان نہ کرے تو اس کو نقصان نہ ہوگا۔

۵۹۰۴- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے ایسا خواب دیکھے جس کو برا سمجھے تو بائیں طرف تین بار تھو کے اور شیطان سے پناہ مانگے اللہ کی تین بار اور جس کروٹ پر لیٹا ہو اس سے پھر جاوے۔

(۵۹۰۲) تاکہ عمدہ تعبیر دے دے۔ دشمن سے بیان کرنے میں یہ آفت ہے کہ وہ بری تعبیر دے گا اور احتمال ہے کہ ویسا ہی واقع ہو یا بیکار رنج ہو۔

۵۹۰۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكُنْ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ تَكْذِبُ وَأَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُكُمْ حَدِيثًا وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ وَالرُّؤْيَا ثَلَاثَةٌ فَرُؤْيَا الصَّالِحَةِ بُشْرَى مِنْ اللَّهِ وَرُؤْيَا تَخَوُّبٍ مِنَ الشَّيْطَانِ وَرُؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ الْمَرْءَ نَفْسَهُ فَإِنْ رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيَصَلِّ وَلْيَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ قَالَ وَأَحَبُّ الْقَيْدِ وَأَكْرَهُ الْغُلِّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ)) فَلَا أَذْرَى هُوَ فِي الْحَدِيثِ أَمْ قَالَهُ ابْنُ مَجَرٍ

۵۹۰۶- عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَيُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَأَكْرَهُ الْغُلِّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ))

۵۹۰۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ وَسَاقَ الْحَدِيثُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ

۵۹۰۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَدْرَجَ

۵۹۰۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب زمانہ یکساں ہو (یعنی دن رات برابر ہوں یا جب قیامت قریب آجائے گی) تو مسلمان کا خواب جھوٹ نہ ہوگا اور تم میں سب سے سچا خواب اسی کا ہوگا جو سب سے سچا ہے باتوں میں اور مسلمان کا خواب نبوت کے پینٹا لیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ اور خواب تین طرح کا ہے ایک تو نیک خواب جو خوشخبری ہے اللہ کی طرف سے۔ دوسرے رنج کا خواب جو شیطان کی طرف سے ہے۔ تیسرے وہ خواب جو اپنے دل کا خیال ہو۔ پھر جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے تو کھڑا ہو اور نماز پڑھے اور لوگوں سے بیان نہ کرے۔ اور میں خواب میں بیڑیاں پڑی دیکھنا اچھا سمجھتا ہوں اور گلہ میں طوق برا سمجھتا ہوں۔ ایوب نے کہا میں نہیں جانتا یہ کلام حدیث میں داخل ہے یا ابن سیرین کا کلام ہے۔

۵۹۰۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ابو ہریرہ نے کہا مجھ کو بیڑی دیکھنا پسند ہے اور طوق کو مکروہ جانتا ہوں اور بیڑی کی تعبیر دین میں مضبوط ہوتا ہے۔ اور رسول اللہ نے فرمایا مومن کا خواب نبوت کے چھیا لیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۵۹۰۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا مگر یہ حدیث موقوف ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر۔

۵۹۰۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا کچھ کمی بیشی ہے۔

(۵۹۰۵) امام نووی نے کہا بعض روایتوں میں چھیا لیس حصوں کا ہے، بعض میں ستر کا، بعض میں چھیا لیس کا، بعض میں چالیس کا، بعض میں انچاس کا، بعض میں پچاس کا، بعض میں چھیس کا، بعض میں چوالیس کا اور شاید یہ اختلاف خواب دیکھنے والے کی حالت پر ہے اگر وہ مومن ہے تو اس کا خواب نبوت کے چھیا لیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور فاسق کا ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور بعضوں نے کہا مشکل خواب ستر کا ایک حصہ ہے اور صاف چھیا لیس کا۔ خطابی نے کہا رسول اللہ پر تیس برس تک وحی آتی رہی اور نبوت سے پہلے چھ مہینے تک خواب میں وحی آتی تو خواب چھیا لیس حصوں کا ایک حصہ ہوا اور بیڑی کا خواب میں دیکھنا اس لیے بہتر ہے کہ اس کی تعبیر گناہوں سے بچنا اور شرع کے پابند رہنا ہے۔ اور طوق، جہنیوں کی صفت ہے۔ انتہی مختصراً

فِي الْحَادِيثِ قَوْلُهُ وَأَمَرَهُ الْعَلَّ بِأَنِّي تَمَامَ الْكَلَامِ
وَلَمْ يَذْكُرْ ((الرُّؤْيَا جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ
جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ))

۵۹۰۹- عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۵۹۰۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ))

۵۹۱۰- انس سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۵۹۱۰- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ.

۵۹۱۱- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۵۹۱۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ))

۵۹۱۲- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا مسلمان کا خواب وہ خود دیکھے یا کوئی اور اس کے لیے دیکھے ابن مسہر کی روایت میں نیک خواب ہے ایک حصہ نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ہے۔

۵۹۱۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((رُؤْيَا الْمُسْلِمِ يَرَاهَا أَوْ تُرَى لَهُ)) وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهَرٍ ((الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ))

۵۹۱۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نیک آدمی کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۵۹۱۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((رُؤْيَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ))

۵۹۱۴- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۵۹۱۴- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۵۹۱۵- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۵۹۱۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ.

۵۹۱۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۵۹۱۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ))

۵۹۱۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۵۹۱۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۵۹۱۸- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔ اس میں ہے کہ حضرت ابن عمر

۵۹۱۸- عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ

النَّبِيُّ قَالَ تَأْتِيهِ حَبِيبَةٌ أَوْ ابْنُ عَمَرٍ قَالَ ((جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءً مِنَ النَّبُوَّةِ))

باب قول النبي صلى الله عليه وسلم مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى

٥٩١٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَمَثُلُ بِي))

٦٩٢٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَسَرَّانِي فِي الْيَقَظَةِ أَوْ لَكَائِمًا رَأَى فِي الْيَقَظَةِ لَا يَمَثُلُ الشَّيْطَانُ بِي))

٥٩٢١- وَقَالَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ))

٥٩٢٢- عَنْ أَبِي أُحْجَى الرَّهْمِيِّ حَدَّثَنَا عَمِّي فَذَكَرَ الْخَلِيشِيِّ جَمِيعًا بِإِسْنَادَيْهِمَا سَوَاءً مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ

٥٩٢٣- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَوَايَتَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَ

(٥٩١٩) جابر باقلائی نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس کا خواب صحیح ہے لغویاں نہیں۔ نہ شیطان کے اُحوال سے ہے۔ اور کبھی دیکھنے والا آپ کو آپ کے حلیہ کے سوا اور شکل پر دیکھتا ہے جیسے آپ کی ڈاڑھی کو سفید دیکھے اور کبھی دو شخص آپ کو ایک ہی وقت میں مختلف مکانوں میں دیکھتے ہیں۔ ہارڈی نے کہا حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے اور کوئی دلیل اس پر نہیں ہے کہ آپ کا جسم مبارک فنا ہو گیا بلکہ احادیث سے اس کی بظاہر نکلنے ہے۔ قاضی نے کہا حدیث محمول ہے اس حالت پر جب آپ کو مطابق آپ کے حلیہ کے دیکھے اور یہ قول ضعیف ہے اور صحیح یہ ہے کہ ہر صورت میں وہ خواب صحیح ہے اور شیطان کو یہ حال نہیں کہ آپ کی صورت پر بنے۔ اس لیے کہ اگر یہ طاقت ہوتی تو شیطان آپ کی صورت بن کر جھوٹ کہہ دیتا اور حق اور باطل میں اشتباہ ہو جاتا۔ قاضی نے کہا اللہ تعالیٰ کو بھی خواب میں دیکھ سکتا ہے۔

(٥٩٢١) مراد وہ لوگ ہیں جو آپ کے زمانے میں تھے یعنی جس نے ہجرت نہیں کی اور دوسرے ملک میں مجھ کو خواب میں دیکھا وہ ہجرت سے مشرف ہو گا اور مجھ سے ملے گا یا مراد یہ ہے کہ آخرت میں مجھ کو دیکھے گا اور اپنے خواب کو سچا جانے کا اس لیے کہ آخرت میں آپ کو سب مسلمان دیکھیں گے یا یہ مراد ہے کہ آخرت میں ایک خاص قرب کے ساتھ جو اور دل کو نہ ہو گا مجھے دیکھے گا۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ رَأَى فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَأَى إِنَّهُ لَا يَتَّبِعِي لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَمَثَّلَ فِي صُورَتِي وَقَالَ إِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يُخْبِرْ أَحَدًا بِتَلْعَبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي الْمَنَامِ))
 ۵۹۲۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ رَأَى فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَأَى فَإِنَّهُ لَا يَتَّبِعِي لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَمَثَّلَ بِهِ))
 بَابُ لَا يُخْبِرُ بِتَلْعَبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي الْمَنَامِ

المنام

۵۹۲۵- عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِأَعْرَابِيٍّ جَاءَهُ فَقَالَ إِنِّي حَلَمْتُ أَنَّ رَأْسِي قُطِعَ فَأَنَا أَتْبَعُهُ فَرَجَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ ((لَا تُخْبِرْ بِتَلْعَبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي الْمَنَامِ))
 ۵۹۲۶- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِي ضُرِبَ فَتُخْرِجُ فَاسْتَنْدَدْتُ عَلَى أَثَرِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْأَعْرَابِيِّ ((لَا تُحَدِّثُ النَّاسَ بِتَلْعَبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي مَنَامِكَ)) وَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يَحْطَبُ فَقَالَ ((لَا يُحَدِّثُنْ أَحَدُكُمْ بِتَلْعَبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي مَنَامِهِ))

۵۹۲۷- عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ

فرمایا جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے بے شک مجھ کو دیکھا اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا اور جب کوئی تم میں سے برا خواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے شیطان خواب میں اس سے کھیلتا ہے۔

۵۹۲۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے بے شک دیکھا کیونکہ شیطان کا یہ کام نہیں کہ میری صورت بنے۔

باب: بری اور شیطانی خواب کو نہ بیان کرنے کا

بیان

۵۹۲۵- جابر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک گنوار آیا اور کہنے لگا میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کاٹ گیا ہے اور میں اس کے پیچھے جا رہا ہوں۔ آپ نے اس کو جھڑکا اور فرمایا جو شیطان تجھ سے کہیں کرتا ہے خواب میں مت بیان کر کسی سے۔

۵۹۲۶- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے خواب میں دیکھا میرا سر کاٹا گیا وہ ڈھکٹا جا رہا ہے میں اس کے پیچھے دوڑ رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا مت بیان کر لوگوں سے جو شیطان تجھ سے کھیلتا ہے خواب میں۔ جابر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور اس کے بعد آپ فرماتے تھے خطبہ میں کوئی تم میں سے بیان نہ کرے جو شیطان اس سے کھیلتا خواب میں۔

۵۹۲۷- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ

(۵۹۲۵) نووی نے کہا آپ کو وحی سے یا اور کسی قرینہ سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ یہ خواب غلو اور بیہودہ ہے ورنہ تعبیر سر کاٹنے کی یوں کہتے ہیں کہ اس کی حکومت یا دولت میں غلطی آوے گا۔ البتہ اگر غلام یہ خواب دیکھے تو آزاد ہو گا یا پھر روئے تو غلام ہو گی 'قرضدار دیکھے تو قرض ادا ہو گا' جس نے حج نہ کیا ہو وہ حج کرے گا، مغرمہ دیکھے تو خوشی ہو گی، خوفزدہ دیکھے تو بے خوف ہو گا، واللہ اعلم بالصواب۔

میں نے خواب میں دیکھا جیسے میرا سرکٹ گیا ہے یہ سن کر آپ نے اٹھ کر فرمایا جب تم میں کسی کے ساتھ شیطان کھیل کرے خواب میں تو کسی سے ذکر نہ کر۔

رَأْسِي قُطِعَ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ ((إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ فَلَا يَحْدُثْ بِهِ النَّاسَ)) وَفِي رَوَايَةٍ أُخْرَى ((إِذَا لَعِبَ بِأَحَدِكُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ الشَّيْطَانُ))

باب: خوابوں کی تعبیر کا بیان

بابُ فِي تَأْوِيلِ الرُّؤْيَا

۵۹۲۸- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے رات کو خواب میں دیکھا ایک اور کے نکلنے سے گئی اور شہد چک رہا ہے لوگ اس کو اپنی اپنی لیتے ہیں کوئی زیادہ لیتا ہے کوئی کم۔ اور میں نے دیکھا آسمان سے زمین تک ایک رسی لٹکی آپ اس کو پکڑ کر اوپر چڑھ گئے پھر آپ کے بعد ایک شخص نے اس کو تھاموا وہ بھی اوپر چڑھ گیا پھر اور ایک شخص نے تھاموا وہ بھی چڑھ گیا پھر اور ایک شخص نے تھاموا وہ ٹوٹ گئی پھر جڑ گئی اور وہ بھی اوپر چلا گیا۔ یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا باپ آپ پر قربان ہو مجھے اس کی تعبیر کہئے دیجئے۔ آپ نے فرمایا اچھا کہہ۔ ابو بکرؓ نے کہا وہ ایر کا نکلا تو اسلام ہے اور گئی اور شہد سے قرآن کی تلاوت اور نرمی مراد ہے۔ اور لوگ جو زیادہ اور کم لیتے ہیں وہ بھی بعضوں کو بہت قرآن یاد ہے اور بعضوں کو کم۔ اور رسی جو آسمان سے زمین تک لٹکی وہ دین حق ہے جس پر آپ ہیں پھر خدا آپ کو اسی دین پر اپنے پاس بلا لے گا آپ کے بعد ایک اور شخص اس کو تھامے گا (آپ کا خلیفہ) وہ بھی اسی طرح چڑھا جاوے گا پھر اور

۵۹۲۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَخَذَنِي حُرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى النَّحْبِيُّ وَالْفَقْعُ لَهُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظِلَّةً تَطِيفُ السَّمْنُ وَالْعَسَلُ فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا بِأَيْدِيهِمْ فَالْمُسْكِرُ وَالْمُسْتَقِيلُ وَأَرَى سَبَاً وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَأَرَاكَ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَعَلَا ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَأَقْطَعَ بِهِ ثُمَّ وَصِلَ لَهُ فَعَلَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَيِّ أُنْتَ وَاللَّهِ لَتَدْعَنِي فَنَأْخُذَ بِهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اشْرُهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمَا الظِّلَّةُ فَظِلَّةُ الْإِسْلَامِ وَأَمَا الَّذِي يَطِيفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَأَلْقُرَانِ خَلَاوَتُهُ وَرَيْبُهُ وَأَمَا مَا

(۵۹۲۸) اور غلطی بیان نہیں کی کہ لے لے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہوا ہوگا۔ علماء نے کہا کہ ابو بکرؓ نے تعبیر میں غلطی بیان نہیں کی بلکہ ان کی غلطی یہی تھی کہ جلدی کی اور رسول اللہ کو تعبیر نہیں کہنے دی۔ اگر آپ فرماتے تو خوب ہو تا اور یہ قول صحیح ہے اس لیے کہ ابو بکرؓ کو خود آپ نے اجازت دی۔ اس صورت میں تعبیر کی غلطی یہ ہوگی کہ گئی اور شہد سے انہوں نے قرآن کی تلاوت اور نرمی مراد کہی حالانکہ شہد سے مراد قرآن ہے اور گئی سے مراد حدیث ہے۔ یا یہ ہوگی کہ تیسرے شخص کی خلافت میں انہوں نے بیان کیا کہ خلل پر کر مٹ جاوے گا اس سے معلوم ہے

يَتَكَفَّفُ النَّاسُ مِنْ ذَلِكَ فَأَلْمُسْتُكَثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ
وَالْمُسْتَقِيلُ وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى
الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ فَيُعَلِّبُ
اللَّهُ بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ
يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ
آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يُوصِلُ نَهْ فَيَعْلُو بِهِ فَأَخْبِرُنِي
يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا أَبِي أَنْتَ أَصَبْتَ أَمْ أُعْطَاْتُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَعْطَاكَ
بَعْضًا)) قَالَ فَوَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَتُحَدِّثَنِي مَا
الَّذِي أُعْطَاكَ قَالَ ((لَا تُقْسِمُ))

ایک شخص تھاے گا اور اس کا بھی یہی حال ہو گا پھر ایک شخص
تھاے گا تو کچھ خلل پڑے گا لیکن وہ آخر خلل مٹ جاوے گا اور وہ
بھی چڑھ جاوے گا۔ اور مجھ سے بیان کیجئے یا رسول اللہ! میں نے
ٹھیک تعبیر کی یا غلط؟ آپ نے فرمایا کچھ تو نے ٹھیک کہا کچھ غلط
کہا۔ اور ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! خدا کی قسم آپ بیان کیجئے
میں نے کیا غلطی کی؟ آپ نے فرمایا غلطی مت کر، قسم مت کھا۔

۵۹۲۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ النَّبِيَّ
ﷺ مُتَصَرِّقًا مِنْ أَحَدٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
رَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظِلَّةً تَنْطَلِفُ السَّمَانَ
وَالْعَسَلِ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُوسُفَ

۵۹۲۹- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص آیا
رسول اللہ ﷺ کے پاس جب آپ احد سے لوٹے اور عرض کیا یا
رسول اللہ! میں نے اس رات کو خواب میں ایک بدلی دیکھی جس
سے گھی اور شہد نیک رہا تھا آخر تک۔

۵۹۳۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَوْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ
الرَّزَّاقِ كَانَ مَعْمَرٌ أَبْحِيَانًا يَقُولُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
وَأَحْيَانًا يَقُولُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ ظِلَّةً
بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ

۵۹۳۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۳۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِمَّا
يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ ((مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا

۵۹۳۱- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ اپنے اصحاب سے فرماتے جس شخص نے تم میں سے کوئی
خواب دیکھا ہو وہ بیان کرے میں اس کی تعبیر کروں گا۔ ایک

لہ ہو تا ہے کہ وہی شخص اس خلل کو دور کرے گا حالانکہ ایسا نہیں ہوا بلکہ حضرت عثمانؓ جزا خلافت سے اتارے گئے اور قتل ہوئے پھر
حضرت علیؓ نے اس کو جوڑا۔ اور ابو بکرؓ نے قسم کھائی لیکن حضرت نے اس کو پورا نہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ قسم کا پورا کرنا اسی وقت ضروری
ہے جب اس میں کوئی مفسد نہ ہو اور اس کے بیان کرنے میں کوئی مفسد نہ ہو گا وہ یہ کہ حضرت عثمانؓ کے قتل اور فساد کی خبر پہلے سے دے دینا
نامناسب تھی۔ (نووی مختصر)

فَلْيَقْصُهَا أُعْبِرْهَا لَهُ)) قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ ظُلَّةً يَنْخَوِ حُلِيِّهِمْ.

۵۹۳۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيمَا يَرَى النَّاسُ كَأَنَّا فِي دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَأَتَيْنَا بَرُطَبَ بْنَ رُطَبِ بْنِ طَابٍ فَأَوَّلْتُ الرُّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فِي الْآخِرَةِ وَأَنْ دِينًا قَدْ طَابَ)).

۵۹۳۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَرَانِي فِي الْمَنَامِ أَسْأَلُكَ بِسُؤَالِكَ فَخَذَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَأَوَّلْتُ السُّؤَالَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي كَبُرَ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ)).

۵۹۳۴- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلَبِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرْتُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ بَثْرَبَ وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ أَنِّي هَزَرْتُ سِفًا فَانْقَطَعَ حَنْدَرَةٌ فَإِذَا هُوَ مَا أَصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُخِدْتُ ثُمَّ هَزَرْتُهُ

شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میں نے ایک امیر کا نکلاد دیکھا۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

۵۹۳۲- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے ایک رات کو دیکھا اہل حالت میں جس میں سوتا آدمی دیکھتا ہے جیسے ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں سو ہمارے آگے ترچھوڑے لائے گئے اس قسم کے جس قسم کا ابن طاب نام ہے۔ میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ ہمارا درجہ دنیا میں بلند ہوگا اور آخرت میں نیک انجام ہوگا اور الہمت ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہے۔

۵۹۳۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے خواب میں ایسا معلوم ہوا کہ میں مسواک کر رہا ہوں اس وقت دو شخصوں نے مجھ کو کھینچا (یعنی ہر ایک نے مسواک مانگی) ایک ان میں بڑا تھا تو میں نے چھوٹے کو مسواک دی۔ مجھ سے کہا گیا بڑے کو دے میں نے بڑے کو دے دی۔

۵۹۳۴- ابو موسیٰ سے روایت ہے حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ہجرت کرتا ہوں مکہ سے اس زمین کی طرف جہاں کھجور کے درخت ہیں تو میرا گمان یمامہ اور ہجرت کی طرف گیا لیکن وہ مدینہ نکلا جس کا نام بثر ب بھی ہے۔ اور میں نے اپنی اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اس کی تعبیر مسلمانوں کی شہادت نکلے احد کے دن پھر میں نے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو ویسی ہی ثابت

(۵۹۳۲) بلا آپ نے یہ تعبیر لفظوں سے لکالی بلکہ یہی رافعت رافع سے اور عاقبت کی بہتری عقبہ سے اور عمدگی طاب سے۔ معلوم ہوا ہے کہ تعبیر کا یہی ایک طریقہ ہے کہ صرف لفظوں سے بطور فال کے مطلب سمجھے۔

(۵۹۳۳) یمامہ اور ہجرت عرب میں دو ملک ہیں وہاں کھجور کے درخت بہت ہیں۔ حدیث سے معلوم ہوا کہ قہجیروں کے خواب صحیح ہوتے ہیں لیکن تعبیر میں کبھی چوک پڑ جاتی ہے ہجرت کا مقام تو اصل حقیقت میں مدینہ تھا لیکن آپ کا خیال اور طرف گیا۔ اسی طرح اولیاء اللہ کی بھی خواب اور کشف صحیح ہوتے ہیں لیکن اس کے مطلب اور تعین میں غلطی ہو جاتی ہے پر اولیاء کی خواب یا کشف دلیل شرعی نہیں اور نہ ان پر عمل کرنا ضروری ہے بلکہ عمل کتاب اور سنت پر لازم ہے۔

أَخْرَجِي فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ
اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ
فِيهَا أَيْضًا بَقْرًا وَاللَّهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ الْفَرُ مِنْ
الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُخْرِجُوا وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ
مِنَ الْخَيْرِ بَعْدُ وَتَوَابُ الصَّدَقِ الَّذِي آمَنَّا اللَّهُ
بَعْدَ يَوْمٍ بَدْرٍ))

ہو گئی آگے سے اچھی۔ اس کی تعبیر یہ نکلی کہ خدا تعالیٰ نے فتح
نصیب کی اور مسلمانوں کی جماعت تو کم ہوئی (یعنی جنگ احد کے
بعد خیبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے فکھ نے زور پکڑا)۔ اور میں
نے اسی خواب میں گائیں دیکھیں (جو کاٹی جاتی تھیں) اور اللہ تعالیٰ
بہتر ہے (یعنی یہ جملہ کسی کی زبان سے سننا اللہ خیر) وہ لوگ تھے
مسلمانوں کے جو احد کے دن کام آئے اور خیر سے مراد وہ خیر تھے
جو اللہ تعالیٰ نے بھیجی اس کے بعد اور ثواب سچائی کا جو اللہ نے ہم کو
عنایت کیا بعد کو بدر کے دن۔

۵۹۳۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
قَدِمَ مُسْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَحَقَلَ يَقُولُ إِنْ جَعَلَ لِي
مُحَمَّدٌ أَمْرٌ مِنْ بَعْدِهِ تَبَعْتُ فَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ
كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ بْنِ شَمَّاسٍ وَقِي
يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةً جَرِيدَةٍ
حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ قَالَ
(لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أُعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ
أَتَعَدَّى أَمْرَ اللَّهِ فِيكَ وَلَنْ أَذْبَرْتُ لِيَعْقُرَنَّكَ
اللَّهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرَيْتَ فِيكَ مَا أُرَيْتَ
وَهَذَا ثَابِتٌ يُحْيِيكَ عَنِّي)) ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ
فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّكَ أَرَى الَّذِي أُرَيْتَ

۵۹۳۵- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے مسلمانہ
کذاب (جو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرتا تھا اور اسی وجہ سے اس کا لقب
کذاب رہا اور رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد مع اپنے تابعین
کے مارا گیا) رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مدینہ منورہ میں آیا اور
کہنے لگا اگر محمدؐ اپنے بعد اپنی خلافت مجھ کو دیں تو میں ان کی پیروی
کرتا ہوں۔ مسلمانہ اپنے ساتھ بہت سے اپنی قوم کے لوگ لے کر
آیا تھا رسول اللہ اس کے پاس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ
ثابت بن قیس بن شماس تھے اور آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی کا
ٹکڑا تھا۔ آپ مسلمانہ کے لوگوں کے پاس ٹھہرے اور فرمایا اے
مسلمانہ! اگر تو مجھ سے یہ لکڑی کا ٹکڑا مانگے تو تجھ کو نہ دوں اور میں
خدا کے حکم کے خلاف تیرے باپ میں کرنے والا نہیں اور اگر تو
میرا کہنا نہ مانے گا تو اللہ تجھ کو قتل کرے گا (یہ فرمانا آپ کا صحیح
ہو گیا) اور یقیناً میں تجھے وہی جانتا ہوں جو مجھ کو خواب میں دکھلایا
گیا اور یہ ثابت تجھ کو میری طرف سے جواب دے گا۔ پھر آپ

(۵۹۳۵) عشاء میں ایک شہر ہے وہاں حضرت کے وقت مبارک میں ایک شخص پیدا ہوا تھا یعنی ابو الاسود عسی جو پیغمبری کا دعویٰ کرتا
تھا اور حضرت کی پیغمبری کا منکر نہ تھا۔ سو حضرت کے سامنے میر و زبلی کے ہاتھ سے مارا گیا۔ اور یہاں عرب میں ایک ملک ہے وہاں مسلمانہ
کذاب حضرت کی شرارت کا دعویٰ کرتا تھا اور حضرت کی بھی دعوت کا منکر نہ تھا لیکن وہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خلافت میں وحشی کے ہاتھ سے
مارا گیا۔ حضرت کو خواب میں خدائے تعالیٰ نے فتح اسلام دکھادی صرف یہ دو مرد وہوئے تھے سو خدا تعالیٰ نے ان کو بھی برباد کیا۔

فِيكَ مَا أَرَيْتُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ وَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سَوَارَتَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهْمَيْتَنِي شَأْنُهُمَا فَأَوْحَى إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنَّ انْفُخْتُهُمَا فَتَفْتَحُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلَتْهُمَا كَذَابَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِي فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعَنَسِيُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ))

وہاں سے چلے گئے۔ ابن عباسؓ نے کہا میں نے لوگوں سے پوچھا یہ حضرتؐ نے کیا فرمایا کہ تو وہی ہے جو خواب میں مجھے دکھلایا گیا؟ ابو ہریرہؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میں سو رہا تھا میں نے اپنے ہاتھ میں سونے کے دو انگلیں دیکھے وہ مجھ کو برے معلوم ہوئے۔ خواب ہی میں مجھ کو حکم ہوا ان کو پھونک مار۔ میں نے پھونکا وہ دونوں اڑ گئیں۔ میں نے ان کی تعبیر یہ کہی کہ وہ دونوں جھوٹے ہیں جو میرے بعد نکلیں گے ایک ان میں کا عنسی صنعاء والا اور دوسرا یمامہ والا۔

۵۹۳۶- عَنْ هَمَامِ بْنِ مُنِيَةَ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أَتَيْتُ خَزَائِنَ الْأَرْضِ فَوَضَعُ فِي يَدَيَّ أُسُورَتَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبَّرَا عَلَيَّ وَأَهْمَانِي فَأَوْحَى إِلَيَّ أَنَّ انْفُخْتُهُمَا فَتَفْتَحُهُمَا فَذَهَبَا فَأَوَّلَتْهُمَا الْكَذَابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَصَاحِبُ الْيَمَامَةِ))

۵۹۳۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا کہ میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے ہاتھ میں دو انگلیں سونے کے ڈالے گئے۔ وہ مجھے بھارے لگے اور رنج ہوا تب اللہ نے مجھ کو حکم بھیجا ان کو پھونکنے کا۔ میں نے پھونکا وہ دونوں چلے گئے۔ اس کی تعبیر میں نے یہ سمجھی یہ دونوں جھوٹے جن کے بیچ میں میں ہوں ایک تو صنعاء کا رہنے والا دوسرا یمامہ کا۔

۵۹۳۷- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ ((هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ الْبَارِحَةَ رُؤْيَا))

۵۹۳۷- سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے تم میں سے کسی نے گزشتہ رات کو کوئی خواب دیکھا ہے۔



نہ معلوم ہوا کہ اگر مرد ہاتھ میں انگلیں دیکھے خواب میں اس کی تعبیر شگدستی اور تشویش ہے۔ اس تعبیر نے لکھا ہے کہ عورتوں کا زیور اگر مرد خواب میں دیکھے پہنچے ہوئے تو بد ہے مگر ہنسی لگے میں دیکھنا دلیل ہے عداوت و خدمت ملنے کی اور پاؤں میں گھرے دیکھنا قید ہونے کی دلیل ہے۔ (تحفۃ الاخیار)

شرعی احکام کا دلنشین دل آویز اور دلکش مجموعہ

ضیاء الکلام

از قلم: ابوضیاء محمود احمد غنصفر

زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آ گیا ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں منقول متفق علیہ احادیث پر مشتمل یہ کتاب اردو دان طبقے کی سہولت کو پیش نظر رکھتے ہوئے درج ذیل دلربا، دل فریب اور دلکش انداز میں مرتب کی گئی ہے۔

♦ سب سے پہلے حدیث کا متن مع اعراب، پھر اس حدیث کا ترجمہ پھر حدیث میں مذکور مشکل الفاظ کے معانی، پھر حدیث کا آسان انداز میں مفہوم اور آخر میں حدیث سے ثابت ہونے والے مسائل ترتیب وار بیان کر دیئے گئے ہیں۔

♦ ہر حدیث کا تفصیلی حوالہ بھی درج کر دیا گیا ہے۔

♦ کاغذ طباعت اور جلد ہر لحاظ سے اعلیٰ عمدہ اور نفیس ہیں۔

♦ اہل نظر، اہل ذوق اور اہل دل کے لیے خوش نما گلدستہ احادیث کا ایک انمول تحفہ۔

♦ ہر گھر کی ضرورت اور ہر لائبریری کی زینت۔

♦ خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی رغبت دلائیں۔

بہترین معیار کیساتھ

لاجواب کتب

بازوق قارئین کیلئے

حق ستمبر ط
اردو بازار لاہور

بازوق قارئین کیلئے